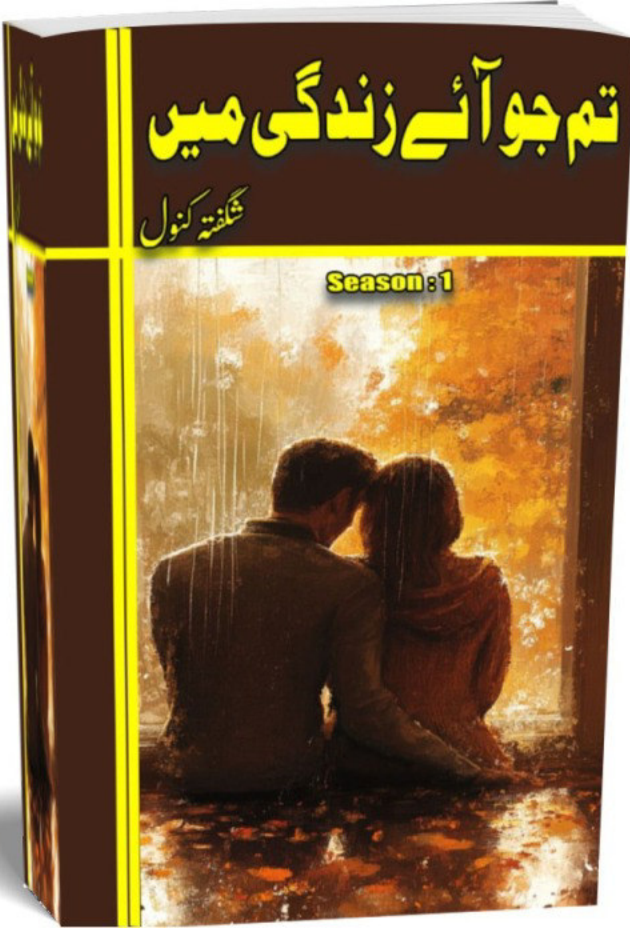

تم جو آئے زندگی میں
شگفتہ کنول
Season : 1

تم جو آئے زندگی میں

شگفتہ کنول

مکمل ناول

وہ شرابی کیا شرابی
دل میں جس کے غم نہ ہو
لٹ گیا سمجھو شرابی
پاس جس کے ھم نہ ہوں
اوہ ساقی ساقی رے۔۔۔ساقی ساقی

ساریہ بیگم اور راسم صاحب شہریار کے ساتھ اسکے کسی دوست کے ہاں فنکشن پر گئے ہوئے تھے۔رات گیارہ بجے وہ واپس لوٹے تو گھر میں ایک طوفان مچا ہوا تھا۔نہیا ککر کا گانا ساقی ساقی فل سپیکر پر چل رہا تھا، جس پر وہ دونوں جھوم رہے تھے۔۔ بازل تو باقاعدہ اُٹھ کر ٹھمکے لگا اپنے شرابی ہونے کا ثبوت دے رہا تھا۔سارے لاونج میں چپس کے پیکٹ اور پاپ کارن کے ڈبے بکھرے پڑے تھے۔۔پانی کی بوتلیں بغیر ڈھکن کے پڑی ادھر اُدھر دھکے کھا رہی تھی، جن سے پانی بہہ کر لاونج میں پھیل چکا تھا۔۔ٹیبل اوندھا پڑا تھا۔۔کشنز سارے لاونج بکھرے پڑے تھے۔۔ون سیٹر صوفہ الٹا پڑا تھا۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے زلزلہ آیا ہو اور سب کچھ تلپٹ کر کہ رکھ دیا ہو۔۔ساریہ بیگم چکرا کر رہ گئیں۔آگے بڑھ کر گانا بند کیا تو دونوں کو ہوش آیا۔۔لاونج کی ابتر حالت دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں بھی پھیلی تھیں۔۔راسم صاحب تو کمرے میں چلے گئے تھے، جانتے تھے اب لمبی بحث ہو گی اور ہمیشہ کی طرح جیت انکی اولاد کی ہی ہو گی۔۔

تو اس لیے تم دونوں ہمارے ساتھ نہیں گئے تھے۔ساریہ بیگم نے بازل کو کان سے پکڑتے ہوئے کہا۔

آہ۔۔۔ماما چھوڑیں نہ۔۔۔یہ سب ھم نے نہیں کیا۔۔۔ہم لوگ تو پارٹی کر رہے تھے۔۔۔پتا یہ اتنا سب کچھ کیسے پھیل گیا۔۔سچی بھئی۔بازل نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

ہاں میں جانتی ہوں تم لوگوں کی کہاں غلطی ہوتی ہے۔۔ غلطی تو ہم سے ہوئی جو تم جیسی اولاد پیدا کی ہے اور تم زرا ادھر آو۔۔کتنی معصوم بن کر کھڑی ہو۔۔۔ساریہ بیگم نے پہلے بازل اور پھر امثال کو گھورا، جو جلدی سے شہریار کے پیچھے جا چُھپی تھی۔۔

یہاں آوٗ۔۔۔یہ سب صاف کون کرے گا۔۔۔چلو شاباش شروع ہو جاوٗ دونوں۔۔۔دس منٹ میں مجھے پورا لاونج پہلے والی حالت میں چاہیئے۔۔۔ساریہ بیگم نے سختی سے کہا۔

بھائی۔۔۔اس نے رونی صورت بنائی تو شہریار تڑپ ہی تو اُٹھا تھا

ماما چھوڑیں نہ رہنے دیں۔۔۔۔۔شہریار نے اسے اپنے ساتھ لگایا

کیا مطلب رہنے دوں۔۔۔۔۔۔یہ سب پھیلاوا کون سمیٹے گا۔۔۔ابکی بار انہوں نے شہریار کو گھر کا تھا۔اسکے اس طرح تڑپ اُٹھنے پر ساریہ بیگم کا بے اختیار جی چاہا کہ اسے بھی ایک رکھ لگائیں۔

میں کر دیتا ہوں نہ۔۔۔۔چلو بچے، تم لوگ کمرے جاؤ۔۔۔۔۔رات بہت ہو گی ہے۔ صبح یونی بھی تو جانا ہے۔۔۔سو جاؤ جا کہ۔۔۔چلو شاباش۔۔۔شہریار اُنہیں کمروں میں بھیجتا آگے بڑھ کر چیزیں سمیٹنے لگا تو ساریہ بیگم بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئیں۔وہ دونوں تو فوراً کھسک گئے تھے۔

چھوڑو تم۔۔۔صبح میں دیکھ لوں گی۔وہ جانتی تھی سارادن کا تھکا ہوا ہونے کے باوجود وہ سب سمیٹ کر ہی سونے کے لیے جائے گا

پکا نہ۔۔۔۔شہریار نے پوچھا تو انہوں نے سر ہلا دیا

اچھا ماما غصہ مت کیا کریں۔۔بچے ہیں۔۔۔آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ابھی تو انکے انجوائے کرنے کے دن ہیں۔۔

میں جانتی ہوں شہری۔۔۔۔۔بازی کی تو چلو خیر ہے۔۔۔لیکن امثال۔۔۔لڑکی زات ہے کل کو اگلے گھر بھی جائے گے۔۔۔۔مجھے اسکی فکر رہتی ہے۔ساریہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔

ارے مام ٹینشن نہ لیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو گا۔۔اب آپ جا کہ سو جائیں۔۔گڈ نائٹ۔انکی پیشانی چومتے ہوئے وہ کمرے میں چلا گیا، تو وہ بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھیں۔۔

امثال، بازل اُٹھ جاو۔لیٹ ہو رہے ہو۔۔۔ناشتہ نہیں کرنا ہے کیا؟۔۔۔پھر شور مچادو گے۔۔۔ساریہ بیگم نے ٹیبل پے ناشتہ لگاتے ہوئے دونوں کو آواز دی۔۔۔

توبہ ہے ان دونوں کی نیند۔۔۔۔۔۔ مردوں سے شرط لگا کہ سوتے ہیں۔۔ حرام ہے جو یہ دونوں ایک آواز پر اٹھ جائیں۔۔
انہوں نے برتن ٹیبل پٹخے

کیا ہو گیا آپکو۔۔۔ اُٹھ جائیں گے۔۔۔۔ غصہ کیوں کر رہی ہیں۔۔۔۔ آپ بیٹھیں میں انہیں لے کہ آتا ہوں۔ راسم صاحب نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ تو وہ سر جھٹک کہ رہ گئیں۔

بازل بیٹا اٹھ جاو یونی نہیں جانا کیا؟۔۔۔۔ بازل کے روم میں داخل ہو کر زمین پہ پڑے ہوئے کشن اٹھا کر صوفے پہ رکھتے ہوئے اسکو آواز دی۔

چلو۔۔ شاباش اُٹھو، دس منٹ میں ناشتے پہ ملو۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ امثال کی جانب بڑھے۔

جی بابا اُٹھ گیا۔۔۔ بازل نے کمبل پھینکتے ہوئے بیڈ سے چھلانگ لگائی۔

امثال گڑیا۔۔ اٹھو دیر ہو رہی ہے۔

بابا سونے دیں نہ امثال نے کروٹ بدلی۔

گڑیا اٹھ جاو۔۔۔ اگر آپکی ماما آگئی نہ تو آپ کے ساتھ ساتھ میری بھی کلاس لگے گئ۔

کیا ہے یار بابا۔۔۔۔۔۔ ایک تو آپکی بیوی نہ۔۔ زرا بھی سکون نہیں لینے دیتی۔ اس نے اٹھ کر بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

ڑلے۔۔۔۔۔۔۔ راسم صاحب نے مصنوعی غصے سے کہا

اوکے ا۔۔وکے۔۔ ہاتھ اُٹھا کر کہتی واشروم کی طرف بڑھی

جلدی آو ہم ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں۔ کہتے ہوئے باہر نکل گئے

بی بی جان اب آپ کی طبعیت کیسی ہے۔۔ عاصم شاہ نے ناشتہ کرتے ہوئے بی بی جان سے پوچھا۔

الحمد للہ اب ٹھیک ہوں۔ بس تھوڑا سا بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا تم فکر مت کیا کرو

جب فضول اور الٹا سیدھا سوچیں گی تو ایسا ہی ہو گا۔ کتنی بار کہا ہے لیکن آپکو کچھ سمجھ آئے بھی تو نہ۔۔۔ مصطفی شاہ نے سرد لہجے میں کہا۔

کیوں نہ سوچوں اسکے بارے میں۔۔ میرے وجود کا حصہ ہے، بیٹا ہے وہ میرا۔۔ پتا نہیں کیسا ہے۔ کس حال میں ہے ۔۔۔اپنے شوہر، مصطفی شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے دکھ بھرے لہجے میں کہا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر کرسی سے اُٹھ گئیں۔۔۔ پیچھے سب ایک دوسرے سے نظریں چرا کر رہ گئے۔

آرام سے کھاؤ امثال۔۔ کبھی کوئی انسانوں والا کام بھی کر لیا کرو سارہ بیگم نے جلدی جلدی کھاتی امثال کو ٹوکا۔

کیا ہے ماما آپکو میری کوئی بات اچھی لگتی بھی ہے یا نہیں امثال روہانسی ہوئی

ہاں تو تم میں کوئی اچھی بات ہو تو مجھے اچھی لگے نہ۔۔۔ انہوں نے سر جھٹکا

باباااااا۔۔۔ بابا آپ دیکھ رہے ہیں نہ۔۔۔

آپکی یہ والی بیوی نہ مجھے بلکل بھی پسند نہیں آپ میرے لیے نئی ماں کا بندوبست کریں۔۔۔ اس نے شرارت سے باپ کو دیکھا جو چائے پیتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

ٹوئنی بلکل صیح کہہ رہی ہے۔۔ کیوں بھائی۔۔۔ بازل نے جوس پیتے شہریار کو بھی گھسیٹا۔

نہ بھئی مجھے تو تم لوگ معاف ہی رکھو۔۔۔ شہریار نے ہاتھ کھڑے کیے

شرم تو نہیں آتی باپ کی دوسری شادی کی بات کرتے ہوئے اور آپ بھی کتنے مزے سے بیٹھے انکی بکواس سن رہے ہیں۔۔۔ سار یہ بیگم نے ان دونوں کے ساتھ ساتھ راسم صاحب کو بھی گھر کا۔۔ کیونکہ وہ جانتی انکی اولاد انکے ہاتھ آنے والی شے نہیں ہے

چلو بھئی شاباش چپ چاپ ناشتہ کرو۔۔راسم صاحب نے مصنوعی غصہ دکھایا۔

تم دونوں نے آج جاگنگ مس کی ہے، صبح ٹائم سے اُٹھ جانا ورنہ سزا جانتے ہو نہ۔۔ شہریار نے سنجیدگی سے کہا۔

جی بھائی۔۔۔ دونوں نے شرافت سے یک زبان ہو کر کہا۔ کیونکہ پچھلی بار بھی جاگنگ مس کرنے کی وجہ سے سزا کے طور پر ایک ہفتہ لوکل بسوں میں جو دھکے کھائے تھے ان دونوں کو وہ اچھے سے یاد تھے۔ دونوں کی ہر شرارت، ہر فرمائش شہریار سر آنکھوں پہ رکھتا تھا۔ لیکن کچھ معاملات میں بقول امثال کے وہ ہٹلر کا نیو ورژن بن جاتا تھا۔ جس کا اظہار وقتاً فوقتاً وہ اس کے منہ پر بھی کرتی رہتی تھی۔

ٹھیک ہے۔ پھر شام میں ملتے ہیں۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے راسم صاحب کالج اور شہریار آفس کے لیے نکل گے۔

اوکے ماما اللہ حافظ ماں کے گال چومتے ہوئے وہ دونوں بھی نکل گے۔

یونی ورسٹی دنیا کی واحد جگہ ہے جہاں آ کہ میں خود آزاد فیل کرتا ہوں۔۔۔ امثال گاڑی پارک کر کہ آئی تو بازل نے کہا۔

امثال نے بھی سر ہلا دیا۔ انداز ایسا تھا جیسے طویل نظر بندی کاٹ کر آ رہے ہوں۔۔ یونی ورسٹی میں داخل ہوتے ہی کئی ستائشی نظریں انکی طرف اُٹھی تھیں۔ ریڈ ٹی شرٹ اور بلیک جینز پہنے ہمیشہ کی طرح سیم ڈریسنگ کیے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ہمیشہ ایک جیسے ہی کپڑے پہنتے تھے، چاہے کوئی فنکشن ہو یا عام روٹین۔ امثال ساتھ میں حجاب لیتی تھی۔ ارد گرد سے بے نیاز وہ آنکھوں میں شرارتی چمک لیے ادھر اُدھر نگاہیں گھماتے کلاس روم کی طرف جا رہے تھے یا پھر شائد کوئی شکار ڈھونڈ رہے تھے۔

یار آج لیکچر لینے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔۔امثال نے بیزاری سے کہا۔

تمہارا کبھی موڈ ہوتا بھی ہے۔چپ کر کہ چلو۔۔پہلے ہی اس سبجیکٹ کی اسائمنٹ میں میرے بہت کم مارکس ہیں۔۔۔بازل کی بات پر وہ منہ بنا کہ رہ گئی۔البتہ دل میں پکا ارادہ کر چکی تھی کلاس نہ لینے کا۔۔اب وہ کلاس میں بیٹھی بوریت سے سٹوڈنٹس کا جائزہ لے رہی تھی جبکہ بازل زور و شور سے لیکچر سن رہا تھا اور نوٹ بھی کر رہا تھا اچانک اسکی نظر بازل کے موبائل پر پڑی جو ڈیسک کے اندر اسکی بک پر رکھا تھا۔اس نے چپکے سے اس کا سیل اُٹھایا، سائلنٹ موڈ سے ہٹا کر رنگ ٹیون سیٹ کی اور والیوم فل کر کہ رکھ دیا۔بازل چونکہ لیکچر میں مگن تھا اس لیے اس کا دھیان نہیں گیا تھا۔اس نے اپنا موبائل اُٹھایا اور بازل کا نمبر ملایا

سہی جاوے نہ جدائی سجنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیرے بنا دل نہیوں لگنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس۔۔۔۔۔۔پروفیسر دھاڑے تھے۔

سر فون۔۔۔۔مم۔۔میرا مطلب رنگ ٹیون۔۔مطلب کال آ رہی ہے۔بازل نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

شٹ اپ یو فول۔۔۔۔۔۔پروفیسر گرجے تھے

سر وہ۔۔۔یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔۔بازل منمنایا تھا۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔گیٹ اوٗٹ فرام مائی کلاس۔۔۔۔بازل کے کلاس سے نکلنے کے بعد پروفیسر غصے سے بڑبڑاتے ہوئے ڈائس کی طرف بڑھے

سر۔۔۔۔۔امثال نے کہا

ہاں جی اب آپکا کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔پروفیسر نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا

سر۔۔۔وہ میں بھی جاؤں۔۔۔۔وہ بازل باہر اکیلا بور ہو رہا ہو گا نہ۔۔۔امثال نے معصومیت سے کہا تو ساری کلاس ہنسنے لگی

اوٗٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایڈیٹ۔۔۔۔۔نان سینس۔پروفیسر کا غصہ ساتویں آسمان تک پہنچ چکا تھا۔وہ کلاس سے نکل کر سیدھی کینٹین میں جا پہنچی۔

مجھے پتا تھا تم یہیں ملو گے۔۔

تمہیں شرم تو نہیں آئی میری بے عزتی کرواتے ہوئے۔ بازل نے خفگی سے کہا

اے لو۔۔۔ عزت کی بات کر کون رہا ہے۔۔۔۔ اور ویسے بھی میں تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ میرا موڈ نہیں ہو رہا ہے کلاس لینے کا۔۔۔۔ لیکن تمہیں ہی نیوٹن کی قبر پر لات مار کر اپنی زہانت کے جھنڈے گاڑنے کا شوق ہو رہا تھا۔۔۔ خیر اب موڈ ٹھیک کرو کچھ کھانے کو کر آؤ۔۔۔۔ تانیہ اور عاشر سے نوٹس لے لیں گے۔ امثال نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ تو وہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔۔ تانیہ اور عاشر دونوں کزنز تھے اور انکے گھر کے پاس رہتے تھے ایک ہی کلاس اور یونی ہونے کی وجہ سے انکے ساتھ تھوڑی بہت دوستی تھی۔ ان دونوں نے پہلے سکول پھر کالج اور یہاں تک اب یونی میں بھی کوئی لڑکی یا لڑکا دوست نہیں بنایا تھا ان کا کہنا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے کافی ہیں کسی تیسرے کی گنجائش نہیں نکلتی شائد اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ شہریار نے ہمیشہ انکا داخلہ ایک ہی سکول، کالج میں کروایا تھا۔

اوہ۔۔۔۔۔ یار وہ دیکھ انس بھائی کی پریشانی کا حل ہمدان کے دوست وصی نے برگر کھاتے امثال اور بازل کی طرف اشارہ کیا۔ ہمدان نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو

کیا مطلب وصی، تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں بھائی کو کھڈے سے بچانے کے لیے کھائی میں دھکا دے دوں۔۔۔ اس لڑکی کے ساتھ بھائی نے ایک ہی دن میں پاگل ہو جانا ہے۔۔۔۔۔

ابے گدھے میرا مطلب ہے کہ جس رفتار سے انکا شیطانی دماغ چلتا ہے نہ انکے پاس ضرور کوئی حل ہو گا۔ تو بات کر کہ تو دیکھ۔ چل چلتے ہیں۔۔۔۔۔ وصی نے اسے گھورتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا۔۔

وہ دونوں ابھی کینٹین میں بیٹھے برگر کھا رہے تھے کہ چار لڑکے انکی ٹیبل پر آئے۔ان میں سے دو انکے سنئیر تھے اور دو آوٹ آف یونی تھے

کیا ہم یہاں بیٹھ سکتے ہیں۔۔ان میں سے ایک نے شائستگی سے پوچھا

نہیں۔۔۔۔یہ اتنی ساری ٹیبلز خالی پڑی ہیں۔۔۔آپ لوگ کہیں اور جا کہ بیٹھ جاؤ۔باذل کے لٹھ مار انداز پر ہمدان نے وصی کو دیکھا۔۔

دیکھیں ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہیں۔۔ہمدان دوبارہ گویا ہوا تو امثال نے باذل کی طرف دیکھا اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

اوکے بیٹھیں۔۔۔۔

یہ میرا بھائی ہے۔۔۔کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہمدان نے انس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو امثال نے اسکا سر سے پیر تک جائزہ لیا اور پھر سر ہلا دیا۔اسکو یوں جائزہ لیتے دیکھ کر انس سٹپٹا گیا

اچھا۔۔۔میں تو اسے تمہاری بہن سمجھ رہی تھی۔۔۔ تھینکس کہ تم نے بتا دیا۔۔۔امثال نے بلا کی سنجیدگی سے کہا

نہیں میرا مطلب ہے کہ یہ میرا بھائی ہے نہ۔۔۔۔ہمدان نے گڑبڑایا اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا امثال نے اسکی بات اچک لی

لو بھلا مجھے کیا پتا کہ یہ تمہارا بھائی ہے یا نہیں۔۔۔یہ تو جا کہ تم اپنے اماں ابا سے پوچھو،یا پھر سیدھا سیدھا ڈی این اے کروا لو۔۔امثال نے برگر کا آخری ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا تو ہمدان بے بسی سے وصی کو دیکھ کر رہ گیا۔جبکہ انس کے دوست نے اپنی ہنسی چھپانے کے لیے بے اختیار رخ موڑا تھا

پلیز۔۔۔۔وصی نے التجا کی تھی

اوکے۔۔باذل نے سنجیدگی سے پوچھا

یہ انس بھائی ہیں ہمدان کے بڑے بھائی اور یہ انکے دوست بلال اور ہم دونوں کو تو آپ لوگ جانتے ہی ہو گے آپ کے سنئیر ز ہیں۔۔ دراصل انکے گھر والے جہاں انس بھائی کی شادی کروانا چاہتے ہیں یہ وہاں کرنا نہیں چاہتے لڑکی انکے سٹیٹس اور جائیداد کی وجہ سے انکے پیچھے پڑی ہے۔ اس لڑکی اور اسکی ماں نے آنٹی کو اپنی مٹھی میں کرر کھا ہے اسلیے انکی ماما انکی کوئی بھی بات نہیں سن رہیں ہیں۔۔ اس بار وصی نے خود ہی تعارف کروانے کے ساتھ بات بھی بتائی تھی

تو۔۔۔بازل نے نا سمجھی سے اس دیکھا

تو یہ کہ آپ لوگوں کے شیطانی دماغ۔۔۔۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ آپ لوگوں کے دماغ میں کوئی آئیڈیا ہو تو، آپ انکی کچھ ہیلپ کر دیں۔ وصی نے امثال کے ابرو اچکانے پر بات بدلی تھی۔۔

لگتا ہے آپکے بھائی نے آپکو اصل بات نہیں بتائی۔ امثال ہمدان کی طرف دیکھتے اطمینان سے کہا

کیا مطلب۔۔۔۔۔ ہمدان حیران ہوا

بھئی ان کی شکل پر صاف صاف لکھا کی آپکے بھائی صاحب کسی کے عشق میں گردن تک ڈوب چکے ہیں۔ لڑکی مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے، انکی کوئی کلاس فیلو یا پھر انکے آفس میں کام کرتی ہے۔ لڑکی کے لو سٹیٹس کی وجہ سے یہ گھر میں نہیں بتا پارہے ہیں۔ اس لیے اس شادی سے بچنے کے لیے بہانے بنا رہے ہیں۔ کیوں میں صیح کہہ رہی ہوں نا انس صاحب۔

امثال نے انس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرائی تو وہ نظریں چراہ کر رہ گیا۔ اسکے یوں نظریں چرانے پر ہمدان اچھل پڑا تھا

بھائی۔۔۔ مارے صدمے کے وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا تھا

خیر آپکا کام تو ہو جائے گا لیکن ہماری فیس کون دے گ۔ ہم فیس کے بغیر کچھ نہیں کرتے۔۔۔ امثال اپنے مطلب پر آئی

۔بازل خاموشی سے بیٹھا تھا۔۔ ویسے بھی ان معاملات میں امثال کا دماغ خوب چلتا تھا

آپ بتائیں آپکو کیا چاہیئے۔۔ ہمدان نے پوچھا تھا

زیادہ کچھ نہیں بس سر راشد کے پاس ہماری اسائمنٹ اٹکی ہوئی ہے اسکے نمبر لگوانے ہیں۔۔۔ امثال نے لاپرواہی سے کہا تو ہمدان ایک بار پھر اچھلا۔ سر راشد کے پاس جانا مطلب خود جا کر کلہاڑی پر اپنا پاؤں مارنا۔۔ پوری یونی میں ہٹلر کے نام سے مشہور تھے۔

ویسے سر راشد نے اسائمنٹ روکی کیوں تھی۔۔ وصی نے پوچھا

ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے لیکن یہ بات سر کو کون سمجھائے۔۔۔ آخر کون۔۔۔۔۔۔ دیکھو بھئی انہوں نے ہمیں کلاس سے نکالا تھا تو بدلے میں کچھ دن پہلے جب انکے گیسٹ آئے ہوئے تھے ہم نے انکے روم کے باہر پٹاخے رکھ دیے۔۔۔ کسی سٹوڈنٹ نے دیکھ لیا تھا ہمیں، تو اس الو کے پٹھے نے جا کہ سر کو بتا دیا۔۔۔۔ سر نے اچھا خاصا بے عزت کرنے کے بعد سزا کے طور پر اسائمنٹ روک لی تھی۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ اپنے گھر میں سے کسی کو لاؤ۔۔۔ اور وہ کمبخت گول گپے والا بھی اس بار پانچ ہزار میں بھائی بننے کے لیے نہیں مان رہا ہے، کہتا ہے کہ پچھلی بار بھی بہت بے عزتی ہوئی تھی۔۔۔ تین دن تک ڈھنگ سے سو نہیں سکا تھا میں۔۔۔۔۔ تمہارے استادوں کے تم لوگوں کی شان میں پڑھے گئے قصیدے کئی دن تک میرے کانوں میں گونجتے رہے ہیں۔۔۔ اس بار بیس ہزار لوں گا۔۔ پتا نہیں تم لوگوں کے کون کون سے کارناموں پر باتیں سننے کو ملیں گی۔۔ کم پیسوں میں اتنی زیادہ بے عزتی نہیں کراوں گا۔۔۔ امثال نے منہ بسورتے ہوئے کہا وہ چاروں منہ کھولے اسکی گل افشانیاں سن رہے تھے۔

خیر یہ بازل کا نمبر ہے۔۔۔ ہمارا کام ہو جائے تو بتا دیجیے گا۔۔ ہم لوگ اس لڑکی سے مل لیں گے، جس سے آپکی شادی ہو رہی ہے۔۔۔ ایم شیور اسکے بعد وہ مرنا پسند کرے گی، لیکن تمہارے بھائی سے شادی قطعی نہیں کرے گی۔ بازل کو آنے کا اشارہ کرتی اُٹھ گئی۔

انکے کینٹین سے نکلتے ہی بلال کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا تو وہ تینوں بھی ہوش میں آئے۔۔۔

خیر کہہ تو ٹھیک ہی رہی تھی کہ ان سے ملنے کے بعد نتاشہ واقعی مرنا پسند کرے گی، لیکن بھائی سے شادی نہیں کرے گی۔۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

ہمدان جھر جھری لے کر سیدھا ہوا۔وہ شائد ابھی تک اسکی باتوں کے زیر اثر تھا۔

انکے گھر والے کیسے برداشت کرتے ہوں گے۔۔۔انس کے پوچھنے پر سب ایک بار پھر ہنس دیے۔

بابا سائیں میرا رزلٹ آگیا ہے میں آگے ایڈمیشن لینا چاہتی ہوں۔سانیہ نے لاونج میں بیٹھے عاصم شاہ سے کہا۔
ٹھیک میں کل دریاب سے کہوں گا وہ ساتھ والے گاؤں کے کالج میں داخلہ کروا دے گا۔

لیکن بابا سائیں میں ایم بی بی ایس کرنا چاہتی ہوں اس کالج میں نہیں پڑھاتے آپ مجھے شہر یونیورسٹی میں داخل کروا دیں۔۔ سانیہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا

کوئی ضرورت نہیں ہے یونیورسٹی جانے کی۔۔۔اگر پڑھنا ہے تو کالج میں ہی پڑھو ورنہ کوئی ضرورت نہیں ہے گھر میں بیٹھو۔لاونج میں داخل ہوتے عادل شاہ سخت لہجے میں کہا تو وہ لب کاٹ کہ رہ گی۔

اب جاؤ مجھے بات کرنی ھے بابا سائیں سے۔۔۔عادل شاہ نے اس گھورا تو وہ آنسو پیتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

بات ہو گئی چچا سائیں سے شامین نے کمرے میں داخل ہوتے کہا لیکن اسے روتا دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

کیا ہوا سانیہ رو کیوں رہی ہو تایا سائیں نے منع کر دیا کیا؟۔۔۔شامین بے اختیار آگے بڑھی۔

مجھے سمجھ نہیں آتا آخر مسئلہ کیا ہے یونی ورسٹی میں ڈاخلہ لینے میں۔۔۔ ہر بات میں روک ٹوک۔۔۔اس حویلی کے مردوں کے تو جوجی میں آتا ہے وہ کرتے ہیں، لیکن ہمیں ہر بات پہ سختی۔۔انکا بس چلے تو سانس بھی انکی مرضی سے لیں۔پتا نہیں وہ کونسے بھائی ہوتے ہیں جو اپنی بہنوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔سانیہ نے روتے ہوئے کہا تو وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گی۔

میری جان ہم حویلی میں رہنے والی لڑکیاں ہیں جنکی کوئی مرضی نہیں ہوتی۔تم نے لالی پھپو کی حالت نہیں دیکھی اور مداخلت کرنے پر چاچو کا انجام بھی دیکھا ہے۔۔۔۔شامین نے کہا۔

سنو!!وہ نکڑ والے شیخ صاحب گھر پے نہیں ہیں چوکیدار بتا رہا تھا کہ ایک ہفتے کے لیے شہر سے باہر گئے ہیں۔۔۔۔۔پھر کیا خیال ہے۔۔بازل امثال کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھینا

خیال تو بہت نیک ہے تمھیں نہیں پتا کتنے دنوں سے نظر ہے میری۔۔۔انکے گھر لگے انار کے دانے دانے پہ ہمارا نام لکھا ہوا صاف نظر آتا ہے مجھے۔۔۔ہوا چلتی ہے تو لہرا لہرا کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔۔۔ہائے یہ انکا سرخ رنگ، موٹے موٹے رس بھرے دانے۔۔۔۔۔۔۔۔واللہ کیا کہوں۔۔۔بس آج ہی حملہ کرتے ہیں اس بار درخت پر تم چڑھو گے۔۔۔۔۔نیچے پھینکتے جانا میں اکھٹے کرتی جاوں گی۔۔۔۔۔۔امثال نے باقاعدہ نقشہ کھینچتے ہوئے پلان بنایا۔

اوکے ڈن۔۔بازل نے ہاتھ آگے کیا تو اس نے بھی اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔کچھ ہی دیر بعد انار کا درخت کسی لُٹے ہوئے مسافر کی مانند دکھ رہا تھا اور وہ دونوں پچھلے لان میں بیٹھے مزے سے انار کھا رہے تھے ساتھ ہی دووں کی زبان بھی متواتر چل رہی تھی۔

ژلے، بازل آج تم لوگوں کی شوٹنگ کلاس ہے نہ۔ جلدی سے چینج کر کہ آؤ۔۔۔ وہ دونوں لاونج میں بیٹھے ٹی وی پر باکسنگ میچ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب شہریار نے ریموٹ آٹھا کر چینل چینج کرتے ہوئے کہا۔

جی بھائی۔۔۔ بازل اور امثال نے اپنے سے دس سال بڑے بھائی کو دیکھتے ہوئے فرماں برداری سے جواب دیا۔۔۔۔ ویسے تو وہ دونوں ایسی فرماں برداری کا مظاہرہ بہت کم ہی کرتے تھے لیکن اس وقت کچھ بھی الٹی سیدھی ھانکنے کا مطلب اپنی شامت بلوانا، کیونکہ کچھ ہی دیر بعد انکی پریکٹس تھی اور پورے دو گھنٹے کے لیے وہ شہریار کے انڈر تھے۔ ان دونوں کو سیلف ڈیفنس تو وہ دس سال کی عمر سے ہی سکھا رہا تھا۔ ویسے تو خود ایک بزنس مین تھا لیکن چونکہ وہ اپنے کالج ٹائم میں سلیف ڈیفنس کی تربیت لے چکا تھا۔ اس کے علاوہ اپنے کالج میں کراٹے چمپیئن تھا۔ اس لیے ان دونوں کو تربیت وہ خود ہی دیتا تھا۔ مارشل آرٹ کے علاوہ بائیک اور ہر قسم کی گاڑی ڈرائیو کر لیتے تھے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں ہی اچھے خاصے ماہر ہو چکے تھے۔۔۔ یہ ہنر تھے تو دونوں کی سفیٹی کے لیے لیکن ان کی ماں کے لیے یہ کسی عذاب سے کم نہیں تھا کیونکہ دونوں آئے روز الٹی سیدھی حرکتیں کر خود تو ادھر اُدھر ہو جاتے تھے لیکن پیچھے ہمسائے شکایتیں لے کے ان کے گھر پہنچے ہوتے جن کو ساریہ بیگم نے نمٹانا ہوتا تھا۔

پرفیکٹ۔۔۔۔ امثال کا نشانہ دیکھتے ہوئے شہریار نے کہا تو وہ بے اختیار کھلائی۔۔

بس بس زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں بائی چانس ہی لگا ہو گا۔۔۔ بازل نے منہ بگاڑا

جیلس پیپل۔۔۔ امثال نے اسکو چڑایا۔

کتنی بار کہا ھے کہ اسے ان سب میں نہ گھسیٹا کریں۔۔۔ لڑکی ہے لڑکی بن کر رہے۔۔۔۔۔ کوئی ایک کام بھی ہے اسکا لڑکیوں والا۔۔۔۔۔ کل کو اس نے اگلے گھر بھی جانا ہے کچھ گھر داری پے توجہ دے، کچن کا کام سیکھے پر میری کوئی سنے بھی تو نہ۔۔۔۔۔ جوس کا ٹرے لے کر بیسمنٹ میں داخل ہوتی ساریہ شاہ نے جب امثال کہ ہاتھ میں پسٹل دیکھی تو سلگ کہ رہ گی۔

اوہو ماں چھوڑیں نہ آج کا یہ سب کون سوچتا ہے یہ کوئی فضول چیز نہیں ہے۔ یہ سب اسکی حفاظت کے لیے بہت ضروری ہے۔ کل کو اگر ھم اس کے ساتھ نہیں ہوتے تو اسے کم از کم اتنا تو مضبوط ہونا چاہیئے کہ وہ کسی بھی قسم کے حالات کو فیس کر سکے اور

الحمدللہ میری بہن ہر قسم کے حالات سے اچھے سے نبٹ سکتی ہے۔۔۔۔جب یہ میرے ساتھ چلتی ہے نہ تو مجھے کتنا فخر محسوس ہوتا کہ میں آپکو بتا نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔ماں کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے بازل نے کہا۔بہن کے لیے فخر اور مان اسکے چہرے اور باتوں سے سے صاف چھلک رہا تھا۔۔اس وقت وہ کہیں سے بھی لاابالی اور شرارتی بازل نہیں لگ رہا تھا۔شہریار بے اختیار مسکرا دیا۔اب امثال ساریہ بیگم کو اپنے نشانے کے بارے میں بتا رہی تھی اور ساتھ ہی باذل کو بھی چڑا رہی تھی۔

بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔سانیہ نے عادل کے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

سانیہ کتنی بار کہا ہے کہ دستک دے کہ آیا کرو، تمیز بھولتی جا رہی ہو تم۔عادل شاہ ناگواری سے جھڑکا۔

وہ جو اپنی ساری ہمت جمع کر کر کہ آئی تھی اس وقت اسکو اپنی ہمت ٹوٹتی محسوس ہوئی۔وہ یک ٹک اپنے بھائی کو دیکھنے لگی جو شکل سے جتنا خوبرو تھا مزاج کا اتنا ہی سخت تھا

ہاں بولو!!اب کھڑی میرا منہ دیکھتی رہو گی کیا۔۔۔عادل کے سرد لہجے سے ہوش آئی تھی۔

وہ بھائی مجھے ایڈمیشن کی بات کرنی تھی۔۔

اس بارے میں بات ہو چکی ہے۔مزید کوئی بات نہیں ہو گی۔

پر بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس!!!!بہت ہو گیا ایک بار کی گئی بات تمھیں سمجھ نہیں آتی ہے۔اگر پڑھنا ہے تو کالج مین ہی پڑھو ورنہ نہیں۔عادل بات ختم کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔سانیہ نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی

ٹھیک ہے بھائی۔۔۔آپ۔۔۔آپ میرا ایڈمیشن کالج میں ہی کروا دیں۔۔

ہمم۔۔ٹھیک ہے۔میں دریاب سے کہہ دوں گا وہ کروا دے گا۔۔لیکن میری ایک بات یاد رکھنا اگر مجھے تمہاری کوئی شکایت ملی یا کچھ بھی الٹا سیدھا سننے کو ملا تو تمہارا حشر بگاڑ دوں گا سمجھی۔۔عادل نے انگلی اُٹھا کر سختی وارن کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

کیا تھا بھائی جو آپ تھوڑا سا بھروسہ کر کہ مجھے یونی جانے دیتے۔سوچتے ہوئے وہ بے اختیار رو دی۔

تم ریڈی ہو!!بازل امثال کے روم میں داخل ہوا

ھاں بس ایک منٹ۔۔امثال نے بازل کو دیکھا جو بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ہی جینز پہنے ریڈی کھڑا تھا۔اس نے بھی بازل کے جیسی ڈریسنگ کر رکھی تھی

اوکے ایم ریڈی۔امثال نے اپنا نقاب لگایا اور ایک نقاب بازل کو پکڑایا دونوں نے اپنی اپنی پسٹل کمر کی بیک سائیڈ پر اڑسی،ٹی شرٹس کو سیٹ کیا اور باہر کی طرف بڑھے۔پچھلی دیوار پھلانگتے ہوئے باہر کود گئے اس بات سے بے خبر کھڑکی میں کھڑے راسم صاحب انہیں دیکھ چکے تھے

ٹھیک دو گھنٹے بعد وہ اسی راستے سے اندر داخل ہوئے محتاط انداز میں آگے پیچھے دیکھ کر چلتے ہوئے وہ سیڑھیوں پہنچے تو وہاں پر راسم صاحب کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے

سٹڈی میں آؤ۔۔سپاٹ انداز میں کہتے وہ آگے بڑھ گئے

انکے پیچھے پیچھے وہ سٹڈی میں داخل ہوئے تو راسم صاحب صوفے پر ٹیک لگا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھے تھے دونوں ان کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے۔

اتنی رات کو کہاں گئے تھے تم اور کیا کر کہ آ رہے ہو۔ ان دونوں کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے راسم صاحب نے پوچھا۔

وہ بابا۔۔ امثال نے گلا کھنکھارتے ہوئے بات شروع کرنا چاہی تھی لیکن راسم صاحب نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا

اس سے پہلے کے تم بات شروع کرو میں ایک بات صاف صاف بتانا چاہوں گا کہ مجھے صرف سچ سننا ہے۔۔۔ راسم صاحب نے رعب دار لہجے میں کہا۔ تو امثال نے بازل کو سب سچ بتانے کا اشارہ کیا۔ چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ کونسا کچھ غلط کر کہ آئے تھے

وہ بابا جی آج یونی میں ایک لڑکی رو رہی تھی۔ جب ہم نے پوچھا تو کہنے لگی کہ یونی آتے ہوئے راستے میں تین لڑکوں کا ایک گروپ کھڑا ہوتا ہے جو آتی جاتی لڑکیوں سے بدتمیزی کرتا ہے۔ لڑکے چونکہ پیسے والے ہیں۔ تو پولیس کمپلین کا بھی فائدہ نہیں۔ الٹا پولیس والوں نے ان لوگوں کو زلیل کر تھانے سے نکال دیا۔ سو انکی وجہ سے لوگ اپنی لڑکیوں کا سکول کالج چھڑوا رہے ہیں۔ کہہ رہی تھی کہ ایک دن میری یونی بھی چھوٹ جائے گی۔ ھم نے باتوں باتوں میں انکی تفصیل پوچھ لی تھی۔ سو ابھی ھم انہی کی ہی طبعت صاف کر کہ آ رہے ہیں۔ بازل نے کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا جیسے ڈنر کر کہ آ رہے ہوں۔

ہوں! کس حال میں اور کہاں چھوڑا ہے انہیں۔ انکو کچھ دیر تک گھورنے کے بعد راسم صاحب نے نرمی سے کہا تو دونوں کی رکی ہوئی سانسیں بحال ہوئیں۔

کچھ زیادہ نہیں بس پندرہ بیس دن ہوسپٹل اور ایک دو مہینے گھر میں بستر پر گزار ہی دیں گے۔ آتے ہوئے پبلک بوتھ سے ایمبولینس کو فون کر دیا تھا۔ امثال کا انداز ایسا تھا جیسے موسم کا حال سنا رہی ہو۔

اگر تمہاری ماں کو پتا چل گیا تو جانتے ہو نہ کیا ہو گا۔ خاص طور ژلے کے حق میں تو بلکل بھی اچھا نہیں ہو گا، اس لیے دھیان رکھا کرو۔۔۔ راسم صاحب نے کہا اور اُٹھ کھڑے ہوئے تو دونوں بھی انکے پیچھے چل دیے

ایم پراوڈ آف یو۔۔ دروازے تک جا کر وہ پلٹے اور ان دونوں کو گلے لگایا

اب سو جاؤ، گڈ نائٹ۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئے

جی ناظرین ہم آپکو بتاتے چلیں کہ کل رات کو اندرون شہر تین لڑکوں کو کسی نے بے دردی سے پیٹا ہے۔ لڑکوں کی حالت کافی تشویش ناک بتائی جا رہی ہے۔ مزید تفصیل کے مطابق ان تینوں کو دو لوگوں نے مارا ہے لیکن انکی حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ جیسے بہت سارے لوگوں نے مل کر مارا ہو، آیئے ہم زخمیوں سے بات کر کہ وجہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں جی تو کچھ کہنا چاہیں گے آپ۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔ جوڑ جوڑ دکھ رہا ہے۔ نہ بیٹھا جا رہا ہے اور نہ ہی لیٹ سکتے ہیں۔۔ ان میں سے ایک نے کراہتے ہوئے کہا۔

کیا آپ ان لوگوں کو جانتے ہیں ؟؟۔۔ کون لوگ تھے اور انکا مقصد کیا تھا۔

ہائے۔۔۔۔ نہیں ہم نہیں جانتے۔ دو لوگ نقاب لگائے ہوئے تھے رات کو ہم گھر جا رہے تھے ہائے۔۔۔۔۔۔ کہ اچانک سے سامنے آئے اور روک کر مارنا شروع کر دیا۔۔ دوسرے نے ہائے ہائے کرتے بات مکمل کی تھی

ساریہ بیگم کے بدلتے تاثرات دیکھ کر راسم صاحب نے چینل چینج کر دیا

اس ملک میں قانون نام کی کوئی چیز ہے بھی یہ نہیں۔ اللہ غارت کرے ان لوگوں جنہوں نے بچارے بچوں کی یہ حالت کی ہے۔ ساریہ بیگم کی بات سنتے ہی جوس پیتی امثال کو اچھو لگا تھا جبکہ راسم صاحب نے مسکراتے ہوئے اپنا سر جھکایا تھا

آرام سے گڑیا کیا ہو گیا ہے لیپ ٹاپ پے کام کرتا شہریار بے اختیار اٹھ کر اسکے پاس آیا

کیا ہو گیا ہے ماما۔۔ ایسے تو نہ کہیں۔۔۔۔ کیا پتا ان لوگوں نے کیا کیا ھے جو کسی نے اسطرح مارا ہے۔

کیا مطلب ایسے نہ کہوں کتنے ظالم لوگ تھے کتنی بے دردی سے پیٹا ہے خدا کا قہر نازل ہو ایسے لوگوں پر سار یہ بیگم کی بات پر امشال چیخ پڑی

ماماااا۔۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپکو نہ جان نہ پہچان اور اپ انکی ہمدردی میں اپنی اولاد کو بد عائیں دے رہی ہیں بے اختیار اسکے منہ سے نکلا تھا۔ راسم صاحب اپنا قہقہ چھپانے کے لیے جلدی سے اخبار اُٹھا کہ اپنے چہرے کے آگے کیا تھا۔

میں کب بد دعائیں دے رہی ہوں میں تو ان لوگوں کی بات کر رہی ہوں جنہوں نے یہ سب کیا ہے۔۔ پتا نہیں کیا اول فول بکتی رہتی ہے یہ لڑکی۔۔ سار یہ بیگم بڑبڑاتی ہوئی کچن میں چلی گئیں۔ جبکہ امشال کی حالت دیکھکر اچانک شہر یار چونکا

ژلے۔۔۔ کہیں تم لوگوں نے تو نہیں۔۔۔۔ شہر یار کے خدشہ ظاہر کرنے پر امشال نے ہولے سے سر ہلایا

کیوں۔۔۔۔۔۔ اسکے پوچھنے پر وہ اسے سب بتاتی چلی گئی۔ جسے سن کر شہر یار کے چہرے پر فخر سے چمک آئی تھی

ویلڈن میرا بچہ۔۔۔۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔ اچھے سے سبق سکھا کر آنا تھا تا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کر سکیں۔۔ شہر یار نے اسکا گال چومتے ہوئے کہا تو وہ اسکے کان میں گھسی

بھائی آپکو پتا ہے رات کو ہم پکڑے گئے تھے بابا نے دیکھ لیا تھا جاتے ہوئے اور واپسی پر ھم سے تفتیش بھی کی تھی اور آپکو پتا ہے رات جب ھم پھنسے تھے نہ میں نے آپکو بہت مس کیا۔۔ دل میں بہت آوازیں بھی دیں۔۔ لیکن آپ آئے ہی نہیں۔

اوہ ہ ہ میر سوہنا شہزادہ۔۔۔۔۔۔ مجھے کیا پتا تھا کہ تم لوگ کہیں باہر جا رہے ہو۔۔۔۔۔ آئندہ بتا کہ جانا ٹھیک ہے۔ شہر یار نے اسکے بال کانوں کے پیچھے کیے ان دونوں کو یوں رازو نیاز کرتے دیکھ کر کچن سے نکلتی سار یہ بیگم نفی میں سر ہلا کر رہ گئی ۔جبکہ راسم صاحب مسکراتے ہوئے بھائی بہن کی محبت دیکھ رہے تھے۔

اس وقت میٹینگ روم میں شہر کے جانے مانے بزنس مین جمع تھے۔ شہریار میٹینگ روم میں چہرے پر بلا کی سنجیدگی لیے پرزینٹیشن دینے میں مصروف تھا۔ کہ اچانک باہر سے شور کی آوازیں سنائی دیں اس نے چونک کہ سر اُٹھایا۔ اتنے میں اس کی سیکرٹری روم میں داخل ہوئی۔

مس تانیہ، یہ کیا ہو رہا ہے باہر۔ شہریار سیکرٹری کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا

سر۔۔۔ وہ۔۔ تانیہ تو اسکا غصہ دیکھ کر ہی گڑبڑا گئی تھی

جو کوئی بھی ہے اسکو جلدی سے فارغ کرو۔۔۔۔ نظر نہیں آرہا ہے میٹینگ چل رہی ہے اندر۔۔۔۔ اب جاو یہاں سے۔ شہریار نے اسے کہا تو فوراً باہر نکل گئی کہ باس کا کیا بھروسہ اسکی ہی انسلٹ نہ ہو جائے اور باہر جا کہ من و عن شہریار کی بات دہرادی۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک دھڑام سے دروازہ کھلا۔ شہریار نے ناگواری سے نظریں اُٹھائی لیکن آنے والی ہستی کو دیکھ کر اسکے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی

ارے میرا بچہ آیا ہے۔ خیریت میرا سوہنا اس وقت یہاں۔۔۔ شہریار نے آگے بڑھ کر اسکو اپنے حصار میں لیا

بلکل بھی خیریت نہیں ہے۔۔۔ میں بور ہو رہی تھی۔۔ اس لیے میں نے سوچا آپکے آفس چلتی ہوں۔۔۔ امثال کا انداز ایسا تھا جیسے شہریار آفس میں نہیں بلکہ کسی سینما ہال میں بیٹھا ہو

بازل کہاں ہے۔۔۔ شہریار نے اسے چیئر پر بٹھایا

وہ گھر پہ نہیں ہے۔۔ اچانک کچھ یاد آنے پر اچھل پڑی

ایک منٹ۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ ابھی آپکی سیکرٹری کہہ رہی تھی کہ آپ مجھ پر۔۔۔۔ یعنی کہ مجھ پر غصہ ہو رہے ہیں۔۔۔۔ کہہ رہی تھی باس کہہ رہے اسکو باہر سے ہی فارغ کردو۔۔۔۔ جیسے۔۔۔۔ جیسے میں کوئی مانگنے والی ہوں اور مجھے دو روپے کا سکہ دے کر یا پھر اپنے پھٹے پرانے کپڑے دے کر فارغ کرے گی۔۔۔ امثال نے شہریار کو گھورتے ہوئے کہا اسکا انداز دیکھ کر شہریار نے بے ساختہ قہقہ لگایا۔

آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔۔۔امثال نے آنکھیں پھیلائیں

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔۔شہریار نے جھٹ نفی میں سر ہلایا، البتہ اسکے ہونٹوں پر ابھی بھی دبی دبی ہنسی تھی

میں نہیں بولتی آپ سے۔۔۔۔۔امثال نے خفگی سے رخ موڑا۔

اوکے سوری۔۔۔شہریار نے اسکے سامنے نیچے بیٹھتے ہوئے کہا

اچھا دیکھو وہ جو جیپ تم نے مجھے دیکھائی تھی نہ وہ کل تک آجائے گی۔

اب تو سوری ایکسپٹ کر لو۔۔شہریار نے ایک ہاتھ سے اپنا کان پکڑا تھا

اوکے اوکے اب آپ چلیں مجھے باہر جانا ہے آپکے ساتھ۔۔۔۔امثال نے چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اُٹھایا۔

میں میٹینگ اٹینڈ کر لوں؟؟پندرہ منٹ دے دو بس۔۔سب کچھ وائینڈ اپ کر کے آتا ہوں تم تب تک میرے آفس میں بیٹھو۔۔شہریار نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا

اوکے۔۔جلدی آیئے گا۔میٹینگ روم میں بیٹھے سب افراد تو شہریار کے چہرے پر نہ ختم ہونے والی ہنسی دیکھ کر ہی حیران تھے ۔اپنے حلقے میں وہ اپنے سنجیدہ مزاج سے پہچانا جاتا تھا۔انکی حیرانی بجا تھی کہ اپنی ریزروڈ نیچر کے باعث جانا جانے والا بندہ نہ صرف مزاق کر رہا تھا بلکہ قہقہے بھی لگا رہا تھا۔

ایک اور بات۔۔۔۔آپ نہ اپنی مس تانیہ مانیہ سے کہ دیں کہ یہ مجھے آیندہ باہر نہ روکیں۔۔۔وہ جاتے جاتے پلٹی

اوکے مس تانیہ مانیہ آپ آئیندہ میری پرنسز کو باہر نہیں روکیں گی۔۔۔شہریار نے مسکراتے ہوئے امثال کے ہی انداز میں کہا تو وہ باہر نکل گئی۔

مس تانیہ مانیہ (لاحولا ول قوت) اس نے سر جھٹکا۔

مس تانیہ آپ امثال کے لیے کچھ کھانے کو منگوائیں میں آتا ہوں دس منٹ تک شہریار تانیہ سے کہتا دوبارہ میٹینگ روم میں بیٹھے اشخاص کی طرف متوجہ ہوا۔

اوئے چڑیل۔ چل آجاواک پہ چلتے ہیں۔۔۔ بازل امثال کے کمرے میں آیا تو وہ لیپ ٹاپ پر ڈرامہ دیکھ رہی تھی

ہیں، اس وقت۔۔ اس وقت کونسی واک ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ امثال نے گھڑی پے ٹائم دیکھا جہاں دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ یونی سے چھٹی کی وجہ سے وہ دونوں گھر پر ہی تھے

واک کا کونسا ٹائم ہوتا ہے۔۔۔ آجاؤ نہ تھوڑا گھوم لیں گے۔ میں بور ہو رہا ہوں۔۔۔ بازل نے بیزارگی سے کہا۔

اوکے تم چلو میں حجاب لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔

۔کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اسلام آباد کی سڑکیں ناپ رہے تھے۔

بازی دیکھو وہ کتا کتنے سکون کی نیند سو رہا ہے۔۔ لگتا ہے بے چارہ ساری رات نہیں سو سکا۔۔۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اتنے سکون سے کیوں سو رہا ہے جبکہ ہم لوگ اس کے آس پاس موجود ہیں۔۔۔ امثال نے بازل کی توجہ سامنے سوئے کتے کی طرف دلوائی عدید ہمدانی جو اپنی گاڑی کا بونٹ اٹھا کر چیک کر رہا تھا۔ اپنے پیچھے سے آتی لڑکی کی آواز اور اسکی انوکھی بات سن کر بے اختیار مڑا۔ وائیٹ ٹی شرٹ اور ڈارک بلیو جینز پر بلیک کلر کا حجاب پہنے ارد گرد سے بے نیاز کتے کو چھیڑنے کے موڈ میں تھی۔

اوئے چڑیل۔ چل آجاواک پہ چلتے ہیں۔۔۔ بازل امثال کے کمرے میں آیا تو وہ لیپ ٹاپ پر ڈرامہ دیکھ رہی تھی

ہیں، اس وقت۔۔ اس وقت کونسی واک ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ امثال نے گھڑی پے ٹائم دیکھا جہاں دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ یونی سے چھٹی کی وجہ سے وہ دونوں گھر پر ہی تھے

واک کا کونسا ٹائم ہوتا ہے۔۔۔ آجاؤ نہ تھوڑا گھوم لیں گے۔ میں بور ہو رہا ہوں۔۔۔ بازل نے بیزارگی سے کہا۔

PRIME URDU NOVELS

اوکے تم چلو میں حجاب لے کر آتی ہوں۔۔۔۔

۔کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اسلام آباد کی سڑکیں ناپ رہے تھے۔

بازی دیکھو وہ کتا کتنے سکون کی نیند سو رہا ہے۔۔ لگتا ہے بے چارہ ساری رات نہیں سو سکا۔۔۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اتنے سکون سے کیوں سو رہا ہے جبکہ ہم لوگ اس کے آس پاس موجود ہیں۔۔۔ امثال نے بازل کی توجہ سامنے سوئے کتے کی طرف دلوائی عدید ہمدانی جو اپنی گاڑی کا بونٹ اٹھا کر چیک کر رہا تھا۔ اپنے پیچھے سے آتی لڑکی کی آواز اور اسکی انوکھی بات سن کر بے اختیار مڑا۔ وائیٹ ٹی شرٹ اور ڈارک بلیو جینز پر بلیک کلر کا حجاب پہنے ارد گرد سے بے نیاز کتے کو چھیڑنے کے موڈ میں تھی۔ ان دونوں کو دیکھ کر اسکے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔ آج تو لوگوں کی خیر نہیں۔۔ یہ سوچتے ہوئے وہ ہولے سے ہنسا

ہاں یار واقعی بات تو سوچنے کی ہے۔

اوئے کتے آٹھ جا۔۔۔ اُٹھ نہ۔۔۔ کیا بھنگ پی کہ سو رہا ہے۔۔۔۔ لگتا ہے اسکی کتی نے اسکو گھر سے نکال دیا ہے۔۔۔ اس لیے تو سڑک پہ سو رہا ہے بیچارہ۔۔۔ چچ چچ۔۔۔۔۔ دیکھ لو بازی بیویاں یہ حال کرتی ہیں شوہروں کا۔۔۔ وہ بازی کو مخاطب کرتے ہوئے پیچھے مڑی تو اسکا اوپر کا سانس اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔۔ کیونکہ بازل ہاتھ میں پتھر اُٹھائے اب کتے کا نشانہ لے رہا تھا۔ وہ خود تو فاصلے پر کھڑا تھا اور امثال باتوں ہی باتوں میں عین کتے کے اوپر پہنچ گی تھی اس لیے لازمی بات تھی کہ کتے کا شکار امثال نے بننا تھا۔۔۔۔۔

بازی نو۔۔۔۔ پلیز نہیں۔۔۔۔۔ بھائی نہیں ہو۔۔۔۔۔۔ دیکھو میں چھوٹی بہن ہوں نہ تمہاری وہ بھی پورے سات منٹ تم میرے اچھے والے بھائی ہو۔۔۔۔ پلیز نو۔۔۔۔ مسلسل نفی میں سر ہلاتی وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی تھی

اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں تمہاری طرف۔۔۔۔۔۔ بازل نے کتے کو پتھر مارتے ہوئے کہا۔ اور کچھ ہی دیر بعد امثال آگے آگے اور کتا پیچھے پیچھے تھا۔۔۔۔

بازی بچاؤ۔۔۔ پلیز روکو اسے۔۔۔۔۔۔۔۔ بھائی نہیں ہو۔۔ امثال نے چیختے ہوئے جمپ لگائی اور دیوار پر چڑھ گئی۔ اب وہ دیوار پر بیٹھی آنکھیں بند کیے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ اسکی حالت دیکھ کر عدید نے اس کی طرف قدم بڑھائے لیکن یہ سوچ کر رک گیا کہ بازل کی خبر تو بعد میں بھی لے سکتا ہے لیکن اگر اس طرح امثال کے سامنے گیا تو بغیر بتائے آنے پر وہ اسکو گنجا ضرور کر دے گی

اوئے کتے !!!! بات سن میں نے تجھے نہیں چھیڑا تھا۔ وہ جو تمہارا بھائی کھڑا ہے نہ اس نے تمھیں پتھر مارا تھا، تو تم کتوں کی طرح میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔۔ امثال کا جب سانس بحال ہوا تو وہ کتے کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔۔

دیکھو تم اب گھر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری کتی تمھارا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔ ایسا نہ ہو تمہاری غیر موجودگی میں وہ کسی اور کے ساتھ بھاگ جائے۔۔۔ چلو شاباش اب بھونکنا بند کرو اور جاؤ۔۔۔ امثال کتے کو بھگانے کے لیے الٹی سیدھی ہانک رہی تھی لیکن کتے کو شاید اپنی ادھوری نیند کا کچھ زیادہ ہی قلق تھا اس لیے وہ اپنی جگہ سے ہلے بغیر بھونکے جا رہا تھا۔ عدید ہمدانی اسکی باتیں سن کر اپنا قہقہہ مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔

اے جانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بازل کتے، کمینے۔۔۔۔۔ ہٹاؤ اسے یہاں سے ورنہ میں شہری بھائی اور عدید کو بتاؤں گی۔۔ امثال نے پہلے کتے کو اور پھر بازل سے کہا۔۔ وہ جو اسکی حالت کو انجوائے کر رہا تھا دونوں کے نام کی دھمکی سن کر ڈھیلا پڑ گیا جانتا تھا کہ شہریار سے تو پھر بھی بچ جائے گا مگر عدید سے اسے کوئی نہیں بچا سکتا جلدی سے کتے کو بھگا کر اسے دیوار سے اترنے میں مدد دی۔ دوسری طرف عدید اپنے نام کی دھمکی سن کر دلکشی سے مسکرایا تھا

یہ دونوں نہیں سدھریں گے۔ عدید ہمدانی زیر لب بڑبڑایا اور دوبارہ گاڑی کی طرف متوجہ ہو گیا

چلو آؤ کچھ کھاتے ہیں۔۔۔ بازل اسکا ہاتھ پکڑتے چل دیا۔۔ تھوڑا سا چلنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے کیفٹیریا میں داخل ہوئے۔۔

یس سر کیا لیں گے آپ۔۔ ویٹر نے پاس آتے ہوئے کہا۔

ہمم۔۔۔ ایسا کرو۔۔ دو سینڈوچ، دو برگر، ایک پلیٹ بریانی،، دو رول اور ایک میڈیم سائز پیزا کے ساتھ ایک لیٹر پیپسی لے آؤ اور بازل تم اپنا دیکھ لو۔۔۔ امثال آرڈر لکھواتے ہوئے بھول گئی کہ وہ اپنا پرس گھر چھوڑ آئی ہے اور ہمیشہ کی طرح بازل کے والٹ سے پھوٹی کوڑی نہیں ملنے والی۔ ویٹر آنکھیں اور منہ کھولے آرڈر نوٹ کر رہا تھا۔۔

میرے لیے بھی یہی سب لے آؤ۔۔ بازل نے کہا

بس!! ویٹر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

ہاں بس اتنا ہی مزید کچھ چاہیے ہو گا تو پھر لے لیں گے۔۔۔۔ بازل کے لاپرواہی سے کہنے پر ویٹر سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔

واہ مزا آ گیا اس سے اچھا کھانا میں نے آج تک نہیں کھایا۔ بازل نے باقاعدہ نعرہ لگایا۔۔۔

سر یہ بل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ویٹر نے چٹ ٹیبل پر رکھی۔۔ بل دیکھا تو بازل کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

بازل نے والٹ نکالا تو پانچ سو کا نوٹ اسکا منہ چڑا رہا تھا۔

ژلے پیسے نکالو میرے پاس تھوڑے ہیں۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ میں کہاں سے نکالوں۔۔۔ نظر نہیں آ رہا ہے کہ میرے پاس پرس نہیں ہے۔۔۔ تم نے کہا تھا ھم لوگ واک پہ جا رہے ہیں۔۔۔ بازی فار گاڈ سیک کبھی تو پیسے رکھ لیا کرو والٹ میں۔۔۔ امثال دھیمی آواز میں غرائی تھی۔

سر میم پلیز جلدی کریں۔۔ ویٹر کو شاید اندازہ ہو گیا تھا کے انکے پاس پیسے نہیں ہیں اس لیے تھوڑا سخت لہجے میں بولا

اوکے اوکے ھم دے دیتے ہیں آپ جائیں ہم آپکو بلا لیں گے۔۔ امثال نے ویٹر سے کہا تو وہ بڑبڑاتا ہو چلا گیا۔

میں بتا رہی ہو تمھیں میں برتن نہیں دھوؤں گی۔۔۔ امثال نے اسے وارن کیا۔۔

دیکھو تم بھائی کو کال کر وہ سنبھال لیں گے۔۔۔ بازل نے کچھ سوچتے ہوئے امثال کو فون پکڑایا

نہ میں نہیں کر رہی تم خود کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے صفا چٹ انکار کیا

پلیز بہن نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو بھائی مجھے بہت ڈانٹیں گے۔۔ تمھیں تو کچھ نہیں کہیں گے نہ پلیز۔۔۔۔

اوکے امثال نے گہری سانس لیتے ہوئے فون پکڑا اور شہریار کا نمبر ملایا۔

ہیلو بھائی آپ کہاں پلیز جلدی سے آجائیں ہم لوگ کھانا کھانے آئے تھے لیکن میرے اور بازی کے پاس پیسے نہیں بل دینے کے لیے۔۔۔ میں برتن نہیں دھوؤں گی کیفے کے۔۔۔۔۔ آپ پلیز سب کچھ چھوڑ کے جلدی آئیں۔۔۔۔۔۔ ویٹر ھمیں بڑے غصے سے گھور رہا ہے۔۔۔ امثال نے ایک ہی سانس میں بات ختم کی۔۔۔

اوکے میں آتا ہوں۔۔۔ ایڈریس بتاؤ۔۔۔ امثال کے ایڈریس بتانے پر وہ سر جھٹک کہ رہ گیا

یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔۔ شہریار چیئر سے اٹھتے ہوئے بڑبڑایا

کیا ہوا امان شاہ نے جو شہریار کے آفس میں بیٹھا تھا اسکی بڑبڑاہٹ سن کے پوچھا۔۔

یار ہونا کیا یہ میری دو آفتوں نے آج کیفے میں دھاوا بولا ہے، اور ان کو کھانا کھانے کے بعد یاد آیا ہے کہ انکے پاس پیسے نہیں ہیں۔ اب کال کر کہ بلا رہے ہیں۔

یو مین تمہارے ٹوئنز؟؟؟؟ امان نے پوچھا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔ سوری یار۔۔۔ تو اتنے دن بعد آیا ہے لیکن مجھے جانا پڑے گا۔۔ شہریار نے امان سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

چل کوئی نہ ہو جاتا ہے۔۔ ہم پھر کبھی مل لیں گے ابھی تو میں تین دن تک شہر میں ہی ہوں۔

ایسا کرتے ہیں کل لنچ پہ ملتے ہیں۔۔۔ وہیں اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ میں۔۔ شہریار نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور دونوں باہر نکل گئے۔

....

میری ممی نوں پسند نہیوں تو

وے تیرا گورا منہ

میں دساں تینوں

میں تاں وی تینوں پیار کردی چن وے

کیا کر رہی ہو۔۔ لڑکیو کچھ ہوش سے کام لو۔ شاہ خاندان کی بیٹیاں ہو اور حرکتیں مراثیوں والی۔۔۔ شاہ بی بی نے سانیہ اور رامین کو جھڑکتے ہوئے کہا جو ایل ای ڈی پر چلتے گانے کے ساتھ ساتھ خود بھی جھوم رہی تھیں

شاہ بی بی ہم لوگ اتنی کم آواز میں سن رہے ہیں اور پھر کمرے میں ہی تو ہیں۔ رامین نے منہ بنایا تو شاہ بی بی نے اپنی چھڑی سے اسے ٹھوکا دیا

کمبختو کوئی شرم حیا ہے یا نہیں لڑکیاں ہو کچھ خیال کیا کرو اور یہ دوپٹے تم لوگوں نے گلے میں لٹکائے ہوئے ہیں پٹے کی طرح۔ کتنی بار کہا سر پر رکھا کرو ڈھنگ سے۔ اور نہیں تو اپنے خاندان کی ہی لاج رکھ لو شاہ بی بی نے گرجیں تو دونوں کو سانپ سونگھ گیا

اب بولو بولتی کیوں نہیں ہو۔

معافی چاہتی ہیں بی جان۔۔ رامین نے منمنائی

ہنہ معافی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معافی کا مطلب ہوتا ہے کہ میں آئندہ یہ غلطی نہیں دہراؤں گی جبکہ تم لوگوں نے تو آئے روز کچھ نہ کچھ کیا ہوتا ہے اب اُٹھو اور جا کہ کچن میں ماؤں اور بھابی کا ہاتھ بٹاؤ۔ یہاں نکمیوں کی طرح بیٹھی ہوئی ہو۔۔ پتا نہیں کب عقل آئے گی شاہ بی بی بڑبڑاتی باہر نکل گئیں

....

سیمی آپا کیا کر رہی ہیں۔ آج کھانے میں کیا بنے گا۔ پلیز میرے لیے نہ دال چاول بنا دیجیے گا۔ امثال نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے ملازمہ سے کہا اور فریج سے پانی نکال کر گلاس میں ڈالا اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اسنے مڑ کر اسے دیکھا تو اسکو روتا دیکھ کر ٹھٹک گئی۔

آپا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہیں آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ امثال کے پوچھنے پر اس نے مزید زور شور سے رونا شروع کر دیا جسکو دیکھ کر وہ بوکھلا کر رہ گئی

آپا ہوا کیا ہے کچھ بتائیں گیں کسی نے کچھ کہا ہے۔ماما نے کچھ کہا ہے۔

وہ چھوٹی بی بی میرے بیٹے کی طبیعت بہت خراب ہے پچھلے کئی دنوں سے بخار ہے اسے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا ہے اس نے روتے ہوئے کہا تو امثال نے گہری سانس لی تھی

اور یقیناً آپ نے اپنے محلے کے عطائی ڈاکٹر سے دوائی لی ہو گی جسکی وجہ سے اسکا بخار اترنے کی بجائے مزید بگڑ گیا ہو گا۔امثال کے طنز پر اس نے سر جھکایا

کیا کروں بی بی جی مہینے کا آخر چل رہا ہے۔بڑے۔ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے پاس نہیں ہیں۔اسی ڈاکٹر سے ادھار دوائی لی ہے سیمی آپا کی بات سن کر امثال نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا

اُدھار دوائی۔۔۔سیر یسلی آپا... آج کل تو کریانے والے ادھار نہیں دیتے۔۔کیسا عظیم ڈاکٹر ہے دوائی ادھار دے رہا ہے۔

کیا کروں بی بی بچوں کی فیس اور گھر کے خرچے میں ہی پیسے نکل جاتے ہیں سیمی آپا نے جھکے سر کے ساتھ جواب دیا تو آپ کو بتانا تو چاہیئے تھا نہ ہمیں۔ماما سے کہتی مجھے یا گھر میں کسی اور کو کہہ دیتی آپ کو پہلے کبھی منع کیا ہے کسی چیز سے۔اب جب تک آپ ہمیں بتائیں گی نہیں کیسے پتا چلے گا۔امثال نے اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا

جانتی ہوں بی بی جی لیکن آپ پہلے ہی میرے لیے اتنا کچھ کرتی ہیں اور۔۔۔اس سے پہلے وہ بات پوری کرتی امثال نے اسے ٹوک دیا

اچھابس۔۔۔ آپ چھوڑیں یہ سب آپ چلیں میرے ساتھ ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس جارہے ہیں میں ماما سے کہہ دوں گی وہ دیکھ لیں گی کچن کا کام کھانا باہر سے آرڈر کرلیں گے آپ ہاتھ منہ دھوئیں۔۔ میں ماما کو بتا کر اور بازی کو لے کر آتی ہوں اسے سنک کے پاس چھوڑ کر باہر نکل گئی۔

آپ کا بچے سے کیا رشتہ ہے ڈاکٹر نے امثال اور بازل سے پوچھا

چھوٹا بھائی ہے ہمارا۔۔ بازل نے کہا

شکل سے آپ لوگ پڑھے لکھتے ہیں لیکن بچے کی حالت دیکھی ہے آپ نے۔ لاپرواہی کی حد ہوتی ہے بچے کا بخار بگڑ کر ٹائیفڈ بن چکا ہے اور آپ لوگ اب اسے لے کر آرہے ہیں پھر الزام دیتے ہیں کہ ڈاکٹرز اپنے فرض میں کوتاہی برتتے ہیں ڈاکٹر نے خشمگین نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا

یہ میڈیسن لکھ دی ہے آپ لوگ باقاعدگی سے بچے کو کھلائیں۔ تین دن بعد دوبارہ چیک اپ کے لیے لے آئے گا ڈاکٹر نے نسخہ بازل کو دیتے ہوئے کہا تو وہ تینوں میڈیسن لے کر کلینک سے باہر نکل آئے اس وقت وہ دونوں سیمی آپا کے گھر بیٹھے تھے دو گھنٹے بعد جب بچے کا بخار ٹوٹا تو سب نے شکر کا سانس لیا

اچھا آپا یہ زرا اس ڈاکٹر کا پتا تو بتائیں جو ادھار دوائی دیتا ہے جانے سے پہلے ہم ملنا چاہیں گے امثال نے کہا

رہنے دیں بی بی بچارے کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کسی پرائیویٹ ہسپتال میں کمپاؤڈر ہے پارٹ ٹائم اپنی دوکان کھولتا ہے آپ لوگوں سے ملنے کے بعد وہ بچارا کسی قابل نہیں رہے گا سیمی آپا کے کہنے پر امثال نے اسے گھورا۔

ٹھیک ہے ھم چلتے ہیں۔ کسی بھی وقت ضرورت پڑی تو کال کر دینا اور ہاں صبح نہ آ ئیے گا بلکہ آپ ایسا کرنا کہ آپ سفیان کو ساتھ لے آئیے گا کل چھٹی ہے ہمیں تو ہم لوگ گھر پر ہی ہوں گے۔۔ یہ کچھ پیسے رکھ لیں۔ ٹھیک ہے امثال نے کہا تو سیمی اپا نے سر ہلا دیا

ٹھیک ہے اللہ حافظ سفیان کے گال پر پیار کرتی بازل کے پیچھے چل دی۔ سیمی انہیں دروازے تک چھوڑنے آئی اور جب تک انکی گاڑی مڑ نہ گئی وہ کھڑی دیکھتی رہی۔

اللہ آپ لوگوں کو خوش رکھے اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

....

وہ یونیورسٹی سے واپس آرہی تھی۔ بازل کی آج طبیعت خراب تھی تو وہ چھٹی پر تھا آنا تو امثال بھی نہیں چاہ رہی تھی لیکن چونکہ اسائمنٹ جمع کروانے کی آج آخری تاریخ تھی اس لیے ناچار اسے آنا پڑا۔ ابھی بھی وہ خراب موڈ کے ساتھ جیپ ڈرائیو کر رہی تھی کہ اچانک اسے محسوس ہوا کہ ایک بائیک اس کے پیچھے آرہی ہے۔ پہلے تو اس نے نظر انداز کر دیا لیکن جب اس نے دیکھا وہ لوگ مسلسل اس کے پیچھے آرہے ہیں تو اس نے سپیڈ آہستہ کر دی اتنے وہ بائیک اس کے برابر چلنے لگی اس پر سوار دو لڑکے جو شکل سے ہی لفنگے لگ رہے تھے اس پر جملے کسنے لگے۔

کہاں ہو دریاب؟ وہ یونیورسٹی روڈ سے گزر رہا تھا کہ زریاب کا فون آیا۔

میں شہر آیا ہوا تھا۔ کچھ کام تھا۔۔ کیوں خیریت۔۔۔ دریاب نے پوچھا۔

ہاں سب ٹھیک ہے۔ بس کچھ ڈسکس کرنا تھا۔۔۔۔۔ تم گھر آجاؤ۔۔۔۔۔۔ شام میں ملتے ہیں زریاب نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

اوکے اللہ حافظ۔دریاب نے فون رکھتے ہوئے کہا۔اتنے میں ایک سفید جیپ اُسے کراس کرتے گزری اس جیپ کے پیچھے ہی ایک بائیک تھی جس پر دولڑکے سوار تھے وہ لڑکے اس جیپ کے برابر ہونے کی مسلسل کوششوں میں تھے کہ اس نے دیکھا کہ جیپ کی سپیڈ کم ہوئی تو وہ بائیک سوار اس کے برابر ہوکر اچک اچک کر جیپ کے اندر جھانکنے لگے کہ اچانک جیپ رکی چونکہ جیپ بیچ سڑک کے رکی تھی اور دریاب کی گاڑی عین اس جیپ کے پیچھے آرہی تھی تو اس کو بھی بریک لگانا پڑا اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ گاڑی سٹارٹ کرتا سامنے والی جیپ سے ایک اٹھارہ سالہ لڑکی نکلی۔

سفید رنگت تیکھے نین نقش متناسب قد،لائٹ پنک کلر کی کرتی پر سفید ٹراوزر اور سفید کلر کا ہی حجاب پہنے ایک ہاتھ میں بلیک کلر کے دھاگے سے بنے ڈھیر سارے بینڈز اور دوسرے ہاتھ میں پنک کلر کی چوڑیاں پہنے آنکھوں سے گلاسز اتارتی وہ شاہانہ انداز میں ان کی طرف بڑھی

وہ دونوں لڑکے حیرانگی سے اسے اپنی طرف آتا دیکھ رہے رتھے انہوں نے ہمیشہ لڑکیوں کو ڈر کر بھاگتے دیکھا تھا پہلی لڑکی تھی جہ خود ان کی طرف آرہی تھی۔۔۔انکی حیرانی بجا تھی لیکن وہ نہیں جانتے تھے انہیں ابھی مزید ایسا کچھ دیکھنے کو ملے گا جس کو وہ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

ہاں بھئی کیا مسئلہ ہے کیوں جیپ کے آگے پیچھے بائیک دوڑا رہے ہو۔۔۔۔دیکھو ایسے نہیں کرتے اگر میری جیپ کی سائیڈ لگ جاتی اور گر گرا جاتے تو ایویں خواہ مخواہ میں ہڈیاں تڑوا بیٹھتے۔۔۔۔۔امثال نے ان لڑکوں کے پاس آکر کہا تو وہ لڑکے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگے جبکہ گاڑی میں بیٹھے دریاب اچنبھے سے اسے دیکھا

خیر کوئی بات نہیں آئندہ خیال رکھنا۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانے کے لیے مڑی۔

اے پھلجھڑی نمبر تو دیتی جاؤ تھوڑا سا ٹائم ہمارے ساتھ بھی گزارتی جاؤ یقین کرو بور نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔۔۔ان میں سے ایک نے خالص لوفرانہ انداز میں کہا

دیکھو بھائی نمبر نہیں دے سکتی وہ کیا ہے نہ بھائیوں نے منع کرر کھا ھے کہ اجنبوں کو نمبر نہیں دیتے۔سوری مائنڈ نہ کرنا ---آپ کسی اور سے لے لو۔۔ لیکن آپکو کمپنی ضرور دے سکتی ہوں اور سچی بتاؤں آپ لوگ واقعی بور نہیں ہو گے---- آجاؤ---اس نے بظاہر مسکرا کر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔تو وہ دونوں کنفیوز ہو گے

ارے آؤ نہ----

جیسے وہ دونوں آگے بڑھے اس نے کھینچ ایک ایک تھپڑ دونوں کو لگایا اور پھر دونوں کے سنبھلنے سے پہلے ہی ان پر مکوں اور گھونسوں کی برسات کر دی۔۔۔ سڑک پر ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا چونکہ مارنے والی لڑکی تھی اس لیے کسی نے بھی آگے بڑھ کر چھڑوانے کی زحمت نہیں کی تھی اچھا خاصا مار لینے کے بعد وہ گویا ہوئی

ڈاکٹر صدیقی ہڈیوں کا ڈاکٹر ہے انکے پاس جانا اور کہنا امثال نے بھیجا ہے۔ فیفٹی پر سنٹ ڈسکاؤنٹ مل جائے گا آخر کو میری وجہ سے انکو مہینے میں زیادہ نہیں تو چار پانچ کیس تو مل ہی جاتے ہیں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ گاڑی کی طرف بڑھی جاتے جاتے پلٹی امثال راسم نام ہے میرا۔۔۔ یاد رکھنا سمجھے۔ انگلی سے وارن کرتے ہوئے گاڑی بھگا کر لے گئی

پیچھے گاڑی میں دریاب جو ابھی تک منہ کھولے بیٹھا تھا، بے اختیار جھر جھری لے کر سیدھے ہوا۔۔

کیا لڑکی تھی۔ زیرلب بڑبڑا کر دریاب نے گاڑی سٹارٹ کی

شہری بھائی یہ عدی فون کیوں نہیں اُٹھا رہا ہے۔ میں کل سے کر رہی ہوں، اسکا نمبر بند مل رہا ہے۔ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے۔ امثال نے شہریار کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

بزی ہو گا۔ تم پریشان مت ہو، جب فری ہو گا تو کال کر لے گا، شہریار نے اسے کہا۔ اگر جو وہ اسے بتا دیتا کہ وہ دو دن سے پاکستان میں ہے تو عدید کا تو اللہ ہی حافظ تھا۔ یہ سوچ آتے ہی وہ مسکرا دیا

کیا مطلب بزی ہو گا۔ بندہ فون تو آن کر لیتا ہے۔ پتا نہیں وہ ٹھیک بھی ہو گا یا نہیں۔ امثال نے فکر مندی سے کہا

اوہو گڑیا وہ بلکل ٹھیک ہو گا۔ ٹینشن کیوں لے رہی ہو۔ دل میں عدید کو کوسا

اچھا یہ بتاؤ کہ سٹڈی کیسئ جا رہی ہے شہریار نے اسکا دھیان بٹانے کو بات بدلتے ہوئے کہا

ایک دم فرسٹ کلاس۔ اپکو پتا ہے اس بار بھی میری اور بازی کی پوزیشن پکی ہے۔ امثال نے کہا

ویری گڈ۔۔۔ چلو سامنے والے پارک چلتے ہیں بازل کو بھی بلا لو۔ ایسا کرو تم چلو میں زرا ایک کال کر آتا ہوں۔ شہریار نے کہا

تو وہ سر ہلاتے ہوئے چلی گئی۔ اسکے باہر نکلتے ہی اس نے عدید کا نمبر ملایا

یار عدید تمہارا جرمنی والا نمبر بند جا رہا ہے۔ امثال پریشان ہو رہی ہے۔ اسکو کال کر اپنی خیریت بتا دو ورنہ اسکا دھیان تمہاری طرف ہی رہے گا. عدید کو کال کرنے کی تاکید کرتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔ اور باہر نکل گیا

ہاں بھئ اور سناؤ کیا چل رہا ہے آج کل امان نے کھانا کھاتے ہوئے شہریار سے پوچھا

کچھ خاص نہیں یار بس وہی بزنس کے جھمیلے۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔ شہریار نے جواب دیتے ہوئے کہا

کیا بتاؤں یار آج کل اماں میری شادی کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں امان کا بے بس انداز دیکھ کر شہریار نے بے ساختہ قہقہ لگایا

آج کل کس پروجیکٹ پر کام کر رہے ہو۔۔۔ امان نے پوچھا

کنسٹرکشن پروجیکٹ ہے شاہ انڈسٹری کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ شہریار کہنے پر امان چونکا تھا پھر زیر لب مسکرا کر دوبارہ گویا ہوا

اچھا ڈیل کس کے ساتھ کی تھی۔۔۔

زریاب شاہ کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی وہ مزید کچھ کہتا اسکا فون بجنے لگا۔ لٹل ڈول کے نام سے سیو نمبر پر کال آتی دیکھ کر اسکے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ اور چمک قابل دید تھی جو کہ امان کی نظروں سے چُھپی نہ رہ سکی۔۔۔

ہاں سوہنے کیا ہوا خیریت۔۔۔۔ اسکے لہجے میں محبت تھی

بھائی آپ نہ اس بازل کو دیکھ لیں میں نے اسے کہا ہے کہ مجھے بھوک لگی ہے اور اس نے کچھ بھی کھلانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے امثال کی خفگی سے بھرپور آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار مسکرا دیا

آہ۔۔۔ میرے بچے کو بھوک لگی ہے۔۔۔۔ میں اس وقت ریسٹورینٹ ہوں آپکو ایڈریس سینڈ کرتا ہوں۔۔ آپ یہیں آجاؤ۔۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔ ہمم۔۔ شہریار نے امثال کو کہا۔۔

ہاں ٹھیک ہے بھائی۔۔۔ پر آپ نہ اس بازل کے کان بھی کھینچیے گا اور میں عدی کو بھی بتاؤں گی۔

ضرور میر بچہ !!اسکو آنے تو دو۔۔۔۔ دونوں بھائی بہن مل کہ پٹائی کریں گے اسکی۔۔ شہریار نے ہنستے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بھائی ھم آرہے ہیں اللہ حافظ اور کال کاٹ دی

ویسے بہن تو میری بھی ہے۔۔۔۔ خیال بھی رکھتا ہوں اسکا۔۔۔۔ لیکن یار تیرے لیول تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ ان دونوں کا نام سنتے، بات کرتے تمہارے چہرے پر عجیب سی چمک ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ ایسا کیوں۔۔۔۔۔۔۔ امان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو شہریار ہنس دیا۔

پتا نہیں یار ایسا کیوں ہے لیکن جب تک دونوں کی صورت نہ دیکھ لوں مجھے چین نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ مسنگ ہے۔ میری جان ان دونوں میں کہیں اٹکی ہے شائد۔۔ ان دونوں کی ہر بات میرے لیے حرف آخر ہوتی ہے۔ انکی ہر فرمائش سر آنکھوں پر۔ جتنا بھی تھکا ہوا ہوں لیکن ان دونوں کی خاص طور پر امثال کی ایک جھلک دیکھ کر میری روح تک کو سکون مل جاتا ہے۔ ماما کہتی ہیں میں نے ان دونوں کو بگاڑ کہ رکھ دیا ہے اور وہ ایسا کچھ غلط بھی نہیں کہتی ہیں۔ مجھ سے زیادہ تو عدید پاگل ہے ان دونوں اسپیشلی ژلے کو لے کر میں تو پھر بھی کہیں نہ کہیں برداشت کر لیتا ہوں لیکن وہ مرنے مارنے پر اُتر آتا ہے۔

شہریار نے ہنستے ہوئے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔۔ امان اسکی باتیں سن کر حیران تھا کہ کوئی کسی کو اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس وقت وہ کہیں سے بھی ایک سنجیدہ بزنس مین نہیں لگ رہا تھا۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ دھڑام سے دو وجود انکے ساتھ والی کرسیوں پہ آ کہ گرے۔ امان بے اختیار اچھل پڑا۔۔۔ جبکہ شہریار کو چونکہ اس سب کی عادت تھی اسلیے اسکے سکون میں زرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

اوہ بھائی۔۔۔ تھک گئی میں تو۔۔۔۔۔ ژلے نے کرسی پر گرتے ہوئے کہا جیسے پہاڑ سر کر کے آئی ہو۔ شہریار نے گلاس میں پانی ڈال کہ اسکے آگے کیا جو اس نے پکڑ کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔

یہ میرا دوست ہے امان اور امان ان دونوں سے ملو یہ میرے ٹوئنز ہیں بازل اور امثال۔۔۔۔ شہریار نے تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

اسلام و علیکم۔۔۔ بازل نے ہاتھ ملایا اور ژلے سر کے اشارے سے سلام کیا۔ امان کو ایک بار پھر اس لڑکی کو اپنے سامنے پا کر اور شہریار کی بہن ہونے کا سن کر اچھی خاصی حیرانگی ہوئی تھی

چلو گڑیا کھانا آرڈر کرو۔۔۔ شہریار نے امثال سے کہا

جی بھائی اور بازل کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کرتے ہوئے ڈیسنٹ طریقے سے آرڈر لکھوانے لگی

گڑیا تم دونوں کا جو جی چاہتا ہے منگواؤ جھجکنے کی ضرورت نہیں ہے امان دوست ہے میرا۔ شہریار نے ژلے کو محتاط انداز میں آرڈر کرتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اگلے ہی لمحے امان آنکھیں پھاڑے انہیں آرڈر کرتے دیکھ رہا تھا اور شہریار اسکے تاثرات دیکھ کر قہقہ لگائے بغیر نہ رہ سکا

یونیورسٹی سے یہاں تک کا فاصلہ دس منٹ کا ہے جبکہ تم لوگ پچیس منٹ میں پہنچے ہو۔ راستے میں کس کی شامت آئی تھی۔۔ شہریار نے دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو کھانے کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہے تھے

کچھ نہیں بھائی وہ ایک مانگنے والا مل گیا تھا تو اس سے گپ شپ لگانے کے لیے رک گئے تھے۔۔۔ امثال نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے جواب دیا۔۔

تم دونوں سے گپ شپ لگانے کے بعد یا تو وہ مانگنے کے قابل نہیں رہا ہو گا یا پھر کم از کم اب وہ دوبارہ اس روڈ پر نظر نہیں آئے گا۔۔۔ ہے نہ۔۔۔ شہریار نے ہنستے ہوئے کہا امثال بے اختیار کھلکھلائی تھی

آج فریحہ آئی تھی۔ ساریہ بیگم نے ڈنر کرتے امثال اور بازل کو دیکھتے ہوئے کہا تو دونوں کے کان کھڑے ہو گئے

اچھا خیریت تھی۔ بازل نے سرسری سا لہجہ اپناتے ہوئے کہا

ہاں خیریت ہی تھی کہہ رہی تھیں کہ انکے چھ سالہ بیٹے سے کسی نے نہ صرف چپس کا پیکٹ چھینا بلکہ اسکو دھمکایا بھی ہے کہ گھر جا کہ مت بتانا۔ ساریہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے کہا

چچ۔ چچ۔۔۔۔۔ کتنی بری بات ہے۔ ویری بیڈ۔ افسوس کا مقام ہے۔ انکو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بھلا بچوں سے کون چیز چھین کہ کھاتا ہے۔۔ ہک ہا۔۔۔۔ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔۔ امثال نے مصنوعی ہمدردی سے دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ راسم صاحب نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے پانی کا گلاس منہ کو لگایا

تم دونوں مجھے کس کس کے سامنے ذلیل کرواؤ گے۔ اب تو اس سارے ایریا کے لوگ تم لوگوں کی حرکتوں سے واقف ہو گے ہیں۔ جہاں بھی کچھ الٹا سیدھا ہوتا ہے، فوراً سب کی زبان سے تم دونوں کا نام نکلتا ہے۔ ساریہ بیگم نے انہیں گھورتے ہوئے کہا

تو ماما آپکو انہیں بتانا چاہیئے نہ کہ آپکی اولاد ایسی نہیں ہے آپ بھی حد کرتی ہیں چپ چاپ ہماری برائیاں سنتی رہتی ہیں۔ کونسی مائیں ہوتی ہیں جو اپنے بچوں کی برائیاں سنتی ہیں۔ کیوں بابا جانی۔۔ امثال نے ماں کو سمجھانے کے بعد باپ سے رائے لینی چاہی تو انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا

بلکل بھئی آپکو بتانا چاہیئے کہ جیسا آپ سمجھتے ہیں ہمارے بچے ویسے بلکل بھی نہیں ہیں۔ راسم صاحب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

بلکہ اس سے دو ہاتھ آگے ہیں۔ جہاں تم لوگ ہوتے ہو وہاں سکون ہو گا یہ بات تو بھول ہی جاؤ، مگر تمہارے سکول، کالج اور یونی سے آج تک کوئی کبھی کوئی شکایت نہیں آئی۔ بات کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ایسا ہو کیسے سکتا۔ ساریہ بیگم نے سوچتے ہوئے کہا

وہ ماما ہم نہ۔۔۔۔ آہ۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا امثال نے اسکے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا تو کراہ اُٹھا

ماما سالن ختم ہو گیا۔۔ امثال نے جلدی سے کہا

خیر چلو کہیں سے تو سکھ کی ہوا آتی ہے۔ ساریہ بیگم کہتے ہوئے کچن کی جانب چل دیں

کیوں تنگ کرتے ہو ماما کو راسم صاحب نے کہا

کم آن بابا جی ہم کہاں تنگ کرتے ہیں وہ خود ہی ہو جاتی ہیں۔ امثال نے کچن سے نکلتی ساریہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں میں تو پاگل ہوں نہ جو تنگ ہو جاتی ہوں ساریہ بیگم نے خفگی سے کہا۔

او ہو ماما یار ہم نے بھی تو ٹائم پاس کرنا ہوتا ہے نہ لوگوں کے تو کزنز ہوتے انکے ساتھ ہلا گلا کر لیتے ہیں ہمارے ننھیال میں تو چلو فاریہ خالہ ہیں لیکن ددھیال کا تو کچھ اتہ پتہ ہی نہیں۔ کہاں ہیں، کون ہیں۔ مصنوعی دکھ بھرے لہجے میں سر جھکا کر کہتی وہ راسم صاحب کے چہرے کی اڑی رنگت نہ دیکھ سکی

ارے آپ کہاں جا رہے ہیں کھانا تو کھائیں نہ آپ کو پتہ تو ہے یہ ایسے بکواس کرتی رہتی ہیں۔ ساریہ بیگم نے ٹیبل سے اُٹھ کر جاتے راسم صاحب سے کہا۔ امثال نے جھٹ سر اُٹھایا تو ماں کو گھورتے پایا۔

امثال کیا کروں میں تمہارا۔۔۔۔۔ کتنی بار کہا کہ بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔ ساریہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

سوری ماما میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ سچ میں۔۔۔۔۔ امثال نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر چل دی

اب تم کہاں جا رہی کھانا تو کھا لو۔ ساریہ بیگم نے پیچھے سے آواز دی

میں آتی ہوں۔ یہ کہتے وہ سٹڈی کی جانب بڑھی

ماما آپ کھائیں وہ بابا کے ساتھ کھا لے گی نہیں تو میں اسکو بعد میں کھلا دوں گا شہریار نے کہا

یہ سب کیا دھرا تمہارا ہی ہے جو وہ اتنا بگڑ گئی ہے۔ ساریہ بیگم نے اسے گھرکا

امثال سٹڈی میں داخل ہوئی تو راسم صاحب صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھے تھے۔ وہ جا کر انکے قدموں میں دوزانو ہو کر بیٹھ گئی اور انکے گھٹنوں پر سر رکھ دیا تو انہوں نے آنکھیں کھول لیں

آئم سوری بابا۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ سوری۔۔ آپکو پتا تو ہے میں ایسے ہی بکواس کرتی رہتی ہوں۔ ماما ٹھیک کہتی ہیں میں پاگل ہوں۔۔۔ بے وقوف ہوں۔۔۔ بولنے سے پہلے زرا نہیں سوچتی ہوں۔۔۔۔۔۔ سو۔۔ سوری۔۔ دھیمی آواز میں کہتے ہوئے آخر میں اسکی آواز بھرا گئی

تم نیچے کیوں بیٹھی ہو اوپر آؤ بیٹیوں کی جگہ قدموں میں نہیں دل میں ہوتی ہے اور انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ راسم صاحب نے اسے اٹھا کر اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا

سوری بابا۔۔۔ سچی میں۔۔ میرا وہ مطلب بلکل بھی نہیں۔۔ میں تو ایسے ہی ماما کے سامنے ایکٹینگ کر رہی تھی۔ اگر ہمارے ساتھ کوئی نہیں ہے تو کیا ہوا۔ آپ ہیں، ماما ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر میرے بھائی ہیں۔ میں مزاق کر رہی تھی۔ آئندہ ایسا نہیں کہوں گی۔ امثال نے انکے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

میں جانتا ہوں میرا بچہ مزاق کر رہا تھا۔ راسم صاحب نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

دروازے پر کھڑی ساریہ بیگم نے اپنی نم آنکھیں صاف کی اور اندر داخل ہوئیں۔

اگر باپ بیٹی کا ہو گیا ہو تو کھانا کھالیں، ٹھنڈا ہو رہا ہے انہوں نے کھانا ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

آپ جیلس ہو رہی ہیں۔۔ راسم صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں اور نہیں تو کیا مجھ سے تو کبھی ایسے بات نہیں کی اس نے۔ ساریہ بیگم نے کہا

اوہ کم آن ڈارلنگ، لو یو سو مچ امثال کہتے ہوئے ساریہ بیگم نے گلے لگی تو وہ ہنس دیں

پاٹنر چلو آج ایک ریس نہ ہو جائے۔ امثال نے آئس کریم پالر سے نکلتے ہوئے بازل سے کہا۔ وہ دنوں اس وقت اپنی اپنی بائیکس لے کر مٹر گشت پر نکلے ہوئے تھے۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔ بازل نے کہتے ہوئے اپنی بائیک کو سٹارٹ کی اور اگلے ہی لمحے دونوں کی بائیکس ہوا سے باتیں کر رہی تھیں۔ شہر سے نکل کر وہ دونوں میں روڈ پر پہنچ چکے تھے جیسے ہی وہ دونوں تھوڑا آگے پہنچے تو سڑک پر ناکہ لگا ہوا تھا۔ پولیس کھڑی چیکنگ کر رہی تھی ان دونوں کی سپیڈ دیکھ کر چند اہلکاروں نے انہیں ہاتھ دیے کر روکا

اوہ تیری۔۔ بازی دیکھو تمہارے سسرالی تمہاری برات کے انتظار میں کھڑے ہیں۔۔۔ امثال نے پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دونوں نے بائیکس سائیڈ پر لگا دیں۔

چلو اترو نیچے یہ کونسا طریقہ ہے بائیک چلانے کا۔۔ مصروف سڑک پر تم لوگ اتنی ہائی سپیڈ سے چلا رہے ہیں۔ ڈرائیونگ لائسنس بھی ہے یا نہیں تم لوگوں کے پاس۔ ان میں سے ایک نے جو شائد انکا سنیئر تھا کرخت انداز میں کہا تو امثال نے بھنویں سکیڑیں۔

دیکھیں وردی والے انکل آپ نہ ہم سے آرام سے بات کریں اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں ہم خاموش ہیں تو ہمیں خاموش ہی رہنے دیں۔۔۔ آپ چائے پانی لے لیں۔ ویسے بھی مجھے نہ بچپن سے ہی بہت شوق ہے کہ میں کسی پولیس والے کو چائے پانی دوں آج تو میں پولیس کو لائیو رشوت لیتا دیکھوں گی۔ چلو بازی ایسا کرو۔ دس روپے کی پتی دس روپے کی چینی اور تیس روپے کا دودھ کے حساب سے انکو پچاس روپے دے دو اور معاملہ رفع دفع کرو۔ امثال نے پرجوش ہو کر بازل کو کہا آخر کو پولیس والوں کو رشوت دینے کا شوق پورا ہونے والا تھا۔ پولیس اہلکار حیرانگی سے آنکھیں کھولے اس آفت کو دیکھ رہے تھے جو سرعام رشوت کی نہ صرف آفر کر رہی تھی بلکہ خاصی ایکسائٹڈ بھی نظر آ رہی تھی۔

تم ہمیں پچاس روپے رشوت دے رہی ہو۔ بازل کو جیب میں ہاتھ ڈالتے دیکھ کر اس نے سخت لہجے میں کہا۔

آپ کو مسئلہ کس بات پہ ہے۔ رشوت لینے پہ یا پھر پچاس روپے رشوت لینے پہ۔ بازل کا کہنا تھا کہ پولیس اہلکار جو انکو سرزنش کر کے چھوڑنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا اسکی بات سن کر تپ گیا

غلام دین انکو گاڑی میں ڈالو۔۔۔۔۔۔ انکا دماغ تھانے چل کے درست کرتے ہیں۔ ویسے بھی کسی امیر گھر کی بگڑی ہوئی اولاد لگ رہی ہے تھوڑی سی سیوا کریں گے تو عقل ٹھکانے آ جائے گی۔ یاد رکھیں گے کس سے پالا پڑا تھا۔ وہ پولیس اہلکار کہتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھا

یس سر۔ چلو بھئی گاڑی میں بیٹھو۔۔ وہ کہتے ہوئے انکی طرف بڑھا

یاد تو واقعی ہی رکھو گے۔ امثال بڑبڑاتے ہوئے اسکے پیچھے چل دی

بیٹا تم واپس بھی جارہے ہو ابھی کل ہی تو آئے تھے۔ کم از کم آج تو رک جاتے۔۔ خدیجہ بیگم روم میں داخل ہوئیں تو بیٹے کو یونیفارم میں تیار کھڑا دیکھ کر کہا

ماں آپ میری جاب تو جانتی ہیں نہ زیادہ چھٹیاں نہیں کر سکتا ابھی جو کل چھٹی کی تھی۔ اسکا کام بھی بہت زیادہ اکھٹا ہو گیا ہو گا، میں دوبارہ چکر لگاؤں گا

تو بیٹا کیا ضرورت ہے جاب کرنے کی چھوڑ دو۔ اللہ کیا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ تم اپنے بابا کے ساتھ زمینیں اور کاروبار سنبھالو۔ مجھے ہر وقت دھڑ کا لگا رہتا ہے کہیں کچھ ہو نہ جائے۔ خدیجہ بیگم کو پریشان دیکھ کر وہ انکی طرف بڑھا۔

آپ فکر مت کیا کریں ماں زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ بس دعا کریں۔ اس نے کہتے ہوئے ماں کو حصار میں لیا ۔

ٹھیک ہے بیٹا اللہ کی امان، اللہ تمہیں ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے اور وہ آمین کہتا ہوا باہر نکل گیا۔ لیکن اسے کون بتاتا کہ ہر دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر جو اسے پتا ہوتا کہ اس پر کونسی آفت ٹوٹنے والی ہے تو کبھی بھی پولیس سٹیشن جانے کی غلطی نہ کرتا۔

ہاں تو بازل صاحب آپکو یہاں آ کہ کیسا لگ رہا ہے امثال نے ہاتھ کا مائیک بنا کہ بازل کہ آگے کیا۔وہ دونوں اس وقت انسپیکٹر کے پاس بیٹھے تھے۔تھانے لانے کے بعد دونوں کو جب لاک اپ میں بیجھنے لگے تو دونوں نے وہ شور مچایا کہ آخر کار انسپیکٹر کو انہیں اپنے پاس بٹھانا پڑا۔

ہمم۔۔۔میں پہلی بار یہاں آیا ہوں۔بہت الگ سا فیل ہو رہا ہے۔کہتے ہیں تھانہ بندے کا سسرال ہو تا ہے۔لیکن یہاں پر سسرال جیسا ماحول نہیں ہے۔۔۔کوئی آؤ بھگت نہیں نہ کوئی پروٹوکول۔۔۔نہ کوئی ٹھنڈا گرم پیش کیا گیا ہے اور نہ ہی کچھ کھانے کو۔۔ان لوگوں کے ہاں داماد کی عزت کرنے کا رواج نہیں ہے۔۔۔ایسا بے مروت سسرال مجھے نہیں چاہیئے۔۔۔میں بھی آج گھر جا کہ انکی بیٹی کو چوٹی سے پکڑ کر گھر سے نکال دوں گا۔بازل کی فراٹے بھرتی زبان دیکھ کر سارا عملہ حیران تھا۔اصولا انکو پریشان ہونا چاہیئے تھا لیکن ان دونوں کے چہروں پر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ تھانے میں بیٹھے ہیں کچھ دیر تک ادھر اُدھر کی ہانکنے کے بعد بازل نے امثال کو اشارہ کیا جسے سمجھ کر امثال نے سر ہلا دیا

امثال نے اچانک اونچی اونچی آواز میں ہائے ہائے کرنا شروع کر دی، جسکو دیکھ کر بازل نے اس سے بھی اونچی آواز میں شور ڈالنا شروع کر دیا

کک۔۔۔کیا ہوا۔۔تھانے کا سارا عملہ امثال کہ گرد اکٹھا ہو گیا تھا

دراصل میری بہن بھوک کی بہت کچی ہے اس سے زیادہ دیر تک بھوک برداشت نہیں ہوتی ہے اسکی طبعیت خراب ہو جاتی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ۔ہم اسکو ہر ایک گھنٹے بعد کھانا کھلاتے رہیں ورنہ اسکا بی پی خطرناک حد تک ہائی ہو جاتا ہے جس سے اس کے مرنے کے چانسز بہت زیادہ ہیں۔۔اسکی آخری بات پر امثال نے اسکو آنکھیں دکھائی تھیں

پلیز یونیفارم والی آنٹی میری بہن کو بچالیں۔اسکے لیے کچھ کھانے کو لا دیں۔میرے پاس پیسے نہیں ہیں میں آپکا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔میری ایک ہی بہن ہے اگر یہ بھی مرگئی تو میری زندگی کون حرام کرے گا۔اللہ آپکی دلی مرادیں پوری کرے گا۔آپکو میرے جیسا۔۔میرا مطلب ہے،ھینڈسم ساشوہر دے گا۔پلیز پلیز۔بازل کی دُھائیاں عروج پر تھیں۔

امثال میری بہن تم فکر مت کرنا میں تمھیں مرنے نہیں دوں گا۔تمہارا بھائی ہے نہ۔تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گا۔تم بس اپنی آنکھیں کھلی رکھو۔مم۔۔میں کچھ کرتا ہوں۔۔بازل نے امثال کا گال تھپتھپا کر حوصلہ دیا۔وہ ایسے تسلیاں دے رہا تھا جیسے اسے گولی لگی ہو

فار گاڈ سیک بازی مجھے گولی نہیں لگی ہے۔۔۔امثال دھیمی آواز میں غرائی تھی۔

ہاں ہاں ہم کچھ منگواتے ہیں۔۔امثال کی حالت اور بازل کی چیخ وپکار دیکھ کر پولیس اہلکار بوکھلا کر رہ گئے تھے۔

یہ ایک سیب ہے میرے پاس آپ یہ کھلائیں تب تک ھم کچھ منگواتے ہیں۔ان میں سے ایک لیڈی اہلکار اپنے پرس سے سیب نکال کر لائی تھی جسکو امثال نے جلدی سے جھپٹ لیا تھا۔

یار جلدی سے کچھ لے کر آؤ اگر کچھ اونچ نیچ ہوگئی تو مفت میں مارے جائیں گے۔ان میں سے ایک جو تھوڑی بڑی عمر کا تھا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے بھی تائید کی

کیا منگوائیں ان کے لیے۔۔مس آپ کیا کھائیں گی۔۔۔ایک نے آگے بڑھ کر ہمدردی سے کہا۔

دو برگر،دو شوارما،دو پلیٹ بریانی اور کوک منگوالیں۔بازل نے آرڈر دیتے ہوئے کہا

دو دو کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غلام دین جو انکو لے کہ آیا تھا مشکوک ہوا تھا

وہ۔۔۔۔۔۔جو کوئی بھی اسے کھلاتا ہے تو وہ بھی ساتھ کھاتا ہے کہیں یہ نہ سمجھے کہ یہ بہت زیادہ اور بے وقت کھاتی ہے بازل نے بات بناتے ہوئے کہا تو اہلکاروں نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔ان سے باتوں کے دوران امثال آدھے سے زیادہ سیب کھا چکی تھی۔ ادھر دے بھوکی اکیلی ہی کھائے گی۔

اچانک بازل نے اسکے ہاتھ سے بچا ہوا سیب چھینا۔اس سے پہلے وہ اٹھ کر بھاگتا امثال نے اسکے بال پکڑ کر کھینچنا شروع کر دیے امثال اسکے بال کھینچ رہی تھی اور وہ چیخے جا رہا تھا سارا پولیس سٹیشن بازل کی ہولناک چیخوں سے گونج رہا تھا امثال کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو بازل اس سے اپنے بال چھڑا کر بھاگا۔اب بازل آگے آگے تھا اور امثال پیچھے پیچھے۔بھاگتے ہوئے اس نے چھلانگ لگائی اور ٹیبل پر چڑھ گیا اور ٹیبل پر پڑی فائلیں پاؤں کی ٹھوکر سے نیچے جا گری تھیں۔امثال بھی کرسیوں کو ہاتھ مار کر گراتی اس کے پیچھے ہی ٹیبل پر چڑھی تھی تب تک بازل اتر کر دوسرے ٹیبل پر پہنچ چکا تھا۔کچھ ہی دیر میں وہ تھانے کا نقشہ بدل چکے تھے۔وہ پولیس سٹیشن کم اور کباڑی کی دکان زیادہ لگ رہا تھا۔جگہ جگہ فائلیں اور کرسیاں بکھری پڑی تھیں۔واٹر کولر زمین پر اوندھا پڑا تھا کانچ کا گلاس ٹوٹ کر کئی حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔اتنے میں ایک اہلکار کھانا لے کر آیا تو بازل نے جلدی سے اس سے پکڑا اور کھول کر ادھا امثال کو پکڑایا اور آدھا خود کھانا شروع کر دیا سب لوگ منہ کھولے کبھی تھانے کی حالت کو دیکھتے تو کبھی ان آفتوں کو جن دیکھ لگتا تھا شائد وہ نانی کے گھر آئے ہوئے تھے

ایس پی تھانے میں داخل ہوا تو تھانے کی حالت دیکھ کر چکرا کر رہ گیا تھا۔پہلی نظر میں اسے لگا تھا شائد وہ کسی غلط جگہ پر آ گیا ہے لیکن اپنے عملے کو دیکھ کر وہ آگے بڑھا۔کہیں دہشت گردوں نے تو حملہ نہیں کر دیا بے اختیار یہ سوچ اسکے زہن میں آئی تھی

کیاہو رہاہے یہاں پر۔۔اور کیا کر رہے تم لوگ میرے آفس کے باہر۔۔۔اندر کون ہے۔اپنے آفس کے باہر عملے کو جمع دیکھ کر اسنے کئی سارے اکھٹے سوال کیے تھے۔

اپنے آفس میں داخل ہوتے ہی وہ ایک بار پھر گرتے گرتے بچا دو لوگ اسکی ٹیبل پر کھانا رکھ کر کھا رہے تھے اسکی فائلیں چیئر پر اوندھی پڑی تھیں اور دیگر چیزیں جو اسکی ٹیبل پر ہوتی تھی وہ نیچے زمین پر آہیں بھر رہی تھیں۔بازل ٹیبل کے اوپر جبکہ امثال اسکی چیئر پہ بیٹھی تھی۔

یہ کیاہو رہاہے۔۔۔کون ہو تم لوگ۔ایس پی نے روعب دار لہجے میں کہا

صبر کریں۔امثال نے ہاتھ سے اشارے کیا کیونکہ مزید منہ کھلنے کی گنجائش نہیں تھی

بھائی صاحب پانی ملے گا۔۔بازل نے ڈکار لیتے ہوئے ہوئے کہا۔

کوئی بتائے گا کہ یہاں ہو کیا رہاہے ایس پی نے دھاڑا

اوہو بھئی آپکو نظر نہیں آرہاہے کہ ہم کھانا کھارہے ہیں اور رہی بات ہمارے یہاں ہونے کی تو یہ آپکے بندے ہمیں اریسٹ کر کہ لائے ہیں۔سکون سے کھاناتو کھانے دیں۔پتانہیں کہاں سے اٹھ کر آجاتے ہیں۔۔امثال نے بھرے منہ سے جواب دیا ۔دونوں کو اس طرح کھاتا دیکھ کر اور اوپر سے اسکی بات سن کر ایس پی تپ گیاتھا

سیر یسلی مس آپ۔۔۔۔ آپ گرفتار ہو کر آئی ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے پھوپھی کے ولیمے پے آئی ہوئی ہیں۔ ایس پی نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں

دیکھو ایس پی !!"میری پھوپھی نوں مندانہ بولیں میری بھانویں جند کڈ لے"۔۔۔ امثال نے ایس پی کو انگلی سے وارن کیا

واٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم لوگ پاگل خانے سے آئے ہو۔۔ کہاں سے اُٹھا لائے ہو انہیں۔۔۔ ایس پی نے تقریباً چیخا تھا۔

افففف کیا مسئلہ ہے۔۔۔ آہستہ بولیں۔۔۔ چیخ کیوں رہے ہیں۔۔۔ یقین کریں ہم بہرے نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ امثال کا دھیان ایس پی کی طرف دیکھ کر بازل نے امثال کی بریانی کی پلیٹ سے بوٹی اُٹھائی اور چمچ بھر بھر کہ بریانی اپنی پلیٹ میں ڈالنے لگا اچانک امثال کی نظر پڑی تو وہ چیخ پڑی

بازی بے غیرت انسان میری پلیٹ سے کیوں لے رہے ہو۔ اسکی چیخ اتنی خوفناک تھی کہ کئی اہلکاروں کے ہاتھ بے اختیار اپنے سینے پر گے تھے۔۔ جبکہ ایس پی کے ہاتھ سے اسکی کیپ چھوٹی تھی

کیا ہو گیا ہے۔۔ تھوڑی سی ہی تو لی ہے مر کیوں رہی ہو۔۔

اچھا یہ ابھی تھوڑی سی لی ہے یہ لو پھر۔۔۔۔ امثال نے پلیٹ سے بوٹی اُٹھا کر منہ میں ڈالی اور بریانی بازل کے سر پر الٹ دی۔۔۔ بھئی بوٹی پھینکنے کا کیا فائدہ

یہ لو۔۔بچا ہوا کیچپ اسکے منہ پر ملتے ہوئے کہا۔ کھانے کے ریپر بھی اس پر پھینکے۔

کیا کر رہی ہو پاگل ہو گئی ہو کیا۔ بازل نے بوکھلا گیا تھا

اور چاہیے۔۔۔امثال نے رائتے کا باؤل اسکی طرف اچھالا جو بازل کے بروقت سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے اس پر تو نہیں گرا تھا لیکن اسکے پیچھے کھڑے ایس پی کی یونیفارم پر نقش و نگار بنا گیا تھا اس سے بھی اسکا دل نہ بھرا تو اس نے اٹھ کر بازل کے بال نوچنا شروع کر دیے۔ بازل کی چیخ و پکار سے پولیس سٹیشن ایک بار پھر گونج اُٹھا تھا۔

کون لے کہ آیا ہے انہیں۔ کیوں لے کہ آئے ہو۔ کس نے کہا تھا۔۔۔۔ میں نے کہا تھا لانے کو۔۔ ایس پی پوری قوت سے دھاڑا تھا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے بے ربط جملے نکل رہے تھے۔

وہ سریہ والے انکل لے کے آئے تھے۔ ہم نے کہا بھی تھا کہ ھم سے چائے پانی لے لو، لیکن شائد انکو وہ پیسے تھوڑے لگ رہے تھے۔ اس لیے کہا کہ تھانے چل کہ دماغ درست کرتے ہیں اور اُٹھا کر لے آئے ہیں۔ ہم آپکو بھی کہ رہے ہیں کچھ لے دے کہ بات ختم کرتے ہیں اور۔۔۔۔۔۔۔ بازل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایس پی نے ٹوک دیا۔
بسس!!!! خبر دار اگر مزید ایک لفظ بھی اور منہ سے نکالا بہت بری طرح سے پیش آوں گا۔ ایس پی نے بے بسی سے کہا

عباس انکے گھر فون کرو۔۔ انکو بولو انہیں آ کہ لے جائیں۔ انکو ہتھکڑی لگاؤ اور منہ پر ٹیپ بھی لگاؤ۔ ایس پی نے انسپیکٹر کو کہا تو اس نے سر ہلا دیا

ہاں بھئی نمبر بتاؤ۔۔ بازل کے نمبر بتانے پر انسپیکٹر نمبر ملاتا باہر چلا گیا۔ جبکہ ایک ہلکار بازل کو اور لیڈی اہلکار امشال کو ہتھکڑی لگانے لگی۔

تم گھر نہیں آئے اگر ماما کو پتا چلا کہ تم پچھلے ایک ہفتے سے پاکستان میں ہو اور ہوٹل میں رہ رہے ہو اوپر سے ملنے بھی نہیں آئے تو بہت ناراض ہوں گیں اور میں بلکل بھی ہیلپ نہیں کروں گا۔ شہریار نے سامنے بیٹھے عدید ہمدانی سے کہا۔ وہ دونوں اس وقت ریسٹورینٹ میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے

آئی نو یار بھائی لیکن کیا کروں میٹنگز میں ہی دن گزر جاتا ہے، رات کو بھی لیٹ ہو جاتا ہے۔ میری ٹائمنگ بھی سیٹ نہیں ہے کبھی کہاں تو کبھی کہاں، اس لیے میں تم لوگوں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا۔ عدید کی آخری بات پر شہریار نے اسے گھورا تھا۔

اس میں ڈسٹربنس والی کیا بات ہے۔ پاگلوں والی باتیں مت کرو میرے سامنے تو کہہ دیا ہے لیکن ژلے کے سامنے مت کہنا یہ ، ورنہ تمہارا منہ نوچنے میں ٹائم نہیں لگائے گی۔

پھر بھی یار اچھا نہیں لگتا یوں وقت بے وقت آنا جانا، چکر لگاؤں گا ایک دو دن تک۔۔ مام بھی کہہ رہی تھی کہ تم لوگوں کی طرف چکر لگا لوں۔ ویسے بھی ان دونوں کو پرسوں دیکھ چکا ہوں روڈ پر۔۔۔ بن بتائے آنے کی وجہ سے انکے سامنے جانے کی ہمت نہیں ہوئی میری، خاص طور پر ژلے کے سامنے جانے کی تو بلکل بھی نہیں۔ عدید کے کہنے پر شہریار مسکرایا تھا۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ اتنا ڈرتے ہو تم اس سے۔

کیا کروں بھائی مجھے اپنے بال بہت عزیز ہیں۔ عدید نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیا

خالہ کب شفٹ ہو رہیں ہیں پاکستان۔۔۔

بس بزنس وائینڈاپ کر رہا ہوں سوچ رہا ہوں کہ سب کچھ یہاں شفٹ کر کہ ہی مام کو بلاؤں اور یہاں پر بھی رہائش کا مسئلہ ہو رہا ہے۔ آؤٹ آف ایریا جا کہ گھر مل رہا ہے جبکہ میں چاہ رہا تھا کہ تم لوگوں کہ ایریا میں جگہ مل جاتی تو اچھا ہوتا۔ پہلے تو مجبوری تھی لیکن اب میں ژلے کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپکی نظر میں کوئی گھر ہو تو بتایئے گا۔ شہریار عدید کی آخری بات پر مسکرایا تھا، امثال کو لے کر وہ کتنا پوزیسو تھا اس سے بہتر کون جان سکتا تھا

اوہ۔۔ اچھا میں تو نہیں جانتا لیکن ہاں بازل اور ژلے کو پتا ہو گا۔ انہیں اچھے سے خبر ہوتی ہے کہ کون کہاں جا رہا ہے اور کون کہاں سے آ رہا ہے میں ان سے پوچھوں گا۔ اس سے پہلے عدید جواب دیتا شہریار کا فون بجا تھا اس نے دیکھا تو ان نون نمبر تھا

ہیلو۔۔ اس نے فون اُٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا

آپ مسٹر شہریار بات کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے آواز آئی

جی بات کر رہا ہوں آپ کون۔۔

مسٹر شہریار میں انسپیکٹر عباس بات کر رہا ہوں۔ آپ کالج روڈ والے تھانے پہنچ جائیں آپکے بھائی اور بہن اس وقت تھانے میں موجود ہیں۔ دوسری طرف سے آتی آواز سن کر شہریار بے اختیار کھڑا ہوا تھا

واٹ۔۔۔وہ ٹھیک تو ہیں نہ۔۔اس نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے پوچھا

جی مسٹر وہ تو بلکل ٹھیک ہیں لیکن اگر آپ اگلے دس پندرہ منٹ تک یہاں نہیں پہنچے تو تاریخ میں پہلی بار ہو گا تھانے کا سارا عملہ بیک وقت یا تو خود کشی کرنے پر مجبور ہو یا پھر پاگل ہو کر سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتا پھرے گا۔دوسری طرف سے آتی آواز سن کر شہریار نے گہری سانس لی تھی کہ وہ دونوں ٹھیک ہیں

اچھا میں آتا ہوں۔۔

پلیز زرا جلدی آجایئے گا۔۔وہ فون رکھنے لگا تو دوسری طرف سے کہا گیا

کیا ہوا۔۔عدید نے اس سے پوچھا

یار وہ بازل اور ژلے پولیس سٹیشن میں ہیں۔وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ آکہ لے جاؤ

وہ دونوں ٹھیک ہیں نہ۔عدید کے پوچھنے پر شہریار مسکرا دیا۔اسکو یوں مسکراتا دیکھ کر عدید کو اچنبھا ہوا

وہ تو بلکل ٹھیک ہیں لیکن اگر آپ اگلے دس پندرہ منٹ تک یہاں نہیں پہنچے تو تاریخ میں پہلی بار ہو گا تھانے کا سارا عملہ بیک وقت یا تو خود کشی کرنے پر مجبور ہو یا پھر پاگل ہو کر سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتا پھرے گا۔۔ایسا وہ انسپیکٹر کہہ رہا تھا۔

مطلب۔اوہ مائی گاڈ۔۔۔عدید ہنسا تھا

چلو پتا نہیں ان دونوں نے کیا حال کیا ہو گا وہاں۔۔۔۔ شہریار بل پے کرتا چابی اُٹھا کر باہر نکل گیا عدید بھی اسکے پیچھے چل دیا۔

وہ دونوں تھانے پہنچے تو تھانہ ایک اجڑی ہوئی سہاگن کا منظر پیش کر رہا تھا

یہاں پر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے حملہ ہوا ہے۔۔۔ عدید نے تھانے کی حالت دیکھ کر کہا

حملہ نہیں ہوا ہے۔۔ یہاں پر ہماری دو عدد آفتیں موجود ہیں۔۔۔ شہریار نے کہا اور ایک اہلکار سے پوچھنے پر ایس پی کے آفس کی طرف بڑھا اسکے پیچھے پیچھے چاروں اطراف کا جائزہ لیتا عدید بھی چل دیا۔ ایس پی کے آفس میں داخل ہئے تو وہاں کا منظر بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ کرسیاں اوندھی پڑی تھیں۔ رائتہ اور بریانی فرش پر بکھری پڑی تھی۔ پاس ہی ایس پی کی کیپ اور چھڑی گری ہوئی تھی۔ ایس پی دیوار کے پاس ویزٹرز کے لیے رکھے گئے صوفے پر سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا

کیا ہوا ہے۔۔ شہریار کہ کہنے پر ایس پی نے سر اُٹھایا تو شہریار چونکا

عمر تم یہاں۔۔ شہریار نے خوشگوار حیرت سے کہا۔

ہاں میں یہاں پر ایس پی کی پوسٹ پر تعینات ہوں۔۔۔ کیسے ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔ خیریت۔۔ عمر نے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ اس وقت وہ گلے ملنے کی پوزیشن میں جو نہیں تھا

ہاں وہ مجھے ابھی کال آئی تھی کی میرا بھائی اور بہن اس تھانے میں ہیں۔کہاں ہیں وہ۔۔اسکی نظر ابھی تک کونے میں کھڑے بازل اور امثال پر نہیں پڑی تھی۔

واٹ !!!کیا مطلب وہ جوان دو آفتوں نے یہاں پر ادھم مچار کھا ہے وہ تمہاری ہیں۔۔۔عمر نے اچھلتے ہوئے ان دونوں کی طرف اشارہ کیا تو شہریار پلٹا ان دونوں کے ہاتھ اور منہ بندھا دیکھ کر بے اختیار انکی طرف بڑھا۔جبکہ دونوں کو اس طرح کھڑا دیکھ کر عدید نے ایس پی کو کڑی نظروں سے گھورا

بازی ژلے میری جان تم لوگ ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔شہریار نے انکے منہ سے ٹیپ ہٹا کر انکو اپنے ساتھ لگایا

اوہ بھائی۔۔۔۔وہ دونوں ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادھر مجھے دیکھیں میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔۔یہ میرا عملہ ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔۔اپنے اردگرد نظر دوڑایہ کمرہ،باہر پورے کے پورے پولیس سٹیشن کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔عمر تو شہریار کی فکر مندی دیکھ کر سلگ ہی گیا تھا۔
سوری یار۔۔۔۔یہ دونوں تھوڑے شرارتی سے ہیں۔۔شہریار نے چاروں طرف نظریں دوڑا کر کمرے حالت دیکھ کان کھجایا

تھوڑے۔۔۔۔۔یہ ابھی تھوڑے ہیں۔کوئی خدا کا خوف کر لو یار۔پورے پورے فتنے ہیں۔۔۔کچھ ہی دیر میں ان لوگوں میرا کیا حال کر دیا ہے۔میرا شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ میں خود کو شوٹ کر لوں۔۔

عدی آپ یہاں۔۔آپ کب آئے۔امثال نے جوش سے اسے پکارا تو وہ دونوں کی طرف بڑھا
کیسے ہو۔دونوں کو ساتھ لگائے اس نے پوچھا۔

بلکل ٹھیک۔ آپ کیسے ہو۔

میں بھی ٹھیک۔ عدید نے امثال کی پیشانی چومتے ہوئے کہا

اچھا انکی ہتھکڑیاں تو کھولو نہ۔ شہریار نے کہا تو انسپیکٹر نے عمر کے اشارے پر کھول دیں۔

ٹھیک ہو۔۔ شہریار نے امثال کی کلائیوں پر اپنے لب رکھے۔ دونوں کی کلائیوں پر ہتھکڑیوں کی وجہ سے سرخ نشان پڑ گئے تھے جن کو دیکھ کر شہریار کی تیوریاں چڑھی تھیں

ایس پی عادل عمر شاہ صاحب کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انکو یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ شہریار نے چبا چبا کر کہا تھا۔

ارے یار مجھے کیا پتا کیوں لایا گیا ہے۔ میرے آنے سے پہلے ہی موجود تھے۔ یہاں کی صورتحال دیکھ کر مجھے ہوش ہی کہاں رہا تھا کہ پوچھ سکوں۔ عمر کے کہنے پر شہریار نے اسے گھورا

کون لے کہ آیا ہے انہیں۔ بلاؤ اسے میں بھی تو دیکھوں زرا، کس ماں کے لال کی ہمت ہوئی ہے، جو انہیں یہاں تک لایا ہے۔۔۔ سلامی تو بنتی ہے اسکی۔۔ عمر نے انسپیکٹر سے کہا تو وہ سلیوٹ کرتے ہوئے باہر نکل گیا عدید کے پوچھنے پر امثال اور بازل نے اسکو ساری بات بتا دی تھی۔ جس کو سن کر اس نے بمشکل خود کو قہقہ لگانے سے روکا ہوا تھا عدید کرسیاں سیدھی کر کہ دونوں کو بٹھا چکا تھا۔ اتنے میں غلام دین اندر داخل ہوا۔

وہ سر جی میں انہیں لے کے آیا تھا۔۔۔ غلام دین نے سلیوٹ کیا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔تو تم ہو اس سب کے ذمہ دار۔ ویسے تمہاری ہمت کی داد تو دینی پڑے گی غلام دین جو انہیں یہاں تک لائے ہو اور صیح سلامت بھی کھڑے ہو۔ اب اگر تمہاری طبعیت پر گراں نہ گزرے تو بتانا پسند کرو گے کہ کس خوشی میں انکو لائے تھے۔ ایس پی عمر کے پوچھنے پر غلام دین روڈ سے لے کر عمر کہ انے تک سب بتاتا گیا۔ جس کو سن کر عمر کا ایک بار پھر پارہ ہائی ہو چکا تھا جب کہ عدید کا چھت پھاڑ قہقہ بلند ہوا تھا۔

میں نے سوچا کہ بچے ہیں ان کے گھر والوں بلوا کر بات کریں گے تو وہ خود سنبھال لیں گے اگر جو پتا ہوتا کہ اتنا سب کچھ ہو گا تو سر جی قسم لیں لے میں خود ہائی سپیڈ کا اجازت نامہ بنوا دیتا۔ غلام دین نے مسکینت بھرے لہجے میں کہا۔

بھائی آپکو پتا ہے یہ آپکے دو نمبر جعلی ایس پی نے نہ ھمیں اتنا ڈانٹا تھا اور ھم پر چیخے بھی تھے۔۔ امثال اپنی آنکھیں اور ہاتھ پھیلا کر اب شہر یار کو عمر کی شکایت لگا رہی تھی

ارے میرا بیٹا۔۔ بھائی صدقے۔۔۔۔ میں آ گیا ہوں نہ۔۔ میں دیکھ لوں گا، اس ایس پی کو۔۔ اس نے میرے بچوں کو ڈانٹا ہے۔۔ اب میں لے جاؤں انہیں۔۔ شہر یار نے عمر کو گھورتے ہوئے کہا اتنے میں صفائی کرنے والا کمرے میں داخل ہوا وہ چونکہ آنکھیں پھاڑے کمرے کا حشر دیکھ رہا تھا تو نیچے پھیلا رائتہ اور کیچپ نہ دیکھ سکا نتیجے کے طور پر پھسل کر وہ کمر کے بل نیچے گرا اور اسکے ہاتھ سے جھاڑو چھوٹ کر سامنے بیٹھے ایس پی عمر کی گود میں گرا تھا۔ کمرے میں موجود کھڑے اہلکاروں اور عدید کی دبی دبی ہنسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ امثال نے بھی ہنستے ہوئے دائیں جانب بیٹھے عدید کے کندھے میں اپنا منہ چھپایا

لے جا یار انکو یہاں سے۔۔۔ تجھے خدا کا واسطہ ہے بھائی لے جا۔ نہیں تو میں خود کو کچھ کر لوں گا۔ عمر نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔ وہ اس وقت بے بسی کی انتہاؤں پر کھڑا تھا۔ اسکی حالت دیکھ کر شہر یار نے اٹھنے میں ہی عافیت جانی۔

شہریار انکو لے کے اٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ ہی عدید کو چلنے کا اشارہ کیا ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچے تھے تو عمر نے شہریار کو روکا۔

تم لوگ سب ایک ساتھ رہتے ہو۔۔۔۔۔ عمر کے پوچھنے پر شہریار نے نا سمجھی سے اثبات میں سر ہلا دیا

ہاؤ۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔ کیسے رہ لیتے ہو اکھٹے اور پھر اچھے خاصے نارمل بھی لگ رہے ہو۔ عمر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا۔

کسی دن اکیلے میں ملنا ایس پی عادل عمر شاہ پھر بتاؤں گا کہ کیسے رہتے ہیں۔ شہریار اسے گھورتا ہوا ان دونوں کو لے کہ باہر نکل گیا۔

اماں جان نے مجھے کہا تھا کہ آج رُک جاؤں۔۔ کاش میں انکی بات مان لیتا۔ پیچھے وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

بھائی آپ اس ایس پی کو جانتے ہیں بازل نے پوچھا

ہاں میرا یونی کا فرینڈ ہے اور اس دن ریسٹورینٹ میں ایک دوست سے ملوایا تھا نہ امان شاہ اسکا کزن بھی ہے ہم تینوں دوست تھے۔ اسے شروع ہی سے پولیس میں جانے کا شوق تھا۔ بی بی اے کے بعد یہ پولیس میں چلا گیا پھر ٹریننگ کے لیے باہر جانا پڑا اور میں بھی بزنس میں مصروف ہو گیا تو ہمارا رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ شہریار نے تفصیل سے جواب دیا۔

ویسے بچے بری بات ہے ایسے تنگ نہیں کرتے کسی کو۔۔ کیا حالت کر دی ہے اس بچارے کی۔ پوری یونی میں انتہای روڈ اور رعب دار پر سینلٹی رکھنے والا بندہ اس وقت بے بسی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔ شہریار نے انتہای نرمی سے کہا جو کہ صرف ان دونوں سے بات کرتے وقت اسکے لہجے میں ہوتی تھی۔

بھائی آپ ہمیں ڈانٹ رہے۔ وہ بھی اس جعلی ایس پی کے لیے۔۔ امثال نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے کہا۔

نہیں گڑیا کہاں ڈانٹ رہا ہوں میں بس سمجھا رہا ہوں۔

عدی تم نے بتایا نہیں کب آئے جرمنی سے، اور ہم سے ملنے کیوں نہیں آئے خالہ بھی آ گئ کیا۔ امثال نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا تو عدید سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

نہیں مام ابھی نہیں آئیں کچھ دنوں تک آئیں گے عدید نے جواب دیا۔ البتہ کب آنے کا سوال گول کر گیا تھا جس پر شہریار نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

اچھا!! کیسی ہیں وہ۔ امثال نے عدید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہیں۔۔۔ کچھ دنوں تک وہ بھی آ جائیں گیں۔۔۔۔ ہم لوگ یہیں شفٹ ہو رہے ہیں نہ۔ عدید نے جواب دیا

واقعی۔۔۔ اوہ مائی گاڈ۔۔۔ اب تم یہیں رہو گے۔۔۔

اچھا ڈلے تم لوگوں کی نظر میں کوئی گھر ہے ھمارے ہی ایریا میں۔ شہریار نے دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو خود پر سے دھیان ہٹتے دیکھ کر عدید نے شکر ادا کیا۔

ہاں بھائی دو گھر خالی ہیں ایک تو تھوڑا دور ہے اور دوسرا ہمارے دائیں سائیڈ والا گھر ایک ہفتہ پہلے ہی خالی ہوا ہے رحمان انکل اور فہمیدہ آنٹی نے ہمیں کہا تھا کہ اگر کسی نے خریدنا ہو تو ہمیں بتانا۔۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں امثال نے اسے تفصیل دینے کے ساتھ ساتھ وجہ پوچھی تھی۔

عدید کافی دنوں سے ڈھونڈ رہا ہے اسے چاہیئے۔

لو تو پہلے بتانا تھا نہ خوامخواہ خجل خوار ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ امثال نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رحمان صاحب کا نمبر لکھوایا۔

اگر ہماری ضرورت پڑے تو بتایئے گا۔ اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا۔

شہری بھائی گول گپے۔۔ امثال اور بازل نے یک زبان ہو کر کہا تو شہریار نے گاڑی روک دی۔

ماما۔۔ ماما دیکھیں کون آیا ہے امثال نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے ساریہ بیگم کو آوز دی۔

کیا بات ہے ثرلے کیوں چیخ رہی ہو، کبھی تو سکون سے بات کر لیا کرو ساریہ بیگم نے کچن سے نکلتے ہوئے پوچھا اور سامنے کھڑے عدید کو دیکھ کر چونکی

ارے ماشاءاللہ میرا بیٹا آیا ہے۔کیسے ہو عدید کب آئے۔فاریہ بھی آئی ہے کیا۔ساریہ بیگم نے گلے لگا کر اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا

ارے یار بڑی ماما سانس تو لیں نہ سب بتاتا ہوں۔آپ بیٹھیں تو،بڑے بابا کہاں ہیں۔

انہیں کافی دیر ہو گئی تھی باتیں کرتے ہوئے تب تک امثال اور بازل بھی چینج کر کہ آ چکے تھے شہریار اپنے کسی کام کے لیے نکل گیا تھا۔

اچھا عدی میرے لیے کیا لائے ہو۔امثال نے پوچھا تو عدید نے گہری سانس لی جبکہ ساریہ بیگم نے اسے گھورا تھا جسکو نظر انداز کرتے ہوئے وہ عدید کی طرف متوجہ ہوئی

یہاں آو۔۔اسے پاس بلایا تو وہ اُٹھ کر اسکے پاس آ بیٹھی۔

ایکچولی پرنسیز کیا ہے نہ کہ مجھے اچانک آنا پڑا اور دوسری بات کہ میں پچھلے چار پانچ دنوں سے پاکستان میں ہوں۔سب کچھ شفٹ کر رہا ہوں نہ پاکستان اس لیے بہت بزی تھا تو کچھ نہیں لا پایا۔ہاں ہم کل مال چلیں گے۔میرے جگر کے ٹکڑے کو جو چاہیئے ہو گا ہم لیں لیے گے ٹھیک ہے نہ۔۔عدید نے اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تو اسنے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا

یار عدی میں بھی ہوں۔۔۔بازل نے خود کو نظر انداز ہوتا دیکھا تو دھائی دی

ہاں بابا جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔ویسے میں سوچ رہا تھا کہ جب تمہیں بتاؤں گا تو تم میرے بال تو ضرور کھینچو گی۔عدید نے ہنستے ہوئے کہا

ہا۔۔۔۔عدید کے بچے تم نے مجھے ایسا سمجھا ہوا ہے کیا۔امثال نے خفگی سے کہا تو اس نے جھٹ سے نفی میں سر ہلا دیا

اچھا آپ چینج کر لیں، پھر کچھ کھاتے ہیں۔۔امثال نے اسے اُٹھایا تو وہ اُٹھ کر اپنے روم کی جانب چلا گیا۔چونکہ وہ جب بھی پاکستان آتا تھا انھی کے ہاں ٹھہرتا تھا تو اسکا الگ کمرا مختص تھا

سانیہ رمل بتا رہی تھی کہ عادل واپس آگیا ہے۔خدیجہ بیگم نے لان میں بیٹھی سانیہ سے پوچھا

ہاں اور کافی غصے میں بھی تھے۔۔ملازمہ نے چائے پانی کا پوچھا تو سے بھی ڈانٹ دیا اور کہا کہ جب تک وہ نہ کہیں کوئی اُنہیں ڈسٹرب نہ کرے۔سانیہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

یا اللہ خیر پتا نہیں کیا ہوا ہو گا۔۔۔

رہنے دیں ماں انکا موڈ ہمیشہ ہی خراب ہوتا ہے کونسا پہلی بار ہوا ہے۔۔۔ویسے ماں جان آپ نہ بھائی کے لیے ایسی لڑکی ڈھونڈیئے گا جو انہیں تگنی کا ناچ نچائے۔۔۔ہر کام انکے الٹ مزاج کریں، بھائی کی ٹکر کی ہو اور بھائی چاہ کر بھی اس پر غصہ نہ کر سکیں۔۔۔یا اللہ پلیز بھائی کو کوئی ایسی لڑکی دے دینا۔سانیہ نے باقاعدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔

شرم کرو بھائی ہے تمہارا۔۔خدیجہ بیگم نے اسے چپت لگائی

کیا بات ہے ایس پی عادل آج گھر میں گھوم رہا ہے۔۔مامی بتارہیں تھیں تم پولیس سٹیشن گئے تھے اور دو گھنٹے بعد ہی واپس آ گئے خیریت تھی نہ۔اماں نے عادل کو سیڑھیاں اترتے دیکھا تو پوچھا

نہ پوچھ یار اپنی زندگی کا سب سے بھیانک دن دیکھا ہے میں نے آج۔۔۔شکر کرو میں زندہ سلامت آ گیا ہوں ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا کہ میں خود کو کچھ کر بیٹھوں گا۔۔۔عادل نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا

کیوں ایسا کیا ہو گیا جو تم اس نہج پر پہنچ گئے اماں نے اچنبھے سے پوچھا

آج جب میں پولیس سٹیشن گیا تو وہاں پر ایک لڑکی اور لڑکا موجود تھے اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جوں جوں وہ بتاتا گیا اماں کی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی جب وہ خاموش ہوا تو اماں کا فلک شگاف قہقہ چھوٹا تھا

ہاہاہاہاہا۔۔کیا سین ہو گا۔۔۔ایس پی عادل عمر جو مجرموں کے لیے خوف و دہشت کی علامت سمجھا جاتا ہے،دو بچوں کے آگے بے بس تھا۔اماں نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہا۔۔۔۔بچے تو نہیں تھے۔۔۔۔۔خیر سے پورے فتنے تھے۔۔وہ لڑکا تو لڑکا اسکے ساتھ جو لڑکی تھی پوری آفت تھی۔۔۔۔ پہلے تو میں سمجھا شائد دوست ہیں دونوں۔۔۔۔وہ تو بعد میں پتہ چلا کہ بہن بھائی ہیں اور ٹوئنز ہیں۔۔۔۔۔مجھے کہہ رہی تھی کہ کچھ لے دے کر بات ختم کرتے ہیں اور تمہیں پتا ہے،مجھے جعلی اور دو نمبر ایس پی بول رہی تھی۔۔عادل نے مسکراتے ہوئے کہا تو اماں اسکی مسکراہٹ دیکھ کر چونکا تھا۔

ویسے ایک بات بتاؤ وہ بہت پیاری تھی کیا۔اماں نے پوچھا تو اسکی آنکھوں کے سامنے اسکی صورت لہرائی

پتا نہیں لیکن ہنستے ہوئے اسکے دائیں گال پر ڈمپل پڑ تا تھا۔۔۔۔۔۔عادل نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا

اوہ۔۔۔آئی سی۔۔۔۔امان نے معنی خیزی مسکراہٹ سے لب سکیڑے تو عادل نے بے اختیار اسکی طرف دیکھا

ایک منٹ۔۔۔۔ایک منٹ۔۔۔کیا سمجھ رہے ہو۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔عادل نے صفائی دینا چاہی

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔امان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

ارے ہاں۔۔۔۔تمہیں شہری یاد ہے ہمارا یونی کا دوست۔۔۔۔۔وہ دونوں اسکے بہن بھائی تھے۔۔۔۔ان دونوں کو لینے وہی آیا تھا۔۔

اوہ تو تم انکے ہتھے چڑھے تھے۔پھر تو تمہاری ایسی حالت بنتی تھی۔میں مل چکا ہوں دونوں سے۔امان نے ہنستے ہوئے کہا وہ بھی ہنس دیا ویسے ایک بات کہوں۔امان نے اسکے چہرے پر بکھری مسکراہٹ کا گہری نظروں سے جائزہ لیتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

تم جو یوں اتنا مسکرا رہے ہو

کچھ تو ہے جو چھپا رہے ہو

احمد فراز کے شعر کی ٹانگ توڑ تا وہ باہر کی طرف بھاگا کیونکہ اس نے عادل کو جارحانہ انداز میں کھڑا ہوتے دیکھ لیا تھا پیچھے وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

بڑی ماما یہ ژلے اور بازی کہاں ہیں۔ صبح سے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ آج تو اتوار ہے، یونی سے بھی چھٹی ہے۔ عدید نے کچن میں کام کرتی ساریہ بیگم سے پوچھا

پتا نہیں ہوں گے کہیں نکلے آوارہ گردی کرنے۔ اور یہ بازل کو ہزار بار کہاں ہے کہ امثال اب بچی نہیں ہے جو اسکو لے کر مٹر گشت کے لیے نکل جاتا ہے پر اسکو بھی کہاں کچھ سمجھ آتا ہے۔ ساریہ بیگم نے کہا تو وہ مسکرا دیا

اوہ کم آن بگ مام وہ بازل کے ساتھ جاتی ہے اور ہم ہیں نہ ہمارے ہوتے ہوئے امثال کی طرف کوئی آنکھ اُٹھا کہ نہیں دیکھ سکتا اور ویسے بھی ہماری ژلے کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ ضرورت پڑنے پر اگلے بندے کا نقشہ بدل کر رکھ سکتی ہے۔ آپکو اندازہ نہیں ہے جب وہ ہمارے قدم سے قدم ملا کر چلتی ہے نہ تو ہم کتنا پراوڈ فیل کرتے ہیں۔ عدید نے محبت سے کہا تو ساریہ بیگم نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں۔ مجال ہے جو یہ تینوں اسکے خلاف ایک لفظ بھی سن لیں

کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں بھئی امثال نے کچن میں داخل ہوئی

کچھ نہیں بس ایسے ہی تم بتاؤ کہاں غائب ہو صبح سے، پھر مجھ سے شکایت کرتی ہو کہ میں ٹائم نہیں دیتا۔ عدید نے اسے بازو کے گھیرے میں لیا

وہ ہم نہ آپ کا گھر سیٹ کر رہے تھے۔امثال نے اسکے سینے پر سر ٹکاتے ہوئے جتنے آرام سے کہا تھا اتنی ہی شدت سے اسے جھٹکا لگا

میرا گھر۔۔۔۔۔۔میرا کونسا گھر۔۔۔۔۔۔میں تو ابھی تک کوئی گھر نہیں لیا۔عدید نے حیران ہوا

ہم صبح جا کر بُشرہ آنٹی سے چابیاں لے آئے تھے۔ہم نے سوچا آج اتوار ہے تو ہم لوگ سیٹ کر دیتے ہیں۔امثال نے کندھے اچکائے

لیکن سونا میں نے ابھی تک ان لوگوں سے بات بھی نہیں کی ہے تو ایسے کیسے۔پتا نہیں ڈیل بھی ہوتی ہے یا نہیں۔عدید ابھی تک حیران تھا

اوہو عدی ہم نے گھر سیٹ کر دیا ہے تو اسکا مطلب یہی ہوا نہ کہ، آپ وہ گھر لے رہے ہیں چاہے ڈیل ہو یا نہ ہو۔۔۔۔۔میں نے شہری بھائی کے وکیل سے کاغذات بنوا لیے ہیں، تھوڑی دیر تک آ جائیں گے۔۔۔۔شام میں مل لیجے گا رحمان انکل سے۔۔۔۔۔فائیو سٹار ریسوٹرینٹ میں میٹینگ رکھی ہے ٹیبل نمبر آٹھ ریزرو ہے عدید ہمدانی کے نام سے۔۔۔۔۔۔۔اور ڈیل ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔کل شام تک سامنے والی دیوار توڑ کر ایک دروازہ لگوا دیجے گا تاکہ ہمیں آنے جانے میں آسانی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا تو وہ اسکا انداز دیکھ کر ہنس دیا۔

تو میری جان ڈیل بھی خود ہی کر لیتی۔۔۔۔۔مجھے بتا دیتی میں پے منٹ کر دیتا۔۔عدید نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا

لو ایوں ای۔۔۔نہ مجھے پتا کسی بات کا اور انکا کیا بھروسہ وہ مجھے مہنگے میں بیچتے۔
تو پیسے تم سے اچھے تھوڑی نہ تھے۔عدید نے اسکے سر پہ چیت لگائی تو وہ ہنسی

شکر ہے زندگی میں تم لوگوں نے کوئی سمجھداری کا کام بھی کیا ہے۔۔سار یہ بیگم نے کہا
اوہ وہ سویٹ مام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لو یو سو مچ۔۔امثال ساریہ بیگم کے گلے لگی تھی۔

بابا سائیں آپ شاہ بابا کو سمجھائیں نہ کہ وہ چاچو کو واپس آنے کی اجازت دے دیں۔۔۔۔آپ نے دیکھا نہیں شاہ بی بی کتنی کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔۔۔۔دن رات انکو یاد کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔انکی تصویر لے کے گھنٹوں بیٹھی دیکھتی رہتی ہیں ۔۔دریاب نے اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

میں جانتا ہوں یار۔۔۔۔وہ ہم سب کا اور خاص طور پر اماں جان کا لاڈلہ تھا جان بستی تھی۔۔۔انکی اس میں۔۔لیکن میں کر بھی کیا سکتا ہوں تم جانتے ہو بابا سائیں اسکا نام بھی سننا پسند نہیں کرتے۔۔۔۔میں نے تو اس وقت بھی بہت کوشش کی تھی لیکن بابا جان نے ایک نہیں سنی۔۔۔۔گو کہ وہ اپنی جگہ ٹھیک تھا۔۔۔اس سب کا نتیجہ بھی دیکھ لیا ھم سب نے اور اس سب میں اگر کوئی سب سے زیادہ مشکل میں ہے تو وہ لالی ہے شادی کے پانچ سال بعد ہی اس کمینے نے اس دو ٹکے کی عورت کے پیچھے طلاق دے کر رات کے اندھیرے میں لالی کو گھر سے نکال دیا۔۔۔بچوں کا بھی خیال نہیں کیا تھا۔۔۔۔کاش اس وقت بابا جان چھوٹے کی بات سمجھ جاتے تو آج لالی اس حال میں نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔خیر اب کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔قاسم شاہ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عاصم شاہ نے بھی تائید کی وہ سب اس وقت مردان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے،اس بات سے بے خبر کہ دروازے کے باہر کھڑے مصطفی شاہ نے انکی باتیں سن لی تھی۔

راکنگ چیر پر جھولتے ہوئے ان کے کانوں میں قاسم شاہ کہ باتیں گونج رہی تھی۔ کہیں نہ کہیں انہیں بھی پچھتاوا تھا۔۔۔ بیٹے کے ساتھ ساتھ بیٹی کو بھی کھو چکے تھے۔۔۔۔ لالہ رخ کی حالت ان سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔۔ کیا تھا جو وہ اگر اس وقت اپنے بیٹے کی بات مان لیتے تو آج نہ تو بیٹا دور ہوتا اور نہ ہی بیٹی دکھی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔ انہیں آج بھی وہ دن یاد تھا جب انہوں نے اپنی ضد اور غرور میں آکر بیٹی کے لیے غلط فیصلہ لیا تھا اور مخالفت کرنے پر بیٹے کو گھر چھوڑ جانے کا حکم دیا تھا۔

پچیس سال پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر آپ لالی کی بات مان کیوں نہیں لیتے باباسائیں وہ کوئی ایسی غلط بات تو نہیں کر رہی ھے۔۔۔۔ راسم شاہ پچھلے کئی دنوں سے مصطفی شاہ کو قائل کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے تھے اس وقت بھی گھر کے تمام افراد۔۔ لاونج میں جمع تھے۔۔۔

برخوردار تم شاید ھماری روایات کو بھولتے جا رہے ہے مت بھولو کہ شاہ خاندان سے تعلق ہے تمہارا اور مجھے سبق پڑھانے سے بہتر ہے جا کہ اپنی بہن کو سمجھاؤ۔۔۔۔۔۔۔ تم نے ہی اُس کو سر پہ چڑھار کھا ہے جو اُسے ھمارے طے کردہ رشتے سے اختلاف کرنے کی جرات ہوئی ہے۔۔۔ باباسائیں نے اپنے ازلی گرجدار آواز میں کہا۔۔

اُفوہ باباسائیں آپ جانتے ھیں جس سے آپ اُسکا رشتہ کر رھے ہیں ہر برے کام میں ملوث ہے وہ شراب، جوا، سٹہ بازی ،غرض کہ کونسی ایسی برائی ہے جو اُس میں نہیں پائی جاتی اسکے علاوہ کئی عورتوں سے اس کے تعلقات ہیں۔۔۔۔۔۔ اس سب کہ باوجود آپ ہیں کہ سب جانتے ہوئے بھی لالہ رخ کو اُس دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔۔۔ راسم شاہ نے جنھجلاتے ہوئے کہا۔

بیٹاسائیں شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جاتے ہیں وہ بھی ہو جائے گا۔۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہیں۔

پر باباسائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس!!!!بہت ہوا۔اب ھم مزید ایک لفظ بھی نہیں سنناچاہیں گے ھم زبان دے چکے ہیں جمال شاہ کو۔ مقررہ تاریخ کو ہی شادی ہو گی اب کوئی بحث نہیں سنیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باباسایئں نے دھاڑتے ہوے کہا۔

معذرت باباسائیں لیکن یہ لالی پے ظلم ہو گا اور میں اس ظلم کا حصہ قطعی نہیں بنوں گا۔۔ میں یہ شادی رکوانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔۔۔۔ چاہے مجھے اس کے لیے کسی بھی حد تک جانا پڑا۔۔ راسم شاہ نے اٹل لہجے میں کہا۔

اچھا کیا کروگے ؟؟ہم بھی تو سنیں ہمارا بیٹا ہمارے ہی خلاف کہاں تک جاے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔، مصطفی شاہ نے استہزایہ لہجے میں کہا

باباسائیں میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاوٗں گا اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو تم اس حویلی سے جاسکتے ہو ہمیں بھی تمہاری ضرورت نہیں، آج سے ھمارے صرف دو ہی بیٹے ہیں۔ مصطفی شاہ نے گرجتے ہوئے کہا تو اس نے بے یقینی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا پھر لمبے لمبے ڈگ بھر تالاونج سے نکل گیا

باباسائیں کیا کہہ رہے ہیں اسکو روکیں پلیز وہ چلا جائے گا آپ جانتے ہیں نہ کہ وہ کتنا ضدی ہے

جانے دو اسے اگر وہ ضدی ہے تو ہم بھی اس کے باپ ہیں ہم بھی دیکھتے ہیں کہ کتنے دن رہے گا ھمارے بغیر۔۔چار دن ٹھوکریں کھائے گا تو عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔انہوں نے غرور بھرے انداز میں کہا۔۔۔

پر باباسائیں وہ جائے گا کہاں وہ اکیلا نہیں ہے بھابھی اور بچہ بھی ہیں انکے ساتھ اور پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسسس!!!!اب ھم ایک لفظ نہیں سنیں گے اور جس کو زیادہ ھمدردی ہو رہی ہے وہ بھی ساتھ ھی جاسکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ دن اور آج کا دن راسم شاہ نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی انکی کوئی خیر خبر تھی۔

دروازے پر ہونے والی دستک سے وہ ماضی سے باہر آئے

آجاؤ۔۔۔آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے انہوں نے اجازت دی

شاہ سائیں کھانا لگ گیا ہے۔آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ملازمہ دروازے کھول کر کہا

ہوں ٹھیک ہے۔۔۔ہم آتے ہیں کچھ سوچتے ہوئے وہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

قاسم!!اس نالائق کا پتا کرو کہاں ہوتا ہے۔۔۔وہ تو شہر جا کہ بھول ہی گیا ہے کہ اس کے کوئی بوڑھے ماں باپ بھی ہیں اب ایسی بھی کیا ناراضگی۔۔۔۔۔رات کا کھانا کھاتے ہوئے مصطفی شاہ نے کہا

کون۔۔۔۔۔۔۔۔کس کی بات کر رہے ہیں آپ باباسائیں۔۔۔قاسم شاہ نے حیرانگی سے پوچھا

راسم شاہ کی بات کر رہے ہیں اور کون ہو گا جو شہر جا کہ اپنے خاندان کو بھول بیٹھا ہے پتا کرو کہاں ہوتا ہے آج کل۔جا کہ لے آئیں اسے۔انہوں نے نارمل لہجے میں کہا تو کھانا چھوڑ کر سب بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگے۔

آپ سچ کہی رہے ہیں۔۔۔۔بی جان نے خوشی سے لرزتے ہوئے پوچھا تو وہ محض ہنکارہ بھر کہ رہ گے

پتا کرنے کی ضرورت نہیں شاہ بابا۔راسم ماموں اسی شہر میں رہتے کالج میں پروفیسر ہیں۔تین بچے ہیں۔ایک بڑا بیٹا شہریار اور دو جڑواں۔بیٹی امثال اور بیٹا بازل۔امان نے مصطفی شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

تم کیسے جانتے ہو اُسے۔۔۔قاسم شاہ نے اچنبھے سے پوچھا

انکا بڑا بیٹا شہریار میرا یونی ورسٹی کا دوست ہے۔پہلے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ راسم ماموں کا بیٹا ہے۔کچھ دن پہلے ہی ریسٹورینٹ میں ملاقات ہوئی تھی شہری سے۔۔۔راسم ماموں انکے ساتھ تھے تو اس نے ملوایا تھا۔چونکہ میں نے ماموں کو تصویروں میں دیکھا ہوا تھا اس لیے انکو پہچان لیا۔امان نے جواب دیا۔

کیسا ہے میرا راسم اور بچے کیسے ہیں،ساریہ کیسی ہے۔۔۔بی بی جان کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔

ماموں بلکل ٹھیک تھے ساریہ آنٹی سے میں ابھی تک نہیں ملا ہوں۔اور جہاں تک بچوں کی بات ہے تو شہریار دس سال بڑا ہے دونوں سے اور بازل سات منٹ بڑا ہے امثال سے۔۔ شہریار تھوڑا سنجیدہ مزاج ہے۔بزنس کرتا ہے۔کنسٹرکشن کمپنی ہے اسکی ۔زریاب لالہ آپکو یاد ہو گا،آپ نے کچھ دن پہلے ایک ڈیل سائن کی تھی،ژلے کنسٹرکشن کمپنی کے ساتھ اسکا اونر شہریار ہی ہے۔۔۔اور رہی بات چھوٹے دونوں کی تو دونوں ابھی پڑھ رہے۔بلاکہ شرارتی ہیں۔۔۔بقول شہری کہ اگر ان دونوں کو بغیر روک ٹوک کے ایک گھنٹے کے لیے کہیں پہ چھوڑ دیا جائے تو وہاں کہ لوگ اپنے سر کے بال نوچتے نظر آئیں۔۔اور وہ بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا میں مل چکا ہوں دونوں سے اور عادل تو بھگت بھی چکا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے کل چلیں گے۔ مصطفی شاہ نے زریاب اور عاصم شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

سوری شاہ بابا میں ضرور چلتا لیکن میری صبح دس بجے میٹنگ ہے اس لیے میں نہیں جا پاؤں گا آپ دریاب کو لے جایئے گا ۔۔زریاب نے معزرت کرتے کہا

ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا۔۔دریاب نے ہامی بھری

میں بھی ساتھ جاؤں گی بی جان نے کہا تھا تو سر ہلا کر اُٹھ گئے

بی جان کو تو گویا نئی زندگی مل گی تھی انکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھتے ہوئے سب بے اختیار مسکرا دیے

مڈٹرم ایگزامز کے بعد انکو یونی سے ایک ہفتے کی چھٹیاں تھی۔ فاریہ پاکستان آچکی تھی اور آج کل ان دونوں کا زیادہ ٹائم یا تو انکے ہاں گزرتا یا پھر عدید کے ساتھ گھومنے پھرنے میں، جسکی وجہ سے انکی شرارتوں میں کمی واقع ہوئی تھی جس پر ساریہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا تھا

وہ صاحب جی یہ لوگ آپ سے ملنے آئے ہیں۔ وہ سب اس وقت لان میں اکھٹے بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے۔ بازل اور امثال عدید کے ساتھ آئس کریم پالر گئے ہوئے تھے۔ جب چوکیدار نے آکہ شہریار کو کارڈ دیا۔

انس ملک۔۔۔۔۔۔۔۔ شہریار کارڈ پڑھتے ہوزیر لب بڑبڑایا

ٹھیک ہے آپ انکو یہیں لے آئیں۔ شہریار نے چوکیدار کو کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا واپس پلٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اسکے ساتھ دو لوگ تھے۔

اسلام و علیکم۔ انس نے سلام کیا تو شہریار اور راسم صاحب نے کھڑے ہو کر ہاتھ ملایا

ارے شہریار صاحب آپ یہاں۔۔انس نے پوچھا

ہاں یہ میرا گھر ہے یہ میرے بابا ہیں اور یہ میری ماما۔شہریار نے تعارف کرواتے ہوئے کہا

مجھے آپ جانتے ہی ہوں گے اور یہ میرا بھائی ہمدان ملک ہے۔۔انس نے ہمدان کا تعارف کروایا

آپ لوگ بیٹھیں۔

دراصل ہم لوگ بازل اور امثال سے ملنے آئے ہیں آپ پلیز انہیں بلادیں۔ہمدان نے کہا تو شہریار نے حیرانی سے اسے دیکھا

آپ کیسے جانتے ہیں۔۔انہیں شہریار نے پوچھا

ایکچوئیلی میں انہی کی یونی اور ڈپارٹمنٹ سے ہوں۔ان دونوں سے کوئی کام تھا،کچھ دن پہلے ہماری ملاقات ہوئی۔۔۔تو انکا تھینکس کہنا تھا اور انوٹیشن بھی دینا تھا۔ہمدان نے کہا

کس چیز کا انویٹیشن۔۔ساریہ بیگم نے پوچھا

وہ آنٹی میرے بھائی کی شادی ہے اسی ہفتے آپ سب انوائیٹڈ ہیں خاص طور پر بازل اور امثال۔۔۔پلیز ضرور آیئے گا۔ہمدان نے کارڈ میز پر رکھتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی وہ دونوں عدید کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے

اوہ ہائے انس صاحب کیسے ہیں۔۔ امثال نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں بلکل ٹھیک گڑیا آپ کیسی ہو انس نے نرمی سے کہا

میں بھی ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔ خیریت آپ لوگ یہاں۔ بازل نے پوچھا

ہاں وہ انویٹیشن دینے آئے تھے بھائی کی شادی کا آپ لوگ ضرور آیئے گا

مینیو کیا ہے۔۔ بازل اور امثال نے یک زبان ہو کر پوچھا تو شہریار اور عدید ہنس دیے

جو آپ دونوں کہو۔۔ ا

ہمممم۔۔۔ ایسا کرنا گول گپے اور قیمے والے سموسے رکھ لینا ٹھیک ہے۔ امثال نے چہکتے ہوئے کہا

شیور۔۔ انس نے مسکرایا شہریار تو انس کو دونوں سے بات کرتا دیکھ کر حیران تھا، کہاں وہ مغرور مزاج بندہ جو اپنے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا کیسے مسکرا کر بات کر رہا تھا

اچھا ہمدان بیٹا یہ تو بتاؤ یہ لوگ یونی میں کیسے رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ہم لوگوں کا تو جینا حرام کیے رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن وہاں سے کبھی بھی انکی کوئی شکایت نہیں آتی ہے۔ساریہ بیگم نے ہمدان سے پوچھا تو ہمدان کو بے اختیار وہ دن یاد آیا جب وہ اور انس سر راشد کے پاس گئے تھے۔جیسے ہی انہوں نے ان دونوں کا نام لے کر بات شروع کی تو وہ تو پھٹ ہی پڑے تھے ۔انہوں نے جو انکے شان میں قصیدے پڑھنے شروع کیے تو دونوں کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔ آدھے گھنٹے کے منت ترلوں کے بعد وہ جا کہ مانے تھے۔ ہمدان بے نے بے اختیار انکی طرف دیکھا تو انہون نے جھٹ سے نفی میں سر ہلا دیا جسکو عدید اور شہریار نے بخوبی نوٹ کیا تھا

وہ آنٹی یہ لوگ بہت ہی ڈیسنٹ سٹوڈنٹس کی طرح رہتے ہیں۔۔۔ کبھی کسی کو کوئی شکایت نہیں ہوئی اور سب ٹیچرز کے تو فیورٹ ہیں۔۔۔۔۔(استغفر اللہ)۔۔۔سب انکی اتنی تعریفیں کرتے ہیں۔۔۔(اللہ پاک مجھے معاف کرنا اتنے بڑے جھوٹ پر)۔۔۔ ہمدان نے دل ہی دل میں توبہ استغفار کرتے ہوئے بات مکمل کی

اچھا پتہ نہیں کیوں مجھے یقین نہیں آتا۔ساریہ بیگم نے سوچتے ہوئے کہا

آپ ماں ہیں نہ۔۔۔۔اولاد کو بہتر طریقے سے جانتی ہیں، شائد اسی لیے۔ ہمدان نے ڈھکے چُھپے لفظوں میں انہیں باور کروایا کہ انکی سوچ بلکل ٹھیک ہے

تھوڑی دیر ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد وہ لوگ شادی میں شرکت کی تاکید کرتے ہوئے چلے گئے تو عدید اور شہریار نے ان دونوں کو گھیرا

ہاں بھئ شروع ہو جاؤ۔۔تو دونوں نے فر فر سب کچھ بتا دیا جسے سن کر دونوں نے بے ساختہ قہقہ لگایا تھا

وہ سب لوگ تیار ہو کر شہر کے لیے نکل گئے تھے۔بی جان نے خاص تاکی کی تھی کہ ان کے بیٹے کے استقبال میں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیئے۔ان لوگوں کے کمرے وہ سیٹ کروا چکی تھیں۔ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ زریاب کے کلائینٹ کا فون آیا کہ طبیعت کی خرابی کے وجہ سے میٹینگ کینسل کر دی تھی تو وہ بھی انکے ساتھ ہی ہو لیا۔

یونی ورسٹی سے چھٹیوں کے باعث وہ گھر پر ہی تھی اور حسب معمول اپنے ارد گرد کھانے پینے کی چیزوں کا ڈھیر لگائے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔اور بازل بائیک کو ورک شاپ لے کے گیا ہوا تھا۔اسی اثنا میں بیل بجی جس کو اس نے ماں کی نصیحتوں طرح نظر انداز کر دیا تھا۔لیکن شاید بیل دینے والا بھی اس سے بڑا ڈھیٹ تھا۔چوکیدار ایک دن کی چھٹی لے کر گھر گیا ہوا تھا۔ناچار اس کو اٹھنا پڑا۔ریموٹ کو صوفے پر پھینکتے ہوئے بیل دینے والے کی طبیعت صاف کرنے کے ارادے سے آگے بڑھی اور زور سے دروازہ کھولا۔

ہاں جی فرمایئے کہاں سیلاب آگیا ہے جو آپ اس گھر کو آخری پناہ گاہ تصور کرتے ہوئے بیل پہ ہاتھ رکھ کر اُٹھانا بھول گے ہیں ۔۔۔۔بھئی جب ایک بندہ دروازہ نہیں کھول رہا ہے تو صاف مطلب ہے نا کے وہ مصروف ہے۔۔۔۔پر نہ جی آپ لوگوں نے تو بیل دیے جانی ہے۔۔۔دیے جانی ہے۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا کسی دن مجھے اسکو اُتار کہ پھینکنا پڑے گا۔۔۔۔۔نہ ہو گی بیل،نہ بجے گی۔۔۔حد ہو گئی۔۔۔۔اس نے سامنے کھڑے پانچوں لوگوں کو جن میں ایک ادھیڑ عمر مرد دو نوجوان اور ایک بزرگ مرد اور عورت کھڑے تھے کو کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

ایک تو ڈرامہ بیچ میں چھوڑنے کا غم اوپر سے اسکو ڈر تھا کے اگر بازل آگیا تو اسکی چپس اور چاکلیٹ پکڑی جائیں گی آخر کو اسی کی تو چرائی ہوئی تھیں۔

سامنے والوں کو شاید اتنی عزت افزائی کی اُمید نہیں تھی اس لیے وہ ہق دق کھڑے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

وہ۔۔۔۔ ھم۔۔۔۔وہ دریاب شاہ نے ہچکچاتے ہوئے بلا آخر ھمت کی تھی ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے دماغ نے اسے پہچان کا سگنل دیا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جس نے کچھ دن پہلے دو لڑکوں کی سڑک پر پھینٹی لگائی تھی۔سامنے کھڑی لڑکی اوپر سے اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان دیکھ کر چکرا کر رہ گیا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ آفت اسکی کزن ہو سکتی ہے

کیا وہ وہ لگا رکھی ہے بھئی۔۔۔۔۔۔ آپ لوگ کون ہیں۔۔۔۔۔۔ کہاں سے ہیں۔۔۔۔۔ کیوں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ کچھ بتائیں گے بھی یا میں جاؤں؟؟۔۔۔۔۔
اوہ اچھا تو آپ سرف صابن بیچنے والے ہیں۔۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔اس نے ٹھوڑی پر انگلی رکھ کر اپنی دانست میں سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سر ہلایا۔

دیکھیں بھئی ھم نے نا کچھ نہیں خریدنا۔۔۔۔۔۔ میرے بابا گھر کا سودا اکھٹا لا کہ رکھ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اماں کہتی ہیں اس سے برکت آتی ہے اور بچت بھی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ کبھی کھبار ایمرجنسی میں کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے تو بازار نہیں بھاگنا پڑتا۔۔۔۔۔۔ ویسے بھی میرے خیال میں یہ جو چل پھر کر چیزیں بیچتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ کسی کام کی نہیں ہوتی۔۔۔ بھئی آپ خود سوچیں جس چیز کو اپکو گاہک کے پاس لیجا کر کہنا پڑے کہ یہ خرید لو، تو وہ تو دو نمبر ہوئی نہ۔۔۔ آپکی پروڈکٹ اگر اتنی ہی

اچھی ہے تو اسکو اپنے سٹور پہ رکھیں نا جسکو ضرورت ہو گی وہ خود ہی خرید لے گا۔۔۔۔۔۔زبان کے ساتھ ساتھ وہ ہاتھ بھی ھلا ھلا کر مشورہ دے رہی تھی۔

دیکھیں ھم سرف صابن بیچنے والے نہیں ہیں۔۔۔دریاب نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دھیمے لہجے مہیں کہا۔

تو پتی بیچنے والے ہوں گے بھئی ھم ایسی۔۔۔۔۔۔

ھم پتی بیچنے والے بھی نہیں۔۔۔۔۔۔اس پہلے وہ دوبارہ شروع ہوتی دریاب نے اُسے ٹوکتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔

مگر وہاں پرواہ کسے تھی تھوڑا سا سر مزید باہر نکال کر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے سر کے اشارے سے اسے پاس بلایا دریاب بے اختیار ایک قدم آگے بڑھا۔
تو کیا آپ چرس بیچتے ہیں۔۔۔۔اسکی طرف جھکتے ہوئے رازدارانہ انداز میں کہا تو وہ پانچوں بے اختیار اچھل پڑے۔

دریاب کے منہ سے بے ساختہ استغفر اللہ نکلا جبکہ مُصطفی شاہ نے اونچی آواز میں لاحولا ولا قوہ پڑھا تھا۔۔۔

دیکھو بھئی سیدھی سی بات ہے ھمارے گھر میں تو کوئی چرس نہیں پیتا اس لیے معزرت کے ساتھ ھم نہیں خرید سکتے۔۔۔۔ آپ کئی اور ٹرائی کر لیں۔۔۔ارے ہاں آپ کالج اور یونیورسٹیز میں کوشش کریں نہ وہاں پہ ہو سکتا ہے آپکا کوئی چانس لگ جائے۔۔۔۔۔بھئی وہاں پہ ہم جیسے اچھے اور معصوم بچوں کے ساتھ ساتھ کچھ بگڑے بچے بھی پائے جاتے ہیں۔

ایک مشورہ دوں آپکو۔ آپ سب اکھٹے نہ نکلا کریں.......۔ چرس بیچنے کے لیے علیحدہ علیحدہ علاقے بانٹ لیں ....بالفرض اگر پولیس کے ہتھے چڑھ بھی جائیں تو پیچھے کوئی ضمانت کروانے والا بھی تو ہونا چاہیئے نہ۔..........ویسے تو پولیس آپ لوگوں کی اپنی ہی ہوتی ہے لیکن پھر بھی قسمت خراب ہو تو کیا پتا چلتا ہے۔.....

ایک بات تو بتایئں ان کی طرف جھکتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئی.........یہ جو سگریٹ میں چرس یا پاوڈر بھر کر پیتے ہیں ....یہ کیسے بھرتے ہیں؟؟.....میں نے اس پر بہت سوچا ہے,لیکن کچھ سمجھ نہیں آیا.........

جب یہ لوگ سگریٹ سے تمبا کو نکالتے ہیں تو خالی کھوکھا سلامت رہتا ہو گا بھلا؟۔۔۔۔اور چرس اور پاوڈر بھرنے کے بعد جو سگریٹ سے نکالا گیا تمبا کو ہوتا ہے پھر اُسکا کیا کرتے ہیں؟ کچھ آئیڈیا ہے آپکو؟؟اور میں نے تو یہ بھی سُنا ہے کہ یہ ہتھیلی پر رکھ کے مسل کر بھی پھانکتے ہیں؟؟؟وہ گیٹ پر کھڑی ہو کر چرس اور پاوڈر ایسے ڈسکس کر رہی تھی جیسے اس سے اہم کوئی کام نہ ہو۔۔۔اس کو نان سٹاپ بولتا دیکھ کر وہ پانچوں ہونق بنے کبھی اُسکا تو کبھی ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے۔جب کہ پیچھے کھڑے زریاب کا سرخ پڑتا چہرہ اس بات کا گواہ تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہ ضبط کیا ہوا ہے۔

ہم راسم شاہ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔ مصطفی شاہ نے بلا آخر اپنا مدعا بیان کیا

کون راسم شاہ؟؟؟اس نے ابرو اچکاتے ہوئے سوال کیا ایک پل کو تو وہ خاموش ہو کر رہ گے

اوہ اچھا تو آپ راسم شاہ یعنی بابا سے ملنے آئے ہیں۔۔ پر بابا جانی تو گھر پر نہیں ہیں۔۔۔۔وہ تو ماما کے ساتھ بازار گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ویسے آپ لوگوں کی شکلیں نہ میرے بابا جانی سے بہت ملتی ہیں۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ دنیا میں ایک جیسی

شکل کے سات لوگ ہوتے ہیں کہیں آپ اپنے چھٹے ھم شکل کی تلاش میں تو نہیں آئے ہیں؟؟اس نے راسم شاہ کا بتانے کے ساتھ پھر سے سوال داغا تھا۔

دیکھیں محترمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دریاب نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے ہی تھے کہ اس نے ٹوک دیا۔

امثال۔۔۔امثال راسم شاہ نام ہے میرا۔۔۔ٹیچر امثال شاہ کہتے ہیں جبکہ بابا اور بھائی لوگ ژلے اور ژلی شاہ کہتے ہیں

اور اماں کیا کہتی ہیں؟؟زریاب نے بے ساختہ پوچھا

اماں؟؟ہاں وہ کہتی ہیں اس کو جو بھی کہ لو اس نے کونسا سننا ہے کملی ہے یہ تو۔اب بھلا بتاؤ میں کہاں سے کملی ہوں۔۔۔۔۔ وہ کھکھلائی

ویسے اگر آپ مجھے اپنا تعارف دیں کہ آپ لوگ کون ہو تو ہو سکتا ہے میں آپکی کوئی مدد کر دوں۔۔۔۔ویسے بھی کافی دیر سے آپ لوگ دروازے پہ کھڑے ہیں۔۔اس طرح دروازے پر کھڑا ہونا اچھا تھوڑی نہ لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اچھے خاصے سمجھدار اور شریف لوگ لگ رہے ہیں آپ۔۔۔۔نام اور کام دونوں بتائیں۔۔۔سارا ملبہ ان پر گراتے ہوئے اب کی بار اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو دریاب دانت پیس کر رہ گیا۔

مصطفی شاہ نام ہے ہمارا اور حویلی سے آئے ہیں ھم۔راسم شاہ سے ملنا ہے

ان کا نام سن وہ اُچھل ہی تو پڑی تھی آنکھیں پھاڑ کر انھیں دیکھنے لگی

ہائے اللہ سچی آپ۔۔۔ آپ شاہ بابا ہیں؟؟ آپ میرے۔۔۔ میرے دادا جان ہیں۔ بابا آپ کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں ہمیں۔۔ آپ کو پتا ہے میں نے آپکو کتنا مس کیا جب بھی بابا سے بولا ہمیں آپ لوگوں سے ملنا ہیں تو منع کر دیتے ہیں۔۔ کہتے ہیں کہ آپ ان سے سخت والے ناراض ہیں۔۔۔ اسکی آواز سے جوش اور خوشی چھلک رہی تھی۔ وہ بے اختیار انکے سینے سے لگی تو وہ حیران رہ گے۔۔

اگر پتا ہوتا کہ ہماری بیٹی ہمیں اتنا یاد کرتی ہے تو ہم پہلے ہی آجاتے۔۔ مصطفی شاہ نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار دیا

اب اگر اپنے دادا جان سے مل لیا ہو تو ہم سے بھی مل لو۔۔۔ شاہ بی بی نے اپنے اور عاصم شاہ کی طرف اشارہ کیا تو ہنستے ہوئے ان سے ملنے لگی

ماشاءاللہ سے کتنی پیاری ہو۔۔۔ اور ہو بھی کیوں نہ ہو میرے راسم کی بیٹی ہو تم۔۔ شاہ بی بی نے محبت سے گلے لگایا

جیتی رہو عاصم شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

آپ لوگ اندر آئیں نہ۔ بلا آخر اسے اندر بلانے کا خیال آ ہی گیا تھا دریاب نے شکر کا کلمہ ادا کیا

کشن صوفوں کی بجائے زمین پر پڑے اپنی ناقدری کو رو رہے تھے چپس اور بسکٹس کے خالی ریپر جگہ جگہ اُڑتے پھر رہے تھے جوس کے ڈبے ڈسٹ بن کے ارد گرد بکھرے پڑے تھے کیوں کے ان لوگوں کے آنے سے پہلے وہ خالی ڈبوں کو دور سے

نشانہ لے کر ڈسٹ بن میں پھینکنے کی کوششوں میں تھی احتجاجی طور ایک بھی ڈبے نے ڈسٹ بن میں جانے سے انکار کر دیا تھا لاونج کی ابتر حالت اور ان لوگوں چہروں پر ہلکی سی مسکان دیکھ کر وہ خجل ہو کر رہ گی

آپ لوگ بیٹھیں میں امی بابا کو کال کرتی ہوں۔اس نے اپنا موبائل اُٹھاتے ہوئے کہا اسکی شرمندگی کی میعاد تھوڑی دیر تک کے لیے ہی ہوتی تھی

ہیلو بابا امی مان گئی یا نہیں ؟ چلیں جتنا مانی ہیں اتنا ہی لے کر آجائیں۔۔باقی کا پھر منا لیجے گا۔۔۔آپ کے بہت خاص مہمان آیئں ہیں گھر پے۔۔۔۔آپ دیکھیں گے تو خوش ہو جایئں گے اور ہاں میرے لیے برگر اور شوارمہ لیتے آیئے گا۔۔۔۔ بس جلدی سے آجائیں۔اللہ حافظ۔۔۔اسنے ایک ہی سانس میں بات ختم کی اور مزید کچھ کہے کال کاٹ دی اور باذل کا نمبر ملایا اتنے میں ملازمہ چائے کے ساتھ دیگر لوازمات لے آئی تھی اس نے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا

ہیلو!!باذی کہاں ہو جلدی سے گھر آجاؤ۔۔۔میرے پاس تمہارے لیے ایک بہت اچھی خبر ہے۔۔۔۔اس نے پرجوش ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون سپیکر پر ڈال کر سائیڈ پر رکھا اور خود ٹیبل کے پاس بیٹھ کر چائے بنانے لگی اسکا انداز دیکھ کر سب مسکرا دیے

اوہ تو تم نے دنیا چھوڑنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔۔۔گڈ۔۔۔ویری گڈ میں تو کئی دنوں سے کہہ رہا تھا کہ بہت جی لیا تم نے اب مر جاؤ۔۔۔تم ہی نہیں مان رہی تھی۔۔۔خیر دیر آئے درست آئے۔۔۔۔میں تمہارے اس فیصلے کو دل جان کی گہرائیوں سے سراہوں گا۔۔۔ڈونٹ وری میں تمہیں بہت مس کروں گا۔۔۔۔۔۔ہر جمعرات کو تمہاری قبر پر فاتحہ پڑھنے بھی آجایا کروں گا۔۔۔نیاز بھی بانٹا کروں گا اور کچھ پیسے تمہارے ایصال ثواب کے لیے مسجد اور یتیم خانے بھی دے دیا کروں گا

۔۔۔۔۔۔تم ایسا کرو کہ اپنا فون اور لیپ ٹاپ مجھے ڈونیٹ کر جانا اور جو میری واچز، پرفیومز شرٹس اور باقی چیزٰ چراتی رہی ہو اس کے لیے میں تمھیں معاف کیا۔۔۔۔۔ جاؤ میری بہن میں نے تمھیں اللہ کی پناہ میں دیا۔۔۔۔ دوسری طرف سے بازل کا شرارت سے بھرپور جواب آیا جس نے امثال کو اچھا خاصا تپایا تھا۔۔

تو ھماری نافرمانی کی صیح سزا ملی ہے تمہیں راسم سائیں، بہت خوب۔۔۔پہلے اسکی پٹ پٹ چلتی زبان اور اب بازل کی باتیں سن کر مصطفی شاہ بڑبڑائے تھے

دیکھو بازی میرے منہ مت لگو ورنہ۔۔۔اس نے غصے کی شدت سے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔ اتنے لوگوں کے سامنے اپنی بے عزتی اسکو ہضم نہیں ہو پا رہی تھی

ورنہ۔۔۔ورنہ کیا کرو گی تم اپنا سر دیوار میں مارو گی یا چھت سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لو گی؟؟ ہک ہا۔۔۔۔اپنے ایسے نصیب کہاں۔۔۔۔اس نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اسے مزید چڑایا تھا

ہاں صیح کہہ رہے ہو واقعی میں کیا کروں گی۔ میں شہری بھائی کو بلکل بھی نہیں بتاوں گی کہ یہ جو بائیک تم بنوانے کے چکروں میں ہو یہ لڑکوں کے ساتھ ریس لگاتے ہوئے تیز رفتاری کے باعث الٹی تھی۔۔۔۔۔اور یہ بھی نہیں بتاوں گی کہ پچھلی اسائنمنٹ میں تمھارے زیرو مارکس آئے تھے اور۔۔۔۔۔۔اور یہ تو بلکل بھی نہیں بتاوں گی کہ تم نے کچھ دن پہلے ایک لڑکی کو چھیڑا تھا۔۔۔اس وقت وہ اپنے سامنے اتنے سارے لوگوں کی موجودگی کو بھی بھول چکی تھی۔

ایک منٹ۔۔ایک منٹ۔۔میں نے کب کسی لڑکی کو چھیڑا ہے۔۔۔۔۔۔خدا کا خوف کرو ژلے۔۔۔۔۔اللہ اللہ لڑکی کتنی بڑی جھوٹی ہو تم۔۔۔۔دوسری طرف سے بازل تڑپ ہی تو اُٹھا اس الزام پر۔

ہاں تو یہ میں اور تم جانتے ہیں نہ کہ تم نے نہیں چھیڑا۔۔شہری بھائی نہیں۔۔۔انکو تو میں بتاؤں گی نہ، اور تمہیں پتا ہے وہ میری بات مانتے بھی ہیں۔ژلے نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوکے اوکے۔۔۔۔میری ماں میں آرہا ہوں۔۔دوسری طرف سے بازل نے بوکھلاتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔راستے سے میرے لیے گول گپے لیتے آیئے گا۔اس نے حکمیہ انداز میں کہا اور کھٹاک سے فون کاٹ دیا۔۔

اماں ٹھیک کہہ رہا تھا یہ دونوں واقعی بندے کو پاگل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔زریاب نے دریاب کے کان سرگوشی کی

راسم صاحب اور ساریہ بیگم گھر میں داخل ہوئے تو لاونج میں بیٹھے نفوس کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے

بابا سائیں اماں جان۔۔بے اختیار انکے منہ سے نکلا تو وہ سب بھی کھڑے ہو گے

اماں جان کیسی ہیں آپ۔راسم صاحب نے بی بی جان کے گلے لگایا تو وہ اسکے گلے لگتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

آپکو پتا اماں جان میں آپکو کتنا مس کیا۔۔

مجھے معاف کر دو بیٹا میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکی بی جان نے دیوانہ وار انکا منہ چومتے ہوئے کہا

نہ اماں جان آپ گناہ گار تو نہ کریں مجھ بدنصیب کو۔راسم صاحب نے بی جان کے آنسو صاف کیے

برخوردار ہم بھی کھڑے ہیں مصطفی شاہ نے ماں بیٹا کو ایک دوسرے میں مگن دیکھ کر انکی توجہ اپنی طرف دلوائی تو راسم صاحب انکے طرف بڑھے

سوری بابا جان۔۔

نہ بیٹا تم اپنے بابا سائیں کو معاف کر دو تم ٹھیک کہتے تھے وہ بدبخت ہماری بیٹی کے قابل نہیں تھا۔کاش میں اس وقت تمہاری بات مان لیتا تو آج لالی نہ بھگت رہی ہوتی مصطفی شاہ نے کہا تو راسم صاحب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو انہوں نے ساری بات بتا دی۔

بچھڑا ہوا خاندان مل رہا ہے۔۔۔۔۔واہ کیا فلمی سچویشن ہے۔امثال نے تالی ماری تو ساریہ بیگم نے اسے گھورا

اماں جان یہ میری بیٹی ہے امثال۔راسم صاحب نے امثال کی جانب اشارہ کیا تو مسکرا دیں۔۔بازل اور شہریار بھی آ چکے تھے ہم مل چکے اس سے مصطفی شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو امثال نے دانت نکالے۔سب بیٹھ کر باتوں میں مگن ہو گے۔ساریہ بیگم کچن میں چلی گئیں تھیں بازل اور امثال بازل کے لائے گئے گول گپوں سے انصاف کر رہے تھے

مشاء اللہ سے تینوں بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ابھی تک شادی نہیں کی کسی کی۔۔ تھوڑی دیر ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد بی جان نے پوچھا

نہیں اماں جان ابھی تک تو نہیں کی ہے اور میرے تین نہیں چار بچے ہیں ان دونوں کے علاوہ ایک اور بیٹا بھی ہے عدید۔۔وہ فاریہ آپا کے پاس ہوتا ہے۔راسم صاحب نے کہا

ائے کیوں بھلا۔۔بی جان نے پوچھا

شادی کے پندرہ سال بعد بھی جب فاریہ آپا اور آصف بھائی کے ہاں اولاد نہ ہوئی تو عدید کی پیدائش پر ان دونوں نے اسے ہم سے مانگا تو ہم انکار نہ کر سکے پھر اسکے پانچ سال بعد اللہ نے ہمیں دو جڑواں بچوں سے نوازا۔۔۔۔۔عدید بھی جانتا ہے کہ وہ ہمارا بیٹا ہے۔۔۔۔فاریہ آپا اور آصف بھائی نے کبھی نہیں چھپایا۔۔پاکستان آتا رہتا ہے اور آصف کی ڈیتھ کے بعد پاکستان شفٹ ہو چکا ہے۔۔ابھی ملک سے باہر ہے ورنہ ملواتا آپکو۔۔راسم صاحب نے تفصیل سے بتائی

ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔اللہ سلامت رکھے۔۔۔فاریہ کے ساتھ حویلی آیا تھا ایک بار جرمنی جانے سے پہلے۔۔۔بی جان کہا

راسم حویلی چلو۔۔اور یہ ہمارا حکم ہے مصطفی شاہ نے راسم صاحب کہا

جی ضرور بابا جان کیوں نہیں۔۔ ابھی چلو۔۔۔انہوں نے کہا تو راسم صاحب نے سر ہلا دیا

بیس منٹ کی مسافت طے کر کہ وہ لوگ گاؤں پہنچ چکے تھے راستے میں بازل اور زلے کی جو زبان چلنا شروع ہوئی، ساریہ بیگم کی مسلسل گھوریاں بھی انکی زبان بند نہیں کروا سکی تھی۔ساس کے سامنے اچھی خاصی سبکی محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ انکی ساس رکھ رکھاؤ والی عورت تھیں یوں لڑکیوں کا پٹر پٹر بولنا سخت ناپسند تھا۔۔لیکن انکی اولاد تو نہیں جانتی تھی نہ ،خیر اگر جانتی بھی ہوتی تو کونسا انہوں نے سدھر جانا تھا۔۔وہ سر جھٹک کہ رہ گئی۔ گاڑیاں حویلی میں داخل ہوئی تو دونوں کی چلتی زبان کو بریک لگی۔ گاڑیوں کی آواز سن کر سب باہر نکل آئے تھے۔اب ملنے ملانے کا سلسلہ جاری تھا۔بی جان سب کا تعارف کروا رہی تھیں ساریہ بیگم سب سے مل کہ ہٹی تو بچوں کے بارے میں بتانے لگی شہریار کا بتا کر باقی دونوں کی طرف مڑی تو سر پیٹ کر رہ گئی۔وہ دونوں اتنے لوگوں کی موجودگی کو نظر انداز کیے الوؤں کی طرح آنکھیں پھاڑے ارد گرد دیکھ رہے تھے

واؤ۔۔۔۔۔۔کیا جگہ ہے۔۔۔۔۔۔بازل کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

ہے نہ بلکل فلموں کے جیسی۔۔۔۔۔۔۔۔بس میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔جب میں فلم بناؤں گی نہ تو یہیں پہ بناؤں گی ۔۔۔بیسٹ لوکیشن ہے یہ۔۔۔۔۔۔ارے بازی وہ دیکھو امرود اور آم کا درخت۔۔۔۔۔مزا آجائے گا۔۔۔جوش میں آکہ ژلے کی آواز کچھ زیادہ ہی اونچی ہوگئی تھی آخر کو انکی فیورٹ چیزیں نظر آگئی تھیں۔۔ابھی وہ آگے بڑھ رہی تھی کہ ساریہ بیگم نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچھا۔

ژلے خدا کا واسطہ ہے تھوڑی دیر کے لیے اپنا منہ بند رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔ہر جگہ مجھے زلیل کروانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے کیا۔۔۔ساریہ بیگم دھیمی آواز میں غرائی تو امثال منہ بنا کہ خاموش ہوگئی

یہ میرا چھوٹا بیٹا بازل اور بیٹی امثال ہے۔۔۔ساریہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے انکا تعارف کروایا اور بازی ژلے یہ تم لوگوں کی بڑی تائی اور یہ چھوٹی تائی ہیں اور تم لوگوں کی منجھلی خالہ بھی ہیں انہوں نے فوزیہ بیگم اور خدیجہ بیگم کی طرف اشارہ کیا اور یہ لالہ رخ تم لوگوں کی پھپھو۔

اسلام وعلیکم تائی امیوں!!!میں آپکی نئی بھتیجی ہوں۔۔۔۔۔۔۔کیا حال ہیں آپکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہیں آپ ۔۔۔۔۔۔۔بال بچے راضی ہیں۔۔۔۔۔۔آپکے مجازی خداؤں کے کیا حال ہیں۔۔۔اور سنائیں کیا چل رہا ہے آج کل ۔۔۔امثال دوبارہ نان سٹاپ شروع ہوچکی تھی۔ان دونوں کو ہکا بکا چھوڑ کر بغیر انکی سنے وہ لالہ رخ کی طرف بڑھ چکی تھی۔۔

ہٹو بھی۔۔۔۔۔۔۔مجھے بھی ملنے دو تم تو چپک ہی گئے ہو۔۔۔پھپھو کی جان لینی ہے کیا۔۔۔اوپر سے تم نہائے بھی نہیں ہو ۔۔۔۔۔۔۔برش بھی نہیں کیا۔۔۔۔بدبو سے ہی مار دوگے۔۔۔لالہ رخ بازل کو گلے لگا کر ماتھا چوم رہی تھی کہ امثال نے اسکی شرٹ پکڑ کر کھینچا اور خود انکے گلے لگ گئی سب کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ساریہ بیگم نے بے بسی سے راسم شاہ کی طرف دیکھا تو وہ کندھے اچکا کہ رہے گئے تو انہوں نے آخری سہارے کے طور پر شہریار کو اشارہ کیا۔

ژلے گڑیا یہاں آو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماں کی حالت دیکھ کر شہریار کہتے ہوئے امثال کی طرف بڑھا اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیا۔

بری بات بچے ماما کو تنگ نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شہریار نے ایک ہاتھ سے امشال کا حجاب سیٹ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا تو وہ منہ بسور کر رہ گی۔۔

چلو بھئی اندر چلو یہیں کھڑے رہنا ہے کیا۔بی جان نے کہا تو سب اندر کی طرف چل دیے۔

وہ لوگ اس وقت لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔شہریار امشال کو اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھا۔جس پر ساریہ بیگم نے جہاں خدا کا شکر ادا کیا تھا۔وہیں پر وہ بیزاری سے ادھر اُدھر نگاہیں گما رہی تھی بازل بھی دریاب وغیرہ کے ساتھ باتوں میں مگن تھا

لالی کھانے کا کیا پروگرام ہے۔۔۔کتنی دیر ہے مزید۔۔۔۔بی جان کے پوچھنے پر امشال کی آنکھوں میں چمک آئی تھی

ہاں نہ پھپھو جلدی سے کھانے کا کچھ کریں نہ۔۔۔بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔سچی بھئی۔۔۔میں نے پچھلے دو گھنٹے سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔مجال ہے جو راستے میں کسی نے جھوٹے منہ بھی پوچھا ہو کہ امشال تمھیں کچھ کھانا تو نہیں۔۔۔ویسے دادو بتا رہی تھی میری بہنیں بھی ہیں۔۔۔۔۔۔مجھے تو نظر نہیں آ رہی ہیں۔۔۔۔خدا نخواستہ ہوائی مخلوق سے تعلق تو نہیں رکھتی یہاں کی لڑکیاں۔۔۔۔۔۔امشال نے کہا تو سب مسکرا دیے

نہیں بیٹا وہ سب کچن میں ہیں۔۔۔کھانا وغیرہ دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔میں بلواتی ہوں۔خدیجہ تائی نے کہا

ارے رہنے دیں تائی جان میں خود چلی جاتی ہوں۔۔۔آپ بس مجھے یہ بتا دیں کچن ہے کہاں۔انکے بتانے پر وہ اٹھ کہ چل دی۔۔کچن میں پہنچی تو وہاں پر چار لڑکیاں نہایت ہی مگن انداز میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔

اللہ اللہ کیا شاندار خوشبو آ رہی ہے۔۔۔۔میں نے ایویں اتنا ٹائم ویسٹ کیا باہر بیٹھ کر زندگی کا اصل مزہ تو یہاں ہے۔۔ویسے مینو کیا ہے۔۔امشال نے دیگچیوں سے ڈھکن ہٹائے تو وہ سب کی سب پوری آنکھیں کھولے اس دیکھنے لگیں۔۔۔

ارے ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔ میرے سر پر سینگ نکل آئے ہیں کیا۔ اوہ گاڈ اب کیا ہو گا۔۔ اس نے باقاعدہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرا

آپ۔۔۔ آپ شائد راسم چاچو کی بیٹی ہیں۔۔ ان میں سے ایک نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا

شائد نہیں یقیناً میں انہی کی بیٹی ہوں اور آپ لوگ بھی تعارف تو کروائیں نہ۔۔۔۔۔ اس نے کباب اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

یہ شامین آپی اور یہ اس سے چھوٹی رامین قاسم ماموں کی بیٹیاں۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ سانیہ ہے عاصم ماموں کی درمیان والی بیٹی اس سے بڑی عائشہ اور چھوٹی زروا کالج گئی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ اور میں رمل لالہ رخ کی بیٹی۔۔ رمل نے فرائی پین میں کباب ڈالتے ہوئے تعارف کروایا۔

ہوں۔۔۔ صبح۔۔۔ تو آپ کیوں نہیں گئی۔۔۔ اوہ تو ہمیں ولکم کرنے کے لیے رک گئی تھی۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ امثال نے سر کو ہلکا سا خم دیا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگیں

ہم تو آپ میں سے کوئی شادی شدہ بھی ہے یا ابھی تک ایوں ہی پھر رہی ہیں۔۔ اسکی بے تکلفی سے پوچھنے پر وہ چاروں عش عش کر اُٹھی تھیں

ہاں میری شادی ہو چکی ہے قاسم ماموں کے بیٹے زریاب شاہ سے اور عائشہ کی انگیجمنٹ ہوئی ہے

اوہ۔۔۔۔۔ صبح۔۔۔ اس نے دوسرا کباب اٹھایا۔۔ رمل دوبارہ کباب تلنے میں مصروف ہو چکی تھی

تمہارا نام کیا ہے۔۔۔ رامین نے پوچھا

امثال۔۔۔ گھر میں ژلے کہتے ہیں۔ آپ لوگ بھی کہہ سکتی ہیں۔۔۔ اس نے ایک اور کباب اٹھایا

اچھا کیا کرتی ہو تم رامین نے پوچھا۔ ان لوگوں کو اپنی یہ چھوٹی سی بے تکلف کزن کچھ زیادہ ہی پسند آ گی تھی

پڑھتی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے بے دھیانی میں ساری پلیٹ اُٹھا لی تھی

کس کلاس میں۔۔۔۔۔۔۔ اب کی بار سانیہ نے اشتیاق سے پوچھا

بی بی اے کا دوسرا سال ہے۔۔۔ امثال نے کباب منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

کیا مطلب تم یونی جاتی ہو۔۔ سانیہ نے حیرانگی سے پوچھا

ہاں میں اور بازی اکٹھے جاتے ہیں۔۔۔ ھم دونوں ایک ہی کلاس میں پڑھتے ہیں نہ۔۔۔۔ باتوں ہی باتوں میں وہ پلیٹ خالی کر چکی تھی

بازل۔۔۔ میر اٹوئنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ امثال نے انکے نا سمجھی سے دیکھنے پر وضاحت کی۔ تلے ہوئے کباب نکالنے کے لیے رمل نے پلیٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو پلیٹ غائب تھی ادھر اُدھر دیکھنے پر امثال کے ہاتھ میں خالی پلیٹ اسکا منہ چڑا رہی تھی۔ رمل کو اپنی طرف دیکھتا پاکر ہنس دی۔۔۔

وہ آپی قسم سے بہت مزے کے تھے اسلیے پتا ہی نہیں چلا اور ختم ہو گئے۔۔۔ اس نے ڈھٹائی دکھائی۔ شرمندہ ہونا اسنے سیکھا ہی کہاں تھا۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔ رمل نے مسکراہٹ دبائی

ژلے کیا کر رہی ہو یہاں پر۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔ ساریہ بیگم اسکے پیچھے کچن میں آئی تھیں۔

اسلام وعلیکم خالہ کیسی ہیں آپ۔۔۔ رمل نے انہیں سلام کیا سب کو ملنے کے بعد وہ دوبارہ امثال کی طرف متوجہ ہوئی

تم ابھی تک یہی ہو چلو باہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سوری بیٹا اس نے زیادہ تنگ تو نہیں کیا ساریہ بیگم نے معزرت خواہانہ انداز میں کہا

نہیں ماما میں نہیں کر رہی تھی نہ کچھ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ روہانسی ہوئی

ہاں جیسے میں تو تمہیں جانتی ہی نہیں ہوں نہ۔۔۔

ارے نہیں چچی جان اس نے ہمیں بلکل بھی تنگ نہیں کیا۔۔۔۔ یہ تو بہت پیاری ہے۔۔ اسکو منہ بسورتے دیکھ کر شامین نے کہا تو وہ سر جھٹک کہ رہ گئیں۔۔

\---

\--

تھوڑی دیر بعد رمل نے آکہ کھانا لگنے کی اطلاع دی تو وہ اچھلتی کودتی ٹیبل کی طرف بڑھی اس پہلے کہ وہ ٹیبل پر جا کہ بیٹھتی سارہ بیگم نے اسکا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچا۔۔۔

سنبھالو اسے۔۔۔ تم ان دونوں کو ساتھ بٹھاؤ گے۔۔ کھانے کے دوران انہوں نے اپنے ازلی جنگلی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اگر میری عزت کا کباڑہ کیا ناں تو میں بتا رہی ہوں شہری، میں انکا گلا دبا دوں گی۔۔۔۔ اور تم سلیقے سے کھانا کھاؤ گی ۔۔۔ اب یہ دوسرا کہاں دفع ہو گیا ہے۔۔۔ انہوں نے امثال کا بازو شہریار کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے وارن کیا تھا

تھوڑی دیر بعد رمل نے آکہ کھانا لگنے کی اطلاع دی تو وہ اچھلتی کودتی ٹیبل کی طرف بڑھی اس پہلے کہ وہ ٹیبل پر جا کہ بیٹھتی سارہ بیگم نے اسکا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچا۔۔۔

سنبھالو اسے۔۔۔ تم ان دونوں کو ساتھ بٹھاؤ گے۔۔ کھانے کے دوران انہوں نے اپنے ازلی جنگلی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اگر میری عزت کا کباڑہ کیا ناں تو میں بتا رہی ہوں شہری، میں انکا گلا دبا دوں گی۔۔۔۔ اور تم سلیقے سے کھانا کھاؤ گی ۔۔۔ اب یہ دوسرا کہاں دفع ہو گیا ہے۔۔۔ انہوں نے امثال کا بازو شہریار کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے وارن کیا تھا پیچھے آتے امان اور دریاب نے امثال کو ٹیبل کی طرف بڑھتے دیکھ کر اور سارہ بیگم کی دھمکی سن کر اپنا قہقہ دبایا تھا۔

سب لوگ ٹیبل پر اپنی اپنی جگہ سنبھال چکے تھے۔ ایک کرسی کم پڑ رہی تھی تو بی جان نے فوزیہ تائی سے کہا کہ وہ سٹور سے نکال کر لے آئیں

ارے کیا ضرورت ہے کرسی لانے کی میں اور ثرلے نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔۔ کیوں ثرلے۔۔ بازل نے کچن کے دروازے کے پاس بیٹھ کر امشال کو اشارہ کیا۔۔ ایک پل کے لیے امشال نے ماں کی طرف دیکھا اور پھر انکیو ارن کرتی نظروں کو اگنور کرتے ہوئے بازل کے پاس جا بیٹھی۔

تائی جان آپ رہنے دیں کرسی کو۔۔۔ آپ بس کھانا لے آئیں۔۔۔۔۔ امشال بازو اوپر کرتے آلتی پالتی مار کے بیٹھ گئی۔ جیسے کھانا نہ کھانا ہو بلکہ کہیں حملہ کرنا ہو

نہیں بیٹا میں لے آتی ہوں نہ۔۔۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم نے حیرانگی سے ان نمونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

اوہو چھوڑیں بھی نہ۔۔ آپ کھانا دیدیں۔۔ بلکہ آپ رہنے دیں میں خود ہی لے لیتا ہوں۔۔۔ بازل نے اٹھ کر ٹیبل کی طرف جاتے ہوئے کہا اور پلیٹیں اُٹھائیں

چھ روٹیاں اُٹھا کر ٹرے میں رکھیں اور بڑا باؤل لے کر قورمے کا بھر کر سائیڈ میں رکھا اور دو پلیٹوں میں بریانی ڈال کر اسکے اوپر بوٹیوں اور سلاد کا ڈھیر لگا کر دو دو کباب رکھے اور چمچ بھر بھر کر رائتے کے ڈالنے لگا

بیٹا آرام سے۔۔۔ نہ تو یہ مال غنیمت ہے اور نہ ہی سیل لگی ہوئی۔۔۔ جو تم اندھا دھند ڈالے جا رہے ہو۔۔ ساریہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے بازل کو ٹوکا۔ جسکو بازل ایک کان سے سنکر دوسرے سے نکال دیا

کھانا تو اچھا بنا ہے۔۔۔ بازل نے چمچ بھر کر منہ میں ڈالا

ہاں ں ں۔۔۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے میں نے پورے چھ کباب کھائے ہیں۔۔۔۔۔۔ امثال نے بھرے منہ جواب دیا

ہیں کب۔۔۔۔۔۔۔بازل نے ہاتھ روک کر حیرانگی سے پوچھا

ارے جب میں کچن میں آئی تھی نہ تب۔۔۔رمل آپو بنا رہی تھیں۔۔ فریش فریش کھائے تھے۔۔۔۔امثال نے پانی کا گلاس منہ لگاتے ہوئے کہا

بے وفا لڑکی مجھے نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔۔ چلو اب یہ والے میرے ہوئے۔۔بازل نے امثال کی پلیٹ سے دونوں کباب اُٹھائے

اوئے منحوس آدمی رکھو واپس۔۔۔امثال نے چیختے ہوئے کہا۔اسکی چیخ سن کر بی جان دہل کر رہ گئی تھی انہوں نے بے ساختہ ساریہ بیگم کی طرف دیکھا تو وہ سر جھکا گئیں۔راسم صاحب نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے پانی کا گلاس منہ کو لگالیا۔۔

بیٹا آرام سے کھاؤ پلیز۔۔۔ساریہ بیگم نے منت آمیز انداز اپنایا۔بس ہاتھ جوڑنے کی کسر باقی تھی

شہری بھائی آپ ماما کو دیکھ لیں۔۔۔۔سکون سے کھانا بھی نہیں کھانے دے رہی ہیں۔۔۔امثال نے شہری کو کہا

ماما کھانے دیں نہ کیوں ٹوک رہی ہیں۔۔۔۔۔۔شہریار نے ساریہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو انکے گھورنے پر نظریں چرا گیا

بازل میں کہہ رہی ہوں واپس کر وورنہ۔۔۔بازل کو دھمکایا۔

نہیں دے رہا۔۔۔۔بازل نے پلیٹ پیچھے کی۔اس بات سے بے نیاز کہ سب کھانا چھوڑ کر انہیں ہی دیکھ رہے ہیں وہ دونوں چھینا جھپٹی میں مصروف تھے۔ مصطفی شاہ دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنا کر ٹھوڑی تلے رکھے انہیں دیکھ رہے تھے۔بی جان بھی حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھیں کہاں حویلی کی لڑکیوں کو اونچی آواز میں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی اور کہاں یہ جب سے ملی تھی طوفان کھڑا کیے ہوئے تھی۔ساریہ بیگم کا شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر جوتیوں سے انکی طبعیت صاف کر دیں

کوئی بات نہیں امثال میں اور لا دیتی ہوں۔۔رمل نے پچکارا

ہاں ٹھیک ہے اب اگر آپ اتنا اصرار کر رہی ہیں تو لے آئیں۔۔۔۔چار لایئے گا۔امثال نے احسان کرنے والے انداز میں کہا

شہری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان دونوں پر بس نہ چلا تو ساریہ بیگم شہریار پر چڑھائی کی۔

بازل۔۔۔۔۔ژلے۔۔۔۔سوہنے آرام سے۔۔۔شہریار کے اتنے پیار سے کہنے پر ساریہ بیگم دانت کچکچا کر رہ گئی۔

افوہ۔۔۔بھائی بعد میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال نے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا۔

برخودار مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ ان دونوں کی ایسی حالت کے زمہ دار تم ہو۔۔۔مصطفی شاہ نے دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شہریار کو کہا تو وہ کھسیا گیا۔

ویسے تمہیں حیرانگی نہیں ہو رہی ہے شاہ خاندان کا بیٹا اور بیٹی اور حرکتیں ایسی دریاب نے امان کی طرف جھکا ہاں بلکل میں تو حیران ہوں راسم چاچو بھی خاموشی سے بیٹھے ہیں۔زریاب نے کہا

نہیں۔۔کیونکہ میں ان دونوں کو پہلے بھی ایسے کھاتا دیکھ چکا ہوں۔اور جہاں تک رہی انکی حرکتیں تو ڈونٹ وری ابھی تو بس شروعات ہے آگے آگے دیکھو کیا ہوتا ہے بہت جلد اس گھر کے افراد پاگل جانے کی شدت سے تمنا کریں گے۔۔امان نے مسکراتے ہوئے کہا تو دریاب اور زریاب مستقبل میں خود پاگل خانے میں اپنے بال نوچتے تصور کر بے اختیار جھرجھری لے کر سیدھے ہوئے۔

امثال بازی تم لوگ چلو میرے ساتھ۔۔۔ساریہ بیگم نے امثال اور بازل سے کہا۔وہ دونوں اس وقت شاہ بی بی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فوزیہ اور خدیجہ شاہ ایک طرف صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ سانیہ،عائشہ،رامین اور زروا کالج گئیں ہوئیں تھیں ۔کل جب راسم صاحب نے واپسی کی اجازت چاہی تو بی جان نے دوٹوک انداز میں کہہ دیا تھا کہ وہ اب کہیں نہیں جائیں گے اور وہ مزید اس پر کوئی بات نہیں کریں گیں۔راسم صاحب نے جب اپنے اور شہریار کے کام اور بچوں کی یونی کے بارے میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ بیس منٹ کی مسافت پر شہر ہے تو روزانہ آنے جانے میں کوئی مشکل نہیں ہو گی تو وہ خاموش ہو

گئے،اور سارہ بیگم سے کہا کہ وہ گھر جا کہ اپنی ضرورت کی چیزیں لے آئیں۔وہ ان دونوں کو ساتھ لے جانا چاہ رہی تھی ،کیونکہ اگر ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر جاتی تو پتا نہیں کونسا طوفان کھڑا کر دیتے

ماما میں نہیں جا رہی۔۔۔امثال نے کہا

میں بھی نہیں جا رہا۔۔۔۔۔بازل نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

کیوں نہیں جانا

موڈ نہیں یار۔۔۔۔امثال نے ناک چڑھائی

کیوں تم لوگوں نے اپنی چیزیں نہیں لینی۔۔۔

اوہو ماما آپ لے آیئے گا نہ اور ابھی ہماری تین چھٹیاں رہتی ہیں ھم بعد میں دیکھ لیں گے۔۔بازل نے کہا

ٹھیک ہے تم دونوں میں سے ایک میرے ساتھ چلے۔۔۔۔وہ انکی جوڑی توڑنا چاہ رہی تھیں۔شائد اس طرح انکی کچھ تسلی رہتی کہ ایک انکے ساتھ ہے تو دوسرا تھوڑا کنٹرول میں رہے گا

میں نے نیں جانا۔بازل نے کہا

میں بھی نہیں جارہی۔امثال نے بھی صاف جواب دیا

تم لوگ کیوں نہیں مان رہے ہو میری بات۔۔۔سار یہ بیگم نے عاجزی سے کہا۔

بہو اگر وہ نہیں جانا چاہتے تو تم کیوں ضد کررہی ہو۔۔۔پاس بیٹھی شاہ بی بی جو کب سے انکی بحث سن رہیں تھیں بلا آخر بول پڑیں۔

اماں جان میں جارہی ہوں تو یہ یہاں اکیلے کیسے رہیں گے۔۔۔۔

بہو!!دماغ ٹھکانے پہ ہے۔۔۔۔۔اکیلے کہاں ہیں۔اپنے ددھیال میں ہیں۔۔۔یہ انکا بھی گھر ہے۔عجیب بہکی بہکی باتیں کررہی ہو۔۔شاہ بی بی نے جلال میں آئی تھیں

اماں جان ٹھیک کہہ رہی ہیں غیروں والی باتیں مت کرو۔۔خدیجہ بیگم نے بھی ساس کی ہاں میں ہاں ملائی

آپ لوگ سمجھ نہیں رہے ہیں۔۔۔سار یہ بیگم نے بے بسی سے کہاانکی پریشانی بے جانہ تھی مگر ان لوگوں کو کون بتاتا۔۔۔آخر کون۔
ٹھیک ہے پھر میں جارہی ہوں تم لوگ دادی،آنی اور تائی کو تنگ نہیں کروگے نہ ہی کوئی شرارت کروگے۔دونوں نے فرماں برداری سے سر ہلادیا۔۔وہ گہری سانس لے کررہ گئیں

جب تم لوگ ایسے فرماں بر داری سے سر ہلاتے ہو نہ، تو پتا نہیں کیوں مشکوک لگتے ہو۔۔وہ بھی انکی ماں تھی کیسے نہ اپنی اولاد کو جانتیں

بہنوں کو بھی تنگ نہیں کروگے۔۔کوئی بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کروگے۔۔۔اوکے

اوکے دونوں نے شرافت سے سر ہلا دیا

میں پھر کہہ رہی ہوں کوئی مستی نہیں، کوئی بدتمیزی نہیں اور دادی لوگوں کو تنگ نہیں کروگے میں جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گی۔۔۔سار یہ بیگم نے منت کرنے والے انداز میں کہا انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ہاتھ جوڑ دیتیں

افففف ماما کیا ہوگیا آپ تو ایسے کہہ رہیں ہیں جیسے دادی اور تائی لوگ کوئی چھوٹے بچے ہیں جن کے ہم فیڈر چھین کہ بھاگ جائیں گے۔امثال نے چڑی تو اسے گھور کر رہ گیں۔
سار یہ تم جاؤ ہم لوگ ہیں نہ۔۔۔دیکھ لیں گے۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔خدیجہ بیگم نے اسکا پریشان چہرہ دیکھا تو تسلی دی ۔وہ التجائیہ نظروں سے دیکھتی باہر نکل گیئں

آپو کیا کر رہی ہیں۔۔امثال نے کچن میں کام کرتی رمل اور شامین سے کہا

کچھ نہیں گڑیا۔بس دوپہر کا کھانا بنانے کا سوچ رہے ہیں۔۔تمہیں کچھ چاہیئے کیا۔۔۔

ہاں نہ آپو بھوک لگ رہی ہے۔۔کچھ کھانے کو دے دیں گی۔امثال نے معصوم سی شکل بنائی تو وہ دونوں ہنس دیں

کیوں نہیں۔۔شامین تم اسکو فریج سے فروٹ چاٹ نکال دو۔رمل نے شامین سے کہا تو اس نے ایک باؤل اسے نکال دیا تو وہ بے اختیار کھکھلائی تو دونوں ایک بار پھر ہنس دیں

اور وہ باؤل لے کر باہر نکل گئی

ایسے لہرا کہ تو روبرو آگئی

دھڑکنیں بے تحاشہ تڑپنے لگیں

وہ فروٹ چاٹ کھانے میں مگن گنگناتی ہوئی ہال میں داخل ہوتے عادل سے جا ٹکرائی۔وہ آنکھیں پھاڑے کبھی عادل کو دیکھتی جسکی یونیفارم فروٹ چاٹ سے لت پت ہو چکی تھی تو کبھی باؤل کو دیکھتی جو فرش پر خالی پڑا تھا

او گاڈ یہ لڑکی اب میرے حواسوں پر سوار ہو گئی ہے جو یہاں بھی نظر آ رہی ہے۔۔۔عادل بڑبڑایا

ہائے اللہ میری فروٹ چاٹ۔۔۔۔۔امثال نے رونی صورت بنا کر کہا عادل جو ابھی سکتے میں تھا اسکی کی دہائی سن کر ہوش میں آیا۔تو یہ وہم نہیں ہے یہ آفت سچ میں میرے سامنے کھڑی ہے۔۔یہ یہاں کر کیا رہی ہے۔خدیجہ بیگم اسے بتا چکیں تھیں کہ راسم اور بچے آچکے ہیں۔۔جس طرح یہ یہاں گھوم رہی ہے کہیں یہ راسم چاچو کی بیٹی۔۔۔۔اوہ گاڈ۔۔۔اس سے آگے وہ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔اچانک اسکی نظر اپنے یونیفارم پہ پڑی۔۔اپنے یونیفارم کا حشر دیکھ کر اسے تپ چڑھی تھی

تم دیکھ کر نہیں چل سکتی نان سینس۔۔۔یونیفارم کا ستیاناس کر کہ رکھ دیا ہے

ہا۔۔۔۔۔۔۔مجھے نظر نہیں آتا۔۔ تمہیں تو آتا ہے نہ تم ہی دیکھ لیتے۔۔۔۔۔۔سارا میرا فروٹ چاٹ گرا دیا۔۔۔ہائے اللہ اب میں کیا کھاؤں گی۔۔۔ کہتے ہوئے وہ واپس اندر کی جانب بڑھی۔۔دوسرے پورشن پر لگی تصویروں میں وہ عادل کی تصویر کی تصویر دیکھ چکی تھی۔اور رامین سے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ عاصم تایا کا بیٹا ہے

ایک منٹ رکو۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

اوہ ہاں میں نے اپنا تعارف تو کروایا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔ہائے ایس پی۔۔۔میں امثال راسم شاہ۔ارے آپکی نئ دریافت شدہ کزن۔۔آپکی خالہ اور چاچو کی اکلوتی بیٹی۔۔۔لگتا ہے پہچانا نہیں۔۔۔خیر تم سناؤ کزن کیسے ہو۔۔۔۔امید ہے مجھے بھولے تو نہیں ہوگے۔۔۔امثال نے دل جلانے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتے ہوئے کہا اور اسے ہکا بکا کھڑا چھوڑ کر یہ جا وہ جا۔

اوہ گاڈ۔۔۔یہ۔۔۔یہ راسم چاچو کی بیٹی ہے تو اسکا مطلب جو اسکے ساتھ لڑکا تھا، اسکا بھائی وہ بھی انکا بیٹا ہے۔۔۔یہ حویلی بہت جلد پاگل خانے میں بدلنے والی ہے اور سب سے پہلے میں پاگل ہوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔اوہ گاڈ آپ میرے ساتھ یہ نہیں کر سکتے۔عادل آسمان کی طرف دیکھ کر بڑبڑایا تھا

تم اپنے چچا سے اور بچوں سے ملے ہو۔۔۔چینج کر کے وہ بی جان کے کمرے میں آیا تو انہوں نے پوچھا

جی بی جان چاچو سے ملا ہوں۔۔ ساریہ خالہ گھر پر نہیں ہیں تو ان سے نہیں مل سکا۔

ہاں وہ سامان لینے گئیں ہیں۔۔ یہ لوگ اب یہیں رہیں گے۔۔ بہت رہ لیا شہر میں۔۔ اب زندگی کے آخری دنوں میں میں اپنے سب بچوں کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا چاہتی ہوں بی جان نے بیڈ پر ٹانگیں سیدھی کرتے ہوئے جتنے آرام سے کہا تھا عادل کو اتنی ہی زور کا جھٹکا لگا تھا

کیا مطلب۔۔۔ عادل نے حیرانی سے کہا وہ لوگ یہاں رہیں گے تو وہ دونوں فتنے بھی یہاں رہیں گے اور ۔۔بس وہ جھر جھری لے کر رہ گیا

ارے بھئی وہ سب اب حویلی میں ہی رہیں گے ہمارے ساتھ۔۔ ب

کیوں۔۔۔ عادل نے بے ساختہ پوچھا

کیا مطلب کیوں۔۔۔ یہ انکا بھی گھر ہے اگر وہ سب نہ ہوا ہوتا تو ہم سب ساتھ ہی رہتے۔ بی جان نے سوچتے ہوئے کہا

نہیں بی جان وہ لوگ یہاں نہیں رہ سکتے۔۔ بے اختیار اسکے منہ سے نکلا

اے ہائے۔۔۔ کیا بول رہے ہو۔۔۔۔ کیوں نہیں رہیں گے اور تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے۔بی جان نے ناگواری سے کہا تو وہ کھسیا گیا

بی جان میں کب کہہ رہا ہوں کہ وہ نہ رہیں مگر وہ جڑواں فتنے یہاں نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔
اگر وہ یہاں رہیں گے تو ہم کہاں جائیں گے۔

لو بھلا ہم نے کہاں جانا ہے۔۔۔اور وہ کیوں نہیں رہیں گے۔۔۔۔جب راسم اور ساریہ یہاں رہیں گے تو وہ بھی تو ساتھ رہیں گے نہ۔

ٹھیک ہے پھر میں یہاں نہیں رہوں گا۔۔عادل نے سوچتے ہوئے کہا تو بی جان نے اسکی طرف دیکھا

باؤلا ہو گیا ہے کیا۔۔۔۔کیا بولے جا رہا ہے۔بی جان نے اسے گھورا

ابھی تک تو نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔لیکن اگر یہی صورت حال رہی تو بہت جلد ہو جاؤں گا۔۔

تو کبھی کچھ کہتا ہے تو کبھی کچھ۔۔۔۔۔نہ تو مجھے یہ بتا تیری طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے تجھے آرام کی ضرورت ہے۔۔۔نیند تیرے دماغ کو چڑھ گئی ہے۔۔۔۔بی جان نے اسے ٹوکا۔

بی جان آپ سمجھ نہیں رہیں ہیں کچھ ہی دنوں میں اس حویلی میں سکون نام کی چیز ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملے گی۔۔عادل کہ لہجے سے بے بسی چھلک رہی تھی

میں سب سمجھ رہی ہوں۔۔۔تو جا۔۔۔جا کہ سو جا۔پھر بات کریں گے اور ہاں باہر جا کہ کسی کے سامنے مت کرنا یہ بات ۔۔۔راسم اور سار یہ کیا سوچیں گے۔بی جان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ گہری سانس لے کر رہ گیا

چل بھئ عادل اپنا جگر ابڑا کر۔۔۔اپنے آپ سے کہتا ہوا بی جان کے کمرے سے نکل گیا دروازے کے باہر ہی اسے بازل مل گیا

ہائے ایس پی صاحب کیسے ہیں۔۔۔میں آپکا کزن بازل شاہ۔۔اس دن ہماری ملاقات ہوئی تھی نہ پولیس سٹیشن میں۔۔بازل نے مسکراتے ہوئے کہا۔کیا یاد دلوایا تھا بازل نے

میں ابھی بزی ہوں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔عادل کہتا جلدی سے اسکے پاس سے گزر گیا۔بازل کے ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ آئی تھی

ابھی وہ لاؤنج میں ہی پہنچا تھا کہ امثال سیڑھیوں سے اترتی دکھائی دی

اوہ گاڈ۔۔۔ناٹ اگین۔۔۔لگتا ہے اللہ جی بڑی محبت ہے آپکو مجھ ناچیز سے۔۔۔۔۔آسمان کی طرف دیکھ کر بڑبڑایا دل میں جل تو جلال تو کا ورد کرتا اسکے پاس سے گزرنے لگا مگر ہائے یہ قسمت۔۔

ہائے کزن۔۔۔کہاں بھٹکی ہوئی روحوں کی طرح گھوم رہے ہو۔۔۔۔۔کوئی لفٹ ہی نہیں۔۔اب تو رشتے داری بھی نکل آئی ہے۔۔پھر بھی اجنبیوں کی طرح نگاہیں جھکائے پاس سے گزر رہے ہو۔۔امثال نے مسکراتے ہوئے کہا۔ایک تو یہ ان بہن بھائیوں کی تپا دینے والی مسکراہٹ۔جی چاہتا ہے کہیں نوچ کر پھینک دوں وہ صرف سوچ کر رہ گیا کہنے کی ہمت نہیں کر پایا تھا

نہیں ایکچولی میں ریسٹ کرنے جا رہا ہوں پھر ملتے ہیں۔۔ابھی تم جاؤ۔عادل زبردستی مسکرایا

لو جی یہ کیا بات ہوئی۔۔۔جب بھی ملتے ہو جانے کا کہتے ہو ہائے ظالم۔۔۔اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا۔۔۔اس دن پولیس سٹیشن میں بھی جانے کا بول دیا تھا۔۔۔دونوں بہن بھائیوں نے اسکے زخم پھر سے ہرے کر دیے تھے

نہیں ایسی بات نہیں ہم پھر ملیں گے نہ۔۔اسے کہتا ہوا وہ جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھنے لگا

ساڈے حوصلے بلند رکھیں مالکا
دن چنگے ماڑے زندگی اچ آوندے رہندے نہیں

پیچھے اسے امثال کی آواز سنائی دی تھی۔

وہ بیڈ پر بیٹھی نیند میں جھول رہی تھی جب بازل اسکے کمرے میں آیا

مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔ایکسرسائز کرنے کا بلکل بھی موڈ نہیں ہے۔۔کچھ کرو۔۔۔۔بازل نے امثال سے کہا

ڑلے یار اٹھو نہ۔۔کچھ کرو۔۔۔۔بازل نے اسے جھنجھو

اچھا چلو۔۔۔وہ دونوں نیچے اترے تو شہریار چینج کر کہ ریڈی کھڑا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا

اسلام و علیکم اینڈ گڈ مارننگ بھائی۔۔۔امثال جمائی لیتے ہوئے شہریار کے گلے لگی تھی

گڈ مارننگ بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

۔

بھائی آپکو پتا ہے آپ ورلڈ کے بیسٹ بھائی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میں جانتا ہوں میری گڑیا مجھے اکثر بتاتی رہتی ہے۔۔۔۔۔شہریار نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔صبح صبح اس تعریف کا مقصد اس سے بہتر اور کون جان سکتا تھا۔۔

آپ نہ بہت اچھے ہو۔۔۔۔آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔سب سے اچھے بھائی اور دوست ہو۔۔۔آپ نہ عدی سے بھی اچھے ہو۔۔۔سچی میں لو یو ڈھیر سارا مچ۔۔امثال نے شہریار کا گال چوما۔۔۔۔۔بازل وہیں سیڑھیوں پہ بیٹھا نیند جھوم رہا تھا صبح صبح اس پیار کے مظاہرے پر سب حیران تھے سوائے ساریہ بیگم اور راسم صاحب کہ کیونکہ وہ دونوں جانتے تھے جب بھی ان دونوں کو جم سے چھٹی کرنی ہوتی تھی امثال ایسے ہی کرتی تھی

ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شہریار نے اسے نرمی سے خود سے الگ کیا

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

اگر تمہارا ہو گیا ہو تو جاؤ چینج کر کہ آؤ۔۔۔۔۔ آلریڈی تمہاری فلاپ ایکٹینگ کے چکر میں لیٹ ہو چکے ہیں۔ شہریار نے سنجیدگی سے کہا اس وقت نرمی دکھانے کا مطلب دونوں نے مزید پھیل جانا تھا

بھائی آپ نہ زرا بھی اچھے نہیں ہو۔ میں آپ سے بلکل بھی پیار نہیں کرتی۔ امثال نے منہ بسورا

اچھا مگر تھوڑی دیر پہلے تو کوئی کہہ رہا تھا کہ میں ورلڈ بیسٹ بھائی ہوں۔۔۔۔ عدی سے بھی زیادہ اچھا ہوں۔ لو یو۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ اب پتا نہیں کون تھا وہ۔۔ شہریار نے سوچتے ہوئے کہا

بھائی یار ہو گا کوئی پاگل، نان سینس۔۔۔۔۔ ایڈیٹ۔۔۔ آپ کیوں سیریس لے رہے ہیں۔۔ بازل نے امثال کو ناکام ہوتے دیکھ کر اپنی کچھ بھڑاس نکالنی چاہی

میری نو بجے میٹینگ ہے مجھے آفس جلدی جانا ہے تم لوگوں کے پاس صرف پندرہ منٹ ہیں۔۔ چینج کر کہ آؤ۔ امثال پیر پٹختی اوپر چل دی پہلی سیڑھی سے واپس پلٹی

بھائی ہم لوگ اس وقت گاؤں میں ہیں یہ شہر تو نہیں ہے نہ۔۔۔یوں صبح صبح جاگنگ کے لیے جائیں گے تو لوگ کیا سوچیں گے ۔۔۔امثال نے اپنی طرف سے سمجھداری کا شاندار مظاہرہ کیا تھا تو بازل نے بھی جھٹ ہاں میں ہاں ملائی۔۔مگر بھول گئے کہ مقابل بھی انکا دس سال بڑا بھائی ہے

تم لوگوں سے کس نے کہا کہ ہم لوگ باہر جارہے ہیں۔۔عادل کا یہاں اپنا جم ہے ہم لوگ وہیں جارہے ہیں اور پانچ منٹ مزید تم لوگ ضائع کر چکے ہو اب صرف دس منٹ ہیں

پر بھائی دس منٹ میں کیسے تیار ہوں گے منہ دھونا،برش کرنا چینج کرنا وغیرہ وغیرہ

پانچ منٹ۔۔شہریار نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پانچ منٹ مزید کم کر دیے تھے

اچھا اچھا سیریس کیوں ہو رہے ہیں جارہے ہیں نہ چلو بازی اور وہ دونوں اوپر کی جانب بھاگے

آرام سے گر جاؤ گے۔۔۔اور پانچ منٹ کا مطلب پانچ منٹ ہی ہیں۔۔۔شہریار نے پیچھے سے آواز دی تھی اور وہیں ٹہلنے لگا۔۔ٹھیک چار منٹ بعد وہ دونوں اسکے سامنے کھڑے تھے۔شہریار بیٹھ کر دونوں کے شولیس باندھنے لگا ویسے تو بازل خود بھی باندھ لیا کرتا تھا اور شہریار کی غیر مجودگی میں امثال کے بھی باندھ دیتا تھا لیکن جب امثال ہوتی تو بقول اسکے وہ برابری کا قائل ہے اسے بھی وہی پروٹوکول چاہئے جو امثال کو ملتا ہے

بازی ژلے کم از کم اپنے شولیس تو خود باندھ لیا کرو۔کچن سے نکلتی ساریہ بیگم نفی میں سر ہلا کر رہ گیں

اس دو نمبر ایس پی کا یہ جم نہیں بچتا میرے ہاتھوں۔۔۔امثال نے دانت پیستے ہوئے بازل کے کان میں سرگوشی کی

واؤ۔۔۔کیا جگہ ہے۔۔۔اللہ ہر بری نظر سے بچائے امثال نے جم میں داخل ہوتے ہوئے کہا

ہاں پر اب کیا کیا جا سکتا ہے اب تو پڑ گئی نہ۔۔بازل نے مسکراتے ہوئے کہا

چلو بچے سٹارٹ کرو اور کوئی شرارت نہیں۔عادل کا جم ہے وہ کیا سوچے گا۔۔ آرام سے ورک آؤٹ ختم کرو شاباش۔۔شہریار نے کہا تو دونوں نے فرماں برداری سے سر ہلا دیا

ویسے ماما صیح کہتیں ہیں جب تم دونوں یوں فرمابرادری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے سر ہلاتے ہو نہ تو پتا نہیں کیوں مشکوک لگتے ہو۔

ماں ہیں نہ۔۔۔۔ہمیں اچھے سے جانتی ہیں امثال نے ہنسی تھی

ویسے بھائی کیا یہ جم رات کو بھی کھلا رہتا ہے۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے کہ کوئی تالا وغیرہ نہیں ہوتا یہاں پر۔۔۔امثال نے خاصے مصروف سے انداز میں پوچھا۔جیسے اسنے یہ بات صرف ٹائم پاس کے لیے پوچھی ہو۔شہریار نے اسکی طرف دیکھا لیکن اسکو انہماک سے رننگ کرتے دیکھ کر کوئی نتیجہ اخذ نہ کر سکا

چونکہ یہ عادل کا جم ہے تو کوئی فضول میں اس طرف آنے کی جرات نہیں کر سکتا۔امان بتا رہا تھا کہ گھر میں اور ملازموں پر خاصا رعب ہے اسکا۔۔اور گھر کی خواتین کو تو اس طرف آنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔۔گھر کے باقی لڑکے بھی آتے جاتے رہتے ہیں سو یہ روم ہر وقت کھلا ہی ہوتا ہے۔شہریار کی بات سن کر امثال نے بازل کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں مٹکائیں

تو بھائی جب گھر کی خواتین کو یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے تو مجھے کیوں لائے ہیں۔۔۔۔۔آپکو نہیں لانا چاہئے تھا۔۔اگر اس یس پی مجھے ڈانٹ دیا تو پھر آپکو پتا تو ہے میں کتنی معصوم سی ہوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے لگتی ہوں۔۔۔میں کل سے نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔ہاں یہ ٹھیک ہے میں نہیں آؤں گی۔۔امثال نے ڈرپوک ہونے کا ثبوت دینے کے لیے رونی صورت بنائی اور نہ بہنے والے آنسو بھی صاف کیے۔۔اسکی معصوم اور ڈرپوک والی بات سن کر شہریار اور بازل نے قہقہ لگایا

ارے میرا بچہ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔تم شہریار راسم شاہ کی بہن ہو کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ تمہیں ڈانٹ سکے ۔۔۔شہریار نے اسکے انداز میں ہی جواب دیا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

چلو بازی شروع ہو جاؤ۔اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔۔سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے ایسے میں دو جیالے اپنے مشن جم کی تباہی پر نکلے ہوئے تھے

کچھ بھی بچنا نہیں چاہئے لیکن خیال رکھنا زیادہ نقصان نہ ہو بس اتنا ہو کہ دس پندرہ دن سکون سے نکل جائیں باقی کا پھر دیکھ لیں گے۔۔امثال نے کہا تو بازل نے سر ہلا دیا۔دس منٹ میں وہ لوگ اپنا کام کر چکے تھے

ہو گیا۔۔۔بازل نے ہاتھ جھاڑے

کچھ رہ تو نہیں گیا نہ۔۔ایک بار پھر دیکھ لو آخر کو سر پر کفن باندھ کر نکلے ہیں۔ایسا نہ ہو کچھ بچ جائے۔امثال نے دوبارہ ہدایات دیں

ویسے بازی اور کسی کو پتا چلے نہ چلے ماما کو ضرور چل جائے گا اس صورت میں زیادہ ڈانٹ تو نہیں پڑے گی نہ۔۔

کم آن ڑلے ڈارلنگ نیند اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے

لو جی ایس پی صاحب ہم نے تو کوشش کی تھی کہ اسکے بغیر ہی کام چل جائے مگر کیا کر سکتے ہیں۔۔مقدر کا لکھا کون ٹال سکتا ہے۔۔اب نہ ہو گا جم نہ ہو گی ایکسر سائز۔۔۔۔دونوں کی اپنی ہی کہاوتیں ہوتی تھیں۔ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے دونوں باہر نکل گئے

عادل صبح صبح جم میں داخل ہوا تو روم کی صورت حال دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ساری مشینری بکھری پڑی تھی۔کچھ کے بیلٹ ٹوٹے پڑے تھے تو کچھ کے نٹ کھلے ہوئے تھے۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے چوری کی واردات کی گئی ہو اگلے ہی لمحے وہ تن فن کرتا حویلی کے اندر موجود تھا

کس کی ہمت ہوئی ہے جم میں چھیڑ چھاڑ کرنے کی۔۔۔عادل نے دھاڑتے ہوئے پوچھا تو سب گھر والوں اور ملازموں کو سانپ سونگھ گیا۔ سبھی اسکے غصے سے خائف رہتے تھے

دھاڑ کی آواز سن کر بازل اور امثال بھی روم سے نکل آئے تھے جاگ تو پہلے ہی گئے تھے اور باہر سے آنے والی دھاڑ کے ہی منتظر تھے، لیکن خود کو سوتا ظاہر کرنے کے لیے پہلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر جمائیاں لینے لگے

بازی جاؤ اور جا کہ پوچھو کہ کیا ہوا ہے۔امثال نے بازل کو کہنی ماری

میں نہیں جا رہا دیکھو نہ شیر کی طرح دھاڑ رہا ایس پی۔۔۔۔۔اگر اسے پتا چل گیا نہ تو میں تو گیا دنیا سے۔۔بازل نے عادل کے تاثرات دیکھتے ہوئے سرگوشی کی

بازی چول انسان۔۔۔۔۔مرد بنو مرد۔۔۔امثال نے اسے اکساتے ہوئے کہا

نہ بابا نہ۔۔۔تم مجھے آج کا دن عورت ہی رہنے دو۔۔۔میں اس وقت اپنی مردانگی ثابت کرنے کے لیے شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈال کر خود کی موت یقینی نہیں بنانا چاہتا۔بازل نے ٹکا سا جواب دیا

دفع ہو میں خود ہی جاتی ہوں۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں کون گیا تھا جم میں۔عادل نے دوبارہ پوچھا تھا

اللہ کے بندے کوئی گیا ہو گا تو ہی کوئی جواب دے گا نہ۔۔۔امثال بڑبڑاتی ہوئی نیچے آئی

کیا ہوا ہے شہری بھائی کیوں صبح صبح شور مچا ہوا ہے۔سکون سے سونے بھی نہیں دیتے۔۔امثال نے آخری سیڑھی پر رک کر زبردستی کی جمائی لیتے ہوئے کہا۔شہریار نے امثال اور بازل کی طرف غور سے دیکھا لیکن دونوں کے نارمل تاثرات دیکھ کر کسی حد تک پر سکون ہو گیا

کچھ نہیں گڑیا تم جاؤ اپنے روم میں۔۔۔شہریار نے کہا تو وہ کندھے اچکاتی واپس جانے کے لیے پلٹی

رکو ایک منٹ۔۔عادل نے چونکتے ہوئے کہا اس کے زہن میں اسکے تھانے کا حشر گھوما تھا جو جم کی حالت سے مختلف نہ تھا

یہ سب تم دونوں نے کیا ہے نہ۔۔۔عادل نے غصیلے لہجے میں کہا

کیا سب۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔کچھ پتہ بھی تو چلے۔۔۔امثال نے بھی انجان بننے کی حد کر دی

انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔جم میں توڑ پھوڑ تم دونوں نے کی ہے نہ۔۔عادل نے سختی سے کہا

ہا۔۔۔۔۔۔ہم آپ کو کہاں سے غنڈے لگتے ہیں جو توڑ پھوڑ کرتے کریں گے۔۔امثال نے منہ پر ہاتھ رکھا

شٹ اپ میں جانتا ہوں ہوں یہ تم دونوں کا کام ہے۔عادل نے غرایا

آپ۔۔۔۔آپ ہم پر الزام لگا رہے ہیں۔تاکہ ہمیں یہاں سے بھیج سکیں۔۔۔۔آپ چاہتے ہی نہیں ہیں نہ کہ ہم یہاں رہیں۔۔۔۔۔ہمیں یہاں سے نکالنا چاہتے ہیں تو ویسے ہی کہہ دیں۔۔۔۔۔ہم چلے جاتے ہیں یوں الزام تو نہ لگائیں ۔۔۔۔۔دادو آپ دیکھ رہی ہیں نہ کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہے انہوں نے خود ہی توڑ پھوڑ کی ہے اور ہمارے سر پر منڈھ رہے ہیں۔۔۔ہم آپکو ایسے لگتے ہیں۔موٹے موٹے آنسو آنکھوں سے نکل کر قطار در قطار گالوں پر بہہ رہے تھے۔وہ بات کرتے کرتے شاہ بی بی کے سینے جا لگی۔۔بازل تو اسکی شاندار ایکٹینگ دیکھ کر دل ہی دل میں اسکو سارے ایوارڈ دے چکا تھا

جسٹ شٹ اپ۔۔ڈرامے بازی بند کرو۔۔خوب جانتا ہوں میں تمہیں۔عادل نے اسکو بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے شاہ بی بی سے الگ کرتے ہوئے کہا۔۔اور یہیں پر شہریار کی بس ہوئی۔اسکے آنسو اور عادل کی سختی دیکھ کر وہ آگے بڑھا

چھوڑو اسے۔۔یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔جب وہ کہہ رہی ہے انہوں نے نہیں کیا ہے،تو سختی سے بات کرنے کیا تک بنتی ہے اور اگر پھر بھی تمہیں مسئلہ ہے،تو میں ریپیر کروا دوں گا،شہریار نے امثال کو ساتھ لگاتے ہوئے عادل سے سرد لہجے میں کہا

بھائی ہم یہاں نہیں رہیں گے۔۔۔ہم آج ہی واپس چلے جائیں گے امثال نے بازل کو آنکھ ماری تو بازل نے جواب میں اسے ایک تگڑی سی مسکراہٹ پاس کی۔۔امان اور دریاب جو امثال کو ہمدردی سے دیکھ رہے تھے اسے بازل کو آنکھ مارتا اور بازل کی جوابی مسکراہٹ دیکھ کر دھچکا لگا۔دونوں نے بے اختیار ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ایک پل لگا تھا انہیں بات سمجھنے میں۔وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئے

ہاں میرا سوہنا بیٹا ہم نہیں رہیں گے یہاں۔۔شہریار نے اسکے آنسو صاف کیے

آج ہی واپس جائیں گے۔۔۔۔امثال نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا

ہاں آج ہی جائیں گے۔۔۔شہریار نے اسکو اپنے ساتھ لگائے اوپر کی جانب بڑھا

رکو بیٹا کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اور عادل کیا تم ہر وقت عدالت لگا کہ بیٹھ جاتے ہو چلو سوری کرو بہن کو ۔۔۔دیکھو کیسے رو رہی ہے۔۔۔خدیجہ بیگم نے عادل کو گھر کا

ارے چھوڑیں نہ آپا ہو جاتا ہے بچے ہیں سارہ بیگم امثال کو گھورا انہیں ایک سو ایک فیصد یقین تھا کہ یہ سب کیا دھرا انکی اولاد کا ہی ہے

عادل مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی شاہ بی بی نے کہا سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے مدد طلب نظروں سے شاہ بابا اور عاصم شاہ کی طرف دیکھا تو انکو بھی خود کو گھورتا پایا تو وہ سلگ کر رہ گیا

بیٹا خیال رکھا کرو۔۔بہنوں سے ایسے بات نہیں کرتے ہیں میں پہلے بھی کئی بار منع کر چکی ہوں خدیجہ بیگم کے کہا تو وہ جل کر رہ گیا مطلب حد ہو گئی اس پر کسی کو یقین ہی نہیں ہے۔۔اور وہ کل کی آئی چھٹانک بھر کی لڑکی کے لیے سب اسے ہی گھورے جا رہے ہیں
ایک بار تم میرے ہاتھ لگو۔۔بڑبڑاتا ہوا وہ کمرے کی جانب بڑھا۔

آجاؤ..عادل چینج کر کہ نکلا تو دروازے پر دستک ہوئی

تم---شہریار کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر کہا

سوری یار---------------شہریار نے عادل کے پاس آتے کہا

کس بات پر--

میں نے نیچے تم سے روڈلی بات کی مجھے احساس ہے اس بات کا----

اوہ اچھا--شکر ہے تمہیں احساس تو ہوا-عادل نے طنزیہ لہجے میں کہا

آئی نو یار میں جانتا ہوں میں نے مس بیہیو کیا تمہارے ساتھ-اور یہ بھی جانتا ہوں جم کا حشر بھی دونوں نے ہی کیا ہے-لیکن یار اس وقت وہ بری طرح سے رو رہی تھی اور میں نہیں دیکھ سکتا اسکو یوں روتا--سو پلیز ان دونوں کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں--اور مشینیری بھی ٹھیک کروا دوں گا-تم انکے لیے اپنے دل میں میل مت رکھنا پلیز--شہریار نے بے چینی سے پیشانی مسلتے ہوئے کہا تو عادل نے گہری سانس لی

اچھاٹھیک ہے تم معافی مت مانگو۔۔۔ تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں خود دیکھ لوں گا۔عادل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

تھینک یو یار۔۔اور ہاں ژلے بازی بھی تم سے سوری کر لیں گے۔شہریار کہتا ہوا باہر نکل گیا

کر ہی نہ لیں سوری اس نے کڑھتے ہوئے سوچا تھا

شہری بھائی کیا کر رہے ہیں۔دیکھیں میں نوڈلز بنا کر لائی ہوں۔۔۔آجائیں کھاتے ہیں۔۔امثال نے لاونج میں کام کرتے شہریار کے پاس آئی

امثال تم دیکھ رہی ہو نہ میں اس وقت بزی ہوں تنگ مت کرو۔۔شہریار نے سنجیدگی سے کہا تو وہ ششدر رہ گئی۔شہریار اسکو امثال تب ہی کہتا تھا جب وہ اس سے ناراض ہوتا

بھائی۔۔۔بھائی آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔امثال نے پوچھا لیکن شہریار ہنوز لیپ ٹاپ پر جھکا کام کر تا رہا

بھائی میں آپ سے بات کر رہی ہوں آپ ناراض ہیں۔۔امثال نے بے چینی سے اسکا بازو ہلایا

تو کیا نہیں ہونا چاہئے۔۔۔۔ تم لوگوں نے جو حرکت کی ہے۔۔ اگر میں نے صبح تمہاری حمایت کی تھی تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ مجھے پتا نہیں کہ وہ سب کس نے کیا ہے۔۔۔۔۔ میں نے تم لوگوں کو یہ تو نہیں سکھایا۔۔ کتنی شرمندگی اُٹھانی پڑی ہے مجھے عادل کے سامنے۔۔۔۔ شہریار نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوا

کیوں کیا تھا۔۔۔ جب میں نے منع کیا تھا کہ کوئی شرارت نہیں کرنی تو پھر۔۔۔۔

سوری بھائی۔ امثال نے سر جھکایا

تمہارے سوری کرنے سے اسکا نقصان پورا ہو جائے گا۔ شہریار نے ابکی بار تھوڑا سختی سے کہا تو اسکے کب کے رکے آنسو رواں ہو گئے شہریار نے آنکھیں بند کر کہ گہری سانس لی

سوری بھائی آئیندہ نہیں کریں گے امثال نے روتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تو اسنے رخ موڑا۔ وہ کہاں اسکو روتا دیکھ سکتا تھا لیکن اس وقت اسکو ڈھیل نہیں دینا چاہتا تھا

سوری مجھے نہیں عادل کو جا کہ کہو۔ اور تب تک مجھ سے بات مت کرنا جب تک تم اس سے سوری نہ کر لو۔ اور بازل کو بھی کہہ دینا۔۔۔۔ شہریار اسے کہتا دوبارہ لیپ ٹاپ اُٹھا چکا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ جا سکتی ہے۔ وہ روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

سوری گڑیا یہ ضروری تھا۔۔ پیچھے شہریار نے اپنی نم آنکھیں صاف کی اور لیپ ٹاپ آف کر دیا۔

اپنے کمرے میں جا کہ وہ کافی دیر تک روتی رہی خوب سارا رو لینے کے بعد واش روم میں جا کہ منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اپنی حالت درست کی۔ اور کمرے سے نکل گئی اسکے کمرے میں جھانکا تو وہ کمرے نہیں تھا ملازمہ سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ سٹڈی روم میں ہے اور امان اور شہریار بھی وہیں ہیں۔۔ چلو اچھا ہے بھائی کے سامنے سوری کر لوں گی وہ سوچتے ہوئے نیچے آئی سٹڈی روم کے باہر جا کہ اسے نئے سرے سے غصہ چڑھا تھا آخر کو اسکی وجہ سے اسکا بھائی ناراض ہو گیا تھا۔ خود کو کنٹرول کرتے ہوئے اس نے دھاڑ سے دروازہ کھولا اور آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہو کر صوفے پر بیٹھے فائل سٹڈی کرتے عادل کے سر پر جا کھڑی ہوئی۔ وہ جو مگن انداز میں کسی کیس فائل دیکھ رہا تھا۔ اس اچانک پڑنے والی افتاد پر اچھل کر رہ گیا ۔فائل ہاتھ سے گرتے گرتے بچی اسکو اپنے سامنے دیکھ کر اس نے گہری سانس لی

سوری کرنے آئی ہوں۔۔ امثال نے ایک پاؤں صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر رکھا اور کہنی گھٹنے پر ٹکا کر اسکی طرف جھکتے ہوئے چبا چبا کر کہا۔ انداز وارن کرنے والا تھا۔ اس نے ایک نظر اسکے پاؤں کی طرف دیکھا پھر اسکی شعلے اگلتی آنکھوں کو۔۔

شہریار نے اپنی مسکراہٹ دبائی جانتا تھا اسکا غصہ بھی عادل پر نکلے گا۔

تم سوری کرنے آئی ہو یا دھمکانے۔۔۔ عادل نے بے ساختہ پوچھا تھا

میری کیا مجال جو میں ایس پی عادل عمر شاہ کو دھمکا سکوں۔۔ بحر حال میں نے جو آپکی شان میں گستاخی کی اس کے لیے میں دل کی گہرائیوں سے آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ پلیز مجھے معاف کر دیجیے گا۔ اور اپنے کزن کو بھی بتا دیجیے گا کہ آپ مجھے معاف کر چکے ہیں۔۔۔ میں تا عمر آپکی احسان مند رہوں گی۔۔ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے امثال نے کہا اور جس رفتار سے آئی تھی اسی سے واپس لوٹ گئی پیچھے وہ جھر جھری لے کر رہ گیا۔

یار شہری آج کے بعد کچھ بھی ہو جائے تم اسے سوری کرنے کا نہیں بولو گے۔۔۔ میں باز آیا ایسی سوری سے۔۔۔ میرا دل ابھی تک دھڑک رہا ہے۔ عادل کے بیچارگی سے دل پر ہاتھ رکھ کر کہنے پر امان کا کب کا رکا قہقہ بلند ہوا تھا

سٹڈی کے دروازے پر کھڑی زروا الٹے قدموں پلٹی آخر کو اسے سب کو بتانا تھا

امثال تیز تیز قدموں سے باہر نکلی شہریار کی کافی لے کر آتی ساریہ بیگم دیکھ کر رکی

ماما آپکے بیٹے نے اس دو نمبر جعلی ایس پی کے لیے مجھے ڈانٹا ہے میں بھی اب بات نہیں کروں گی ان سے۔۔ انکے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی نہیں کھاؤں گی۔۔ اپنے شو لیس بھی خود ہی باندھ لوں گی اور۔۔۔ اور انکے آفس بھی نہیں جاؤں گی۔۔ ساریہ بیگم سے کہتی یہ جا وہ جا

تمہارے لیے پیغام ہے شہری۔۔۔ ساریہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کافی شہریار کو پکڑائی

سن چکا ہوں۔۔۔ آپ فکر مت کریں میں منا لوں گا شہریار نے ہنستے ہوئے کہا

آپی کیا کر رہی ہیں۔۔۔میرے پاس ایک مزے کی خبر ہے آپ لوگ سنیں گی تو حیران رہ جائیں گیں۔زروا نے چھکتے ہوئے کہا

کیوں ایسی کیا بات ہے جو تم اتنی پرجوش ہو رہی ہو۔۔رامین نے مسکراتے ہوئے پوچھا

ارے آپی آپ سنیں تو۔۔۔آپکو پتا ہے میں ابھی عادل لالہ کی درگت بنتے دیکھ کر آئی ہوں۔۔۔زروا نے بلا آخر بلی تھیلے سے نکالی تھی

واٹ عادل لالہ کی درگت۔۔۔امپوسبل۔۔۔۔۔زروا چندا کتنی بار کہا ہے لمبی لمبی مت چھوڑا کرو۔۔شامین نے اسے ٹوکا

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ابھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آرہی ہوں۔۔۔امثال آپی کے ہتھے چڑھے ہوئے تھے۔آپکو پتا ہے جم میں جو بھی ہوا وہ امثال آپی اور بازل لالہ نے کیا ہے شائد اسی بات پر وہ سوری کر رہیں تھیں۔۔اور سوری بھی اس انداز میں کر رہی تھیں کہ صاف لگ رہا تھا کہ وہ دھمکا رہیں ہیں اور آپکو پتا عادل لالہ آگے سے کچھ نہیں بولے بس آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔

ایسا ہو کیسے سکتا ہے عادل لالہ اور کسی کی باتیں سن لیں وہ بھی ایک لڑکی۔۔ہو ہی نہیں سکتا سانیہ نے نفی میں سر ہلایا

ارے سانی تمہیں یاد نہیں اس دن امان بھی بتا رہا تھا کہ عادل پہلے بھی انہیں بھگت چکا ہے۔۔ ابکی بار رمل نے کہا

لگتا ہے سانیہ تمہاری دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔۔ رامین نے ہنستے ہوئے کہا

تم کتنی بد تمیز ہو ہمیں نہیں بتا سکتی تھی۔۔ ہم بھی دیکھ لیتے۔۔ اچھا اور بتاؤ کیا ہوا وہاں پر۔۔۔ سانیہ نے اشتیاق سے پوچھا تو زروا اٹھ کر امثال کے انداز میں کھڑی ہو کر انہیں بتانے لگی۔

اگلی صبح وہ خود ہی تیار ہو کر ایکسرسائز کے لیے نیچے آ گئی تھی سیڑھیوں پر کھڑے شہریار کی طرف دیکھے بغیر اسکے پاس جا کھڑی ہوئی۔ اسکا انداز دیکھ کر شہریار بے اختیار مسکرا دیا۔ شہریار اپنے شہر والے جم کی مشینری عادل کے بہت منع کرنے کے باوجود حویلی میں شفٹ کر چکا تھا

نصیب دشمناں طبعیت اور موڈ دونوں خراب لگتے ہیں۔۔ سیڑھیاں اترتے بازل نے ہانک لگائی۔ لیکن کوئی جواب نہ پا کر تشویش سے شہریار کی طرف دیکھا تو اس نے سر ہلا دیا

آج ہم جم نہیں جا رہے ہیں آؤ کہیں باہر چلتے ہیں۔ شہریار نے امثال کی طرف ہاتھ بڑھایا جو اس نے منہ بناتے ہوئے پکڑ لیا۔ وہ جانتا تھا جتنا بھی اس سے ناراض صبح وہ اسکا ہاتھ ہیں جھٹکے گی۔ باہر نکلتے ہی اس نے بازل کو اشارہ کیا تو وہ آگے چلا گیا۔ آتے جاتے لوگ ان دونوں کو دیکھ کر حیران تھے۔۔ ان لوگوں نے کہاں شاہ فیملی کے بچوں اسپیشلی لڑکیوں کو یوں باہر دیکھا تھا۔ تھوڑی سی واک کے بعد شہریار نے اس ایک درخت کے نیچے بٹھایا اور خود بھی اسکے پاس بیٹھ گیا

میرا بیٹا ناراض ہے مجھ سے ۔۔ شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا تو اس نے منہ بسورتے ہوئے رخ موڑا

اچھا ادھر میری طرف تو دیکھو نہ ۔۔ شہریار نے اسکا رخ اپنے طرف کیا

آپ نے اس دو نمبر، جعلی اور کھڑوس ایس پی کے لیے مجھے ڈانٹا ۔۔۔۔۔ ڈانٹا تو چلو ایک طرف آپ ناراض ہو گئے تھے ۔۔ امثال نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھا

دیکھو بھائی کی جان ۔۔۔ وہ ضروری تھا ۔۔۔ میں نہیں چاہتا کوئی میری گڑیا کے لیے اپنے دل میں میل رکھے یا پھر تمہارے بارے میں کوئی غلط سوچے ۔۔۔ سوہنے یہ گاؤں ہے ۔۔ یہاں پر لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو نوٹ کرتے ہیں ۔۔ بھلا سوچو مجھے کیسا لگتا جب کوئی مجھے کہتا کہ شہریار کی بہن بدتمیز ہے ۔۔ تم سمجھ رہی ہو نہ میری بات ۔۔۔ پہلے کبھی ڈانٹا یا منع کیا ہے کسی بات سے ۔۔۔۔ شہریار نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

آپ کو پتا ہے میں اتنا روئی تھی ۔۔۔ امثال نے آنکھیں پھیلائیں

سوری بھائی کی جان ۔۔ دوبارہ نہیں ڈانٹوں گا ۔۔۔ شہریار نے اسے اپنے ساتھ لگایا

اگر صلح ہو گئی ہو تو گھر چلیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے رات بھی کھانا نہیں کھایا تھا ۔۔ بازل نے انٹری ماری

کیوں تم نے کیوں نہیں کھایا تھا امثال نے حیرانی سے پوچھا

کیوں کہ تم نے نہیں کھایا تھا نہ۔۔۔۔۔ ماما نے مجھے بتایا تھا کہ آپ دونوں کی کٹی چل رہی ہے۔۔۔ بازل نے اسکا گال کھینچا

ویسے راز کی بات بتاؤں۔۔۔ میں نے بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔ دونوں نے یک زبان ہو کر کہا

کیوں کہ میرے ٹوئنز نے نہیں کھایا تھا نہ۔۔۔ شہریار ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیے

ان تینوں کو ہنستا مسکراتا اندر آتا دیکھ کر ساریہ بیگم دل ہی دل میں انکی نظر اتارتی کچن کی طرف بڑھی کیونکہ وہ جانتی تھی ابھی شور مچ جائے گا ناشتے کا۔

عدی تم کب آئے۔۔ امثال نے اسکے گلے لگی

بس ابھی ابھی آیا ہوں تم تو یہاں آ کہ بھول ہی گئی ہو میں نے سوچا میں مل آوں۔۔ عدید نے اسکی پیشانی چومی

تمہیں پتا تو ہے ہماری یونی سٹارٹ ہو چکی ہے اسائنمنٹس بھی ملنا شروع ہو گئی ہیں تو ٹائم ہی نہیں ملتا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ دل لگ گیا ہے تم لوگوں کا یہاں۔۔۔عدید نے اس سے پوچھا

ہاں۔۔۔۔آپکو تو پتا ہے ہم کہیں بھی اپنا دل لگا لیتے ہیں۔

یہ تو ہے۔۔عدید ہنسا تھا۔

کیسی ہیں بڑی مام۔۔سار یہ بیگم لاؤنج میں داکل ہوئی تو عدید نے کھڑے ہوتے پوچھا

میں ٹھیک ہوں فار یہ کیسی ہے اسکو بھی لے آتے سار یہ بیگم نے کہا

ایکچولی انکی طبعیت تھوڑی خراب تھی اس لیے نہیں آسکیں۔

کیوں کیا ہوا اسے۔

وہی بلڈ پریشر اور فیور کئی بار کہہ چکا ہوں کہ ٹیسٹ کروالیں لیکن ہر بار منع کر دیتیں ہیں۔۔

چلو اللہ خیر کرے گا۔۔اچھا تم کھانا تو کھا کہ جاؤ گے نہ۔

نہیں بڑی ماما مجھے ابھی جانا ہے کچھ سٹاف ہائیر کرنا ہے تو ابھی ایک گھنٹے بعد انٹرویو لینے ہیں۔۔۔۔میں پھر آؤں گا ۔۔۔۔۔ابھی بس یہ بازل اور ژلے سے ملنے آگیا۔عدید نے کہا

ارے واہ عدی۔۔۔۔ آج آپکے ساتھ میں بھی انٹرویو لوں گی۔۔۔۔میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں ا۔۔مثال نے چہکتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے تم تیار ہو کہ آجاؤ پھر چلتے ہیں۔۔

ہرگز نہیں سکون سے بیٹھو۔۔۔۔۔۔ایک تو ہر جگہ تمہیں جانا ہوتا ہے اور ان کو بھی دیکھو فوراً لے کے جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی تم نے شائد ٹھیک سے سنا نہیں عدید نے سٹاف ہائیر کرنا ہے فائیر نہیں جو تمہیں ساتھ لے جائے۔۔عدید کے فوراً ہامی بھرنے پر ساریہ بیگم تپ گئیں تھیں

کچھ نہیں ہوتا یار بڑی ماما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس میں نے کہہ دیا نہ عدید کہ یہ نہیں جائے گی تو نہیں جائے گی۔اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا ساریہ بیگم نے اسے ٹوکا

سوری۔۔۔۔۔۔۔۔عدید نے کان پکڑا

اچھا ٹھیک نہیں جاتی امثال نے احسان کرنے والے انداز میں کہا اور دوبارہ سے اسکے ساتھ باتوں میں مگن ہو گئی

ہائے ڈی جے خالہ کیا کر رہی ہیں امثال نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے چولہے کے پاس کھڑی خدیجہ بیگم سے کہا رمل اور سانیہ نے اسے حیرت سے دیکھا

امثال تمیز کرو خالہ ہیں تمہاری، ہم عمر نہیں ہیں۔ کس طرح سے بات کر رہی ہو سار یہ بیگم نے اسے گھورا

اوہو امثال کی ماں میں کب بد تمیزی کر رہی ہوں میں نے تو انہیں انکے نیم سے پکارا ہے وہ میں نے نہ ایک ناول میں پڑھا تھا ایک لڑکی کا نام خدیجہ ہوتا ہے تو سب پیار سے اسے ڈی جے کہتے تھے آج سے میں بھی بلکہ ہم سب انہیں اسی نام سے پکاریں گے۔ امثال نے لاڈ سے سار یہ بیگم کے گلے باہیں ڈالیں

تائی جان آپ کیا بنا رہیں ہیں۔۔۔ ارے واہ۔۔۔ بھنڈی مزہ آجائے گا۔۔ امثال نے چمچ سے سالن نکال کر منہ میں ڈالا تو وہ اسکا انداز دیکھ کر ہنس دیں جبکہ سار یہ بیگم سر جھٹک کر رہ گئیں

اچھا فوزیہ ڈارلنگ میں نے نہ حویلی کی پچھلی طرف بھی ایک بڑا سا کچن دیکھا ہے وہ کس کے استعمال میں ہے امثال نے سلاد بناتی رمل کے آگے سے سلاد کا ٹکڑا اٹھایا

بیٹا یہ کچن گھر کے لوگوں کے لیے اور اگر زیادہ لوگوں کا کھانا بنانا ہو کوئی تقریب وغیرہ ہو یا کوئی بڑی دعوت ہو تو وہ والا کچن تب استعمال کیا جاتا ہے اور اس کچن میں کھانا وغیرہ ہم خود ہی بناتے ہیں جبکہ باہر والے میں ملازم کھانا بناتے ہیں۔۔ فوزیہ بیگم نے اسے تفصیل بتائی تو اس نے سر ہلا دیا

صبح۔۔رمل سے سلاد ایک پلیٹ میں ڈلوا کر باہر نکل گئی

سوری بھابی، خدیجہ آپا اگر کوئی بات بری لگی ہو تو یہ ایسے ہی بولتی رہتی ہے۔سار یہ بیگم نے صفائی دینا چاہی

ارے کوئی بات نہیں اس میں برا لگنے والی کیا بات ہے اس نے کونسا ہم سے کوئی بد تمیزی کی ہے۔۔فوزیہ بیگم نے کہا تو خدیجہ بیگم نے بھی تائید کی

خدیجہ وہ مرچی والا ڈبی دینا۔۔۔فوزیہ بیگم نے کہا

ارے ممانی جان خدیجہ نہیں،ڈی جے کہیں ابھی امثال کہہ کہ تو گئی کہ ڈی جے کے نام سے بلایا جائے۔۔۔رمل نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس دیں

بھویہ بازل کہاں ہے۔۔۔۔اور امثال بھی کب سے نظر نہیں آئی۔بی جان نے سار یہ بیگم سے پوچھا

پتہ نہیں بی جان یہیں کہیں ہو گا۔۔اور امثال بھی اسی کے ساتھ ہو گی۔۔یہ جہاں بھی جاتے ہیں اکھٹے ہی جاتے ہیں۔سار یہ بیگم نے جواب دیا

سنو تم نے بازل اور امثال کو کہیں دیکھا ہے۔۔سار یہ بیگم نے سامنے سے آتی ملازمہ سے پوچھا

جی بی بی وہ دونوں گیٹ کے پاس کھڑے تھے۔شائد کہیں باہر جا رہے تھے۔ملازمہ کے بتانے پر ساریہ بیگم نے سر ہلایا

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے

یہ تم دونوں کی سواری کہاں سے آ رہی ہے۔۔ساریہ بیگم نے پوچھا

وہ ہم نہ گاؤں دیکھنے گئے تھے۔۔ہ کافی دن ہو گئے ہیں ہمیں آئے تو سوچا گاؤں دیکھ آئیں۔سارا گاؤں گھوم کہ آئے ہیں بہت مزہ آیا۔۔لوگ ہم سے پوچھ رہے تھے کہ گاؤں میں نئے آئے ہو۔۔پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔اور آپکو پتا ہے جب ہم نے بتایا نہ کہ ہم مصطفی شاہ کے پوتے ہیں تو سب لوگ ہمارے گرد جمع ہو گئے۔۔کیا پروٹوکول ملا ہے۔۔۔۔۔قسم سے اشتہاریوں والی فیلینگ آ رہی تھی۔۔امثال کے نان سٹاپ شروع ہونے پر ساریہ بیگم اسے گھور کر رہ گئیں

آپی لوگوں کو سپر سٹاروں والی فیلینگ آتی ہے آپکو اشتہاریوں والی آ رہی تھی۔۔پاس بیٹھی کالج کا کام کرتی زروا نے کہا

وہ نارمل لوگ ہوتے ہیں زروا۔۔اور ویسے بھی کھسکے ہوئے لوگوں کی باتوں کو دھیان سے نہیں سنتے۔۔اندر آتے عادل نے امثال کی بات سن کر جواب دیا

زرواجانی جب تمہارا بھائی کہہ رہا ہے کہ کھسکے ہوئے لوگوں کی باتوں پر دھیان نہیں دیتے تو کیوں اپنے بھائی کی بات سن رہی ہو۔امثال کہاں ادھار رکھنے والی تھی

ژلے بد تمیزی نہیں کرو عادل عمر میں کتنا بڑا ہے تم سے۔۔ ساریہ بیگم نے اسے ٹوکا

ماما شروع اس نے کیا تھا۔۔ امثال نے منہ بناتے ہوئے کہا

ژلے میں نے شائد ابھی تم سے ہی کہا ہے کہ تمیز سے بات کرو۔۔ ساریہ بیگم نے اسے گھورا

ارے چھوڑیں نہ خالہ جانی کونسا پہلی بار ہے پہلے بھی بہت بار بد تمیزی کر چکی ہے۔ اب تو مجھے عادت ہو چکی ہے۔۔ امثال تم خالہ کو بتایا نہیں کہ یہاں آنے سے پہلے بھی ہماری ملاقات ہو چکی ہے۔۔ عادل نے اسکی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا تو امثال کی آنکھیں کھلی تھیں اگر جو ساریہ بیگم کو انکے پولیس سٹیشن جانے کا پتہ چلتا تو انہوں نے اتنے سارے لوگوں کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر جوزلیل کرنا تھا اسکی حد نہیں تھی۔ اور ابھی تو انکی محفوظ پناہ گاہ شہریار اور راسم صاحب بھی گھر پر نہیں تھے

اچھا واقعی کب۔۔۔۔۔ ژلے تم نے مجھے بتایا نہیں۔۔ ساریہ بیگم نے پوچھا

وہ ایکچولی خالہ جانی کچھ دن پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ ڈیوٹی سے آئے ہیں تو تھک گئے ہوں گے نہ۔۔۔ جا کہ ریسٹ کر لیں۔ اس سے پہلے وہ بات کرتا امثال نے جلدی سے اسے ٹوکا عادل تو لفظ آپ پر ہی اٹکا تھا اتنی عزت۔۔۔۔

نہیں میں تو نہیں تھکا ہوا۔۔۔ بلکل فریش ہوں۔۔عادل مسکراتے ہوئے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔اتنے دنوں میں اسے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا ساریہ بیگم بھی ان کی حرکتوں سے عاجز ہیں۔

ہاں تو خالہ میں کہہ رہا تھا کہ۔۔۔اس نے ایک نظر امثال کی بے چین شکل دیکھی اور دوبارہ بات شروع کی

میں چائے۔۔۔آپ کے لیے چائے لاؤں۔امثال نے معصوم سی صورت بنائی تو اس نے ابرو اچکائے

تم اور چائے بنا کر لاؤ گی۔۔۔ژلے کیا بات ہے۔۔۔تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔۔ساریہ بیگم نے حیرانی سے کہا

اچھا خالہ میں چینج کر کہ آتا عادل اس پر ترس کھا کر اٹھا تو امثال نے سکون کا سانس لیا

آئندہ مجھ سے سوچ سمجھ کر الجھنا۔ورنہ ایک کی چار لگا کر خالہ کو بتاؤں گا۔۔سارے گھر والوں کے سامنے جو بے عزتی ہو گی نہ۔۔قسم سے دیکھتے ہوئے مزہ آجائے گا اور اگر جو میں نے انہیں بتا دیا کہ تم تھانے بھی چکر لگا چکی ہو۔۔شاہ خاندان کی بیٹی اور پولیس سٹیشن۔۔۔ویسے کیا خیال ہے ابھی نہ بتا دوں... شہری اور راسم چاچو بھی گھر پر نہیں ہے تو بغیر کسی روک ٹوک کہ لائیو بے عزتی دیکھنے کی بات ہی کچھ اور ہو گی۔۔۔۔چائے دے جانا آخر کو اتنے پیار سے آفر کی ہے عادل نے اسکے پاس سے گزرتے ہوئے رک کر سرگوشی کی تو وہ دانت پیس کر رہ گئی

ژلے،بازی تم لوگ تیار رہنا میں دو گھنٹے تک آجاؤں گا پھر ساتھ میں چلیں گے۔شہریار نے دونوں کو کہا

کیوں بھائی کہاں جانا ہے۔امثال نے کہا

واٹ۔۔۔۔ حیرت ہے تم دونوں بھول گئے

ہاں بھائی ہمیں نہیں یاد کہیں جانا تھا کیا ابکی بار بازل نے پوچھا

بھئی انس کے ولیمے پہ نہیں جانا کیا۔ویسے مجھے بھی بھول گیا تھا کل ریسٹورینٹ میں نظر آیا تھا انس تو مجھے یاد آیا

اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔مجھے تو یاد ہی نہیں تھا جبکہ مینو بھی پسند کا ڈلوایا تھا امثال نے سر پر ہاتھ مارا شہریار اسکا انداز دیکھ کر ہنس دیا

مگر بھائی میں نے تو شاپنگ بھی نہیں کی اور میرے پاس ڈریس بھی نہیں ہے جو ہیں وہ تو گھر پڑے ہیں میں کیا پہنوں گی ۔۔امثال نے فکر مندی لاحق ہوئی

لو اس میں فکر کی کیا بات ہے مال جا کے لے آؤ۔۔بازل نے کہا

اوہو اب تو ٹائم ہی بہت کم ہے ڈریس میچینگ جوتا جیولری وغیرہ آدھا گھنٹہ تو جاتے جاتے لگ جائے گا نہ۔

اچھا ٹینشن نہ لو تم آؤ میرے ساتھ شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور باہر لان کی طرف بڑھا

اکسکیوزمی عائشہ آپکی تھوڑی سے ہیلپ چاہیئے تھی باہر لان میں بیٹھی عائشہ کے پاس جا کر شہریار نے نرمی سے کہا

جی بتائیں۔ا

آپکے پاس کوئی اچھا سا ڈریس ہے تو آپ ژلے کو دے دیں گی۔ اسکو ولیمے کی تقریب اٹینڈ کرنی ہے۔۔ وہ دراصل اسے بھی یاد نہیں تھا اور میرے بھی زہن سے نکل گیا تھا کہ تقریب کا تو یہ شاپنگ نہیں کر سکی سو پلیز اگر ہو سکے تو۔۔

جی ضرور میرے پاس ڈریسیز پڑے ہیں جو بلکل نیو ہیں اور غیر استعمال شدہ ہیں۔۔ امثال آؤ میرے ساتھ تم خود دیکھ لو جو تمہیں اچھا لگے لے لینا۔ عائشہ نے پہلے شہریار اور پھر امثال کو کہا تو شہریار تھینکس کرتا ہوا چلا گیا جبکہ امثال اسکے ساتھ چل دی

واؤ۔۔۔ آپی اتنے سارے ڈریسیز اور وہ بھی سارے کے سارے ڈیزائنر۔۔۔ کس ڈیزائنر کے ہیں۔ امثال کی آنکھیں پھیلیں تھیں

میں نے بنائے ہیں۔۔ عائشہ کی بات پر امثال کا منہ کھل گیا

ہا۔۔۔ سچی آپو یہ آپنے بنائے ہیں۔۔۔ اللہ سبھی کتنے پیارے ہیں میں نے تو کبھی ایسے ڈیزائنز نہیں دیکھے۔۔۔ اوہ گاڈ آپو بہت پیارے ہیں۔۔

تمہیں اچھے لگے عائشہ کے پوچھنے پر اس نے زور زور سے سر ہلا دیا

ہاں نہ آپو آپ اپنی بوتیک کیوں نہیں کھول لیتی۔۔ سچی میں بڑے بڑے ڈیزائنرز کی چھٹی ہو جائے گی

مجھے شوق ہے ڈریس ڈیزائینگ کا اور جہاں تک رہی بوتیک کی بات تو عادل لالہ نے اجازت نہیں دی مجھے۔۔

ایک تو یہ آپکے عادل لالہ نے ہر کام گھسنا ضروری ہوتا ہے کیا۔امثال اسکی بات سن کہ چڑی تو ہنس دی

اچھا بتاؤ کونسا والا پسند ہے۔عائشہ نے اسے کہا تو ڈریس دیکھنے لگی

یار آپو آپ خود ہی سلیکٹ کر دو نہ میں کنفیوز ہو رہی ہوں اتنے سارے دیکھ کر امثال نے بیچارگی سے کہا تو مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور ایک وائیٹ کلر کی فراک کو اسکے ساتھ لگایا

پرفیکٹ۔۔۔۔ یہ اچھا لگ رہا ہے ٹرائی کرو۔ وہ فراک لے کر چینجنگ روم میں چلی گئی

گڈ۔۔۔ بہت اچھا لگ رہا ہے چلو میں تمیں اسکے ساتھ میچنگ سینڈل اور جیولری وغیرہ دیتی ہوں

تقریبا دو گھنٹے بعد شہریار آ چکا تھا اور تیار ہو کر وہ اور بازل امثال کا انتظار کر رہے تھے جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی شہریار تو سکون سے بیٹھا تھا جبکہ بازل خاصا جھنجھلا چکا تھا اور اب آوازوں پہ آوازیں لگائے جا رہا تھا آدھے گھنٹے بعد وہ سیڑھیوں

سے اترتی دیکھائی دی تو بازل نے سکون کا سانس لیا جبکہ شہریار مسکراتا ہوا اٹھا۔وائیٹ کلر کی فراک کے ساتھ ریڈ دوپٹے کا حجاب لیے ہاتھوں میں ریڈ کلر کی چوڑیاں پہنے، ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی

کیسی لگ رہی ہوں بھائی۔۔۔ امثال نے شہریار کے سامنے کھڑے ہو کر گول گول گھومی

بہت پیاری لگ رہی ہے میری پرنسز۔

بھائی آپکا پرنس بھی کھڑا ہے بازل نے دانت دکھائے

ہاں ہاں تم بھی ھینڈسم لگ رہے ہو شہریار نے دونوں کے سر سے پیسے وارتے ہوئے ملازمہ کو دیئے

ہنڈسم نہیں بھائی بیوٹیفل کہیں۔امثال نے ہنستے ہوئے کہا تو شہریار نے ہلکا سا قہقہ لگایا تو بازل نے منہ بناتے ہوئے اسکے گال کھینچے

وہ لوگ گیراج تک پہنچے تو پولیس جیپ سے عادل اترتا دکھائی دیا

تم لوگ کہیں جا رہے ہو۔عادل نے انکی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ ایک دوست کا ولیمہ ہے تو وہیں جا رہے ہیں شہریار نے جواب دیا

ہم۔۔۔ صبیح عادل ایک نظر امثال کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ گیا

سانیہ آپی آپکو پتا امثال آپی ابھی شہریار لالہ اور بازل لالہ کے ساتھ شہر کسی شادی میں گئی ہیں زروا نے سانیہ سے کہا

اچھا تمہیں کس نے بتایا سانیہ نے کتاب سے سر اٹھایا

میں نے ابھی خود دیکھا ہے اور آپکو پتا ہے وہ شہریار لالہ سے پوچھ رہیں تھیں کہ وہ کیسی لگ رہیں ہیں تو انہوں نہ صرف انکی تعریف کی بلکہ انکے پر سے پیسے بھی وار کر ملازمہ کو دیے۔کتنے اچھے ہیں نہ امثال آپی کے تینوں بھائی۔۔۔۔ کتنی لکی ہیں وہ سب بہت خیال رکھتے ہیں انکا۔۔۔۔۔ اور ایک ہمارے بھائی ہیں عادل لالہ۔۔۔۔ انہوں نے کبھی ہم سے اچھے سے بات تک نہیں کی۔۔زروا نے کہا تو سانیہ خاموش ہو گی اسے بھی ہمیشہ سے یہی شکوہ رہا ہے اور اب امثال کے لیے اسکے بھائیوں کی محبت دیکھ کر مزید احساس ہوتا تھا

وہ لوگ میرج ہال پہنچے تو اسقبالیے پر کھڑے ہمدان نے انکا پرتپاک استقبال کیا اور اپنی فیملی سے ملوانے کے بعد انہیں لے کر سٹیج کی طرف گیا

لیں انس بھائی آپکے سپیشل مہمان آگے ہیں۔ ہمدان نے انس کے پاس جا کر کہا تو وہ مسکرادیا

ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ تم لوگ آؤ گے۔انس نے کہا

ہی ہی ہی۔۔۔۔۔۔کیسے نہیں آتے شادی کا کھانا کھانے کے لیے ہم لوگ بغیر دعوت کے پہنچ جاتے ہیں یہاں تو پھر آپنے دعوت دی تھی بازل نے ہنستے ہوئے کہا

ویسے ہمارا مینو شامل ہے نہ۔۔۔امثال نے رازداری سے پوچھا
تو انس ہنس دیا۔شہریار انکو چھوڑ کر اپنے کچھ جاننے والوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا تھا
ہاں شامل ہے۔بس تھوڑی دیر میں کھانا سرو ہونا شروع ہو جائے گا۔۔آؤ تمہاری بھابھی سے ملواؤں تم لوگوں کو۔۔۔کہتے ہوئے وہ مڑا

مدیحہ ان سے ملو یہ امثال اور بازل ہیں میں نے بتایا تھا انکے بارے میں تمہیں۔انس نے کہا تو اس نے سر ہلایا

کیسی ہیں بھابھی آپ۔۔لکنگ بیوٹیفل۔۔۔امثال نے اس سے ملتے ہوئے کہا

تھینک یو تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو مدیحہ نے اسے کہا وہ لوگ وہیں بیٹھ کر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔

ان لوگوں کو یہاں آئے دو مہینے ہو چکے تھے بازل اور امثال نے یونی جانا شروع کیا تو سارہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا تھا کیونکہ سٹڈی کی وجہ سے وہ مصروف رہتے تھے تو انکی شرارتیں کچھ کم ہو جاتی تھیں۔۔ان دو مہینوں میں وہ حویلی کی ساری لڑکیوں سے دوستی بنا چکی تھی۔سانیہ تو اسکی بیسٹ فرینڈ بن چکی تھی ہاں البتہ جب بھی وہ کوئی شرارت سوچتے تو وہ آرام سے سائیڈ پر

ہو جاتی کہ اسے بی جان سے ڈانٹ نہیں کھانی کیونکہ وہ بہت بری طرح سے ڈانٹتی تھیں۔۔وہ دونوں تقریباً سب کے لاڈلے بن چکے تھے خاص طور پر بی جان اور مصطفی شاہ کے، شائد اتنے سال دور رہنے کی وجہ سے وہ انہیں اور بھی پیارے لگتے تھے۔ اس لیے انہیں کسی بھی بات سے نہیں روکتے تھے۔۔جب سے شہریار نے انہیں ڈانٹا تھا تب سے ان لوگوں عادل کو زیادہ تنگ نہیں کیا تھا البتہ اسکی غیر موجودگی میں وہ اپنا حساب پورا کر لیتے۔عدید بھی کئی چکر لگا چکا تھا حویلی۔۔وہ جب بھی حویلی آتا امثال کی خوشی اور ایکسائٹمنٹ دیکھ کر عادل جل کر رہ جاتا۔اسے ابھی تک علم نہیں تھا عدید امثال کا سگا بھائی ہے۔راسم صاحب اور ساریہ بیگم نے بی جان سے کہا تھا عدید فاریہ کا بیٹا ہے تو اسی کے نام سے جانا جائے گا تو وہ کسی سے اس بات کا ذکر نہ کریں اس لیے سب بڑوں کے علاوہ دریاب اور زریاب جانتے تھے اور انکی زبانی اماں بھی سن چکا تھا کہ عدید فاریہ کا نہیں ساریہ بیگم کا بیٹا ہے۔عادل البتہ ابھی تک بے خبر تھا اسی وجہ سے وہ جب بھی اسے اور امثال کو اکٹھے دیکھتا وہاں سے واک آؤٹ کر جاتا اسے خود پر بھی حیرانی ہوتی کہ اسے کیوں برا لگتا ہے لیکن پھر یہ سوچ کر خود کو مطمئن کر لیتا کہ امثال اسکی کزن ہے شائد اسی وجہ سے اسکا اتنا فرینک ہونا اچھا نہیں لگتا۔ پچھلے دو دن سے بازل اور امثال فاریہ کے پاس شہر ہی تھے۔ جسکی وجہ سے حویلی میں خاصا سکون تھا۔

یہ آج گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے۔۔بی جان نے لالہ رخ سے پوچھا۔

یہ خاموشی تو شروع سے ہی ہے اماں جان۔پہلے کونسی چہل پہل ہوتی تھی۔۔ہر کوئی اپنے کام میں مگن رہتا تھا۔یہ تو ان بچوں کے آنے سے رونق ہو گئی ہے۔حویلی کے لوگ خوش رہنے لگے ہیں۔۔ہر وقت قہقہوں اور ہنسی کی اوازیں آتی ہیں، اور وہ دونوں اس وقت گھر پہ نہیں ہیں شہر میں فاریہ آپا کے پاس رہ رہے ہیں۔لالہ رخ نے کہا

ہاں صحیح کہہ رہی ہو واقعی ہی دونوں بچوں کی وجہ سے رونق لگی رہتی ہے۔۔ دل لگا رہتا ہے میرا تو پہلے تو بیٹھے بیٹھے اکتا جاتی تھی ۔بی جان نے کہا

ویسے ایک بات تو بتائیں بی جان آپ نے کبھی بھی حویلی کی لڑکیوں کو اتنی چھوٹ نہیں دی۔۔۔ کہاں آپ سر سے دوپٹہ اترنے پر سخت سست ڈانٹ دیا کرتی تھی کہاں امثال کی الٹی سیدھی حرکتوں پر نہ صرف مسکرا دیتی ہیں، بلکہ آپ نے اسے کبھی ہلکا سا بھی نہیں ٹوکا جبکہ مجھے شروع میں لگا تھا کہ آپ اس پر بھی سختی کریں گیں۔۔ لالہ رخ نے کئی دنوں سے اپنے زہن میں گھومتا سوال پوچھ ہی لیا تھا
سچ پوچھو تو بیٹا میں بھی کبھی کبھی حیران ہوتی ہوں کہ میں اسے کچھ کہہ کیوں نہیں پاتی اور پھر تم نے دیکھا نہیں جب سارہ یہ اسکو ڈانٹتی ہے تو کیسے معصوم سی صورت بنا لیتی ہے۔۔ چاہئے جتنی بھی بڑی شرارت کر لے یقین کرو میرا اسے ڈانٹنے کو دل نہیں کرتا۔۔بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا تو لالہ رخ مسکرا دیں

صحیح کہہ رہیں آپ۔۔۔ اسے ڈانٹنے کا تو واقعی دل نہیں کرتا۔۔۔ ہے بھی تو کتنی پیاری۔۔ اگلے بندے کو خواہ مخواہ پیار آ جاتا ہے اس پر۔۔ پاس بیٹھی خدیجہ بیگم نے عادل کے بالوں میں تیل لگاتے ہوئے کہا

ہاں یہ تو ہے۔عادل کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا جس پر بی جان اور لالہ رخ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا تیل لگاتی خدیجہ بیگم کا ہاتھ بھی اسکے بالوں میں تھما تھا۔ سب کو اپنی طرف یوں دیکھتا پا کر وہ خجل ہو کر رہ گیا

نہیں وہ میرا مطلب تھا کہ بی جان آپکو باقی لڑکیوں کی طرح اس پر بھی سختی کرنی چاہیئے نہ۔ کتنا تنگ کرتی ہے سارہ خالہ کو بھی۔۔ عادل نے بات بنانے کی کوشش کی

اچھا تم چھوڑو اسے۔۔۔ ساریہ کو بلا کر لاؤ بچوں کو واپس بلائے بہت رہ لیا ہے بی جان نے کہا تو لالہ رخ نے ملازمہ کو ساریہ کو بلانے کا کہا

ویسے بیٹا جی تمہارا وہی مطلب تھا نہ جو تم نے بتایا ہے۔۔ لالہ رخ نے معنی خیزی مسکراہٹ سے عادل سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا

جی بی جان آپ نے بلایا۔

ہاں یہ زرا بچوں کو فون تو کرو انہیں کہو واپس آجائیں دو دن بہت ہیں بی جان نے ساریہ بیگم سے کہا

چھوڑیں بی جان لگتا ہے آپکو گھر میں سکون اچھا نہیں لگ رہا ہے کچھ دن رہنے دیں انکو وہاں۔۔ ہم بھی تھوڑا ریلیکس کر لیں گے ۔

نہ بہو کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ ہیں۔۔۔ سکون اچھا نہیں لگ رہا۔۔ دماغ ٹھیک ہے ان بچوں کی وجہ سے گھر میں رونق لگی رہتی ہے۔۔ ان سے پوچھو جنکی اولاد نہیں ہے اور تم تنگ آئی ہوئی ہو۔۔۔ توبہ کرو بی بی۔۔۔ بی جان نے کڑکتے لہجے میں کہا

تم ایسا کرو امثال کا نمبر ملا کر مجھے دو میں خود بات کرتی ہوں بی جان نے کہا تو ساریہ بیگم نے خاموشی سے امثال کا نمبر ملا کر فون بی جان کو دے دیا

اسلام و علیکم ماما کیسی ہیں دوسری طرف سے امثال کی چہکتی آواز سنائی دی تو بی جان مسکرا دیں

ماما نہیں تمہاری دادی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔کیسی ہو۔۔۔۔۔شہر جا کر تو تم دونوں بھول ہی گئے ہو ہمیں نہ کوئی خیر نہ خبر ۔۔۔بی جان نے شکوہ کیا

اوہ ہاجرہ ڈارلنگ آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں آپ بھی بھلا کوئی بھولنے والی چیز ہیں۔۔۔امثال کی شرارت سے بھرپور آواز سنائی دی تو بی جان ہنس دی

اچھا یہ بتاؤ واپس کب آنا ہے۔بی جان نے پوچھا

کیوں آپکو ہماری یاد آرہی ہے کیا۔

ہاں بہت زیادہ۔۔دو دن ہو گئے ہیں تم دونوں کی شکل دیکھے ہوئے۔۔۔۔اچھا بتاؤ کب آرہی ہو۔۔

آپ حکم کریں ہم ابھی آجاتے ہیں۔

چلو آجاؤ پھر۔۔۔میں انتظار کر رہی ہوں

ٹھیک ہے ہم تھوڑی دیر تک آپکے پاس ہوں گے ا

دھیان سے آنا اور گاڑی آہستہ چلانا۔۔۔۔اللہ تم لوگوں کو اپنی امان میں رکھے۔۔۔بی جان نے کہا

او کے اللہ حافظ۔۔۔امثال نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی

امان عادل کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔
یار عادل میں نے تمہیں کچھ دن پہلے ایک کام کہا تھا۔۔۔امان نے موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے عادل سے کہا کافی دیر تک اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے سر اٹھایا تو اسکو اسی پوزیشن میں کھڑے پایا تو اسے اچنبھا ہوا اٹھ کر اسکے پاس جا کھڑا ہوا اسکے نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔
رانجھے کا نیو ورژن دیکھنا ہے تو عادل کے روم میں آجا۔امان نے دریاب کو میسج کیا۔تھوڑی ہی دیر میں دریاب بھی آ گیا لیکن اسکی پوزیشن میں ہنوز کوئی فرق نہیں آیا تھا۔دریاب نے کچھ بولنے کے لیے لب واک کیے ہی تھے کہ امان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموشی سے عادل کی طرف اشارہ کیا تو دریاب حیرانی آگے بڑھا۔تھوڑا سا سر آگے کر کہ دیکھا تو اسکی آنکھیں پھیلیں۔سامنے امثال آم کے درخت کے نیچے بیٹھی نوٹس بنانے میں مگن تھی اس نے پلٹ کر عادل کی جانب دیکھا جو ارد گرد سے بے خبر ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ دونوں وہیں بیٹھ گئے۔امثال چیزیں سمیٹتے ہوئے وہاں سے اٹھی تو عادل بھی واپس پلٹا اور ان دونوں کو بیڈ پر بیٹھے اپنی طرف معنی خیزی انداز میں تکتا پا کر ٹھٹھک گیا ان دونوں کے انداز اسے بتا رہے تھے کہ وہ نہ صرف کافی دیر سے بیٹھے ہیں بلکہ سب دیکھ اور سمجھ بھی چکے ہیں

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

دریاب نے مسکراتے ہوئے کہا

مجھے بھی یاد آیا ہے ایک شعر سناؤں۔۔

ارشاد۔۔۔ارشاد۔۔۔۔۔۔۔دریاب نے کہا

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جسے سوچ کر لبوں کو ہنسی چھو جائے

واہ۔۔۔واہ۔۔۔۔۔۔۔۔واہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دریاب نے سر دھنا عادل منہ کھولے دونوں کو دیکھ رہا تھا

جسے سوچ کر لبوں کو ہنسی چھو جائے
ایک ایسا خوبصورت خیال ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اماں نے اسکی گہری مسکراہٹ پر چوٹ کی تو وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا

تم لوگ کب آئے۔۔عادل نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔اسکے پوچھنے کی دیر تھی کہ وہ دونوں شروع ہو گئے

جب تم ارد گرد سے بیگانہ ہو کر دیدارِ یار میں مصروف تھے۔۔۔دریاب نے کہا

ویسے کب سے چل رہا ہے۔۔ امان نے بھی حصہ ڈالا

ہاں کتنے میسنے ہو بھنک تک نہیں پڑنے دی۔۔ دریاب نے لقمہ دیا

ایک بات تو بتاؤ تمہیں تو میچور اور خاموش طبعیت لڑکیاں پسند تھیں نہ تو یہ اچانک کیسے کایا پلٹی۔اب بولو بھی منہ میں گھگھنیاں کیوں ڈال کر کھڑے ہو۔امان نے پھر سوال داغا وہ ہونقوں کی طرح کھڑا انکا منہ دیکھ رہا تھا

سالوں کچھ بولنے دو گے تو بولوں گا نہ۔۔۔عادل نے تپ کر کہا

سالوں سے یاد آیا دھیان رکھنا کہیں اپنے ہونے والے سالوں سے مار نہ کھا لینا۔۔
جانتے ہو نہ سب کے سب جان دیتے ہیں اس پر۔۔۔امان نے ہنستے ہوئے کہا

ہاں یار واقعی اظہارِ محبت کرنے جاؤ تو حفاظتی اقدامات کر کہ جانا۔اسکے بھائی تو ایک طرف بخدا امثال خود بھی بڑی اچھی پھینٹی لگاتی ہے میں اسکو روڈ پر دو لڑکوں کو مارتا دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔دریاب نے کہا

اب تم لوگ مجھے ڈرا رہے ہو۔۔عادل انکے پاس بیڈ پر گرا تھا

ہاہاہا بروڈرا نہیں رہے حقیقت بتا رہے ہیں۔اس دن میں تو اسکو ان لڑکوں کی دھلائی کرتا دیکھ کر حیران تھا دریاب نے ہنستے ہوئے کہا اور انکو بتانے لگا کیسے لڑکوں کے اس سے بدتمیزی کرنے پر اس نے انہیں مارا تھا

امثال یار تم میں کوئی لڑکیوں والی بات بھی ہے یا نہیں۔۔۔اس بے اختیار سوچا

دیکھو بازی میں نے اپنے پودے لگا لیے ہیں امثال نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔وہ دونوں اس وقت لان میں پودے لگا رہے تھے چونکہ اتوار تھا اس لیے یونی سے چھٹی ہونے کی وجہ سے دونوں لان کی صفائی کر رہے تھے۔صفائی کے بعد بازل نرسری جا کہ پودے لے آیا تھا جو کہ وہ دونوں مل کر لگا رہے تھے۔راسم صاحب اور شہریار لاونج میں بیٹھے سب کے ساتھ چائے پی رہے تھے۔جبکہ ساریہ بیگم باقی خواتین کے ساتھ کچن میں تھیں۔لاونج کی کھڑکی شیشے کی ہونے کی وجہ سے وہ سب ان دونوں کو کام کرتا دیکھ رہے تھے۔صبح سے ان دونوں کو سکون سے کام کرتا دیکھ کر ساریہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا تھا۔باوجود اسکے کہ جانتی تھیں کہ یہ سکون عارضی ہے اور کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے۔

ہا۔۔۔دیکھو میں نے بھی لگا لیے۔۔

امثال ہاتھ جھاڑتے ہوئے جانے کے لیے مڑی تھی اسکے پیچھے مٹی بکھری ہوئی تھی اور پودوں کو پانی دینے کی وجہ سے کیچڑ سا بن گیا تھا بازل نے اچانک اپنا پاؤں اسکے آگے کر دیا تو دھڑام سے کیچڑ میں جا گری بازل نے وہی کھڑے ہو کر قہقہے لگانے شروع کر دیے اس کو یوں قہقہے لگاتا دیکھ کر امثال بھڑک ہی اُٹھی تھی سے پہلے بازل پیچھے ہٹتا امثال نے وہیں بیٹھے اسکی ٹانگ سے پکڑ کر کھینچا تو وہ منہ کے بل کیچڑ میں جا گرا اب امثال اونچی آواز میں ہنس رہی تھی۔چائے پیتے راسم شاہ کی نظر پڑی تو وہ مسکرا دیے

شہری آج ان دونوں کو تمہاری ماں کے ہاتھوں پٹنے سے کوئی نہیں بچا سکتا، تم بھی نہیں۔۔۔ راسم شاہ نے شہریار سے کہا تو سب نے کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں امثال اب مٹھیاں بھر بھر کے اس پر کیچڑ پھینک رہی تھی جس سے بازل کا سارا منہ اور بال مٹی سے بھر گیا تھا اچانک بازل نے اسکو گردن سے پکڑ کر اسکا منہ کیچڑ میں ڈال دیا تو شہریار بے اختیار کھڑا

یہ پاگل ہو گیا ہے اسکو چوٹ لگ جائے گی سٹوپڈ۔۔ وہ باہر جانے کے لیے بڑھا ہی تھا کہ راسم شاہ نے اسے روک دیا

بیٹھ جاؤ بیٹا انکے پاس جانا اس وقت کسی بھی خطرے سے خالی نہیں ہو گا۔ یہ تو آج جوتیاں کھائیں گے ہی۔۔ کہیں ماں کے ہاتھوں تم بھی نہ پٹ جانا۔

باہر سے آتی چیخوں اور قہقہوں کی آوازسن کر ساریہ بیگم نے بے اختیار گہری سانس لی تھی۔ گویا انکا عارضی سکون بھی ختم ہوا تھا آوازوں سے اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ دونوں کچھ نہ کچھ کر چکے ہیں۔ سنک پر ہاتھ دھو کر وہ باہر بڑھیں تو انکے پیچھے باقی خواتین بھی نکلیں اور سامنے کا منظر دیکھ کر ساریہ بیگم کا دل چاہا کہ وہ خود کو شوٹ کر لیں۔ شور کی آواز سن کر شاہ بی بی بھی اپنے کمرے سے نکل آئیں تھیں اور حیران سی کھڑی سامنے کی صورت حال دیکھ رہیں تھیں پہلے کہاں دیکھا تھا ایسا کچھ اس حویلی میں اور جب سے یہ دونوں آئے تھے کچھ نہ کچھ نیا ہی دیکھنے کو ملتا تھا۔ اور وہ دنیا جہاں سے بے نیاز ایک دوسرے پر مٹی اور کیچڑ پھینکنے میں مصروف تھے۔ دونوں کے سفید کپڑے اب مٹی رنگت میں بدل چکے تھے

ساریہ بیگم کچھ دیر تک وہیں کھڑی رہیں وہ غصہ پینے کی کوشش کر رہی تھیں یا پھر شائد یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ اس صورت حال میں کیا کرنا چاہیے۔ اچانک وہ جھکی اپنے پاؤں سے جوتی اتاری اور دونوں کی طرف بڑھی انکو اس طرح جاتا دیکھ کر شہریار جلدی سے انکے پیچھے لپکا۔ امثال ساریہ بیگم کو اپنی طرف آتا دیکھ چکی تھی بازل کی چونکہ انکی طرف پیٹھ تھی اسلیے وہ دیکھ نہیں پایا تھا۔ اتنے میں زریاب اور عادل حویلی میں داخل ہوئے تو سب کو باہر جمع دیکھ کر انکی طرف بڑھے۔

کیا ہوا ہے یہاں۔عادل نے امان سے پوچھا

کیا ہوا ہے یہاں وہ تو تم دونوں دیکھ نہیں پائے، ہاں البتہ آگے کیا ہو گا اسے دیکھو اور انجوائے کرو۔۔سار یہ ممانی کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ آج انکی خیر نہیں۔۔امان نے مسکراتے ہوئے کہا

بازی، ماما۔۔۔۔۔۔امثال نے بازل سے کہا اور آہستہ آہستہ قدم پیچھے لینے لگی
چل جھوٹی اب ماما کا نام لے کہ ڈرا رہی ہو، ابھی تو مجھے تمہیں دو چار ڈبکیاں اور دینی ہیں اس کیچڑ میں اور تم بزدلوں کی طرح پہلے ہی بھاگ رہی ہو۔۔بازل نے بڑھک مارتے ہوئے کہا

امثال نے بازل کو بھاگنے کا اشارہ دیا جب تک وہ سمجھتا سار یہ بیگم اسکے سر پر پہنچ چکی تھی امثال تو بھاگ کر سامنے سے آتے شہریار تک پہنچ گئی دوسرے لفظوں میں سیف ہو گئی تھی، جب کہ بازل انکے ہتھے چڑھ گیا تھا۔

شرم تو نہیں آتی ہے تم دونوں کو۔۔بچے ہو کیا۔۔۔مزید کتنا بڑا ہونا ہے تم دونوں نے اور بازل تم تمہارا کیا کروں میں کوئی ایک بھی حرکت ہے سمجھدار اور میچور لڑکوں والی۔شرم و حیا ہے یا نہیں۔۔سار یہ بیگم نے اسے جوتا مارتا

جی ماما حیا تو ہماری کلاس فیلو تھی لیکن کچھ دن پہلے ہی اسکی شادی ہو گئی ہے منگنی تو بچپن سے ہی ہو گئی تھی اب اسکے سسرال والوں نے کہا ہے کہ انہیں جلدی شادی کرنی ہے تو وہ تو اپنے شوہر کو پیاری ہو چکی ہے۔امثال نے معصومیت سے کہا جو انکا خون کھولانے کو کافی تھا۔انکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کریں تو کریں کیا

بس بہت ہوا۔ میں کہہ رہی ہوں شہری اس کے لیے کوئی لڑکا دیکھو اور رخصت کرو۔ میں نہیں سنبھال سکتی مزید اس گندی اولاد کو۔ سسرال جائے گی تو خود ہی عقل ٹھکانے آجائے گی۔

ہائے اللہ ماما آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے شادی اور سسرال کا نام مت لیا کریں، مجھے نہ شمیاں آتی ہیں۔۔ امثال نے شہریار کی جیکٹ کا کونا پکڑ کر دانتوں تلے دباتے ہوئے آنکھیں پٹپٹا کر کہا اس کی بات سن کر اور شہریار کی جیکٹ پکڑ کر دانتوں تلے دباتے دیکھ کر سب نے بے ساختہ قہقہ لگایا تھا

شرم۔۔۔۔شرم آتی ہے۔۔۔۔۔۔پتا بھی ہے شرم کس چڑیا کا نام ہے۔۔ ساریہ بیگم نے پوری قوت سے اسکی طرف جوتا پھینکا جو شہریار کے سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے اسکے بازو کے ساتھ لگی امثال کو تو نہیں البتہ شہریار کندھے پر لگا تھا وہ بے اختیار کراہ اُٹھا

اللہ ماما اتنی زور سے۔ شہریار نے کندھا مسلا تو ساریہ اپنا سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گیئں

تم دونوں ایک ہی بار بتادو اور کتنا تنگ کرنا ہے مجھے۔۔ ساریہ بیگم نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

بازی تمیں شرم نہیں آتی کیوں ماما کو تنگ کرتے ہو کتنا منع کرتی ہوں انسان بن جاؤ تم۔ کہتے ہوئے امثال نے پاس پڑا ساریہ بیگم کا جوتا اٹھا کر بازل کی کمر میں دے مارا تو بلبلا اُٹھا

کیا تکلیف ہے تمہیں موٹی عورت۔ بازل نے چیخا

تم نے مجھے عورت کہا۔امثال نے خونخوار نظروں سے گھورا

نہیں میں نے ساتھ میں موٹی بھی کہا۔۔ لگتا ہے تم نے وہ نہیں سنا۔بازل نے اسکو چڑایا

میں تمہارامنہ توڑدوں گی امثال اسکومارنے کے لیے آگے بڑھی لیکن شہریار کے حصار میں ہونے کی وجہ سے کسمسا کررہ گئی

ماما۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ ابھی آپ شہری بھائی سے کہہ رہی تھیں نہ کہ یہ بگڑ گئی اسکی شادی وغیرہ کردو،تو وہ مجھے کہنا تھا کہ میں بھی اسکے ساتھ ہی بگڑاہواہوں،تومیرا ابھی۔۔ ساتھ ہی کچھ سوچ لیجیے گا۔بازل نے آنکھیں گھمائیں

رکو تمہاراتومیں ابھی کچھ سوچتی ہوں اور تم ہٹاؤاسے ،اپنے کپڑوں کا بھی ناس مارلیاہے۔ساریہ بیگم نے پہلے بازل اور پھر شہریار کو گھر کا جو امثال کو کیچڑ میں لت پت ہونے کے باوجود بازو کے حصار میں لیے کھڑا تھااور اندر جانے کے لیے بڑھیں اور انکے پیچھے باقی لوگوں نے بھی اندر کی جانب قدم بڑھادیے۔ان دونوں کو اپنے پیچھے اندر آتا دیکھ کر وہ پلٹیں۔

خبر دار جو اس حالت میں تم دونوں نے اندر قدم بھی رکھا ٹانگیں توڑ کرر کھ دوں گی اور تم چلو میرے ساتھ ہر وقت کی بے جا حمایت نے بگاڑ کرر کھ دیا۔ان دونوں کو وارن کیا اور شہریار کو کھینچتے ہوئے اندر لے گئیں تو دونوں نے مدد طلب نظروں سے راسم صاحب کی طرف دیکھا تو انہوں نے کندھے اچکادیے جیسے کہہ رہے ہوں یہ میرا مسئلہ نہیں ہے

بابااااا۔۔۔۔۔ آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں وہ بھی اپنی اولاد کے ساتھ۔۔ہاؤمین۔۔۔ امثال نے صدمے سے کہا

بیٹا جی اس وقت آپکی حمایت مجھے بہت مہنگی پڑ سکتی ہے اس لیے میری میری طرف سے معذرت قبول کی جائے۔ وہ کہتے ہوئے اندر چل دیے

ہق ہا۔۔باپ باپ نہ رہا امثال کہتے ہوئے لان کی طرف مڑی

یار بازی یہ ہم لوگوں کی کھڑکیاں پھلانگنے کے صلاحیت کب کام آئے گی تم ایسا کرو کھڑکی کی طرف سے جاؤ اپنے کمرے میں اور میں دروازے کی طرف سے جاتی ہوں۔۔۔۔ ماما لوگ شائد کچن میں جا چکی ہیں، ویسے بھی میں ماما سے کہہ دوں گی کہ اتنے سارے ملازموں کے سامنے کیچڑ میں لت پت گھومتی اچھی لگی گی بھلا۔ امثال نے کہا تو بازل نے سر ہلا دیا اور کھڑکی کی طرف چل دیا۔ اسکو کھڑکی کی طرف بھیج کر وہ خود دروازے کی طرف بڑھی اور فون کان سے لگائے عجلت سے پولیس سٹیشن کے لیے نکلتے عادل سے جا ٹکرائی

اوہ تیری۔۔۔۔

تم نے کیا میری یونیفارم خراب کرنے کی قسم کھا رکھی ہے

اللہ جی یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔ ماما سے بچی تو ایس پی میں اٹکی۔۔۔ امثال آنکھیں میچتے ہوئے بڑبڑائی اسکو یوں آنکھیں میچ کر بڑبڑاتے دیکھ کر عادل نے گہرا سانس لیا۔ جب تھوڑی دیر تک کوئی آواز نہ آئی تو ایک آنکھ کھول کر دیکھا تو اسے خود کو گھورتا پایا

وہ مجھے ماما بلا رہی ہیں آپ یہیں رکیں مین انکی بات سن کر آتی ہوں۔ کہتے ہوئے وہ اندر کی جانب بھاگی تو وہ سر جھٹک کر واپس مڑا کیوں کہ یونیفارم پولیس سٹیشن جانے کے قابل نہیں رہا تھا

امثال اپنے کمرے بیٹھی پڑھ رہی تھی جب باہر سے بی جان کی اونچی آواز سن کر چونکی کیونکہ عام طور وہ اونچی آواز میں بات نہیں کرتی تھیں۔ کتاب کو وہیں رکھے وہ باہر نکلی۔ بی جان نیچے کھڑی ملازمہ پر برس رہیں تھیں

یہ دادو میں سلطان راہی کی روح آگئی ہے کیا۔۔ امثال نے سیڑھیوں کے پاس کھڑی رمل سے کہا

پاگل ہو تم بھی۔ امل نے اسکے سر پر چپت لگائی

دادو کیا ہوا ہے کیوں غصہ کر رہی ہیں

کچھ نہیں پتر دماغ خراب کر رکھا ہے ان ملازموں نے بی جان نے ناگواری سے کہا۔

امثال نے ملازمہ کو اشارہ کیا تو وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی

اچھا چھوڑیں نہ خواہ مخواہ میں اپنا بی پی ہائی کر لیں گیں۔۔۔ ویسے سچی بتاوں یہ ہاتھ میں اپنی لاٹھی پکڑے اونچی اونچی بڑھکیں مارتے ہوئے آپ مولا جٹ کا زنانہ ورژن لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔ اوئے ہٹ جا اوئے۔۔۔۔ اج ایتھے لاشاں وچھن گیاں لاشاں۔۔۔ جٹ نے اج خون دیاں ندیاں بہا دیناں نی اوئے۔۔ امثال نے ہنستے ہوئے سلطان راہی کی نقل کی

چل ہٹ۔۔۔ دادی سے مسخری کرتی ہے۔۔ فوزیہ بیگم نے بے اختیار خدیجہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔ کہاں کسی کو انکی بات میں مداخلت کرنے کی اجازت تھی کہاں وہ مسکرا رہیں تھیں

ان ملازموں پر سختی کرنی پڑتی ہے۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتا یہ جمال شاہ کی حویلی جا کر اس گھر کی ایک ایک بات بتاتی ہے۔ شک تو مجھے پہلے ہی تھا لیکن آج میں نے اسکے منہ سے سنا ہے فریدہ کو بتا رہی تھی بی جان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

چھوڑیں نہ بی جان مٹی ڈالیں ویسے بھی ہم کونسا کچھ غلط کرتے ہیں جو انکو پتہ لگنے کا خدشہ ہو گا آپ پرواہ ہی نہ کیا کریں۔۔ امثال نے بی جان کو زور سے ہگ کرتے ہوئے کہا

اچھا اچھا زیادہ سیانی نہ بن۔۔۔ پیچھے ہو میرا دم گھٹ رہا ہے۔ بی جان نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا

بی جان آپ نے کبھی بندر دیکھا ہے عادل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو بی جان نے حیرانی سے اسے دیکھا

کیا مطلب پتر۔۔۔۔۔بندر بھلا کس نے نہیں دیکھا ہو گا۔بی جان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا گویا بات کرنے کا مقصد جاننا چاہا

اوپر دیکھیں۔۔بی جان نے نا سمجھی سے اوپر دیکھا تو دہق رہ گئیں۔۔امثال دوسرے پورشن کے چھجے پر پاؤں لٹکائے کانوں میں ہینڈ فری لگا کر بیٹھی تھی اور ساتھ ساتھ عدید سے بات بھی کر رہی تھی

امثال اوپر کیا کر رہی ہو بچے۔۔۔گر جاؤ گی۔بی جان نے اسے آواز دی جو کہ ہینڈ فری ہونے کی وجہ سے اس تک نہ پہنچ سکی

امثال۔۔۔۔ابکی بار انہوں نے اونچی آواز میں پکارا

میسج ٹائپ کرتے کرتے اس نے سر اُٹھایا تو بی جان کو اپنی طرف متوجہ پایا

دادو مجھ سے کچھ کہا آپ نے۔۔امثال نے ہینڈ فری کانوں سے نکالیں

ہاں بچے اوپر کیا کر رہی ہو۔۔۔۔گر جاؤ گی۔۔۔نیچے آؤ۔وہ جو ویسے ہی سب سے الگ ہو کر بیٹھی عدید سے بات کر رہی تھی۔اسکو شرارت سوجھی

دادو میں خود کشی کرنے لگی ہوں۔۔۔امثال نے زمانے بھر کا دکھ چہرے پر سجایا

ہائے کیوں میری بچی۔۔بی جان نے سینے پر ہاتھ رکھا

کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا۔۔۔۔سب کہتے ہیں میں انہیں تنگ کرتی ہوں۔۔ماما بھی مجھ سے پیار نہیں کرتی۔۔۔وہ بھی ڈانٹتی ہیں۔۔۔کہتی ہیں میں اچھی بیٹی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔عادی بھائی بھی ڈانٹتے ہیں۔۔سب غصہ کرتے ہیں مجھ پر۔۔۔۔بس بی جان اپنا اس جہاں میں گزارہ نہیں۔۔۔۔میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں جان دے دوں گی، مگر مزید آپ لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں دوں گی۔۔۔امثال نے اپنے نادیدہ آنسو صاف کیے۔عادل نے اسکے بھائی کہنے پر دل میں استغفار پڑھا تھا

یہ دنیا یہ محفل میرے کام کی نہیں
میرے کام کی نہیں

الودع اے دنیا والو میں جا رہی ہوں۔۔امثال نے ہانک لگائی

نہ میری بچی سب تم سے پیار کرتے ہیں۔۔تو نیچے آجا۔ساریہ بہو کہاں ہو تم۔۔بی جان نے اسے پچکارتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ساریہ بیگم کو آواز دی

کیا ہوا اماں جان۔۔۔

کیا کہا ہے تو نے بچی سے جو وہ خودکشی کرنے پر تل گئی ہے۔۔بی جان نے ساریہ بیگم کو گھورتے ہوئے امثال کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے اوپر دیکھا تو گہری سانس لے کر رہ گئیں

کچھ نہیں ہوتا بی جان۔۔۔۔۔ کونسا پہلی بار ہوا ہے۔۔۔ یہ اکثر ایسی جگہوں پر ہی پائی جاتی ہے۔۔۔۔ آپ فکر مت کریں ۔ساریہ بیگم نے بی جان کو تسلی دی۔ اپنی بیٹی کو اچھے سے جانتیں تھیں۔ بی جان کا ڈر دیکھ کر وہ پھیل رہی تھی

نہ بہو کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ ہیں۔۔۔۔ اسکا مطلب وہ سچ کہہ رہی ہے تم نے ضرور اسے کچھ کہا جو نوبت یہاں تک آگی ہے۔۔ بی جان نے اسے گھورا

ڑلے نیچے آجاؤ تمہاری دادو پریشان ہو رہی ہیں۔۔ ساریہ بیگم نے بے زاری سے سے کہا

دیکھا۔۔ دیکھا آپ نے دادو۔۔۔۔ یہ نہیں کہا کہ میں پریشان ہو رہی ہوں۔۔ یہ تو خوش ہوں گی نہ کہ اچھا جان چھوٹ جائے گی۔۔ بس اب تو پکا جب تک میں خودکشی نہ کر لوں نیچے نہیں آوں گی۔۔۔ امثال نے اپنے تیئں دھمکی لگائی۔ وہ بھی اسی کی ماں تھیں پاس کھڑے عادل کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔ عادل بیٹا، جب یہ خودکشی کر لے تو کنفرم کرنے کے بعد، مجھے بتا دینا میں آکہ رو پیٹ لوں گی۔۔ ساریہ بیگم کہتی دوبارہ اپنے کمرے میں جا چکیں تھیں پیچھے وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

اچھا دادو آپ پریشان مت ہوں آتی ہوں۔ کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی

آرام سے۔۔ گر نہ جانا۔۔۔ جب تک وہ نیچے نہ آئی بی جان کی آنکھیں اوپر ہی ٹنگی رہیں۔۔۔۔

کیا کرتی ہو پتر۔۔۔ گر جاتی تو۔۔۔ بی جان نے اسے اپنے ساتھ لگایا

میں مزاق کر رہی تھی آپ سے دادو۔۔۔ وہ عدید سے بات کر رہی تھی نہ تو نیچے ڈسٹرب ہو رہی تھی تو میں نے سوچا کہ سب سے الگ بیٹھ کر بات کر لیتی ہوں۔۔ امثال کی بات سن کر عادل سلگ کر رہ گیا

امثال تم یہاں بیٹھ کر بھی تو "عدید" سے بات کر سکتی تھی نہ۔۔۔ ایسی بھی کیا پرائیویسی۔۔۔ بی جان کو پریشان کر کہ رکھ دیا۔۔۔ عدید کے نام پر زور دیتے ہوئے عادل نے چبا چبا کر کہا تھا۔ اس وقت وہ بلکل بھول گیا تھا کہ بی جان کی توجہ اسکی طرف اسی نے ہی دلوائی تھی۔

تمہیں شائد پتہ نہیں عدید سے میری سیکرٹ گفتگو ہی چل رہی تھی۔۔ اور واقعی اسکی سیکرٹ ہی بات تھی۔۔ دراصل اس نے آج ہی یونی سے آتے ہوئے گرین کلر کی سپورٹس کار دیکھی تھی روڈ پر۔۔ گاڑیوں کا تو اسے شروع سے ہی خاصا شوق رہا تھا جس سے ساریہ بیگم چڑتی تھیں کہ اسکی ایک بھی حرکت لڑکیوں والی نہیں ہے اس وقت بھی وہ ساریہ بیگم سے چھپ کر عدید کو گاڑی کی تفصیل بتا رہی تھی کہ مجھے بھی ویسی گاڑی چاہیے۔ جس پر اس نے کہا کہ دو یا تین دنوں میں آجائے گی۔ اسکی بات سن کر عادل جلتا بھنتا وہاں سے اٹھ گیا پیچھے وہ کندھے اچکا کر رہ گئی

گھٹنوں تک آتی ریڈ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں سر پر کیپ لیے، کمر سے نیچے تک آتے بالوں کو پونی میں باندھے، وہ اکیلی فٹ بال کھیل رہی تھی۔ سانیہ سے کہا تو اسنے منع کر دیا کہ مجھے نہیں کھیلنا آتا تو وہ اکیلی ہی کھیلنے لگی۔ اچانک اسکی نظر امان پر پڑی جو موبائل میں کچھ دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔ وہ سر جھٹک کر دوبارہ کھیلنے لگی۔۔ کافی دیر بعد جب اس نے دوبارہ نظر اٹھائی تو امان ابھی تک وہیں بیٹھا تھا اسے حیرانی ہوئی وہ زیادہ دیر تک ایسے بیٹھنے والا بندہ تو نہیں تھا ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتا تھا کچھ

سوچتے ہوئے وہ الٹا چکر کاٹتے ہوئے اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی موبائل میں جھانکا تو شامین کی تصویر دیکھ کر اچھلی تھی تصویر شائد اسکی بے خبری میں لی گئی تھی کیونکہ تصویر میں وہ ریموٹ ہاتھ میں پکڑے ٹی وی کی طرف متوجہ تھی

اوہ۔۔۔۔تو یہ چل رہا ہے میں بھی کہوں امان شاہ اکیلا بیٹھا مسکرا رہا خیر ہو۔۔۔۔امثال نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور وہیں اسکے پاس گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔اسکے اچانک حملے پر امان کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر گرا تھا امثال کو دیکھ کر اس نے گہری سانس لی

ویسے ایک بات تو بتائیں جب وہ ہر وقت آپکے سامنے زندہ موجود ہوتی ہے تو پھر چھپ چھپ کر تصویر لینے اور دیکھنے کا کیا فائدہ آپ سیدھا سیدھا جا کہ اس کے پاس بیٹھ جائیں اور دل بھر کہ دیکھیں۔لیکن پھر بھی وہ کیا کہتے ہیں دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جاسکتا ہے امثال نے مشورہ دیا

نہیں گڑیا ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو امان نے بات بنانے کی کوشش کی کہ ان آفتوں کو پتہ چلنا مطلب پوری حویلی کیا پورے گاؤں کو پتہ چلنا

اوہ ہ ہ۔۔۔اچھا تو پھر آپ تصویر کو ایک بہت ہی لونگ اور کیئرنگ بھائی کی نظر سے دیکھ رہے ہوں گے کوئی نہیں میری بھی بہت ساری پکچرز شہری بھائی اور عدی کے موبائل میں ہیں امثال نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے بے ساختہ استغفر اللہ کہا

نہیں اب ایسی بھی بات نہیں ہے امان نے سر کھجایا

ایسی بات نہیں ہے، ویسی بھی نہیں ہے، تو پھر بتائیں نہ کیسی بات ہے۔ امثال نے کہا
پلیز کسی سے کچھ مت کہنا میں نہیں چاہتا کہ اس پے کوئی حرف آئے

کم آن اب اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں کہ کسی کی عزت خراب کروں گی امثال نے ناراضگی سے کہا تو امان مسکرایا

مطلب تھوڑی بہت ہو۔

ہی ہی۔۔ امثال نے دانت دکھائے تھے

اچھا میں چلتی ہوں ہمارے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور بتایئے گا۔ یقین کریں مایوس نہیں ہوں گے۔۔ اتنے میں شہریار اور عدید حویلی میں داخل ہوئے تو امثال کو فٹ بال کھیلتا دیکھ کر اسکی طرف بڑھے
کیا کر رہا ہے میرا بچہ۔۔ شہریار نے نرمی سے اسکو ساتھ لگایا

کچھ نہیں بھائی کھیل رہی تھی۔

اکیلی۔۔ شہریار نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

ہاں وہ بازی ماما کے ساتھ گیا ہوا ہے نہ اور سانی کو کھیلنا نہیں آتا امثال نے منہ بنایا
ارے ہمارے ہوتے ہوئے ہمارا بچہ اکیلا کھیل رہا ہے آؤ میں کھیلتا ہوں تمہارے ساتھ عدید نے نرمی سے کہا

نہیں نہ آپ لوگ تھکے ہوئے ہوں گے نہ اور شہری بھائی بھی ابھی کراچی سے واپس آئے ہیں تو تھک گئے ہوں گے نہ۔ آپ جا کہ ریسٹ کریں۔ میں ٹھیک ہوں

ہاں بھائی تو واقع ہی تھکے ہوئے ہیں شہری بھائی آپ جا کہ ریسٹ کریں میں گڑیا کو کمپنی دیتا ہوں عدید نے آستین کے کف موڑتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا اندر چلا گیا تو وہ دونوں کھیلنے میں مصروف ہو گئے تھے ان دونوں کو اکھٹا کھیلتا دیکھ کر اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے عادل نے زور سے کھڑکی کا پٹ بند کیا تھا

بازل میں نے کچھ چیزیں منگوانی ہے۔ لسٹ بنا دی ہے جا کہ لا دو۔ امثال نے بازل کے سامنے لسٹ لہرائی

میں تمہارا نوکر لگا ہوا ہوں جب دیکھو آرڈر لگاتی رہتی ہو۔ چھوٹی ہو چھوٹی بن کر رہو زیادہ بڑا بننے کی ضرورت نہیں ہے اور آئیندہ تمیز سے بات کرنا میرے ساتھ۔ بڑا ہوں تم سے۔۔۔ بازل نے سرد لہجے میں کہا اس بات سے بے خبر کہ وہ ہال میں داخل ہوتے عدید اور شہریار کی سخت نظروں کے حصار میں ہے سب نے اسے حیرانی سے دیکھا کہاں اس پر جان دینے والا بازل اتنی بری طرح سے ڈانٹ رہا ہے

بازی کیا ہو گیا کیوں ڈانٹ رہے۔۔۔ دماغ ٹھیک ہے۔۔ ساریہ بیگم نے اسے گھورا

ماما آپ بیچ میں مت بولیں۔۔۔بہت بگڑ چکی ہے یہ۔باذل نے اسی ٹون میں کہا اس سے پہلے عدید آگے بڑھتا شہریار نے اسے روک دیا

بازی تم۔۔۔تم ناراض ہو مجھ سے۔امثال نے روہانسی ہوئی۔۔لوگوں کی زرا نہ پروا کرنے والی امثال کی اپنے بھائیوں کی تھوڑی سی ناراضگی پر جان پر بن آتی تھی

کہانہ تمیز سے بات کرو یہ تم کیا ہوتا ہے آپ بولو۔۔۔کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھ گئی ہے۔۔باذل نے ناگواری سے کہا تو وہ خاموشی سے اسکے سامنے کھڑی لب کاٹنے لگی جب کافی دیر تک اسکی طرف سے جواب نہ آیا تو اس نے سر اٹھایا،امثال کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گالوں تک آگئے تھے۔اسکو یوں روتا دیکھ کر وہ بوکھلا کر رہ گیا

تم۔۔۔تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔یار ژلے میں مزاق کر رہا تھا سچی میں۔۔۔۔۔۔آئم سوری۔میں بس ایویں ای رعب جھاڑ رہا تھا۔سیریسلی میں مزاق کر رہا تھا تم تو رونے ہی لگی باذل نے اسکو اپنے ساتھ لگایا

یار اب بس بھی کرو سیلاب لانا ہے کیا۔۔۔پلیز تم شہری بھائی اور عدید کو مت بتانا پلیز اچھی بہن نہیں۔۔۔اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا پیچھے سے کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ پیچھے مڑا تو عدید اور شہریار اسے جن نظروں سے گھور رہے اسے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی چل بازی اب تیری خیر نہیں اسے نے بے اختیار سوچا شہریار نے امثال کو اس سے الگ کر کہ اپنے ساتھ لگایا تو وہ زور و شور سے رونے لگی

بھائی۔۔بھائی اسنے مجھے اتنی زور سے ڈانٹا تھا کہتا ہے تمیز سے بات کرو اور۔۔۔اور کہتا یہ بڑا ہے مجھ سے۔۔میں بگڑ گئی ہوں۔ امثال نے روتے ہوئے کہا

چل آ میں تجھ سے تمیز سے بات کرتا ہوں عدید نے اسکو گردن سے پکڑا

بھائی یار سوری میں مزاق کر رہا تھا. بازل منمنایا اور مدد طلب نظروں سے شہریار کو دیکھا

اور مزاق مزاق میں تو نے اسے رلا دیا۔۔عدید آج تجھے چھٹی ہے جو کرنا ہے کر اسکے ساتھ میں نہیں روکوں گا۔شہریار نے امثال کو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا

کیا کہہ رہا تھا کہ سر پر چڑھا رکھا ہے۔۔ہوں عدید نے اسکی کمر میں مکہ مارا تو وہ بلبلا اٹھا

بڑا ہوں میں تم سے..یہی کہہ رہا تھا نہ۔عدید نے گردن پر دباؤ ڈالا تھا

چول انسان تیری وجہ سے وہ رو رہی ہے۔۔ہال بازل کی ہائے ہائے اور امثال کی ہنسی سے گونج اٹھا تھا

موٹو یہ دیکھ میں نے تمہارے لیے شاپنگ کی ہے۔وہ کل والے مزاق پر ابھی تک اس سے ناراض تھی بازل کئی جتن کر چکا تھا اسکو منانے کے، کبھی کچھ کھانے کو لا رہا ہے تو کبھی اپنی کوئی چیز اسے دے رہا ہے جو امثال لے کر رکھ لیتی مگر منہ ہنوز پھولا ہوا تھا

یہ دیکھو میں اپنے اور تمہارے سیم سیم ڈریسز لایا ہوں۔ بازل نے کچھ ٹی شرٹس اور جینز نکال کر اسکے سامنے رکھیں

یہ شوز اور واچز بھی سیم سیم ہیں۔ کافی دن ہو گئے تھے نہ ہمیں شاپنگ کیے ہوئے۔ بازل نے کہا تو امثال نے ترچھی نظروں سے صوفے پر پڑے شاپنگ بیگز کی طرف دیکھا اور اسکے نظر اٹھانے سے پہلے ہی رخ موڑ گئی اتنی ساری شاپنگ دیکھ کر اسکا دل مچلا تھا مگر خود پر قابو کیے بیٹھی رہی ناراض تو وہ پہلے بھی نہیں تھی لیکن بازل کے جتن دیکھ کر پھیل رہی تھی

یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے ساتھ میں میچینگ حجاب بھی لیے ہیں اور نیو ہیر آئل بھی لایا ہوں۔ تمہیں پتہ ہے یہ انڈیا میں بہت مشہور ہے۔ لاؤ میں تمہارے بالوں میں لگاؤں۔۔ بازل نے چیزیں سمیٹتے ہوئے ملازمہ کو دیں کہ وہ امثال کے روم میں رکھ آئے اور خود آئل لے کر امثال کے بالوں میں لگانے لگا

اب تو معاف کر دو یار۔ میں نے بس مزاق کیا تھا۔

میں تم سے ناراض ہی کب تھی۔۔ امثال ہنسی

اور وہ جو کل سے بات نہیں کر رہی تھی، وہ کیا تھا۔ بازل نے اسکے بال کھینچے

وہ۔۔۔۔ وہ تو تم جب تم آگے پیچھے پھر رہے تھے، تو میں نے سوچا چلو تھوڑے سے نخرے اٹھوا ہی لیتی ہوں امثال نے کہا تو وہ ہنس دیا ریلینگ پر کھڑا شہریار مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھا

--

شاہ بی بی کل تو میں بال بال بچی ہوں۔ ملازمہ نے کہا

کیوں کیا ہوا۔ ثریا بیگم پوچھا

وہ کل نہ مجھے چھوٹی شاہ بی بی نے پکڑ لیا تھا۔ وہ میں نہ فریدہ سے بات کر رہی تھی تو انہوں نے سن لیا تھا وہ تو امثال بی بی نے بچا لیا تھا ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ آج تو میں گئی۔

اچھا وہ کیسے۔ شاہ بی بی نے دلچسپی سے پوچھا تو ملازمہ نے اسے تفصیل بتانے لگی

تو ہاجرہ نے کچھ نہیں کہا اسے۔۔ حیرت ہے وہ تو اپنی بات میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتی ہے۔

ارے بی بی جی آج کل تو چھوٹی شاہ بی بی کی کایا ہی پلٹی ہوئی ہے کہاں وہ حویلی لڑکیوں کو اونچی آواز میں بات کرنے پر ڈانٹ دیتی تھی اور کہاں سارا دن حویلی میں امثال بی بی کے قہقہے گونجتے ہیں اور بی جان مسکرا دیتی ہیں اور آپکو پتہ ہے اب تو شاہ صاحب بھی انکی باتوں پر قہقہے لگاتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصے میں وہ سب کی لاڈلی بن چکی ہیں چاہے وہ کچھ بھی کریں کچھ بھی پہنیں کوئی روک ٹوک نہیں کرتا

اچھا ایک بات بتاؤ کیسی ہے امثال۔۔۔ کس پہ گئی ہے۔ شاہ بی بی نے اشتیاق سے پوچھا

بہت پیاری ہیں جس طرح ٹی وی میں نہیں آتی ہیں لڑکیاں، بلکل ان کے جیسی ہیں۔ شکل وصورت سے ساریہ بی بی پہ گئی ہیں۔

ملازمہ نے کہاتو انہوں نے سر ہلا دیا

خالہ کیا کر رہی ہیں۔عادل کچن میں داخل ہوا تو ساریہ بیگم کو چولہے کے پاس کھڑے دیکھا تو پوچھا

کچھ نہیں بیٹا عدید آیا ہوا ہے، تو امثال نے اسے زبردستی کھانے کے لیے روک لیا ہے۔دونوں کے لیے کھانے کو کچھ بنا رہی ہوں۔ساریہ بیگم نے مصرف انداز میں جواب دیا تو عادل کا پارہ ہائی ہوا

ویسے خالہ یہ عدید زیادہ تر یہاں ہی پایا جاتا ہے۔۔۔میرا مطلب ہے کہ آفس ٹائمنگ کے بعد بندہ خاصا تھک جاتا ہے کچھ بھی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور یہ گھر جانے کی بجائے اتنا سفر کر کہ یہاں آجاتا ہے، پھر یہاں سے واپس جاتا ہے مینج کرنا تو خاصا مشکل ہوتا ہو گا نہ۔عادل نے بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے نارمل انداز میں کہا تو ساریہ بیگم ہنس دیں

بیٹا تم نے بچپن وہ کہانیاں تو پڑھی ہوں گی، جس میں جادوگر اپنی جان کسی طوطے میں قید کر کے رکھ دیتے تھے۔۔۔یہی صورت حال عدید کے ساتھ بھی ہے۔اسکی جان بھی امثال نامی طوطے میں قید ہے اسی لیے وہ اپنی تھکن کی پراوہ کیے بغیر اس سے ملنے آجاتا ہے۔ساریہ بیگم کی بات پر اس نے مٹھیاں بھینچیں

اچھا۔۔۔ایسا کیوں۔عادل نے سرسری انداز میں پوچھا

دار صل عدید فاریہ اور آصف کے ساتھ اکیلا ہوتا تھا جرمنی میں۔ کوئی اور بہن بھائی تو تھا نہیں تو اس چیز کو بہت فیل کرتا تھا۔۔ دس سال کی عمر میں پاکستان آیا تو اسکی باذل اور امثال کے ساتھ دوستی ہو گئی۔ امثال میں تو جان بسنے لگی تھی اسکی۔۔ کچھ دن رہنے کے بعد جب وہ واپس جانے لگا تو بہت اداس تھا، یہاں تک کہ اس نے جانے سے منع کر دیا کہ وہ واپس ہی نہیں جانا چاہتا۔ وہاں جاکر بھی وہ کافی ڈسٹرب رہا۔ پھر جب وہ پانچ سال بعد دوبار پاکستان آیا تو اسے پتا چلا کہ امثال نہ صرف اسکی کزن ہے بلکہ اسکی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما کیا کر رہی ہیں کب سے کچن میں ہیں ابھی تک کھانا نہیں بنا کیا۔۔ میں اور عدی کب سے ویٹ کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے سار یہ بات مکمل کرتی امثال نے کچن میں داخل ہوئی

ہاں بس بن گیا۔۔۔ میں لا ہی رہی تھی سار یہ بیگم نے کھانا پلیٹوں میں ڈالتے ہوئے کہا اور ٹرے میں رکھ کہ اسے پکڑائی اور باہر نکل گئی

ارے ایس پی صاحب آپ بھی آئیں نہ مل کہ کھاتے ہیں۔ امثال نے خاموش کھڑے عادل سے کہا

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔ عادل نے لٹھ مار انداز میں کہا

اوہو کچھ نہیں ہوتا نہ تمہیں پتا عدید بھی کہہ رہا تھا اسے بھی بھوک نہیں مگر میں نے اسے کہا کہ میرے ساتھ کھالے تو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ پلیز مجھے تمہارا یہ عدید نامہ سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔عادل نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا اور بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا

ہیں اسے کیا ہوا۔۔اچھا خاصا کھڑا تھا۔۔خیر سانوں کی۔۔اس نے کندھے اچکاتے ہوئے سوچا اور باہر نکل گئ

یہ باہر سپورٹس کارکس کی کھڑی ہے سانیہ نے امثال کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

میری ہے۔۔امثال نے ٹی وی کا والیم کم کیا

اچھا۔۔شہری لالہ نے لے کے دی ہے۔

نہیں عدی نے۔

ایک بات پوچھوں تم سے۔۔سانیہ نے کہا

ہاں پوچھو۔۔اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ تم عدید کے کچھ زیادہ ہی کلوز نہیں ہو۔ سانیہ نے محتاط انداز میں کہا مبادا وہ مائنڈ ہی نہ کر جائے

وہ تو میں شہری بھائی اور بازی سے بھی ہوں اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے۔

ہاں مگر وہ تو تمہارے بھائی ہیں نہ۔

ہاں تو وہ بھی تو میرا بھائی ہی ہے۔ امثال نے چینل چینج کیا

سگا تو نہیں ہے نہ۔۔۔ کزن ہے اور نا محرم بھی ہے پر تم اس سے اتنا کلوز ہو سانیہ نے کہا تو امثال نے چونکی تھی

اوہ ہ ہ۔۔۔ بی بی بریک پہ پاؤں رکھو۔ کیا بولے جا رہی ہو۔۔۔ عدی میرا بھائی ہے۔۔۔ سگا بھائی۔۔۔ ہماری ماما کا بیٹا ہے بدھو۔۔۔ مطلب کچھ بھی۔ امثال نے اسے گھورا تو اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

کیا مطلب پر وہ تو فاریہ خالہ کا بیٹا ہے نہ۔۔

تمہیں نہیں پتہ نہ۔۔۔ رکو میں بتاتی ہوں۔۔ امثال نے ٹی وی آف کیا اور اسے بتانے لگی۔۔

سانیہ چائے لاؤ۔ عادل نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا اور ہال میں بیٹھے امان اور دریاب کے پاس جا بیٹھا جو زریاب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔ سامنے صوفے پر بازل بیٹھا عدید سے کال پر بات کر رہا تھا وہ دو دن سے بزنس کے سلسلے میں دبئی گیا

ہوا تھا دونوں بہن بھائیوں نے اسے شاپنگ کی ایک لمبی لسٹ دی ہوئی تھی اور خاص ہدایت کی تھی کہ چیزیں سیم ہونی چاہئیں جو لسٹ پر مینشن ہیں، جس میں سے کچھ چیزیں اسے مل نہیں رہیں تھیں تو وہ بازل کو کال کر کہ پوچھ رہا تھا کہ اب کیا کروں

یار عدی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ خود ثرلے سے بات کر لیں۔ بازل نے کہا۔ عادل بظاہر تو دریاب لوگوں میں مصروف تھا لیکن اسکی ساری حسیات بازل کی طرف تھیں۔ اتنے میں سانیہ نے اسے چائے لا کر پکڑائی تو وہ پینے لگا۔

اچھا اسے بلاؤ میں خود بات کرتا ہوں۔ عدید نے کہا تو بازل نے ملازمہ کو اسے بلانے بھیجا۔ ملازمہ نے جیسے ہی اسے بتایا کہ عدید کا فون ہے تو وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی۔ امثال کو ننگے پاؤں عجلت میں تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں آتا دیکھ کر عادل کو آگ ہی لگ گئی تھی مطلب ایسی بھی کیا ایکسائٹمنٹ کہ بندہ جوتا پہننا بھی بھول جائے۔ یہی سوچتے ہوئے اسکا ازلی غصہ آسمان کو چھونے لگا

یہ چائے بنائی ہے تم نے۔۔۔ ایسے بناتے ہیں۔۔ اتنی کڑوی۔ عادل نے دھاڑتے ہوئے کہا اور کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر اس نے چائے کا کپ زمین پر پٹخا تھا۔ وہ سب جو عادل کو کئی دن بعد اپنے پرانے روپ میں دیکھ کر حیران تھے امثال کی چیخ سے ہوش میں آئے۔ گرم چائے کے چھینٹے تیزی سے آتی ہوئی امثال کے پاؤں پر گرے تھے اور کپ کی ایک بڑی کرچی اسکے پاؤں میں چُبھی تھیں

پاگل ہو گئے ہیں کیا۔۔۔۔ آپکو نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ سامنے سے آرہی ہے۔۔۔۔ ثرلے تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ بازل فون وہیں پھینکتا بے اختیار اسکی طرف بڑھا تھا دوسری طرف فون پر اسکی چیخ سن کر عدید بے چین ہوا تھا۔ امثال پیر پکڑے وہیں بیٹھ گئی

خخ۔۔خون۔۔۔ماما۔۔۔۔۔۔۔ثرلے کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے۔بازل امثال کے پاؤں کی تلوے سے فرش پر بہتا خون دیکھ کر بد حواس ہوا تھا۔عادل ہونقوں کی طرح کبھی روتی ہوئی امثال کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اسکے پاؤں کو جس سے نہ صرف تیزی سے خون بہہ رہا تھا بلکہ جلنے کی وجہ سے سرخ بھی ہو رہا تھا

فرسٹ ایڈ باکس لاؤ۔۔سب سے پہلے امان ہوش میں آیا

اس میں پٹی نہیں ہے۔۔۔بازل تمہاری گاڑی میں فرسٹ ایڈ باکس ہے۔

ا ں ں۔۔۔ہاں۔اسنے سر ہلا دیا

تو جاؤ لے کر آؤ نہ نہ۔

کک۔۔۔کیا لے کر آؤں۔۔بازل نے چہرے پر ہاتھ پھیرا

دریاب جاؤ تم لے کر آؤ۔۔زریاب نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے دریاب سے کہا

ریلکیس وہ ٹھیک ہے تھوڑی سی چوٹ لگی ہے۔زریاب نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا تو بازل نے غائب دماغی سے ہلا دیا

ہیلو۔۔۔باذی۔۔۔سن رہے ہو کیا ہوا ہے۔امثال کو کیوں چیخی تھی۔فون پر عدید کی مسلسل آواز آرہی تھی باذل کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اسنے کال کاٹی اور دوبارہ نمبر ملایا۔زمین پر پڑے موبائل کی بیل بجی۔زروا نے اٹھا کر باذل کو دیا تو اس نے اٹینڈ کرتے ہوئے کان سے لگایا

ہیلو باذل کیا ہوا ہے امثال کو۔۔وہ ٹھیک ہے نہ دوسری طرف سے عدید کے بے چین آواز سنائی دی

بھائی وہ۔۔۔۔۔۔ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اسکا پاؤں۔۔۔۔چوٹ لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔خون۔۔۔۔۔۔۔خون بہہ رہا ہے۔۔۔باذل نے اٹکتے ہوئے بات مکمل کی

میری بات کرواؤ۔

بھائی۔۔۔وہ۔۔۔رو رہی ہے۔۔۔کیسے بات۔۔۔۔بات کرے گی۔۔امثال سے زیادہ باذل کی حالت خراب ہو رہی تھی

چوٹ لگی کیسے۔عدید نے پوچھا

بھائی وہ عادل بھائی نے کپ۔۔۔کپ پھینکا تھا تو چائے اور کپ کی کرچیاں اسکے پاؤں پر لگی ہیں۔۔باذل نے اپنی آنکھیں رگڑیں

ماما۔۔۔درد ہو رہا ہے.امثال کی روتی ہوئی آواز سنائی دی تو عدید نے فون کاٹ دیا

ارے میری بیٹی ابھی پٹی کریں گی نہ تو ٹھیک ہو جائے گا ساری بیگم نے اسکا گال چوما

امثال میں کانچ نکالنے لگا ہوں تو تھوڑا درد ہو گا بس آنکھیں بند کر لو اپنی۔۔ ٹھیک ہے امان نے کہا اور کانچ احتیاط سے کھینچ کر نکالا تو اسکی چیخ بلند ہوئی تھی

یہ مرہم لگتے ہی تھوڑا سا جلے گا تم پلیز زیادہ مت چیخنا ابھی تو تمہاری پہلے والی چیخ میرے کانوں میں گونج رہی ہے ایسا نہ ہو کہ میں بہرا ہو جاؤں اور سوائے تمہاری چیخوں کے اور کچھ سنائی ہی نہ دے۔۔۔ یار ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔۔۔ مجھے کوئی اپنی بیٹی بھی نہیں دے گا کہ لڑکا بہرا ہے اور چیخوں کے سوا کچھ نہیں سن سکتا۔۔ امان نے اسکا دھیان بٹانے کے لیے مزاق کیا جس پر وہ نم آنکھوں سمیت ہنس دی

دبئی کے ہوٹل میں بیٹھا عدید مسلسل اپنی پیشانی رگڑ رہا تھا۔ امثال کی چوٹ اور اسکو روتا سن کر اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر پاکستان پہنچ جائے۔ بازل کا ہونا نہ ہونا ایک برابر تھا ایسی صورت حال میں اسکو کچھ سجھائی ہی نہیں دیتا تھا اور اس وقت بھی اسکا حال امثال سے زیادہ خراب تھا جو کہ فون پر صاف سنائی دے رہا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے شہریار کو کال ملائی

یار بھائی امثال کو چوٹ لگی ہے تو وہ بہت رو رہی تھی۔ آپ گھر چلے جائیں۔ اسکو دیکھ کر بازی کا حال بھی خراب ہو رہا ہے۔ میں بھی نکلتا ہوں مجھے کم از کم تین چار گھنٹے تو لگ جائیں گے وہاں پہنچنے میں۔

کیسے لگی۔۔۔ شہریار نے چابی اُٹھائی اور آفس سے نکل گیا

اس خبیث ایس پی نے چائے پھینکی ہے جس سے اسکا پاؤں جل گیا ہے اور کانچ بھی لگا ہے عدید نے دانت پیسے

اچھا ٹھیک ہے میں گھر جا رہا ہوں اور تم عادل کو کچھ مت کہنا میں دیکھ لوں گا۔ویسے بھی اس نے جان بوجھ کر تھوڑی نہ پھینکی ہو گی غلطی سے ہو گیا ہو گا شہریار نے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اسکی نیچر کو اچھے سے جانتا تھا،امثال کو کوئی چوٹ پہنچائے اور عدید اسے سلامت رہنے دے ایسا ممکن ہی نہیں تھا

وہ تو جب میں وہاں آؤں گا تو دیکھی جائے گی۔۔عدید نے اسی ٹون میں کہا اور کال کاٹ دی شہریار نے گہری سانس لے کر گاڑی کی رفتار بڑھائی۔دس منٹ بعد ہی وہ حویلی پہنچ چکا تھا جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوا سامنے امثال پاؤں پر پٹی باندھے ساریہ بیگم کے ساتھ لگی بیٹھی تھی۔

ژلے بھائی کی جان کیا ہوا ہے۔شہریار جلدی سے امثال کی طرف بڑھا

کچھ نہیں بھائی تھوڑی سی چوٹ لگی ہے۔آپ پریشان مت ہوں۔

درد ہو رہا ہو گا نہ۔شہریار نے اسکے ساتھ بیٹھ کر اسے بازو کے حصار میں لیا

تھوڑا تھوڑا ہو رہا ھے۔

ارے میرا بچہ۔۔۔۔ سوری گڑیا تمہیں چوٹ لگی مجھے خیال رکھنا چاہیئے تھا تمہارا۔ شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔ وہ غلطی نہ ہونے کے باوجود معافی مانگ رہا تھا اور جسکی غلطی تھی وہ اپنی جگی چور بنا بیٹھا تھا۔

بازی یہاں آؤ۔ شہریار نے گم صم بیٹھے بازل کو کہا تو اسکے پاس آ بیٹھا

ریلیکس۔۔۔۔۔ ژلے ٹھیک ہے اب۔۔۔۔ پریشان مت ہو میں ہوں نہ۔۔۔ شہریار نے اسے دوسرے بازو کے حصار میں لیا تھا

ایسی سچویشن میں اپنے حواس بحال رکھا کرو۔۔۔۔ بدحواس ہونے کی بجائے ہوش میں رہ کر سچویشن ہینڈل کرتے ہیں بچے۔۔ شہریار نے بازل کو سمجھایا

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں۔۔ دماغ ماوف ہو کر رہ گیا تھا۔ بازل نے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا ا

اچھا ٹھیک ہے پریشان مت ہو ژلے ٹھیک ہے، کیوں ژلے۔۔۔ ویسے بھی ہمارا ژلی شاہ بہت بہادر ہے یہ چھوٹی موٹی چوٹیں اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔۔ ہے نہ۔۔۔ شہریار مسکراتے ہوئے امثال کو کہا تو اس نے زور سے سر ہلا دیا اتنے میں شہریار کا فون بجا دیکھا تو عدید کا نمبر تھا۔

ہاں بولو عدید۔۔ شہریار نے فون کان سے لگایا

کیسی ہے ژلے۔۔عدید کی آواز سنائی دی

یار وہ ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔۔

میں دو گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا آپ ڈرائیور کو ایئرپورٹ بجوا دیجیے گا عدید نے کہا

ارے نہیں تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ یہاں۔ تمہاری آج میٹینگ ہے نہ تو وہ اٹینڈ کرو اور ارام سے آجانا۔ شہریار نے اسے منع کرتے ہوئے کہا

نہیں بھائی مجھے چین نہیں آئے گا اور ویسے بھی میں اس وقت ایئرپورٹ پر ہوں۔ ٹیم کے لوگ دیکھ لیں گے میٹینگ۔۔عدید نے کہا

کیا مطلب یہ تو تمہارا ڈریم پروجیکٹ تھا نہ تو تم ٹیم پر کیسے چھوڑ کر آسکتے ہو تمہاری اتنے دنوں کی محنت ضائع ہو جائے گی۔ شہریار نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔وہ جانتا تھا کہ عدید نے اس پروجیکٹ کو لے کر بہت محنت کی تھی اور اسے ھنڈرڈ پرسنٹ یقین تھا کہ یہ پرجیکٹ اسے ہی ملے گا۔ مگر اب وہ یوں آخر میں سب چھوڑ کر آرہا تھا

بھائی چاہے جتنا بھی اہم ہو، میری بہن سے زیادہ نہیں ہو گا۔میں آرہا ہوں تو بس آرہا ہوں آپ مجھے نہیں روکیں گے۔عدید نے دو ٹوک لفظوں میں کہا تو وہ خاموش ہو گیا

اچھا ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا شہریار نے کہا تو دوسری طرف سے عدید نے کال کاٹ دی

گھٹنوں تک آتی ریڈ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں سر پر کیپ لیے، کمر سے نیچے تک آتے بالوں کو پونی میں باندھے، وہ اکیلی فٹ بال کھیل رہی تھی۔ سانیہ سے کہا تو اسنے منع کر دیا کہ مجھے نہیں کھیلنا آتا تو وہ اکیلی ہی کھیلنے لگی۔ اچانک اسکی نظر امان پر پڑی جو موبائل میں کچھ دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔ وہ سر جھٹک کر دوبارہ کھیلنے لگی۔۔ کافی دیر بعد جب اس نے دوبارہ نظر اٹھائی تو امان ابھی تک وہیں بیٹھا تھا اسے حیرانی ہوئی وہ زیادہ دیر تک ایسے بیٹھنے والا بندہ تو نہیں تھا ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتا تھا کچھ سوچتے ہوئے وہ الٹا چکر کاٹتے ہوئے اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی موبائل میں جھانکا تو شامین کی تصویر دیکھ کر اچھلی تھی تصویر شائد اسکی بے خبری میں لی گئی تھی کیونکہ تصویر میں وہ ریموٹ ہاتھ میں پکڑے ٹی وی کی طرف متوجہ تھی

اوہ۔۔۔۔ تو یہ چل رہا ہے میں بھی کہوں امان شاہ اکیلا بیٹھا مسکرا رہا خیر ہو۔۔۔۔ امثال نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور وہیں اسکے پاس گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔ اسکے اچانک حملے پر امان کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر گرا تھا امثال کو دیکھ کر اس نے گہری سانس لی

ویسے ایک بات تو بتائیں جب وہ ہر وقت آپکے سامنے زندہ موجود ہوتی ہے تو پھر چھپ چھپ کر تصویر لینے اور دیکھنے کا کیا فائدہ آپ سیدھا سیدھا جا کہ اس کے پاس بیٹھ جائیں اور دل بھر کہ دیکھیں۔ لیکن پھر بھی وہ کیا کہتے ہیں دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جا سکتا ہے امثال نے مشورہ دیا

نہیں گڑیا ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو امان نے بات بنانے کی کوشش کی کہ ان آفتوں کو پتہ چلنا مطلب پوری حویلی کیا پورے گاؤں کو پتہ چلنا

اوہ ہ ہ۔۔۔ اچھا تو پھر آپ تصویر کو ایک بہت ہی لونگ اور کیئرنگ بھائی کی نظر سے دیکھ رہے ہوں گے کوئی نہیں میری بھی بہت ساری پکچرز شہری بھائی اور عدی کے موبائل میں ہیں امثال نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے بے ساختہ استغفراللہ کہا

نہیں اب ایسی بھی بات نہیں ہے امان نے سر کھجایا

ایسی بات نہیں ہے، ویسی بھی نہیں ہے، تو پھر بتائیں نہ کیسی بات ہے۔ امثال نے کہا
پلیز کسی سے کچھ مت کہنا میں نہیں چاہتا کہ اس پے کوئی حرف آئے

کم آن اب اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں کہ کسی کی عزت خراب کروں گی امثال نے ناراضگی سے کہا تو امان مسکرایا

مطلب تھوڑی بہت ہو۔

ہی ہی۔۔ امثال نے دانت دکھائے تھے

اچھا میں چلتی ہوں ہمارے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور بتایئے گا۔ یقین کریں مایوس نہیں ہوں گے۔۔ اتنے میں شہریار اور عدید حویلی میں داخل ہوئے تو امثال کو فٹ بال کھیلتا دیکھ کر اسکی طرف بڑھے

کیا کر رہا ہے میرا بچہ۔۔شہریار نے نرمی سے اسکو ساتھ لگایا

کچھ نہیں بھائی کھیل رہی تھی۔

اکیلی۔۔شہریار نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

ہاں وہ بازی ماما کے ساتھ گیا ہوا ہے نہ اور سانی کو کھیلنا نہیں آتا امثال نے منہ بنایا
ارے ہمارے ہوتے ہوئے ہمارا بچہ اکیلا کھیل رہا ہے آؤ میں کھیلتا ہوں تمہارے ساتھ عدید نے نرمی سے کہا

نہیں نہ آپ لوگ تھکے ہوئے ہوں گے نہ اور شہری بھائی بھی ابھی کراچی سے واپس آئے ہیں تو تھک گئے ہوں گے نہ۔آپ جا کہ ریسٹ کریں۔میں ٹھیک ہوں

ہاں بھائی تو واقع ہی تھکے ہوئے ہیں شہری بھائی آپ جا کہ ریسٹ کریں میں گڑیا کو کمپنی دیتا ہوں عدید نے آستین کے کف موڑتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا اندر چلا گیا تو وہ دونوں کھیلنے میں مصروف ہو گئے تھے ان دونوں کو اکھٹا کھیلتا دیکھ کر اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے عادل نے زور سے کھڑکی کا پٹ بند کیا تھا

بازل میں نے کچھ چیزیں منگوانی ہے۔لسٹ بنا دی ہے جا کہ لا دو۔امثال نے بازل کے سامنے لسٹ لہرائی

میں تمہارا نوکر لگا ہوا ہوں جب دیکھو آرڈر لگاتی رہتی ہو۔ چھوٹی ہو چھوٹی بن کر رہو زیادہ بڑا بننے کی ضرورت نہیں ہے اور آئیندہ تمیز سے بات کرنا میرے ساتھ۔ بڑا ہوں تم سے۔۔۔ بازل نے سرد لہجے میں کہا اس بات سے بے خبر کہ وہ ہال میں داخل ہوتے عدید اور شہریار کی سخت نظروں کے حصار میں ہے سب نے اسے حیرانی سے دیکھا کہاں اس پر جان دینے والا بازل اتنی بری طرح سے ڈانٹ رہا ہے

بازی کیا ہو گیا کیوں ڈانٹ رہے۔۔۔ دماغ ٹھیک ہے۔۔ ساریہ بیگم نے اسے گھورا

ماما آپ بیچ میں مت بولیں۔۔۔ بہت بگڑ چکی ہے یہ۔ بازل نے اسی ٹون میں کہا اس سے پہلے عدید آگے بڑھتا شہریار نے اسے روک دیا

بازی تم۔۔۔ تم ناراض ہو مجھ سے۔ امثال نے روہانسی ہوئی۔۔ لوگوں کی زرا نہ پرواکرنے والی امثال کی اپنے بھائیوں کی تھوڑی سی ناراضگی پر جان پر بن آتی تھی

کہا نہ تمیز سے بات کرو یہ تم کیا ہوتا ہے آپ بولو۔۔۔ کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھ گئی ہے۔۔ بازل نے ناگواری سے کہا تو وہ خاموشی سے اسکے سامنے کھڑی لب کاٹنے لگی جب کافی دیر تک اسکی طرف سے جواب نہ آیا تو اس نے سر اٹھایا، امثال کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گالوں تک آگئے تھے۔ اسکو یوں روتا دیکھ کر وہ بوکھلا کر رہ گیا

تم۔۔۔ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ یار ڑلے میں مزاق کر رہا تھا سچی میں۔۔۔۔۔۔ آئم سوری۔ میں بس ایویں ای رعب جھاڑ رہا تھا۔ سیریسلی میں مزاق کر رہا تھا تم تو رونے ہی لگی بازل نے اسکو اپنے ساتھ لگایا

یار اب بس بھی کرو سیلاب لانا ہے کیا۔۔۔ پلیز تم شہری بھائی اور عدید کو مت بتانا پلیز اچھی بہن نہیں۔۔۔ اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا پیچھے سے کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ پیچھے مڑا تو عدید اور شہریار اسے جن نظروں سے گھور رہے اسے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی چل بازی اب تیری خیر نہیں اسے نے بے اختیار سوچا شہریار نے امثال کو اس سے الگ کر کہ اپنے ساتھ لگایا تو وہ زور و شور سے رونے لگی

بھائی۔۔۔ بھائی اسنے مجھے اتنی زور سے ڈانٹا تھا کہتا ہے تمیز سے بات کرو اور۔۔۔ اور کہتا یہ بڑا ہے مجھ سے۔۔ میں بگڑ گئی ہوں۔ امثال نے روتے ہوئے کہا

چل آمیں تجھ سے تمیز سے بات کرتا ہوں عدید نے اسکو گردن سے پکڑا

بھائی یار سوری میں مزاق کر رہا تھا. بازل منمنایا اور مدد طلب نظروں سے شہریار کو دیکھا

اور مزاق مزاق میں تو نے اسے رلا دیا۔۔۔ عدید آج تجھے چھٹی ہے جو کرنا ہے کر اسکے ساتھ میں نہیں روکوں گا۔ شہریار نے امثال کو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا

کیا کہہ رہا تھا کہ سر پر چڑھا رکھا ہے۔۔ ہوں عدید نے اسکی کمر میں مکہ مارا تو وہ بلبلا اٹھا

بڑا ہوں میں تم سے.. یہی کہہ رہا تھا نہ۔ عدید نے گردن پر دباؤ ڈالا تھا

چول انسان تیری وجہ سے وہ رو رہی ہے۔۔ہال بازل کی ہائے ہائے اور امثال کی ہنسی سے گونج اٹھا تھا

موٹو یہ دیکھ میں نے تمہارے لیے شاپنگ کی ہے۔وہ کل والے مزاق پر ابھی تک اس سے ناراض تھی بازل کئی جتن کر چکا تھا اسکو منانے کے، کبھی کچھ کھانے کو لا رہا ہے تو کبھی اپنی کوئی چیز اسے دے رہا ہے جو امثال لے کر رکھ لیتی مگر منہ ہنوز پھولا ہوا تھا

یہ دیکھو میں اپنے اور تمہارے سیم سیم ڈریسز لایا ہوں۔بازل نے کچھ ٹی شرٹس اور جینز نکال کر اسکے سامنے رکھیں

یہ شوز اور واچز بھی سیم سیم ہیں۔کافی دن ہو گئے تھے نہ ہمیں شاپنگ کیے ہوئے۔بازل نے کہا تو امثال نے ترچھی نظروں سے صوفے پر پڑے شاپنگ بیگز کی طرف دیکھا اور اسکے نظر اٹھانے سے پہلے ہی رخ موڑ گئی اتنی ساری شاپنگ دیکھ کر اسکا دل مچلا تھا مگر خود پر قابو کیے بیٹھی رہی ناراض تو وہ پہلے بھی نہیں تھی لیکن بازل کے جتن دیکھ کر پھیل رہی تھی

یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے ساتھ میں میچینگ حجاب بھی لیے ہیں اور نیو ہیر آئل بھی لایا ہوں۔تمہیں پتہ ہے یہ انڈیا میں بہت مشہور ہے۔لاؤ میں تمہارے بالوں میں لگاؤں۔۔بازل نے چیزیں سمیٹتے ہوئے ملازمہ کو دیں کہ وہ امثال کے روم میں رکھ آئے اور خود آئل لے کر امثال کے بالوں میں لگانے لگا

اب تو معاف کر دو یار۔میں نے بس مزاق کیا تھا۔

میں تم سے ناراض ہی کب تھی۔۔امثال ہنسی

اور وہ جو کل سے بات نہیں کر رہی تھی،وہ کیا تھا۔بازل نے اسکے بال کھینچے

وہ۔۔۔۔وہ تو تم جب تم آگے پیچھے پھر رہے تھے،تو میں نے سوچا چلو تھوڑے سے نخرے اٹھوا ہی لیتی ہوں امثال نے کہا تو وہ ہنس دیا ریلینگ پر کھڑا شہریار مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھا

شاہ بی بی کل تو میں بال بال بچی ہوں۔ملازمہ نے کہا

کیوں کیا ہوا۔ثریا بیگم پوچھا

وہ کل نہ مجھے چھوٹی شاہ بی بی نے پکڑ لیا تھا۔وہ میں نہ فریدہ سے بات کر رہی تھی تو انہوں نے سن لیا تھا وہ تو امثال بی بی نے بچا لیا تھا ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ آج تو میں گئی۔

اچھا وہ کیسے۔شاہ بی بی نے دلچسپی سے پوچھا تو ملازمہ نے اسے تفصیل بتانے لگی

تو ہاجرہ نے کچھ نہیں کہا اسے۔۔حیرت ہے وہ تو اپنی بات میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتی ہے۔

ارے بی بی جی آج کل تو چھوٹی شاہ بی بی کی کایا ہی پلٹی ہوئی ہے کہاں وہ حویلی لڑکیوں کو اونچی آواز میں بات کرنے پر ڈانٹ دیتی تھی اور کہاں سارا دن حویلی میں امثال بی بی کے قہقہے گونجتے ہیں اور بی جان مسکرا دیتی ہیں اور آپکو پتہ ہے اب تو شاہ صاحب بھی انکی باتوں پر قہقہے لگاتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصے میں وہ سب کی لاڈلی بن چکی ہیں چاہے وہ کچھ بھی کریں کچھ بھی پہنیں کوئی روک ٹوک نہیں کرتا

اچھا ایک بات بتاؤ کیسی ہے امثال۔۔۔ کس پہ گئی ہے۔ شاہ بی بی نے اشتیاق سے پوچھا

بہت پیاری ہیں جس طرح ٹی وی میں نہیں آتی ہیں لڑکیاں، بلکل ان کے جیسی ہیں۔ شکل وصورت سے ساریہ بی بی پہ گئی ہیں۔ ملازمہ نے کہا تو انہوں نے سر ہلا دیا

خالہ کیا کر رہی ہیں۔ عادل کچن میں داخل ہوا تو ساریہ بیگم کو چولہے کے پاس کھڑے دیکھا تو پوچھا

کچھ نہیں بیٹا عدید آیا ہوا ہے، تو امثال نے اسے زبردستی کھانے کے لیے روک لیا ہے۔ دونوں کے لیے کھانے کو کچھ بنا رہی ہوں۔ ساریہ بیگم نے مصرف انداز میں جواب دیا تو عادل کا پارہ ہائی ہوا

ویسے خالہ یہ عدید زیادہ تر یہاں ہی پایا جاتا ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ آفس ٹائمنگ کے بعد بندہ خاصا تھک جاتا ہے کچھ بھی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور یہ گھر جانے کی بجائے اتنا سفر کر کہ یہاں آجاتا ہے، پھر یہاں سے واپس جاتا ہے مینج کرنا تو خاصا مشکل ہوتا ہوگا نہ۔ عادل نے بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے نارمل انداز میں کہا تو ساریہ بیگم ہنس دیں

بیٹا تم نے بچپن وہ کہانیاں تو پڑھی ہوں گی، جس میں جادوگر اپنی جان کسی طوطے میں قید کر کے رکھ دیتے تھے۔۔۔یہی صورت حال عدید کے ساتھ بھی ہے۔اسکی جان بھی امثال نامی طوطے میں قید ہے اسی لیے وہ اپنی تھکن کی پرواہ کیے بغیر اس سے ملنے آجاتا ہے۔ساریہ بیگم کی بات پر اس نے مٹھیاں بھینچیں

اچھا۔۔۔ایسا کیوں۔عادل نے سرسری انداز میں پوچھا

دراصل عدید فاریہ اور آصف کے ساتھ اکیلا ہوتا تھا جرمنی میں۔کوئی اور بہن بھائی تو تھا نہیں تو اس چیز کو بہت فیل کرتا تھا۔۔دس سال کی عمر میں پاکستان آیا تو اسکی بازل اور امثال کے ساتھ دوستی ہوگئی۔امثال میں تو جان بسنے لگی تھی اسکی۔۔کچھ دن رہنے کے بعد جب وہ واپس جانے لگا تو بہت اداس تھا، یہاں تک کہ اس نے جانے سے منع کر دیا کہ وہ واپس ہی نہیں جانا چاہتا۔وہاں جاکر بھی وہ کافی ڈسٹرب رہا۔پھر جب وہ پانچ سال بعد دوبارہ پاکستان آیا تو اسے پتا چلا کہ امثال نہ صرف اسکی کزن ہے بلکہ اسکی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما کیا کر رہی ہیں کب سے کچن میں ہیں ابھی تک کھانا نہیں بنا کیا۔۔۔میں اور عدی کب سے ویٹ کر رہے ہیں۔اس سے پہلے ساریہ بات مکمل کرتی امثال نے کچن میں داخل ہوئی

ہاں بس بن گیا۔۔۔میں لا ہی رہی تھی ساریہ بیگم نے کھانا پلیٹوں میں ڈالتے ہوئے کہا اور ٹرے میں رکھ کہ اسے پکڑائی اور باہر نکل گئی

ارے ایس پی صاحب آپ بھی آئیں نہ مل کہ کھاتے ہیں۔امثال نے خاموش کھڑے عادل سے کہا

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔عادل نے لٹھ مار انداز میں کہا

اوہو کچھ نہیں ہوتا نہ تمہیں پتا عدید بھی کہہ رہا تھا اسے بھی بھوک نہیں مگر میں نے اسے کہا کہ میرے ساتھ کھا لے تو

اوہ پلیز مجھے تمہارا یہ عدید نامہ سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔عادل نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا اور بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا

ہیں اسے کیا ہوا۔۔اچھا خاصا کھڑا تھا۔۔خیر سانوں کی۔۔اس نے کندھے اچکاتے ہوئے سوچا اور باہر نکل گئی

یہ باہر سپورٹس کار کس کی کھڑی ہے سانیہ نے امثال کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

میری ہے۔۔امثال نے ٹی وی کا والیم کم کیا

اچھا۔۔شہری لالہ نے لے کے دی ہے۔

نہیں عدی نے۔

ایک بات پوچھوں تم سے۔۔سانیہ نے کہا

ہاں پوچھو۔۔اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ تم عدید کے کچھ زیادہ ہی کلوز نہیں ہو۔سانیہ نے محتاط انداز میں کہا مبادا وہ مائنڈ ہی نہ کر جائے

وہ تو میں شہری بھائی اور بازی سے بھی ہوں اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے۔
ہاں مگر وہ تو تمہارے بھائی ہیں نہ۔

ہاں تو وہ بھی تو میرا بھائی ہی ہے۔امثال نے چینل چینج کیا

سگا تو نہیں ہے نہ۔۔۔کزن ہے اور نا محرم بھی ہے پر تم اس سے اتنا کلوز ہو سانیہ نے کہا تو امثال نے چونکی تھی

اوہ ہ ہ۔۔۔بی بی بریک پہ پاؤں رکھو۔۔کیا بولے جا رہی ہو۔۔۔عدی میرا بھائی ہے۔۔۔سگا بھائی۔۔۔ہماری ماما کا بیٹا ہے بدھو ۔۔۔مطلب کچھ بھی۔امثال نے اسے گھورا تو اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

کیا مطلب پر وہ تو فاریہ خالہ کا بیٹا ہے نہ۔۔

تمہیں نہیں پتہ نہ۔۔۔رکو میں بتاتی ہوں۔۔امثال نے ٹی وی آف کیا اور اسے بتانے لگی۔۔

سانیہ چائے لاؤ۔عادل نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا اور ہال میں بیٹھے امان اور دریاب کے پاس جا بیٹھا جو زریاب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔سامنے صوفے پر بازل بیٹھا عدید سے کال پر بات کر رہا تھا وہ دو دن سے بزنس کے سلسے میں دبئی گیا ہوا تھا دونوں بہن بھائیوں نے اسے شاپنگ کی ایک لمبی لسٹ دی ہوئی تھی اور خاص ہدایت کی تھی کہ چیزیں سیم ہونی چاہئیں جو لسٹ پر مینشن ہیں، جس میں سے کچھ چیزیں اسے مل نہیں رہیں تھیں تو وہ بازل کو کال کر کہ پوچھ رہا تھا کہ اب کیا کروں

یار عدی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔آپ خود ڑلے سے بات کر لیں۔بازل نے کہا۔عادل بظاہر تو دریاب لوگوں میں مصروف تھا لیکن اسکی ساری حسیات بازل کی طرف تھیں۔اتنے میں سانیہ نے اسے چائے لا کر پکڑائی تو وہ پینے لگا۔

اچھا اسے بلاؤ میں خود بات کرتا ہوں۔عدید نے کہا تو بازل نے ملازمہ کو اسے بلانے بھیجا۔ملازمہ نے جیسے ہی اسے بتایا کہ عدید کا فون ہے تو وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی۔امثال کو ننگے پاؤں عجلت میں تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں آتا دیکھ کر عادل کو آگ ہی لگ گئی تھی مطلب ایسی بھی کیا ایکسائٹمنٹ کہ بندہ جوتا پہننا بھی بھول جائے۔یہی سوچتے ہوئے اسکا ازلی غصہ آسمان کو چھونے لگا

یہ چائے بنائی ہے تم نے۔۔۔ایسے بناتے ہیں۔۔اتنی کڑوی۔عادل نے دھاڑتے ہوئے کہا اور کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر اس نے چائے کا کپ زمین پر پٹخا تھا۔وہ سب جو عادل کو کئی دن بعد اپنے پرانے روپ میں دیکھ کر حیران تھے امثال کی چیخ سے

ہوش میں آئے۔گرم چائے کے چھینٹے تیزی سے آتی ہوئی امثال کے پاؤں پر گرے تھے اور کپ کی ایک بڑی کرچی اسکے پاؤں میں چُبھی تھیں

پاگل ہوگئے ہیں کیا۔۔۔۔ آپکو نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ سامنے سے آرہی ہے۔۔۔۔ ژلے تم ٹھیک ہو۔۔۔۔بازل فون وہیں پھینکتا بے اختیار اسکی طرف بڑھا تھا دوسری طرف فون پر اسکی چیخ سن کر عدید بے چین ہوا تھا۔امثال پیر پکڑے وہیں بیٹھ گئی

خخ۔۔خون۔۔۔ماما۔۔۔۔۔۔ژلے کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے۔بازل امثال کے پاؤں کی تلوے سے فرش پر بہتا خون دیکھ کر بدحواس ہوا تھا۔عادل ہونقوں کی طرح کبھی روتی ہوئی امثال کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اسکے پاؤں کو جس سے نہ صرف تیزی سے خون بہہ رہا تھا بلکہ جلنے کی وجہ سے سرخ بھی ہو رہا تھا

فرسٹ ایڈ باکس لاؤ۔۔سب سے پہلے امان ہوش میں آیا

اس میں پٹی نہیں ہے۔۔۔بازل تمہاری گاڑی میں فرسٹ ایڈ باکس ہے۔

اں ں۔۔۔ہاں۔اسنے سر ہلا دیا

تو جاؤ لے کر آؤ نہ۔

کک۔۔۔کیا لے کر آؤں۔۔بازل نے چہرے پر ہاتھ پھیرا

دریاب جاؤ تم لے کر آؤ۔۔زریاب نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے دریاب سے کہا

ریلکیس وہ ٹھیک ہے تھوڑی سی چوٹ لگی ہے۔زریاب نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا تو بازل نے غائب دماغی سے ہلا دیا

ہیلو۔۔۔بازی۔۔۔سن رہے ہو کیا ہوا ہے۔امثال کو کیوں چیخی تھی۔ فون پر عدید کی مسلسل آواز آرہی تھی بازل کی طرف س کوئی جواب نہ پا کر اسنے کال کاٹی اور دوبارہ نمبر ملایا۔زمین پر پڑے موبائل کی بیل بجی۔زروا نے اٹھا کر بازل کو دیا تو اس نے اٹینڈ کرتے ہوئے کان سے لگایا

ہیلو بازل کیا ہوا ہے امثال کو۔۔وہ ٹھیک ہے نہ دوسری طرف سے عدید کے بے چین آواز سنائی دی

بھائی وہ۔۔۔۔۔۔ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اسکا پاؤں۔۔۔چوٹ لگی ہے۔۔۔۔۔۔خون۔۔۔۔۔۔خون بہہ رہا ہے ۔۔۔بازل نے اٹکتے ہوئے بات مکمل کی

میری بات کرواؤ۔

بھائی۔۔۔وہ۔۔۔رو رہی ہے۔۔۔کیسے بات۔۔۔۔بات کرے گی۔۔امثال سے زیادہ بازل کی حالت خراب ہو رہی تھی

چوٹ لگی کیسے۔عدید نے پوچھا

بھائی وہ عادل بھائی نے کپ۔۔۔کپ پھینکا تھا تو چائے اور کپ کی کرچیاں اسکے پاؤں پر لگی ہیں۔۔بازل نے اپنی آنکھیں رگڑیں

ماما۔۔۔درد ہو رہا ہے. امثال کی روتی ہوئی آواز سنائی دی تو عدید نے فون کاٹ دیا

ارے میری بیٹی ابھی پٹی کریں گی نہ تو ٹھیک ہو جائے گا ساری بیگم نے اسکا گال چوما

امثال میں کانچ نکالنے لگا ہوں تو تھوڑا درد ہو گا بس آنکیں بند کر لو اپنی۔۔ٹھیک ہے امان نے کہا اور کانچ احتیاط سے کھینچ کر نکالا تو اسکی چیخ بلند ہوئی تھی

یہ مرہم لگتے ہی تھوڑا سا جلے گا تم پلیز زیادہ مت چیخنا ابھی تو تمہاری پہلے والی چیخ میرے کانوں میں گونج رہی ہے ایسا نہ ہو کہ میں بہرا ہو جاؤں اور سوائے تمہاری چیخوں کے اور کچھ سنائی ہی نہ دے۔۔۔یار ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔۔۔مجھے کوئی اپنی بیٹی بھی نہیں دے گا کہ لڑکا بہرا ہے اور چیخوں کے سوا کچھ نہیں سن سکتا۔۔امان نے اسکا دھیان بٹانے کے لیے مزاق کیا جس پر وہ نم آنکھوں سمیت ہنس دی

دبئی کے ہوٹل میں بیٹھا عدید مسلسل اپنی پیشانی رگڑ رہا تھا۔امثال کی چوٹ اور اسکو روتا سن کر اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر پاکستان پہنچ جائے۔بازل کا ہونا نہ ہونا ایک برابر تھا ایسی صورت حال میں اسکو کچھ سجھائی ہی نہیں دیتا تھا اور اس وقت بھی اسکا حال امثال سے زیادہ خراب تھا جو کہ فون پر صاف سنائی دے رہا تھا۔کچھ سوچ کر اس نے شہریار کو کال ملائی

یار بھائی امثال کو چوٹ لگی ہے تو وہ بہت رو رہی تھی۔ آپ گھر چلے جائیں۔ اسکو دیکھ کر بازی کا حال بھی خراب ہو رہا ھے۔ میں بھی نکلتا ہوں مجھے کم از کم تین چار گھنٹے تو لگ جائیں گے وہاں پہنچنے میں۔

کیسے لگی۔۔۔ شہریار نے چابی اُٹھائی اور آفس سے نکل گیا

اس خبیث ایس پی نے چائے پھینکی ہے جس سے اسکا پاؤں جل گیا ہے اور کانچ بھی لگا ہے عدید نے دانت پیسے

اچھا ٹھیک ہے میں گھر جا رہا ہوں اور تم عادل کو کچھ مت کہنا میں دیکھ لوں گا۔ ویسے بھی اس نے جان بوجھ کر تھوڑی نہ پھینکی ہو گی غلطی سے ہو گیا ہو گا شہریار نے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اسکی نیچر کو اچھے سے جانتا تھا، امثال کو کوئی چوٹ پہنچائے اور عدید اسے سلامت رہنے دے ایسا ممکن ہی نہیں تھا

وہ تو جب میں وہاں آؤں گا تو دیکھی جائے گی۔۔ عدید نے اسی ٹون میں کہا اور کال کاٹ دی شہریار نے گہری سانس لے کر گاڑی کی رفتار بڑھائی۔ دس منٹ بعد ہی وہ حویلی پہنچ چکا تھا جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوا سامنے امثال پاؤں پر پٹی باندھے ساریہ بیگم کے ساتھ لگی بیٹھی تھی۔

ژلے بھائی کی جان کیا ہوا ہے۔ شہریار جلدی سے امثال کی طرف بڑھا

کچھ نہیں بھائی تھوڑی سی چوٹ لگی ہے۔ آپ پریشان مت ہوں۔

درد ہو رہا ہو گا نہ۔شہریار نے اسکے ساتھ بیٹھ کر اسے بازو کے حصار میں لیا

تھوڑا تھوڑا ہو رہا ھے۔

ارے میرا بچہ۔۔۔۔سوری گڑیا تمہیں چوٹ لگی مجھے خیال رکھنا چاہیئے تھا تمہارا۔شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔وہ غلطی نہ ہونے کے باوجود معافی مانگ رہا تھا اور جسکی غلطی تھی وہ اپنی جگی چور بنا بیٹھا تھا۔

بازی یہاں آؤ۔شہریار نے گم صم بیٹھے بازل کو کہا تو اسکے پاس آ بیٹھا

ریلیکس۔۔۔۔۔ژلے ٹھیک ہے اب۔۔۔پریشان مت ہو میں ہوں نہ۔۔۔شہریار نے اسے دوسرے بازو کے حصار میں لیا تھا

ایسی سچویشن میں اپنے حواس بحال رکھا کرو۔۔۔۔بدحواس ہونے کی بجائے ہوش میں رہ کر سچویشن ہینڈل کرتے ہیں بچے۔۔ شہریار نے بازل کو سمجھایا

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔۔دماغ ماوف ہو کر رہ گیا تھا۔بازل نے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا ا

اچھا ٹھیک ہے پریشان مت ہو ژلے ٹھیک ہے، کیوں ژلے۔۔۔ ویسے بھی ہمارا ژلی شاہ بہت بہادر ہے یہ چھوٹی موٹی چوٹیں اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔۔۔ ہے نہ۔۔۔ شہریار مسکراتے ہوئے امثال کو کہا تو اس نے زور سے سر ہلا دیا اتنے میں شہریار کا فون بجا دیکھا تو عدید کا نمبر تھا۔

ہاں بولو عدید۔۔ شہریار نے فون کان سے لگایا

کیسی ہے ژلے۔۔ عدید کی آواز سنائی دی

یار وہ ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔۔

میں دو گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا آپ ڈرائیور کو ایئرپورٹ بجوا دیجیے گا عدید نے کہا

ارے نہیں تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ یہاں۔ تمہاری آج میٹینگ ہے نہ تو وہ اٹینڈ کرو اور ارام سے آجانا۔ شہریار نے اسے منع کرتے ہوئے کہا

نہیں بھائی مجھے چین نہیں آئے گا اور ویسے بھی میں اس وقت ایرپورٹ پر ہوں۔ ٹیم کے لوگ دیکھ لیں گے میٹینگ۔۔ عدید نے کہا

کیا مطلب یہ تو تمہارا ڈریم پروجیکٹ تھا نہ تو تم ٹیم پر کیسے چھوڑ کر آسکتے ہو تمہاری اتنے دنوں کی محنت ضائع ہو جائے گی۔شہریار نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔وہ جانتا تھا کہ عدید نے اس پروجیکٹ کو لے کر بہت محنت کی تھی اور اسے ھنڈرڈ پرسنٹ یقین تھا کہ یہ پرجیکٹ اسے ہی ملے گا۔مگر اب وہ یوں آخر میں سب چھوڑ کر آرہا تھا

بھائی چاہے جتنا بھی اہم ہو،میری بہن سے زیادہ نہیں ہو گا۔میں آرہا ہوں تو بس آرہا ہوں آپ مجھے نہیں روکیں گے۔عدید نے دوٹوک لفظوں میں کہا تو وہ خاموش ہو گیا

N

اچھا ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا شہریار نے کہا تو دوسری طرف سے عدید نے کال کاٹ دی

اس وقت وہ امان کے ساتھ ڈیرے پر تھا شہریار نے امان کو کہا تھا کہ عدید پہنچنے والا ہے اور وہ آتے ہی ہنگامہ کھڑا کرے گا اس لیے تم عادل کو لے کر کچھ دیر کے لیے باہر چلے جاؤ تو وہ اسے بہانے سے لے کر ڈیرے پر آ گیا تھا اس وقت عادل کمرے میں بے چینی سے ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا جبکہ امان صوفے پر ٹیک لگائے کب سے اسے ٹہلتا دیکھ رہا تھا۔

تم نے چائے جان بوجھ کر پھینکی تھی نہ۔۔امان نے بات شروع کی تو اس نے ایک پل رک کر اسے دیکھا پھر نظریں چراتے ہوئے اپنے سابقہ شغل میں مصروف ہو گیا

شکر کرو ابھی کسی اور نے تمہیں نوٹس نہیں کیا۔۔۔یہ جو چار پانچ گھونٹ پینے کے بعد،تمہیں چائے کڑوی لگی تھی بات کچھ پلے نہیں پڑی میرے۔۔امان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دوبارہ گویا ہوا

مجھے لگا تھا تم اسے پسند کرنے لگے ہو۔ لیکن شائد میں غلط تھا۔

یار میں اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ میرا ایسا ہرگز ایسا کوئی مقصد نہیں تھا بس غصہ آ گیا تھا۔

کیوں جہاں تک میرا خیال ہے تم اچھے خاصے فریش موڈ میں تھے۔ پھر اچانک ایسا کیا ہوا جو تمہیں اتنا غصہ آ گیا تھا۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔ عادل نے پیشانی مسلی

مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ ہو سکتا ہے میں تمہاری ہیلپ کر دوں۔ امان نے اسے کہا لیکن اسے خاموش دیکھ بات کو جاری رکھا

دیکھو عادل اگر تم واقعی ہی اسے پسند کرتے ہو تو اس کے لیے تمہیں امثال کے ساتھ اپنا رویہ چینج کرنا ہوگا اگر یہی حال رہا تھا مجھے نہیں لگتا، شہریار امثال کے لیے تمہارے رشتے کے لیے کبھی ہامی بھرے گا۔ جانتے ہو نہ کتنا پیار کرتا ہے اور اگر وہ ہاں کر بھی دے گا تو عدید کبھی نہیں مانے گا ویسے بھی میں نے نوٹس کیا ہے عدید کے ساتھ تمہارا انداز خاصا لیا دیا ہوتا ہے۔۔ شہریار جتنے ٹھنڈے مزاج کا ہے وہ اتنا ہی پوزیسو ہے اگر ایک بار عدید نے منع کر دیا نہ تو شہریار تو کیا سارا یہ ممانی اور راسم ماموں بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔۔ تم کیوں اپنا امیج خراب کرنے پر تلے ہوئے ہو۔۔

یہ سب اس سالے عدید کی وجہ سے ہی تو ہوا ہے۔ سارے فساد کی جڑ ہی وہی ہے۔ عادل نے دانت پیسے

اسکی وجہ سے کیسے اور اسکا یہاں کیا ذکر۔۔ امان نے حیرانگی سے اسے دیکھا

یار مجھے اچھا لگتا نہیں جب وہ عدید سے بات کرتی ہے۔اس سے ملتی ہے اس کے ساتھ ہنستی ہے۔۔ مجھے نہیں اچھا لگتا جب عدید کے آنے پر وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس سے ملنے چل پڑتی ہے۔گھنٹوں اس کے پاس بیٹھی رہتی ہے عادل نے بے بسی سے کہا تو امان نے اچنبھے سے اسے دیکھا

اس بات کا کیا مطلب ہوا وہ شہری اور بازل کے ساتھ بھی تو ایسے ہی رہتی ہے۔ان سے تو تمہیں کبھی کوئی مسئلہ ہوا تو پھر عدید سے کیوں۔

یار وہ دونوں تو اسکے بھائی ہیں نہ انکی تو سمجھ آتی ہے۔ لیکن یہ کمینہ عدید۔۔عادل نے مٹھیاں بھینچیں تو چند پل تو امان اسے نا سمجھی سے دیکھتا رہا پھر اچانک اسکا چھت پھاڑ قہقہ بلند ہوا تھا

اب تجھے کیا تکلیف ہوئی ہے جو اچانک منہ پھاڑ کر ہنسنا شروع ہو گئے ہو۔اسکو مسلسل ہنستا دیکھ کر عادل نے اسکی کمر میں مکہ جڑتے ہوئے کہا

سیریسلی۔۔۔۔تم عدید سے جیلس ہو رہے ہو۔۔امان نے ہنستے ہوئے کہا تو عادل نے اسے گھورا

تم جانتے بھی ہو عدید کون ہے اور امثال سے اسکا کیا رشتہ ہے۔

کزن ہے۔فاریہ خالہ کا بیٹا۔۔

نہیں بروکزن ہونے کے ساتھ اسکا امثال سے ایک اور رشتہ بھی ہے۔۔امان نے اسکی جیلسی دیکھتے ہوئے سسپینس پھیلایا تو عادل کا سانس اٹکا

کیا مطلب۔۔۔کک۔۔۔کونسا رشتہ۔عادل نے اٹکتے ہو پوچھا

کم آن یار انکا اتنا مقدس اور گہرا رشتہ ہے تم پتا نہیں کیا سوچ رہے ہو۔امان نے بات کو طول دیا

اب بکو گے بھی یا نہیں کہ کیا لگتا ہے وہ امثال کا۔عادل نے اٹھ کر اسے گردن سے پکڑا

اچھا تو دل تھام کہ سنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔عدید فاریہ آنٹی کا نہیں بلکہ ساریہ ممانی کا بیٹا ہے۔امثال،بازل اور شہریار کا سگا بھائی ہے۔امان نے اسکے سرپر دھماکہ کیا تھا

واٹ!!۔۔۔عادل اس کے انکشاف پر اچھلا

مگر وہ تو فاریہ خالہ کا بیٹا ہے نہ۔بچپن سے ہی انکے ساتھ رہتا تھا تو پھر۔عادل کے پوچھنے پر امان نے اسے بتایا کہ فاریہ آنٹی نے ساریہ ممانی سے لے کر پالا تھا

اوہ مائی گاڈ میں پتہ نہیں کیا سمجھا تھا۔۔عادل نے دوبارہ صوفے پر گرتے ہوئے آنکھیں بند کیں تھیں۔کچھ دیر تک اسی پوزیشن میں پڑے رہنے کے بعد اسے دوبارہ امان کا قہقہ سنائی دیا

ویسے سچ میں یار کیا سین ہوتا ہو گا،جب جب تم عدید سے جیلس ہوتے ہو گے امان نے ہنستے ہوئے کہا تو عادل بھی ہنسا تھا

اچھا تو اس دن سار یہ خالہ بھی بتا رہی تھیں مگر امثال آگئی تو بات بیچ میں رہ گئی

اچھا اب چلو واپس چلتے ہیں۔عادل نے اٹھتے ہوئے کہا

چلتے ہیں۔پہلے کسی ڈاکٹر کا بندوبست تو کر لینے دو مجھے اور یہ تو بتاؤ کہ تمہاری چھٹی کس کو فون کر کہ منظور کراؤں۔

کیا مطلب ڈاکٹر کا کیا کرنا ہے اور چھٹی کیوں لینی ہے۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہیں یہاں گھمانے کے لیے لایا ہوں۔۔۔عدید پاکستان آچکا ہے اور شہریار نے مجھے کہا ہے کہ اسکے آنے سے پہلے میں تمہیں کہیں ادھر ادھر کر دوں ورنہ تمہیں اسکے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

ویسے خبر تو خاصی مزیدار بنے گی کہ ایس پی عادل عمر شاہ ہونے والے سالے کے ڈر سے چھپے بیٹھے ہیں۔کیا ٹائم آگیا ہے۔امان نے ہنستے ہوئے کہا تو اسنے ٹھنڈی سانس لی

یہ آہیں بچا کر رکھو عدید سے مار کھانے کے بعد کام آئیں گی۔ کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دے گا

اچھا چلو اب واپس چلتے ہیں کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔اب او کھلی میں سر دے ہی دیا ہے تو موسلوں سے کیا ڈرنا۔۔

لگتا تمہارے بھائی کے ہاتھوں شہید ہونے کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔ عادل نے تصور میں امثال کو سوچتے ہوئے بڑبڑایا

عدی میں بلکل ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا ہے اور اب تو درد بھی نہیں ہو رہا ہے۔۔۔ آپ ایسے ہی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آ گئے۔۔ امثال نے اسے مطمئن کرتے ہوئے کہا۔وہ جب سے آیا تھا ایک ہی بات پوچھے جا رہا تھا امثال درد تو نہیں ہو رہا نہ ٹھیک ہو نہ کبھی اسکا ماتھا چوم رہا تھا تو کبھی اسکے گال۔۔۔اس وقت وہ نہایت ہی شدت سے عادل کا انتظار کر رہا تھا

زریاب بھائی، یہ عادل کہاں گیا ہے۔۔عدید نے ہال میں آتے زریاب سے پوچھا

کیوں۔۔تم کیوں پوچھ رہے ہو زریاب نے شہریار کی طرف دیکھا

بس ایسے ہی۔۔۔زرا کام تھا اس سے۔۔عدید نے دانت کچکچائے تھے

مجھے نہیں پتہ شائد ڈیوٹی پر چلا گیا ہے۔۔ شہریار کے نفی میں سر ہلانے پر اس نے کہا۔۔۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ امان اور عادل ہال میں داخل ہوئے اسکو اندر آتا دیکھ کر عدید کا غصہ نئے سرے جاگا تھا وہ ایک جست میں عادل تک جا پہنچا۔ شہریار نے امان کو گھورا تو اس نے کندھے اچکا دیے۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی امثال کو چوٹ پہنچانے کی۔ عدید نے اسکا گریبان پکڑ کر غراتے ہوئے کہا عادل بوکھلا کر رہ گیا تھا اسے لگا تھا وہ تھوڑا چیخے چلائے گا مگر اس نے تو سیدھا گریبان پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔ اسکی آگ اگلتی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر اسکے جسم میں سرد لہر سی دوڑ گئی۔ سب گھر والے ہکا بکا اسکا ردعمل دیکھ رہے تھے۔ ساریہ بیگم آگے بڑھیں تو عدید نے انہیں وہیں روک دیا

ایسی بھی کیا تکلیف دی تھی اس نے تمہیں جو تم نے اسے زخمی ہی کر دیا۔۔ عدید نے اسکے جبڑے پر مکہ مارا تو وہ لڑکھڑایا۔ اسکے سنبھلنے سے پہلے ہی اس پر تھپڑوں اور گھونسوں کی برسات کر دی تھی

سوری یار وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ عادل نے منہ سے خون صاف کرتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا۔ ساری حویلی میں رعب دبدبہ رکھنے والا شیر کی طرح دھاڑنے والا عادل اس وقت عدید کے آگے منمنا رہا تھا۔ اسکی حالت دیکھ کر امان کا شدت سے قہقہہ لگانے کو جی چاہ رہا تھا

سوری۔۔ تمہاری سوری سے اسکی تکلیف کم ہو جائے گی کیا۔۔ عدید نے عدید نے اسے ایک اور مکہ اسکی کی آنکھ کے قریب جڑا

عدید چھوڑو اسے پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔ شہریار نے اسے آگے بڑھ کر اسے عادل سے الگ کیا تو عدید نے پاس پڑا ہوا واس اٹھا کر اسکی طرف پھینکا جو اسکے کندھے پر لگا تھا

نہیں بھائی آج مجھے اس سے پوچھ ہی لینے دیں کہ اسکو آخر تکلیف کیا امثال سے۔پہلے بھی صرف اس کمینے کی وجہ سے آپ نے اسے ڈانٹا تھا اور امثال روئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا ہوا تھا زرا سی شرارت ہی تو کی تھی دونوں نے۔۔۔جم کی مشینری ہی خراب کی تھی۔کوئی بمب تو نہیں مارا تھا۔جو آپ نے نہ صرف انہیں جھڑ کا بلکہ معافی بھی منگوائی تھی۔۔عدید کی بات سن کر سب کے منہ کھلے تھے۔۔شہریار نے ان دونوں کی طرف دیکھا

یوں انکی طرف مت دیکھیں۔انہوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔بے خبر نہیں ہوں میں۔چاہے جہاں بھی ہوں پل پل کی خبر رکھتا ہوں انکی۔اگر کچھ کہتا نہیں ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا عدید نے شہریار کو کہا تو وہ خاموش ہو گیا اور امثال کو اشارہ کیا اس وقت وہ ہی اسے کنٹرول کر سکتی تھی

عدی مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے ماما نے بھی کچھ کھانے کو نہیں دیا تم چھوڑو اسے مجھے برگر کھانا ہے تم لا دو نہ۔امثال نے لاڈ سے کہا

اوکے میں لاتا ہوں امثال کو کہتے ہوئے وہ دوبارہ عادل کی طرف مڑا

اور تم۔۔۔۔تمہارا اپنی بہنوں سے یا باقی حویلی کی لڑکیوں کے ساتھ جیسا بھی رویہ ہے مجھے اسکی ٹکے کی پرواہ نہیں ہے۔۔ لیکن امثال میری بہن ہے اسکے ساتھ ایسا رویہ برداشت نہیں کروں گا۔۔اسکی آنسوؤں کی وجہ بننے والا انسان دوبارہ کسی قابل نہیں رہتا۔تم کزن ہو اور تمہاری پہلی غلطی تھی اسلیے چھوڑ رہا ہوں آئندہ خیال رکھنا۔اسکا گریبان ٹھیک کرتے ہوئے عدید

نے چبا چبا کر کہا۔۔عادل کو تو اسکے منہ سے لفظ بہن سن کر ہی ٹھنڈ پڑ گئی تھی ایک بے ساختہ سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا دریاب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

لگتا ہے اسکی چوٹوں نے دماغ پر اثر کیا ہے جو مار کھا کر مسکرا رہا ہے دریاب نے امان کے کان میں سرگوشی کی

بعد میں بتاؤں گا ابھی تو انجوائے کر۔۔امان نے مسکراتے ہوئے کہا انکی کھسر پھسر پر زریاب نے دونوں کو گھورا

عادل بیٹا ٹھیک ہو نہ تم۔خدیجہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکے نیل زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں ہوا خالہ ٹھیک ہے یہ۔۔۔ہلکی سی چوٹ لگی ہے۔۔عدید نے عادل کو گھورتے ہوئے کہا

نیل و نیل کر کہ کہتا ہے، کچھ نہیں ہوا۔۔عادل نے بڑبڑایا۔۔اسکی بربڑاہٹ سن کر امان کی کب کی رکی ہنسی چھوٹی تھی۔سب نے اسے حیرانی سے اسے دیکھا تھا

لالی مجھے لگا تھا شائد میری اولاد ہی کھسکی ہوئی ہے یہاں تو ماشاءاللہ سے آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔سار یہ بیگم کی بات پر لالہ رخ نے امان کو گھورا۔

امان تم عادل کو کمرے میں لے جاؤ۔شہریار نے کہا تو امان نے سر ہلا دیا

یا اللہ کہاں پھنس گیا ہوں ان بہن بھائیوں کے بیچ۔۔اور اس کمینے شہری کو دیکھو اچھی طرح پیٹوا لینے کے بعد کہہ رہا تھا" عدید چھوڑ دو اسے "چول انسان۔۔۔۔۔۔۔یا اللہ اب تو تو ہی میری ننھی سی جان کی حفاظت کرنا ورنہ ان لوگوں نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑنی۔اب میں پولیس سٹیشن کیسے جاؤں گا، کیا بتاؤں گا کہ ہونے والے سالے سے پٹ کر آیا ہوں اس سے تو اچھا تھا میں وہی ڈیرے پر ہی بیٹھا رہتا۔۔عادل واش بیسن کے پر لگے شیشے کے آگے کھڑا ہو کر اپنے زخموں کا معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل بڑبڑا رہا تھا ہونٹ پر لگے زخم پر ہاتھ لگایا تو کراہ کر رہ گیا

امثال کو تینوں بھائیوں نے ہاتھ کا چھالا بن کر رکھا ہوا تھا شہریار اور عدید پچھلے چار دن سے مسلسل آفس سے چھٹی پر تھے۔ بازل بھی یونی نہیں جا رہا تھا۔بقول اسکے امثال کے بغیر دل نہیں لگتا اسکا۔سب کی توجہ سے اسکا پاؤں کا زخم تیزی سے بھر رہا تھا۔چونکہ سبھی جانتے تھے کہ وہ ایک جگہ ٹک کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی اس لیے ہر وقت کوئی نہ کوئی اسکے پاس رہتا۔ان تینوں بھائیوں کے علاوہ وہ گھر کے باقی افراد سے بھی لاڈ اٹھوا رہی تھی اس وقت بھی وہ خدیجہ بیگم کی گود میں سر رکھے خاندان کا کوئی قصہ پوری توجہ سے سن رہی تھی۔اچانک اسے ایک خیال آیا

خالہ جانی ہمارا ننھیال کہاں ہے۔میرا مطلب ہے کہ آپ اور فاریہ خالہ کے علاوہ باقی لوگ کہاں رہتے ہیں۔ہمارے ماموں ممانیاں، نانا نانی وغیرہ۔۔امثال نے سر اٹھا کر انکی طرف دیکھا۔تو انکی چہرے کی رنگت زرد پڑی تھی۔جسے امثال نے محسوس کیا تھا

تم بیٹھو بیٹا میں زرا کچن دیکھ لوں خدیجہ بیگم نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور اٹھ گئی۔اندر آتے عادل نے انکی اڑی رنگت صاف محسوس کی تھی۔جبکہ امثال نے حیرانی سے باہر جاتی خدیجہ بیگم کی دیکھا تھا

ہائے کزن سکتے میں کیوں بیٹھی ہو۔۔

اوہ ہائے۔۔تم یہاں۔امثال نے اس ے دیکھتے ہوئے کہا

ہاں تمہاری خیریت دریافت کرنے آیا تھا

اچھا کمال ہے چار دن بعد تمہیں میری خیریت دریافت کرنے کا خیال آیا ہے۔امثال نے جتایا

طعنہ دے رہی ہو۔۔۔

نہیں جسٹ بات کی ہے میں نے کہ چار دن بعد حال پوچھنے کا خیال آیا ہے اور وہ بھی خالی ہاتھ۔۔۔بندہ کسی کی عیادت کے لیے جائے تو کچھ کھانے کو ہی لے جاتا ہے۔

ہا۔۔تمہارے بھائی نے کسی قابل چھوڑا تھا مجھے۔۔میرا جوڑ جوڑ ہلا کر رکھ دیا۔اٹھنے بیٹھنے سے قاصر تھا۔عادل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

اب تم طعنہ دے رہو مجھے۔

میری اتنی جرات کہاں۔عادل نے آنکھ کے قریب زخم پر ہاتھ پھیرا

وہ اصل میں ہمت نہیں ہو رہی تھی بہت شرمندہ ہوں۔ سوری میری وجہ سے تمہیں چوٹ لگی۔ عادل نے کان کھجایا

اوہ۔۔ اٹس اوکے تم نے کون سا جان بوجھ کر کیا تھا۔ امثال لاپرواہی سے کہا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

ویسے مجھے لگا تھا تمہارے سامنے جاؤں گا تو منہ توڑ دو گی میرا۔

ایسی بات نہیں ہے ویسے بھی میرا کوٹہ عدید پورا کر چکا تھا۔ امثال نے ہنستے ہوئے کہا تو اسکے گال پر ڈمپل پڑا۔ جس کو دیکھتے ہوئے عادل سٹل ہوا تھا

کہاں کھو گئے۔ امثال نے اسکے آگے چٹکی بجائی تو وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا

ویسے ایک بات پوچھوں۔ امثال اسکی طرف جھکی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

کہیں تم نے جان بوجھ کہ تو نہیں کیا تھا اور اپنے سارے حساب ایک ہی بار میں چکا دیے۔

لاحولا ولا قوۃ۔ عادل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا جس پر وہ ایک بار پھر ہنسی تھی

اف اسکا یہ بدتمیز ڈمپل۔ عادل بڑبڑایا۔ عدید اندر داخل ہوا تو عادل کو کمرے میں دیکھ کر اسے گھورا

تم۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔

چھوڑو نہ عدی حال چال پوچھنے آیا تھا۔امثال نے جلدی سے کہا مبادا وہ کہیں پھر نہ اسے پیٹ دے

رئیلی۔۔۔عدید نے طنزیہ انداز میں کہا

میں امثال سے سوری کر چکا ہوں۔۔عادل نے دھیمے لہجے میں کہا

ٹھیک ہے تم جاسکتے ہو۔۔عدید نے کہا۔

یار پلیز۔۔۔عادل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

جانے دو نہ عدی وہ مجھ سے سوری کر چکا ہے۔۔ہو جاتا ہے۔۔اس وقت وہ غصے میں تھا۔نہیں دیکھا ہو گا نہ مجھے آتے ہوئے۔
امثال نے بات رفع دفع کرتے ہوئے کہا

مگر ژلے۔۔۔

نو مور اگر مگر بس اب آپ دونوں صلح کر لیں۔ چلیں اچھے بچوں کی طرح گلے ملیں اور دوستی کر لیں چلیں شاباش۔امثال نے کہا تو عدید کو ناچار اسکی طرف ہاتھ بڑھانا پڑا

عدی میں نے گلے ملنے کو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔عدید نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عادل کو گلے لگایا۔۔

عادل لالہ وہ۔۔۔وہ میری دوست کی سالگرہ ہے میں چلی جاؤں۔زروا نے امثال کے کمرے سے نکلتے عادل کو انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے چلی جاؤ۔عادل نے مسکرا کر کہا تو زروا بے ہوش ہوتے ہوتے بچی۔ایک ت / واجازت مل گئی تھی اوپر سے اسکی مسکراہٹ۔۔

اللہ اللہ یہ عادل لالہ ہی تھے نہ۔زروا نے گال پر انگلی رکھتے ہوئے سوچا اور سرپٹ سانیہ کے روم کی طرف بھاگی

امثال پتر کیا کر رہی ہو۔کب سے اس کھٹر پٹر پر لگی ہوئی ہو۔لان میں بیٹھی بی جان نے لیپ ٹاپ پر لگی امثال کو کہا۔وہ کافی دیر سے لیپ ٹاپ پہ کام کرتی امثال کو دیکھ رہی تھی چونکہ وہ پوری توجہ سے کام کر رہی تھی تو اسکی زبان بند تھی انہیں۔اسکی مسلسل چپ سے تنگ آکر بی جان اسے ٹوکے بغیر نہ رہ سکی

دادو تھوڑا سارہ گیا ہے۔بس دس منٹ۔۔امثال نے سر اٹھائے بغیر کہا

بس کرنہ۔۔۔۔۔۔بعد میں کر لینا۔۔

ہاں اب بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔میری جانو بور ہو رہی ہیں۔امثال نے لیپ ٹاپ آف کرتے ہوئے گال پر ہتھیلی رکھی تو بی جان مسکرا دیں

شاہ بی بی آپکا فون ہے۔ملازمہ نے فون انہیں پکڑایا

یہ لڑکی کدھر گئی ہے ابھی تو یہیں تھی۔بی جان نے فون سے فارغ ہوئیں تو امثال کو موجود نہ پا کر کہا

امثال۔۔۔امثال کدھر گئی ہو۔بی جان نے آواز دی

دادو میں یہاں ہوں۔امثال کی آواز آئی تھی

کدھر۔۔۔مجھے نظر کیوں نہیں آ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہو جانم اوپر دیکھیں نہ درخت پر۔

امثال اوپر کیا کر رہی ہے پتر۔گر جائے گی۔چل نیچے آ۔۔بی جان نے پریشانی سے کہا
کچھ نہیں ہوتا۔۔۔میں بس یہ امرود توڑ لوں آتی ہوں۔میں نے کونسا یہیں پہ بستر لگانا ہے۔امثال نے لاپرواہی سے کہا

نہ پتر تجھے امرود کھانے ہیں تو میں تجھے باغ سے منگوا دیتی ہوں یا پھر کسی ملازم کو کہتی ہوں وہ اتار دے گا ابھی تو تمہاری چوٹ ٹھیک ہوئی ہے پھر لگوا لو گی۔

ارے آپکو نہیں پتہ نہ مجھے خود اتارنے میں مزہ آتا ہے۔ویسے بھی میں اپنی محنت پر یقین رکھتی ہوں۔امثال کی اپنی ہی منطق ہوتی تھی

امثال میں کہہ رہی ہوں نیچے آؤ تو آؤ۔بی جان نے سنجیدہ لہجے میں کہا. دیوار کے اس پار کھڑی ثریا شاہ کی ہاجرہ شاہ کی آواز سن کر آنکھیں نم ہوئیں تھی

امثال تم سن رہی ہو نہ۔بی جان نے اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دوبارہ کہا۔

میں کیسے اتروں۔

جیسے چڑھی تھی۔۔بی جان نے کہا۔

وہ دادو ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار دادو میں نیچے آنے کا رستہ بھول گئی ہوں مجھے یاد نہیں آ رہا کہ میں کس ٹہنی کے زریعے چڑھی تھی امثال کی آواز آئی

یا میرے خدا۔۔۔کیا کرتی ہو تم امثال۔اچھا تو رک میں کسی کو بلاتی ہوں۔بی جان نے فکر مندی سے کہا

ارے رہنے دیں میں اس دیوار سے اترنے کی کوشش کرتی ہوں۔امثال نے کہا اور جمپ مار کر دیوار پر جا بیٹھی

لیں جی میں سیف زون میں پہنچ گئی۔امثال نے دیوار پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی

امثال نیچے آؤ لڑکیاں یوں دیواروں پر نہیں چڑھتیں۔

نہ دادو یہاں پر بہت مزے کی ہوا لگ رہی ہے۔میں تو نہیں آرہی۔امثال نے نفی میں سر ہلایا

اس سے تو اچھا تھا تم اپنی اس کھٹر پٹر پر لگی رہتی۔کم از کم سکون سے تو بیٹھی تھی۔

ہاں تو آپ ہی کو شکایت ہو رہی تھی کہ میں خاموش بیٹھی ہوں۔چلیں میں آپکو اچھا سا گانا سناتی ہوں۔

میرے محبوب قیامت ہو گی
آج رسوا تیری گلیوں میں محبت ہو گی

امثال نے گلا پھاڑ کر گانا شروع ہو گی تو بی جان نے اسے گھورا

کیا ہوا نہیں پسند آیا۔ چلیں کوئی نہیں میں کوئی اور ٹرائی کرتی ہوں اور دوبارہ شروع ہو گی

منگنی تاں نہیوں ہو گی منگنی تاں نہیوں ہو گئی
ہتھاں وچ چھلے آ
ہے گا کوئی بوائے فرینڈ یا تسی وی کلے آ

ویسے دادو منگنی سے یاد آیا کہ میری بھی تھوڑی سی منگنی کروا ہی دیں یار۔۔۔ میری بھی پرسنل ساس اور نندیں ہو گیں، اپنا منگیتر ہو گا۔ منگیتر مجھ سے ملنے آیا کرے گا، فون کیا کرے گا۔ ساس اور نندیں میرے لیے گفٹس لایا کریں گی، کھانے پینے کی اشیاء ہوں گی کتنا مزہ آئے گا نہ۔ امثال نے آنکھیں میچیں تو بی جان کا منہ کھلا

امثال میں کہتی ہوں منہ بند کر کہ نیچے آ۔ تو آج زرا نیچے اتر میں تیری ٹانگیں توڑتی ہوں۔ بی جان نے مصنوعی غصے سے کہا

یار دادو یہ نہ کرنا اگر میری ٹانگیں توڑ دیں گی تو مجھے بیاہنے کون آئے گا لوگ کہیں گے ٹوٹی ٹانگوں والی لڑکی ہمیں نہیں چاہیئے۔۔ ساری زندگی کنواری بیٹھی آپکے سینے پر ہی مونگ دلنی ہے میں نے اور آپکی چوکھٹ پر ہی مروں گی۔ امثال نے دھائی دی

ہائے۔ اللہ نہ کرے میری بچی۔۔۔ مریں تمہارے دشمن۔ اللہ میری عمر بھی تمہیں لگا دے۔ بی جان نے دہل کر کہا

رہنے دیں دادو یہ دعا نہ دیں کیا پتہ آپکا آج آخری دن ہو اور میں ایوں ای ساتھ فری میں ٹنگی جاؤں۔۔ امثال کی بات سن کر بی جان کا منہ کھلا تھا۔۔ منہ تو دیوار کے پار کھڑی ثریا شاہ، انکی بہوں اور پوتیوں کا بھی کھلا تھا وہ سب امثال کی آواز سن کر باہر آ گئیں تھی اور دادی پوتی کے مذکرات اور دیوار پر بیٹھی امثال کی بی جان کے سامنے پٹر پٹر چلتی زبان سن رہی تھیں۔وہ ملازموں کی زبانی اسکے بارے میں سن چکیں تھیں

آئے ہائے شرم کرو لڑکی کس طرح دادی کے مرنے کی بات کر رہی ہو بی جان نے اسے شرم دلانی چاہی جو کہ ایک ناممکن سی بات تھی

لو جی اس میں شرم کی کیا بات ہے مرنا تو سب کو ہی ھے نہ اور ویسے بھی آپکے بعد میں نہ دادا جانی کی کسی اچھی سی کیوٹ سی لڑکی سے شادی کرواں گی آپ تو بڈھی ہو گئیں ہیں۔

ہاں ہاں میں تو بڈھی ہو گئی ہوں نہ اور تمہارے دادا تو ابھی خیر سے سولہ سال کے لڑکے ہیں۔بی جان نے جل کر کہا تو امثال ہنسی

اوہ ہ ہ۔۔۔ تو ہاجرہ ڈارلنگ جیلس ہو رہی ہیں دادا جانی کی شادی کی بات سن کر۔ امثال نے لب سکیڑے
میں کیوں جیلس ہونے لگی بی جان نے کہا

ہادادو آپکو تو انگلش آتی ہے

پتر میں نے بارہ جماعتیں پڑھی ہوئی ہیں بی جان نے کہا تو امثال کی انکھیں پھیلی

نہ کریں دادو یار کیوں میرے گھٹنوں کو ہارٹ اٹیک دلوانا ہے۔

لو میں سچ کہہ رہی ہوں اپنے خاندان کی پہلی لڑکی تھی جس نے بارہ جماعیتں پاس کی تھی بی جان نے فخر سے کہا
واہ دادو پھر تو آپ پڑھی لکھی شاہ بی بی ہوئیں نہ۔

اچھا دادو ایک بات تو بتائیں آپ لوگ شاہ ہیں نہ تو پھر آپ لوگوں کو دم وغیرہ نہیں کرتے میرا مطلب ہے کہ تعویز وغیرہ ۔آپ کو پتہ مجھے کتنا شوق ہے دیکھنے کہ جب یہ شاہ لوگ پھونکیں مارتے ہیں۔ڈراموں میں اکثر دیکھا ہے نہ کہ گھر کی بڑی بی بی لوگوں کے مسئلے سن رہیں ہوتی ہیں۔امثال نے ٹھوڑی تلے انگلی رکھی

نہ پتر تُو تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم شاہ نہیں مراثن ہو۔بی جان نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔امثال کی بات لمبی ہوتے دیکھ کر بی جان نے ملازمہ کو کرسی لانے کا کہا

بتائیں نہ دادو میں نے تو ایسا کبھی نہیں دیکھا۔امثال نے اصرار کیا

پتر خاندان کا جو بڑا بیٹا ہوتا ہے وہ گدی سنبھالتا ہے۔بی جان نے دھیمے لہجے میں کہا تو امثال انکا لہجہ سن کر خاموش ہو گی دیوار کی دوسری طرف کھڑی دونوں کی باتیں سن کر مسکراتی ثریا شاہ کے لب سکڑے تھے اور انکے چہرے پر کئی سالوں کی تھکن اتر آئی تھی

اچھا بتائیں نہ پھر کیا پلان ہے دادا جانی کی شادی کا۔ لڑکی دیکھنا شروع کرتے ہیں۔ آپ مجھے پورے خاندان کا ٹور کروائیں۔ کوئی نہ کوئی لڑکی تو مل ہی جائے گی اور اسی بہانے میں اپنے لیے بھی کوئی لڑکا تاڑلوں گی۔ امثال نے بات بدلی اور آخری بات پر شرمانے کی ناکام کوشش کی تھی

پتر جی جو کام نہ آتا ہو اسے کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ بی جان نے اسکے شرمانے پر چوٹ کی

اچھا بہت ہو گیا۔ اب نیچے آجا۔ ویسے بھی بندروں کی طرح اچھلنے کا تیرا آج کا کوٹہ پورا ہو گیا ہے۔

نہ دادو جان میں ایسے ہی نیچے نہیں آوں گی پہلے میری حفاظت کا کوئی معقول بندوبست کیا جائے، کیونکہ آپکی بہو کافی دیر سے مجھے بڑے قاتلانہ انداز میں گھور رہی ہیں۔ مجھے پورا پورا یقین ہے، میں نیچے آوں گی تو سلامت نہیں رہوں گی امثال نے بی جان کے پیچھے کھڑی کافی دیر سے گھورتی ساریہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا تو بی جان نے پیچھے مڑ کر دیکھا

اماں جان یہ پہلے ہی بہت بگڑی ہوئی ہے اوپر سے آپ اسکی الٹی سیدھی بکواس سن کر بھی اسکو کچھ نہیں کہتیں۔ باقی لڑکیوں پر بھی تو سختی کرتی ہیں تھوڑی سی اس پر بھی کر لیا کریں۔ ساریہ بیگم نے خفگی سے کہا

ہا۔۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔ کیسی ماں ہیں آپ اپنی ساس سے کہہ رہی ہیں کہ میری بیٹی پر سختی کریں۔۔ سچ بتائیں میں آپکی ہی بیٹی ہوں نہ امثال روہانسی ہوئی

سچ بتاؤں پہلے تو مجھے صرف شک تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ مجھے یقین ہوتا جا رہا ہے کہ تم میری بیٹی نہیں ہو۔

تو پھر میں کس کی بیٹی ہوں۔۔ کون ہوں میں۔ کون ہے میری ماں۔ کہاں رہتی ہے بے چاری، دکھوں کی ماری۔ امثال نے زمانے بھر کا درد اپنے چہرے پر لائی

تم زرا نیچے آؤ پھر بتاتی ہوں۔

ہاجرہ ڈارلنگ میں یہاں بیٹھ کر تھک گئی ہوں نیچے آنا چاہتی ہوں مجھے سیکورٹی فراہم کی جائے۔امثال نے ماں کے تیور دیکھتے ہوئے کہا

جاساریہ جاکہ کوئی کام دھندہ کر۔۔۔ایسا کر ہم دونوں کے لیے کچھ کھانے کو لے آ۔۔تُو کیا ہم دادی پوتی کی سر پر کھڑی ہے۔ بی جان نے کہاتو ساریہ بیگم پیر پٹختی اندر کی طرف بڑھی

چل آجا بھیج دیا ہے میں نے اسے۔بی جان نے کہاتو امثال نے دیوار پر سے چھلانگ لگائی تو دیوار کی دوسری سائیڈ پر کھڑی ثریا شاہ بھی واپس پلٹیں۔آج کتنے مہینوں بعد انہوں نے اپنی چھوٹی بہن جو کہ انکی دیورانی بھی تھیں کی آواز سنی تھی اور وہ بھی اتنی خوش اور ہشاش بشاس۔جو انکے بیٹے نے کیا تھا اسکے بعد تو ہاجرہ شاہ حویلی کی ہو کر رہ گئیں تھیں۔خاندان کی کسی تقریب میں شرکت برائے نام ہی کرتیں تھیں۔جب بھی وہ خاندان کی کسی خوشی غمی میں جاتیں، عورتیں انکی بیٹی کو لے کر باتیں کرتیں تو انہوں نے کہیں آنا جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔
شاہ بی بی آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔صدام شاہ نے ثریا شاہ کو کندھوں سے پکڑ کر اندر لے جاتے ہوئے کہا

کب ٹھیک ہو گا صدام۔میں تھک گئی ہوں۔اب نہیں برداشت ہوتا۔مرنے سے پہلے ایک بار اپنی بہن کو گلے لگانا چاہتی ہوں۔ثریا شاہ نے تھکے تھکے انداز میں کہا

اللہ نہ کرے شاہ بی بی آپکو کچھ ہو ویسے بھی اس صورت میں آپ نے امثال کا پلان تو سن ہی لیا ہے۔صدام شاہ نے ہنستے ہوئے کہاتو وہ بھی ہنس دیں

کتنی شرارتی ہے نہ یہ لڑکی۔ہاجرہ کیسے لاڈ اُٹھا رہی تھی اور اٹھائے بھی کیوں ماشاءاللہ سے سوہنی بھی تو بہت ہے۔حویلی میں رونق لگائے رکھتی ہوگی۔ثریا شاہ نے دیوار کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صدام شاہ بھی مسکرا دیا۔

رمل،عائشہ کھانا کہاں تک پہنچا ہے مہمان آنے والے ہیں خدیجہ بیگم نے کچن میں آکر کہا

سالن بن چکا ہے رمل کباب بنا رہی ہے اور میں چاول بنانے لگی ہون آدھے گھنٹے میں ہو جائے گا۔عائشہ نے کہا

تم کیا کر رہی ہو ژلے۔انہوں ژلے کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو فرش پر آلتی پالتی مارے بیٹھی زور و شور سے چاول چن رہی تھی

کچھ نہیں ڈی جے خالہ ان لوگوں ہیلپ کر رہی تھی۔کب سے کہہ رہیں کہ ہماری ہیلپ کر دو ژلے ہم سے نہیں ہو رہا ھے۔بہت سر کھپاتی ہیں تب جا کر کچھ سمجھ آتا ہے انکو۔میں نہ ہوتی تو پتہ نہیں انکا کیا ہوتا۔نہایت ہی کوئی نکمی اور پھوہڑ لڑکیاں ہیں۔امثال نے چاول چنتے ہوئے مصروف انداز میں کہا تو تینوں نے مسکراہٹ دبائی

ہاں بیٹا میں جانتی ہوں کسی کام کی نہیں ہیں یہ۔ایک تم ہی تو ہو اس گھر میں سمجھ دار۔لوگ مثالیں دیتے ہیں.ماشاءاللہ سے بڑے چرچے ہیں تمہارے۔دور دور سے لوگ آتے ہیں تمہاری سلیقہ شعاری دیکھنے کچن میں داخل ہوتی سار یہ بیگم نے کہا

یار ماما مجھے نہ آپکی بیٹی بننا ہی نہیں ہے ڈی جے خالہ آپ مجھے آپ اپنی بیٹی بنا لیں۔امثال نے خدیجہ بیگم کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا

ہاں کیوں نہیں یہ تو میری خوش قسمتی ہوگی کہ تم میری بیٹی بنو۔خدیجہ بیگم نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

دیکھاماما۔۔آپکو میری قدر ہی نہیں ہے۔انکی بات کا مطلب سمجھے بغیر ہی وہ انکے ساتھ لگی پھولے نہ سما رہی تھی۔تو وہ چاروں ہنس دیں

کتنی کیوٹ ہو تم۔عائشہ نے ہنستے ہوئے اسکے گال کھینچے

اور سناؤفوزیہ کیا چل رہاہے آجکل۔فوزیہ بیگم کے بھائی نے پوچھا

کچھ خاص نہیں بھائی صاحب بس وہی روٹین۔فوزیہ بیگم نے کہاتو انہوں نے سر ہلادیا

بیٹا آپ کیا کرتی ہیں فوزیہ بیگم نے کے بھائی نے کہا

میں بی بی اے کی سٹوڈنٹ ہوں انکل۔امثال نے شائستگی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا۔ساریہ بیگم تو اس کے انداز پر عش عش کر اٹھی تھی اور دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی کہ وہ انسانوں کی بیہیو کر رہی تھی

اچھاماشاءاللہ اسکے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا

بس انکل سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد بزنس کی دنیا میں تہلکہ مچانے کا ارادہ ہے۔امثال نے جوش میں آتے ہوئے کہا

گڑیا وہ تو تم نہ بھی بتاؤ تو ہمیں پتہ ہے تم لوگوں کے بزنس ورلڈ میں قدم رکھتے ہی ایک نہ تھمنے والا طوفان آئے گا۔ناقابلِ فراموش قسم کے واقعات رونما ہونے شروع ہو جائیں گے۔لوگ صدیوں یاد رکھیں گے کہ بزنس کی دنیا میں کوئی آیا تھا۔دریاب نے ہنستے ہوئے کہا

بس کبھی غرور نہیں کیا۔امثال نے فرضی کالر جھاڑے

کسی جا رہی ہے آپکی سٹڈی۔۔فوزیہ بیگم کے بھانجے عدنان شاہ نے پوچھا

جی بہت اچھی۔۔امثال نے مختصر جواب دیا۔وہ کافی دیر سے اسکی نظریں اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی

بزنس لائن میں کس طرف آنے کا ارادہ ہے۔۔۔

ریسٹورینٹ بزنس۔۔ا

آپکا انٹرسٹ کس میں ہے۔عدنان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔وہ خواہ مخواہ بات لمبی کیے جائے رہا تھا۔کافی دیر سے تمیز کا مظاہرہ کرتی امثال کے صبر نے جواب دیا

اسلحہ،ہیومن اور ڈرگز سمگلنگ میں ہے۔ آپکو پتہ ہے مجھے اسلحہ ،منشیات اور لوگوں کو اغواہ کر کے دوسرے ممالک میں سمگل کرنے کا بہت شوق ہے۔شروع میں سمگلنگ تک محدود رہنے کا ارادہ ہے پھر آہستہ آہستہ کاروبار کو فروغ دیتے ہوئے اغواہ برائے تعاوان،ڈکیتی کی وارداتیں اور بھتہ خوری کو بھی شامل کر لیں گے۔امثال نے دانت پیسے

ژلے تمہیں شہری بلا رہا ہے اٹھو جاؤ،بھائی کی بات سنو۔ساریہ بیگم جو سکون سے بیٹھی تھیں امثال کو پٹڑی سے اترتا دیکھ کر اسے وہاں سے اُٹھانا چاہا

نہیں ماما مجھے تو کوئی آواز نہیں آئی۔امثال نے نفی میں سر ہلایا

یہ لڑکی آج پٹے گی میرے ہاتھوں۔ساریہ بیگم نے گلاس پٹخا

کیا ہوا خالہ کس کی بات کر رہیں۔عائشہ نے پوچھا

ایک ہی میری جان کا روگ۔ساریہ بیگم نے بڑبڑائیں

امثال کی بات کر رہی ہیں۔

اور کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا کر دیا ہے اس نے۔

کرنا کیا ہے مہمانوں کے پاس بیٹھی پٹر پٹر کر رہی ہے۔۔ کیا سوچیں گے بھابھی کے میکے والے کیسی لڑکی ہے۔

اوہو خالہ کچھ نہیں کرتی وہ آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ بھی تو ہر وقت اسکو ٹوکتی رہتی ہیں۔

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہر بندہ اسکی حمایت میں کیوں کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے ہی بہت بگڑی ہوئی تھی رہتی کسر یہاں آکر پوری ہو گئی ہے۔ ساریہ بیگم زچ ہوئیں

کیا ہوا خالہ کون بگڑ گیا ہے۔ عادل نے کچن کے دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھا

اپنی بیٹی کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ ساریہ بیگم نے کہا تو اس نے زیر و شیپ میں لب سیکڑے

اچھا عائشہ مجھے ایک کپ چائے بنا دو عادل نے کہتے ہوئے باہر نکل گیا اچانک لاؤنج سے امثال کا قہقہ بلند ہوا تو ساریہ بیگم کا پارہ ہائی ہوا

عائشہ بس بہت ہوا اس لڑکی کو بلواؤ وہاں سے ورنہ میں مہمانوں کا لحاظ کیے بغیر جوتیوں سے مارتی ہوئی اٹھا کر لاؤں گی۔ ساریہ بیگم نے کہا تو وہ سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئی

گڑیا یہاں آؤ۔۔ بات سنو۔ عائشہ نے لاؤنج کے دروازے پر کھڑے ہو کر امثال کو آواز دی تو وہ اٹھ کر باہر آئی

جی آپو کہیں کوئی کام تھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ بات پوری کرتی ساریہ بیگم نے اسے بازو سے پکڑا اور تقریبا کھینچتے ہوئے ہوئے لے جا کر سٹڈی میں بیٹھے شہریار کے پاس پٹخا

پکڑو اسے یہ اب یہاں سے ہلنی نہیں چاہیئے ورنہ میں بتارہی ہوں شہری بہت بری طرح سے پیش آوں گی۔ساریہ بیگم نے وارن کیا

کیاماما اب کیا کر دیا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔

چپ ایک دم چپ خبر دار ایک لفظ بھی بولی تو کسی کے سامنے تو میری عزت رہنے دیا کرو ساریہ بیگم نے سختی سے کہا تو امثال منہ بنا کر رہ گئی۔پاس بیٹھے امان اور عادل نے مسکراہٹ دبائی

اچھاماما کچھ نہیں کرے گی آپ جائیں۔یہ میرے پاس بیٹھی ہے۔

ماما میرا موبائل تو بھجوا دیجیے گا میں یہاں بیٹھے بیٹھے بور ہو جاؤں گی۔امثال نے کہا۔مجال تھی جو کسی بھی بات کی پرواکرتی یا سنجیدہ لیتی وہ اسے گھورتے ہوئے باہر نکل گیئں۔شہریار چونکہ امان اور زریاب سے کام کے حوالے سے ڈسکس کر رہا تھا تو اس نے اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔تو وہ وہیں گھٹنوں پر کہنیاں رکھ کر گالوں پر ہتھیلیاں ٹکائے خاموشی سے بیٹھ گئی

یہ لڑکی اس طرح خاموشی سے بیٹھی اور بھی کیوٹ لگتی ہے۔عادل نے اسے دیکھتے ہوئے سوچا۔اسی طرح بیٹھے جب اسے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو شہریار کی نظر اس پر پڑی تو مسکرا دیا

اچھا زریاب بھائی باقی کا ہم بعد میں کر لیں گے شہریار نے لیپ ٹاپ آف کرتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

میرا سوہنا بور ہو رہا ہے۔۔شہریار نے امثال کی طرف مڑا تو اس نے سر ہلا دیا

شہر چلیں۔۔۔

وہاں جا کر کیا کریں گے۔۔امثال نے منہ بنایا

اچھا پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے نہ کچھ نیا کرنا ہے۔ا

اچھا مثلاً، کیا کرنا ہے۔شہریار نے اسکے انداز پر مسکرایا

کافی دن ہو گئے ہیں بائیک ریس نہیں لگائی۔۔امثال نے آنکھیں گھمائیں

بلکل بھی نہیں پچھلی دفعہ بھی بازل کو چوٹ لگی تھی۔شہریار نے کہا تو امثال کا منہ اور آنکھیں کھلیں تھیں

آپ۔۔۔آپ کو کیسے پتہ۔امثال نے حیرانگی سے پوچھا

مجھے سب پتہ ہوتا ہے کہ میرے بگڑے شہزادے کب، کہاں اور کس سلسلے میں موجود ہیں۔شہریار نے اسکی پونی اتار کر بال سیٹ کر دوبارہ لگائی

ہا۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی آپ ہماری جاسوسی کرتے ہیں۔۔۔ نظر رکھتے ہیں ہم پر۔۔امثال نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا

بلکل۔۔رکھنی پڑتی ہی ورنہ تم لوگ پتہ نہیں کب، کیا کر جاؤ۔شہریار نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا تو وہ ہنس دی

دھیان سے برو، اسکا بھائی پاس بیٹھا ہے لگتا ہے پہلے والی ٹھکائی بھول گئے ہو جو پھر سے پٹنے کی شدید طلب ہو رہی ہے۔عادل کو امثال کی طرف دیکھتا پا کر امان نے کہا

ویسے تم آج کل کچھ زیادہ ہی نہیں گھر میں پائے جاتے ہو خیر تو ہے۔امان نے عادل کو کہا تو اس نے اسے گھورا

گھورو مت پہلے تو ممانی کے لاکھ بار کہنے پر آتے تھے اور وہ بھی گھنٹے دو گھنٹے کے لیے اور اب ائے روز ٹپکے ہوتے ہو۔اگر کسی نے پوچھ لیا تو امان نے کہا وہ دونوں چونکہ ہلکی آواز میں بات کر رہے تھے اس لیے سامنے بیٹھے امثال شہریار اور زریاب تک انکی آواز نہیں پہنچ رہی تھی

چلیں پھر ریس نہیں لگانے دینی تو باسکٹ بال کھیلتے ہیں۔امثال نے بے زاری سے کہا تو وہ دونوں اٹھ گئے

تم بتاؤ عادل آج کل زیادہ تر گھر میں ہی پائے جاتے ہو خیر تو ہے۔ پولیس سٹیشن میں کام نہیں ہوتا کیا۔ زریاب نے عادل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ امان نے اسے جتاتی نظروں سے دیکھا تو وہ کھسیا گیا

یہ آپکی کافی سانیہ نے لان میں شیشم کے درخت کے نیچے بیٹھے دریاب کے آگے کپ رکھی اور الٹے پاؤں واپس مڑی

سنو۔ دریاب نے اسے پکارا تو وہ رکی لیکن پلٹی نہیں تھی

یہاں آؤ۔۔ دریاب نے کہا تو چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی

جی۔۔

بیٹھو۔۔۔۔۔ بیٹھ جاؤ یقین کرو میں بندے بلکل بھی نہیں کھاتا۔ دریاب نے اسے اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ کر ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو وہ کرسی کے کنارے پر ٹک گئی۔ دریاب نے کپ اٹھایا اور کافی پینے لگا۔ کافی دیر تک جب اسکی طرف سے کوئی رسپانس نہ آیا تو سانیہ نے سر اٹھا کر دیکھا وہ نہایت اطمینان کافی پینے کے ساتھ ساتھ اسے دیکھ رہا تھا وہ جو پہلے ہی بڑی مشکل سے بیٹھی ہوئی تھی کنفیوز ہو کر انگلیاں مروڑنے لگی اسکی حالت دیکھ کر دریاب ہلکا سا مسکرایا

سٹڈی کیسی جا رہی ہے تمہاری۔۔ دریاب نے پوچھا

جی بہتر۔۔ یک لفظی جواب آیا تھا

اور کتنا پڑھنا ہے تم نے۔۔۔۔۔ جلدی کر لو یار۔۔۔ ویسے بھی میں سوچ رہا ہوں ماما سے بات کر ہی لوں اب۔ دریاب کی بات پر اس نے نظر اٹھائی اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

کس بارے میں۔۔۔۔ سانیہ نے پوچھا تو دریاب نے سر پیٹا

اس بار الیکشن میں حصہ لے رہا ہوں نہ تو اس بارے میں پوچھنا تھا کہ کونسی سیٹ پر لڑوں پرائم منسٹر کی یا چیف منسٹر کی۔ دریاب نے تپ کر کہا تو اس نے سر ہلا دیا

تو پھر کونسی سیٹ ڈیسائڈ کی آپ نے۔ سانیہ نے کہا تو دریاب کا دل کیا اپنا سر دیوار میں دے مارے

تم بتاؤ کس سیٹ کے لیے لڑوں۔ دریاب نے چبا چبا کر کہا

مجھے کیا پتہ جو آپکو ٹھیک لگے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔۔ ہاں مگر پرائم منسٹر کا عہدہ بڑا ہوتا ہے اختیارات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ بندہ پاور فل بھی ہوتا ہے تو پرائم منسٹر کی سیٹ ہی بہتر رہے گی۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ جو تھوڑی دیر پہلے کنفیوز بیٹھی تھی اب بڑھ چڑھ کر مشورے دے رہی تھی

میرا خیال ہے کہ آپکو اس وقت جانا چاہیئے۔ دریاب نے دانت پیس کر کہا تو وہ سر ہلاتی اٹھ گئی

اور سنو یہ امثال سے نہ تھوڑا دور ہی رہا کرو تم پر بھی اسکے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہوئی چلی گئی

یا اللہ مجھے پر رحم کرنا۔۔ دریاب نے سر اٹھاتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ امثال اور بازل شیشم کے درخت کی ٹہنی پر بیٹھے اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ ہو رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے دونوں ہنس ہنس کر دوہرے ہو رہے تھے۔ وہ ہونق بنا دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ ہنستے ہنستے دونوں نے نیچے چھلانگیں لگائی اب وہ زمین پر بیٹھے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

یار ڑلے میں بھی الیکشن میں حصہ لینا چاہتا ہوں۔

ہاں ہاں لے لو لیکن پھر بھی سانیہ سے مشورہ لے لینا دریاب بھائی بھی اہم معاملات میں مشورہ لیتے ہیں اور ائم شیور الیکشن کے بعد اسکو اپنا خاص مشیر مقرر کریں گے۔۔ ہے نہ۔ امثال نے ہنستے ہوئے کہا

تم۔۔۔۔ تم دونوں اوپر کیا کر رہے تھے۔

ہم لوگ بیٹھے تو سیلفی لینے کے لیے تھے، لیکن یہاں پر کچھ اور بھی دیکھنے کو مل گیا۔

ہاں نہ یہاں یہ وہاں امان لالہ ایک ہم ہی ہیں جو ابھی تک ایویں پھر رہے ہیں۔ بازل نے کہا

کیا مطلب امان کیا؟۔۔۔۔۔۔۔ دریاب نے چونکا

وہ امان لالہ آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ بات پوری کرتا امثال نے اسکے پیر پر اپنا پیر مارا وہ کراہ کر رہ گیا

ٹاہلی تھلے بہہ کہ۔۔۔۔۔ ہاں بہہ کہ۔۔۔ کریے پیار دیاں گلاں۔۔ کریے پیار دیاں گلاں۔۔۔۔ ہو دونوں گلا پھاڑ کر شروع ہو چکے تھے

تم دونوں منہ بند کرنے کا کیا لو گے

آپکی ویگو کار۔۔۔۔۔ دونوں نے یک زبان ہو کر کہا

واٹ۔۔۔ تم لوگوں کا دماغ ٹھیک ہے میری موسٹ فیورٹ کار ہے وہ۔۔ دریاب تقریباً چیخا تھا

ہاں پر سانی سے تو نہیں۔۔۔۔ ویسے بھی اگر یہ بات عادل لالہ کو پتا چل گئی کہ تم انکی بہن کو پٹا رہے ہو تو کیا ہو گا، ہم سے بہتر جانتے ہیں آپ امثال نے کہا

استغفر اللہ۔۔۔ پٹا نہیں رہا۔۔ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ دریاب نے انہیں گھورا

اچھا چلیں چابی نکالیں جلدی کریں بازل نے کہا

نہیں بھئی میں نہیں دے رہا تم لوگ کوئی اور گاڑی لے لو یا پھر کچھ اور مانگ لو۔ دریاب نے صاف انکار کیا

ٹھیک ہے ہم عدی کے لیے سانی کا رشتہ مانگ لیتے ہیں اب بتائیں اسکا ہاتھ مانگنے آپ کے پاس آئیں یا پھر خدیجہ خالہ کے پاس جائیں۔ امثال نے آنکھیں مٹکائیں

واٹ۔۔۔۔وہ ایک بار پھر اچھلا

ہاں تو آپ نے خود ہی کہا کچھ اور مانگ لو اب بتائیں چابی یا سانی ویسے بھی کافی دنوں سے ہماری نظر تھی۔ پہلے سوچا ہوا تھا کہ بھائی سے کہیں گے مگر اب تو مفت میں مل رہی ہے نہ امثال نے کہا

اچھا اچھا یہ لو۔ پکے بیلک میلر ہو تم لوگ۔ دریاب نے چابی نکال کر امثال کے ہاتھ پر رکھی جو بازل نے اچک لی تھی

اب تم دونوں اپنا منہ بند رکھو گے

ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پر جو چل رہا تھا وہ ہم نے نہ دیکھا نہ سنا۔ امثال نے بازل کے ہاتھ سے چابی چھینی۔

کسی سے تم پیار کرو پھر اقرار کرو
کہیں نہ پھر دیر ہو جائے

کہیں نہ پھر دیر ہو جائے۔انگلی میں چابی گھماتی وہ گنگناتی ہوئی چل دی اسکے پیچھے بازل بھی ہو لیا۔۔عادل ٹھیک کہتا ہے پورے پورے فتنے ہیں۔گھر کا کوئی کونہ ان سے محفوظ نہیں ہے۔کتنے شوق سے لی تھی میں نے یہ گاڑی۔وہ پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی پر حسرت بھری نظر ڈال کر رہ گیا

بازی کمینے تم نے میری چاکلیٹس کیوں لی ہیں ساری فریج خالی کر دی ایک آدھ تو چھوڑ دیتے۔امثال نے بازل کے سر پر کھڑے ہو کر کہا تو بازل نے زروا کی طرف دیکھا آخر کو اسی نے ہی تو دیکھا تھا اسے امثال کے روم فریج سے نکالتے ہوئے۔

ژلے میں نے نہیں زروا نے نکالی ہیں میں خود دیکھا تھا اسکو لیتے ہوئے۔بازل نے سارا ملبہ زروا پر گرایا تو پاس بیٹھی زروا کا منہ کھلا تھا

نن۔۔۔نہیں آپو میں نے نہیں نکالی۔۔۔سچی کہہ رہی ہوں آپ قسم لے لیں مجھ سے۔۔۔زروا تو رونے والی ہو گئی تھی اسکی حالت دیکھ کر امثال مسکرائی

ریلکیس میں جانتی ہوں تم نے نہیں لی اور جس نے لی ہیں اب وہ بچ جائے میرے ہاتھوں۔۔امثال نے کہتے ہوئے صوفوں پر سے کشن اٹھا کر نا بازل کو مارنا شروع کر دیے۔اسکے ہاتھ میں جو کچھ آ رہا تھا وہ اسے اٹھا کر مار رہی تھی یہاں تک کہ زروا کی بکس اور نوٹس بھی محفوظ نہ رہے شور کی آواز سن کر بی جان کمرے سے نکلی تو لاونج کی ابتر حالت دیکھ کر چکرا کر رہ گئیں۔ کشن زمین پر پڑے سلامی دے رہے تھے صوفوں کے کور نیچے پڑے تھے۔زرعوا کے نوٹس اور اسائنمنٹس کے ورق الگ الگ ہو کر سارے لاونج میں ڈار سے بچھڑی ہوئی کونج کی مانند ادھر ادھر رُل رہے تھے

کیا ہو رہا ہے یہ۔بی جان نے سخت لہجے میں کہا

لڑائی۔۔۔امثال بی جان کو یک لفظی جواب دے دوبارہ بازل کے بال کھینچنے میں مصروف ہو گئی

آئے ہائے لڑکی چھوڑو اسے۔۔کیا ہو گیا ہے بچے کی جان لینی ہے کیا بی جان نے بازل کی چیخ وپکار سن کر امثال کو گھر کا

بی جان یہ ہمیشہ میری چیزیں چوری کرتا ہے چور کہیں کا

شرم کرو لڑکی تمیز سے بات کیا کرو۔بھائی ہے تمہارا۔بھائیوں سے ایسے بات کرتے ہیں۔عزت سے بات کیا کرو بڑا ہے تم سے چاہیے کچھ منٹس ہی صیح۔آج سے تم اس کی بھی عزت کیا کرو گی جیسے شہریار اور عدید کی کرتی ہو اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتیں امثال کا بلند وبانگ قہقہ لاونج میں سنائی دیا بی جان نے اسے حیرانی سے دیکھا

لڑکی تم یوں منہ پھاڑ کر کیوں کر ہنس رہی ہو میں نے کونسا لطیفہ سنایا ہے

بی جان یہ لطیفہ ہی تو ہے کہ میں اس لنگور کی عزت کروں گی۔۔امثال نے ہنستے ہوئے کہا تو بازل جو بی جان کی بات سن کر چوڑا ہو رہا تھا امثال کی بات سن کر بجھ کر رہ گیا

ہاں تو۔۔۔

کمال کرتی ہیں آپ بھی دادو۔۔۔۔میں۔۔۔۔یعنی کہ میں۔۔۔اس آسٹریلین بندر کی عزت کروں گی۔۔۔تمیز سے پیش آؤں گی۔۔۔ہاہاہاہاہاہا امثال سر پیچھے گرا کر ہنسی

اچھا اب بس کرو ہنسنا زیادہ ہنسنا اچھا نہیں ہوتا نظر لگ جاتی ہے۔بی جان نے کہا تو کچھ دیر تک اسکی ہنسی تھمی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ فرش پر بیٹھی لوٹ پوٹ ہو رہی تھی اسکو یوں ہنستے ہوئے دیکھ کر بی جان بھی رخ موڑ کر مسکرائی تھیں۔

کیا بات ہے بھئی یہ آج ٹیبل پر اتنی خاموشی کیوں ہے۔۔مصطفی شاہ نے پوچھا۔حالاں کہ یہ ان کا ہی اصول تھا کہ کھانا خاموشی سے کھانا چاہیئے، لیکن ان دونوں کے آنے سے حویلی کہ کچھ کیا تقریبا سارے اصول پتہ نہیں کس کونے کھدرے میں جا سوئے تھے ہر وقت حویلی میں کچھ نہ کچھ انکی بدولت دیکھنے کو مل رہا تھا۔اب تو سب کو عادت ہو گئی تھی۔حویلی میں داخل ہوتے ہی اگر خاموشی استقبال کرتی تو لازمی پوچھا جاتا کہ خیر تو ہے، آج اتنی خاموشی کیوں۔اور ایک ہی جواب ہوتا کہ امثال اور بازل گھر پر نہیں ہیں۔کھانے کی ٹیبل پر بھی جب تک ان کی پٹر پٹر چلتی رہتی سبھی افراد بیٹھے رہتے ان کے اٹھنے کے بعد سب اپنی اپنی نشست چھوڑتے۔ہمہ وقت ایک مسکراہٹ رہنے لگی تھی سب کے چہروں پر۔۔۔اس وقت بھی سبھی انکی پٹر پٹر کو مس کر رہے تھے لیکن وہ خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔قاسم شاہ نے فوزیہ بیگم سے اشارے سے پوچھا تو انہوں نفی میں سر ہلا دیا کہ وہ نہیں جانتی۔مصطفی شاہ نے جب انکی خاموشی کو طویل ہوتا دیکھا تو کہے بغیر نہ رہ سکے مگر ان دونوں کی طرف سے جواب نہ پا کر انہیں تشویش ہوئی

ژلے پتر کیا بات ہے طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔ مصطفی شاہ نے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا البتہ منہ سے اب بھی نہیں بولی تھی

کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔ مجھے بتاؤ کس کی جرات ہوئے جو ہماری لاڈو کو کچھ بھی کہے۔ انکے پوچھنے کی دیر تھی کہ امثال پھٹ پڑی

آپکی بیوی۔۔۔۔۔۔ داداجانی آپکی بیوی نے ہمیں اتنا ڈانٹا ہے نہ۔۔ امثال نے ہاتھ پھیلا کر کہا

ہیں کیوں۔۔۔۔۔۔

بس مرضی انکی۔۔۔ کہتی ہیں آج سے تم لوگوں کو میں کھینچ کر رکھوں گی۔۔۔ ساری عیاشیاں سارے لاڈ ختم۔۔۔ تم لوگ ویسے رہو گے جیسے شاہ خاندان کے بچے رہتے ہیں۔ امثال کی بات سن کر انہوں نے ہاجرہ شاہ کی طرف دیکھا

کیوں بھئی وجہ جان سکتے ہیں ہمارے شہزادوں کو ڈانٹنے کی۔ مصطفی شاہ نے ہاجرہ شاہ سے سنجیدہ لہجے میں کہا

چھوڑیں داداجانی مجھے نہ اب آپکی یہ والی بیوی نہیں پسند رہی آپ چینج کر لیں۔ امثال نے اس انداز میں کہا جیسے بیوی نہیں ڈریس چینج کرنا ہے بی جان کا منہ کھلا تھا۔ سب لوگ اپنا اپنا کھانا شروع کر چکے تھے جس چیز کو وہ مس کر رہے تھے وہ شروع ہو چکی تھی

کتنی خاموشی اور تمیز سے بیٹھے تھے کیا ضرورت تھی چھیڑنے کی انہیں۔ ساریہ بیگم نے بڑبڑاتے ہوئے راسم شاہ سے کہا تو وہ مسکرا دیے

توبہ توبہ لڑکی کتنی بڑی غدار ہو تم کل تک تو یہی دادی ہاجرہ ڈارلنگ تھی اور آج پسند ہی نہیں رہی۔۔ بی جان نے صدمے سے کہا تو سب نے مسکراہٹ دبائی

ہاں نہ داداجانی بس آپ نہ دوسری شادی کر لیں اب۔۔ میں نہ ڈھیر سارا انجوائے کروں گی نئے کپڑے جوتے جیولری بنواؤں گی۔ منگنی، ڈھولکی۔ مہندی، بارات ولیمہ، مکلاوہ۔۔۔ کتنے ڈھیر سارے فنکشن ہوں گے نہ۔۔۔۔۔۔ میں اور بازی تو دھمال

ڈالیں گے۔۔۔فائرنگ، پٹاخے وغیرہ خوب آتش بازی کریں گے۔۔۔بارات کے لیے یہ گاڑیوں کی ایک لمبی لائن لے کے جائیں آخر کو پتہ چلنا چاہیئے نہ کہ مصطفی شاہ کی شادی ہو رہی ہے۔امثال نے کھانا چھوڑ کر ہاتھ نچا نچا کر پلان کر رہی تھی

ٹھیک ہے جیسے میرا پتر کہے۔مصفی شاہ کی ہامی پر بی جان کے منہ کے ساتھ ابکی بار آنکھیں بھی کھلی۔لاونج میں دبی دبی ہنسی گونجی تھی

توٹھیک ہے میں آپکے لیے پیاری سی کوئی بوڑھی دیکھنا شروع کرتی ہوں

بوڑھی کیوں۔۔عاصم شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اب اس عمر میں انہیں لڑکی ملنے سے تو رہی۔۔کوئی نہ کوئی بیوہ یا طلاق یافتہ تو مل ہی جائے گی نہ بھی ملی تو ہم لوگ خود کوئی بیوہ کر لیں گے کیوں امثال۔۔۔بس آپ یہ بتائیں آپکو بوڑھی چاہیئے کیسی۔۔

ارے چھوڑو نہ بازی۔۔۔۔۔دلہے ان معاملات میں نہیں بولا کرتے ہم لوگ خود ہی فائنل کر لیں گے بس آج سے مہم تلاشِ نئی دادی شروع امثال نے کہا تو بازل نے ہاں میں ہاں ملائی۔

پھر میں اور نئی دادی ایک ٹیم بنا کر پرانی دادی کے خلاف سازشیں کیا کریں گی۔۔امثال پر جوش ہوئی

پتر جی میری طرح لاڈ نہیں اٹھائے گی وہ اور نہ ہی تمہاری الٹی سیدھی حرکتوں میں تمہارا ساتھ دے گی۔بی جان نے جتایا

ہاں تو میں ڈیل کر کہ لاوں گی نہ انہیں کہ مجھ پر پابندیاں نہیں لگائیں گی۔۔

ویسے کتنا مزہ آئے گا نہ دو دو دادیاں ہو جائیں گئیں۔۔۔۔۔۔دونوں سوتنوں کی آپسے میں ٹھنی رہے گی۔۔۔۔وہ کہیں گی میری حکومت ہو اور یہ کہیں گی میری ہو۔۔۔۔۔۔۔۔گھر میں ہر وقت ایک ماحول سا بنا رہے گا۔اور دادا جانی جب باہر

سے آیا کریں گے تو دونوں آپس میں جھگڑا کریں گی ایک کہے گی آج میرے ساتھ کھانا کھائیں تو دوسری کہے گی نہیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔اسی بحث میں بات ہاتھاپائی تک جا پہنچے گی۔۔۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے بال اور منہ نوچ رہی ہوں گی۔۔۔۔چیخ و پکار ہو رہی ہو گی ملازم اور گھر والے اکھٹے ہو جائیں گے۔۔۔۔۔آپ ان کو چھڑوانے کے لیے آگے بڑھیں گے تو وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوڑ کر آپکو پکڑ لیں گئیں۔۔۔۔۔آپکی دوسری بیوی کہے گی (چل پھڑنی ہاجرہ انہوں سارا فساد ایہدا ای پھیلایا ہویا اے)،اور آپکو پکڑ کر آپکی پٹائی کر دیا کریں گی۔۔۔۔قمیض کی گریبان اور اپنی اپنی طرف کھینچنے کے چکر میں بازو بھی پھٹ چکے ہوں گئے۔۔۔۔۔۔منہ پر جا بجا ناخنوں کے نشانات ہوں گئے۔۔۔۔۔۔اپکا سر بھی آدھے بالوں سے محروم ہو چکا ہو گا۔۔۔۔۔۔بڑی مشکل سے آپ جان خلاصی کروا کر نکلیں گے۔۔۔گھر میں ہر وقت کی فری اینٹرٹینمنٹ میسر ہو گی۔۔۔۔۔جب جب آپ دونوں سے پٹ کر باہر نکلا کریں گے تو لوگ آپ سے اپکی حالت کے بارے میں پوچھا کریں گے تو آپ بڑے فخر سے سینہ پھلا کر بال سیٹ کرتے ہوئے کہیں گے کہ ان بے وقوف عورتوں کو جب تک دو دو لگاؤں نہ انکو چین نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔ڈائینگ ٹیبل پر صرف امثال کی فراٹے بھرتی زبان سنائی دے رہی تھی۔باقی سبھی اپنے اپنے قہقے چھپانے کے چکر میں سرخ ہو رہے تھے۔ان سب کی خاموشی محسوس کرتے ہوئے امثال انکی طرف متوجہ ہوئی کیا ہوا آپ لوگ خاموش کیوں ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔کیا خیال ہے دادا جانی پھر کب سے لڑکی اوہ سوری بوڑھی دیکھنے کے لیے نکلیں۔امثال نے سب کو خاموش پا کر کہا

پتر کیا ایسا ہی نہیں ہو سکتا کہ تم کسی طرح اسی دادی کے ساتھ ایڈجسٹ کر لو۔۔شادی کے بعد کا جس طرح کا تم نے نقشہ کھینچا ہے نہ میری کیا میری گزری ہوئی اور آنے والی سات نسلوں کی بھی توبہ جو دوسری شادی کے بارے میں سوچیں بھی۔پتر اس گاوں میں اور باہر دنیا میں میری بڑی عزت ہے جسکی تم نے باتوں ہی باتوں میں دہی بنا کر رکھ دی ہے اگر شادی ہو گئی تو کیا ہو گا ۔مصطفی شاہ کی بیچارگی سے بھرپور آواز سن کر سب کا کب کا رکا قہقہ بلند ہوا

بابا جان ٹھیک کہہ رہے ہیں بیٹا کہیں نہ کہیں اگر ہمارے دل میں بھی دوسری شادی کی خواہش تھی تو تمہاری بات سن کر اندر ہی کہیں اپنی موت آپ مر چکی ہے۔ قاسم شاہ نے ہنستے ہوئے کہا

اگر اب بھی نہ مرتی تو کیا کرتی بھائی جان ۔۔ لالہ رخ نبر تن سمیٹتے ہوئے کہا

اچھا اگر نہیں کرنی تو ہماری پرانی دادی کے ساتھ ہی صلح کروادیں ۔۔ مجبوری ہے سب سے بڑا ووٹ ہیں وہ ہمارا اس گھر میں ۔امثال دکھی لہجے میں کہتی بی جان کے گلے لگی

چل ہٹ کوئی نہیں کرنی میں نے صلح ۔۔ کیسے مجھے چھوڑ کر نئی دادی کا پلان کر رہی تھی غدار کہیں کی ۔۔ بی جان نے مصنوعی ناراضی سے کہا

پلیز نہ مجھے پاگل بیوقوف نادان سمجھ کر معاف کر دیجیے۔

نہ ۔۔ انہوں نے صفاچٹ انکار کیا

ٹھیک ہے نہیں تو نہ سہی ۔۔۔ دادا جانی آپ نئی والی کا ہی بندوبست کریں امثال اپنی چیئر پر بیٹھی

اچھا چل کیا معاف کیا یاد کرے گی کیسی سخی دادی سے پالا پڑا تھا ۔۔ سب کو ہنستا مسکراتا اور خوش دیکھ کر بی جان آسودہ سی مسکرادی۔

آپی میں بور ہو رہی ہوں۔۔زروا نے امثال کے پاس لان میں گھاس پر بیٹھی

ٹی وی دیکھ لو۔۔۔امثال نے بک سے نظر اٹھا کر کہا اور دوبارہ مصروف ہو گئی

اوہو آپو چھوڑیں نہ۔۔۔پھر پڑھ لیجیے گا۔زروا نے بکس اسکے ہاتھ سے پکڑ کر سائیڈ پر رکھی

اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے۔امثال نے کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئی

بولو۔________________

وہ آپو اوپر دیکھیں مجھے نہ وہ والے امرود لینے ہیں۔زروا نے امرود کے درخت کی طرف اشارہ کیا تو اس نے سر ہلا دیا

چلو میں نیچے پھینکوں گی تم کیچ کرتی جانا۔۔امثال کہتے ہوئے درخت پر چڑھی۔ابھی اسنے چار امرود ہی اتارے تھے کہ گیٹ سے عادل کی پولیس جیپ آتی دکھائی دی تو زروتو عادل کو جیپ سے اترتا دیکھ کر ہی گدھے سر سینگ کی طرح غائب ہو گئی تھی زروا میں پھینکنے لگی ہوں۔

یار کیچ کرو نہ نیچے گر کر خراب ہو رہے ہیں۔امثال نے امرود نیچے زمین پر گرتے دیکھ کر کہا

یار جواب تو دو۔۔۔ ہوں ہاں ہی کر دو۔۔۔ کھانے بیٹھ گئی ہو کیا۔۔۔ امثال اسے مسلسل آوازیں دے رہی تھی مگر وہ وہاں ہوتی تو جواب دیتی البتہ عادل اسکی آواز سن کر وہاں پہنچ چکا تھا

پھینکو، میں کیچ کرتا ہوں۔ نیچے سے عادل کی آواز سنائی دی وہ جو ڈھیلے انداز میں نیچے جھکی زروا کو تلاش کر رہی تھی عادل کی اواز پر اچھلی۔ توازن برقرار نہ رہنے کی وجہ سے نیچے کھڑے عادل کے قدموں میں آ گری اسکو اس طرح گرتا دیکھ کر عادل کا قہقہ بے ساختہ تھا

حد ہے بندہ بتا ہی دیتا ہے۔ یہ پولیس والوں کی طرح چھاپہ مارنے کی کیا تک بنتی ہے۔ امثال نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے گھورا

تم اوپر کیا کر رہی تھی۔ عادل نے پوچھا

کشمیر آزاد کروانے کے لیے مختلف ممالک کے سربراہان سے رابطے کر رہی تھی۔۔۔۔ ہائے۔۔۔ امثال نے کمر مسلتے ہوئے کراہ کر کہا تو عادل مسکرایا

ویسے ایک بات بتاؤ کہیں تم اس بنگالی بابا سے مل کر تو نہیں آ رہے جو محبوب آپکے قدموں والا تعویذ دیتا ہے لیکن اس صورت میں آپکو اپنے محبوب کے پاس جانا چاہیئے تھا نہ۔ امثال نے ایک قدم آگے بڑھایا

میرا محبوب تھوڑا بد تمیز اور خاصا سر پھرا ہے۔۔اس پر کوئی تعویز اثر نہیں کرے گا۔۔۔اگر کرے گا بھی تو وہ قدموں میں نہیں الٹا گلے پڑے گا۔۔عادل اسکے پیچھے چل پڑا

اوہ ہ ہ۔۔۔۔۔۔۔۔تو محبوب کا روگ بھی پالا ہوا ہے ایس پی صاحب نے۔۔۔۔۔میں تو ایویں ای آپکو کھڑوس اور خشک مزاج بندہ سمجھتی رہی۔۔۔۔امثال نے حیران ہوئی

ویسے کیا کرتا ہے۔۔اس سے ایک قدم آگے چلتی امثال نے رک کر رازداری سے پوچھا

کون۔۔عادل نے نا سمجھی سے پوچھا

اپکا محبوب۔۔اور کون۔۔۔امثال نے کہا تو وہ مسکرا دیا

تنگ کرتا ہے لوگوں کو۔۔۔۔ناک میں دم کر رکھا ہے اور مجھے تو تنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ڈسٹرب بھی کرتا ہے۔اس نے مسکراتی ہوئی امثال کے گال پر پڑتے ڈمپل کو گہری نظروں سے دیکھا تھا

چھوڑدیں۔۔

پاگل لڑکی محبوب چھوڑے تھوڑی نہ جاتے ہیں۔۔انکے ساتھ تو آخری سانس تک نبھائی جاتی ہے۔اور بگڑے ہوئے تو کچھ زیادہ ہی خاص اور دل کے نزدیک ہوتے ہیں۔

توسدھار لیں۔۔۔امثال نے اپنے تیئں مشورہ دیا تھا

اسکے سدھرنے کے چانسز نہیں ہیں اب۔۔۔اور ویسے بھی مجھے وہ بگڑا ہوا ہی اچھا لگتا ہے۔۔اسکی شرارتوں اور ہنسی کی عادت ہو گئی ہے۔اب تو اگر وہ خاموش بیٹھا ہو تو تشویش سی ہونے لگتی ہے۔عادل نے مسکاتے لہجے میں کہا تو امثال رک کر پوری کی پوری اسکی طرف گھومی

آپ کہیں نشہ وشہ کر کہ تو نہیں آئے نہ جو ایسی باتیں کر رہے ہیں۔امثال نے اسکا جائزہ لیا

استغفر اللہ۔۔۔عادل کے کہنے پر امثال ہنسی تھی

اچھا مجھے ملوائیں گے نہیں اس سے۔۔۔امثال نے اشتیاق سے کہا

ہاں بلکل۔۔۔۔تمہیں نہیں ملواوں گا تو اور کسے ملواؤں گا۔۔پہلے مجھے دادو سے تو بات کر لینے دو۔۔۔بلکونی میں کھڑی خدیجہ بیگم انکو یوں باتیں کرتا دیکھ کر دل ہی دل میں دونوں کی نظر اتارتی نیچے چلی گئیں

ژلے آجاؤنہ میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں۔پورچ میں گاڑی کے پاس کھڑے بازل نے بیزاری سے کہا اسکا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ چونکی

کیا ہوا بازل تمہاری طبعیت ٹھیک ہے نہ امثال نے فکر مندی سے پوچھا

پتہ نہیں سر میں درد ہو رہا ہے شائد بخار ہو گیا ہے۔۔ امثال نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا

اچھا تم ایسا کرو تم رہنے دو میں اکیلی چلی جاتی ہوں بس اسائنمنٹ سبمٹ کروا کر واپس آ جاؤں گی۔ امثال نے اس سے چابی لی

پکی بات ہے نہ۔ بازل نے کہا تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتی امثال نے اثبات میں سر ہلا دیا ابھی وہ گاؤں کی حدود سے نکلی ہی تھی کہ اسے ایک گاڑی کھڑی دکھائی دی جس کے پاس ایک نوجوان اور ایک بزرگ کھڑے تھے انکو کراس کرنے کے بعد اسے خیال آیا کہ شائد انہیں ہیلپ کی ضرورت ہو یہی سوچتے ہوئے اس نے گاڑی ریورس کی اور انکے پاس جا کر روکی

کیا ہوا خیریت کوئی مسئلہ ہے کیا۔ امثال نے شیشہ نیچے کیا

نہیں کچھ خاص نہیں بس گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔ نوجوان نے کہا

کیا میں کوئی ہیلپ کر سکتی ہوں۔ امثال نے گلاسز حجاب پر اٹکائیں

نہیں شکریہ ڈرئیور کو فون کر دیا ہے وہ آتا ہو گا۔ نوجون نے کہا

پتر یہ ہمیں زرا شہر تک تو چھوڑ دو۔اس سے پہلے وہ گاڑی آگے بڑھاتی ایک بزرگ خاتون نے گاڑی سے نکلیں تو دونوں مردوں نے انہیں دیکھا

ٹھیک ہے آجائیں۔امثال نے ڈور انلاک کرتے ہوئے کیا انکے ساتھ ایک تیئس چوبیس سالہ لڑکی بھی تھی وہ دونوں اور نوجوان پیچھے بیٹھ گئے

انکل آپ لوگ کہاں سے آرہے ہیں۔امثال کہاں زیادہ دیر تک چپ رہ سکتی تھی

بیٹا ہم لوگ اسی گاؤں میں رہتے ہیں جمال شاہ نام ہے ہمارا۔۔۔یہ میرا پوتا صدام شاہ ہے ساتھ میری پوتی سدرہ اور میری بیوی ثریا شاہ ہیں۔۔بزرگ آدمی نے اپنا تعارف کروایا تو امثال کا پاؤں بے اختیار بریک پر گیا جمال شاہ کا سر ڈیش بورڈ پر لگتے لگتے بچا۔جبکہ پیچھے بیٹھے ان تینوں کے سر بھی اگلی سیٹوں سے ٹکرائے تھے۔امثال نے چونکہ سیٹ بیلٹ لگایا تھا اس لیے وہ سکون سے بیٹھی رہی۔گہری سانس بھر کر اس نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی

میں امثال شاہ راسم شاہ کی بیٹی امثال کا تعارف کروانے کا انداز ہمیشہ شاہانہ ہوتا تھا

ہم جانتے ہیں بیٹا آپکو۔جمال شاہ نے کہا

اوہ۔۔تو ہم سے پہلے ہمارا تعارف پہنچ چکا ہے اسکا مطلب خاصے مشہور ہیں۔

ہاں بہت کچھ سن چکے ہیں بہت سے لوگوں کی زبانی۔جمال شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ کھکھلا کر ہنس دی

بس انکل کبھی غرور نہیں کیا امثال نے ہنستے ہوئے کہا

ہاجرہ کیسی ہے ثریا شاہ نے پوچھا

ٹھیک ہیں وہ۔۔ویسے آنٹی آپکے لہجے میں فکر بتا رہی ہے انکا اور آپکا رشتہ محض دیورانی جیٹھانی کا نہیں ہے۔

ٹھیک کہا پتر ہم دونوں صرف دیورانی جیٹھانی نہیں بلکہ سگی بہنیں بھی ہیں۔ثریا شاہ کی بات پر امثال کا منہ کھلا۔شاک پہ شاک مل رہے تھے

اوہ مائی گاڈ آنٹی آپ ہاجرہ ڈارلنگ کی بہن ہیں۔

ہاں پتر اور بھی بہت سے گہرے رشتے ہیں ہمارے آپس میں۔۔۔۔اتنا کچا تعلق نہیں تھا ہمارا۔بس ماضی کی کچھ غلطیوں نے ہمیں کوسوں دور کر دیا۔دیواریں صرف گھروں میں ہی نہیں بنی، دلوں اور رشتوں میں بھی کھڑی ہو گئیں۔ثریا شاہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

تو آپ لوگ منا لیتے۔۔امثال نے سنجیدگی سے کہا

مصطفی اس وقت بات سننے کو بھی تیار نہیں تھا انہوں صاف الفاظ میں منع کر دیا تھا کہ وہ ہم لوگوں کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے

آپ لوگ بار بار جاتے، غلطی تھی تو مانتے ہوئے ازالہ بھی کرتے۔

ازالہ تو تبھی کرتے جب وہ ہماری بات سنتے۔۔ ہم ہر قسم کی سزا بھگتنے کو تیار تھے لیکن انہون نے دھتکار دیا تھا۔ جمال شاہ نے مایوس کن لہجے میں کہا

تو ڈھیٹ بن جاتے یقین جانیں کبھی کبھی ڈھیٹ بن جانے سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ انتہائی کوئی اعلی قسم کی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بار بار جاتے کبھی نہ کبھی تو انکے دل نرم پڑ ہی جاتے۔ ہاں اس سے ہو سکتا ہے آپ لوگوں کو شرمندگی ہوتی یا بے عزت ہوتے لیکن تھوڑی سے بے عزتی سے اگر رشتے تو بچ جاتے تو کوئی مہنگا سودا نہیں تھا۔ ویسے بھی میرے نزدیک بندہ ڈھیٹ ہونا چاہیئے عزت تو آنی جانی شے ہے۔ اتنے دنوں میں مجھے اتنا تو اندازہ ہو گیا ہے کہ آپکے بیٹے سے زیادہ دکھ آپ لوگوں نے پہنچایا ہے انہیں۔۔ بیٹی تو برباد ہوئی تھی ساتھ میں انکا بیٹا بھی بیس سال تک دور رہا نو اسا نو اسی ساری زندگی ددھیال کے پیار سے محروم رہے۔ خاندان کی باتیں الگ سننے کو ملیں۔ اور اوپر سے آپ لوگوں کی بے رخی اور بے پرواہی۔۔ چلیں آپ لوگ پہلے کچھ نہیں کر پائے اب تو کر سکتے ہیں نہ ایٹ لیسٹ اپنے پوتا پوتی کو لے کر ہی کچھ مداوا کر دیں تا کہ انکا کچھ گلا تو کم ہو۔۔ انکے لیے نہ سہی اپنے پوتے پوتی کے لیے ہی کچھ سوچ لیں مکمل نہ سہی انکی کچھ محرومی ہی کم ہو جائے۔۔ امثال نے سنجیدہ لہجے میں کہا وہ چاروں حیران تھے کہاں انہوں نے لاابالی اور لاپروہ امثال کے بارے میں سنا تھا۔ اتنی حساس اور سمجھداری کا مظاہرہ کرتی وہ انہیں کوئی اور ہی امثال لگی تھی

شائد تم ٹھیک کہہ رہی ہو ثریا شاہ نے دھیمی آواز میں کہا

شائد نہیں میں یقیناً ٹھیک ہی کہتی ہوں آنٹی۔ امثال نے دوبارا اپنے ٹون میں آتے ہوئے کہا
آنٹی نہیں دادی یا نانی کہو تمہاری نانی دادی کی عمر کی ہوں

دار اصل میری لائف تھوڑی فلمی سی ہے۔ بچپن سے ماما بابا سے پوچھتے تھے ننھیال ددھیال کے بارے لیکن وہ کچھ نہیں بتاتے تھے۔ پھر اچانک ایک دن میرے ددھیال دریافت ہوا مجھے لگتا ہے ایسے ہی کسی دن میرا ننھیال بھی کہیں سے نمودار ہو گا اس لیے دادی تو میری آلریڈی ہیں تو نانی آپکو کہہ نہیں سکتی ہو سکتا کل کو میری نانی دریافت ہو اور اسے برا لگے کہ میں نے ان سے پہلے ہی کسی کو نانی بنایا ہوا ہے۔ اس لیے آپ آنٹی پر ہی گزارہ کر لیں۔۔ امثال نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیں

اچھا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ تمہاری ماں اور خالہ کیسی ہیں ثریا شاہ کے لہجے میں حسرت تھی جسے بھانپ کر امثال چونکی تھی

کیا اور بھی کچھ ایسا ہے جسکا مجھے علم ہونا چاہیئے لیکن میں نہیں جانتی امثال نے بیک ویو مرر سے ثریا شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

نہ۔۔۔۔۔۔ نہیں انہوں نے گڑبڑاتے ہوئے رخ پھیر کر کہا تو امثال نے جانچتی نظروں سے انہیں دیکھا

ماما۔۔ میری جیکٹ کہاں ہے۔ مل نہیں رہی ہے۔

پتا نہیں وہی ہو گی الماری میں دیکھو سار یہ بیگم نے جواب دیا

دیکھ چکا ہوں سب جگہ کہیں نہیں ہے۔ بازل نے بیزاری سے کہا

کیا نہیں مل رہا؟ پاس بیٹھی امثال نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے پوچھا

جیکٹ۔۔۔۔۔۔بازل نے یک لفظی جواب دیا

وہ جو لیدر کی تھی۔۔۔۔۔امثال نے پوچھا

ہاں۔۔۔۔بازل جواب دیا

بلیک کلر والی نہ۔۔۔امثال نے دوبارہ پوچھا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جس پر وائیٹ پٹی لگی ہوئی ہے امثال نے مسکراہٹ دبائی

ہاں یار وہی۔۔ کہیں دیکھی ہے تم نے۔۔۔ بازل نے جھنجھلایا

اچھاوہ۔۔۔۔۔۔۔وہ تو میرے پاس ہے کل میں نے لی تھی۔ میری ڈریس کے ساتھ میچ کر رہ تھی۔۔۔ امثال کے لاپرواہی سے کہنے پر وہ کڑھ کے رہ گیا

حد ہے۔۔ یار بندہ بتا کہ لیتا ہے میں کب خوار ہو رہا ہوں۔ بازل نے صوفے پر گرتے ہوئے کہا

تو کیا ضرورت تھی خوار ہونے کی مجھ سے آ کہ پوچھ لیتے۔ امثال نے کہا جیسے غلطی اسی کی ہو

ماما میں تو کہتا ہوں اس کے لیے کوئی احمق، کوئی الو کا پٹھا، کوئی گھونچو ڈھونڈ کر اسکے ہاتھ پاوں پیلے کر دیں گو کہ یہ اس بچارے کے ساتھ زیادتی ہوگی لیکن میری تو جان چھوٹے گی نہ ہر۔ وقت میری چیزوں میں گھسی رہتی ہے۔ بازل نے امثال کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

تم۔۔۔ تم میری شادی کراؤ گے۔ امثال نے اسکو آنکھیں دکھائی

اوئے۔ اس موضوع پر شرما کر گفتگو کی جاتی ہے۔ شرمانا آتا ہے تمہیں۔

سر پھاڑنا آتا ہے مجھے ہڈیاں اور ٹانگیں بھی توڑ لیتی ہوں۔ سمجھے۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے، لیکن یہ توڑ پھوڑ صرف شوہر کی ہی کرنا۔۔۔مجھے تو معاف ہی رکھو۔

ماما اسکو سمجھالیں آپ۔۔۔

بازی نہ تنگ کرواسے۔۔سار یہ بیگم نے بازل کو گھورا

تنگ کرنے والی کیا بات ہے بھئی جوان جہان لڑکی کو گھر میں بٹھا کہ رکھیں گی۔۔۔
لوگ کیا کہیں گے کہ بیٹی بیاہی نہیں ہے۔بازل خالص بوڑھیوں والے انداز میں بولا۔

ماماااااا۔۔۔امثال چیخی تھی

بس بس مجھے پتا اندر سے تم خوش ہو رہی ہے اوپر اوپر سے غصہ دکھا رہی ہے۔۔۔۔۔ویسے زلے تمھیں کس قسم کا لڑکا پسند ہے۔بھئی میرا مطلب ہے کہ کاروباری ہو، جاب کرتا ہو یا فورسز میں ہو۔۔۔چلو شاباش بھائی کو بتاؤ ہو سکتا ہے میں کوئی ڈھونڈ لاوں۔۔بازل گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔گھر کی خواتین اس وقت ہال میں بیٹھی تھی۔

سچ بتاؤں تو مجھے نہ ایسے لڑکے پسند ہیں جنکا باپ مجھے اپنے آفس بلوائے اور ایک بلینک چیک میرے ہاتھ پہ رکھے اور کہے ،دیکھو لڑکی یہ بلینک چیک ہے۔۔۔۔۔یہ لو اور میرے بیٹے کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکل جاؤ۔امثال نے لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھ کر بلکل بازل کے سٹائل میں گال پر ہتھیلی ٹکاتے ہوئے کہا۔اسکی بات سن کر سبھی نے مسکراہٹ دبائی سانیہ

بیگم سر پیٹ کہ رہ گئیں۔ اندر آتا عادل جس نے بازل کی آخری بات سنی تھی امثال کا جواب سننے کے لیے وہی رک گیا تھا نفی میں سر ہلا کر رہ گیا مجال ہے جو یہ لڑکی کسی بات کا سیدھا جواب دے

سب لوگ اس وقت لان میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے جبکہ وہ چاروں بہن بھائی ان سب سے الگ تھلگ گروپ بنا کر کھڑے عدید کے نئے ملنے والے پروجیکٹ کو ڈسکس کر رہے تھے امثال کے ہاتھ میں چپس کا ایک بڑا سا پیکٹ بقول دادی کے بوری تھی، جسے وہ چاروں شیر کر رہے تھے۔ عدید کو دبئی والا پروجیکٹ مل گیا، جب سے دونوں نے سنا تھا اسکے سر ہو گئے کہ ہمیں ٹریٹ دیں اور شاپنگ بھی کروائیں

اچھا عدی تم تو وہ پروجیکٹ چھوڑ کے آگئے تھے نہ تو پھر۔ امثال نے چپس کا پیکٹ شہریار کے آگے کرتے ہوئے پوچھا

میں ہی آیا تھا نہ میری ٹیم تو وہی تھی اور ویسے بھی پریزینٹیشن میں نے بنائی تھی بس پریزنیٹ میری ٹیم نے کی تھی۔ عدید نے آخری بات کالر جھاڑتے ہوئے کی

تھوڑا زیادہ نہیں ہو گیا۔۔ بازل نے ہنستے ہوئے کہا

اچھا میرے پاس دو نیوز ہیں ایک تھوڑی سرپرائزنگ ہے اور دوسری تھوڑی نارمل ہے کونسی پہلے سناؤں۔۔ عدید نے چپس کا ٹکڑا لیا

کیا۔۔ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے شہریار نے پوچھا

مجھے ماڈلنگ کی آفر آئی ہے۔۔

سچی۔۔۔۔۔۔امثال اور بازل اچھلے تھے چائے پیتے سبھی افراد ان کی طرف متوجہ ہوئے

آرام سے ابھی سرپرائزینگ نیوز تو میں نے دینی ہے۔

یار یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں سانیہ شامین اور زروا کھڑکی میں کھڑی کب سے انہیں باتیں کرتا دیکھ رہی تھیں

جاؤ جا کہ پتہ کر کہ آؤ نہ۔رامین نے کہا

میں کیسے جاؤں۔۔۔کیا سوچیں گے۔۔۔۔

کچھ نہیں سوچیں گے یار۔۔۔۔۔۔انکی نیچر ایسی نہیں ہے کہ کچھ بھی غلط سوچیں۔زروا نے کہا

جاؤ۔۔۔۔۔سانیہ نے نفی میں سر ہلایا

اچھا ٹھیک ہے آؤ سب چلتے ہیں زروا نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھی

لیکن ایسے کیسے۔۔ابکی بار رامین نے کہا تو زروا انہیں کھینچتی ہوئی نیچے لے گئی

ہم لوگ بھی آپکو جوائن کرسکتے ہیں

ارے کیوں نہیں زروابیٹا آو۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا تو تینوں انکے پاس جا کھڑی ہوئیں

عدی اب بتا بھی دو کیوں خوامخواہ کا سسپینس پھیلا رہے ہو امثال نے جھنجھلائی

پہلے تم لوگ ٹریٹ یا شاپنگ میں سے کوئی ایک چوز کرو عدید نے بے نیازی سے کہا

کیا ہے بھئی ہم نہیں کر رہے۔۔۔ نہیں بتانا تو نا بتاو. بازل نے منہ بنایاا

ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی مرضی عدید نے کندھے اچکائے

عدی ی ی۔۔۔ امثال چیخی

اچھا سنو دبئی میں ایک لڑکی نے مجھے پرپوز کیا تھا

اوہ اچھا۔۔۔ امثال اور بازل نے سر ہلایا اور اگلے ہی لمحے وہ اچھلے

واٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں تقریباً چیختے تھے

یس۔۔۔عدید نے ہنستے ہوئے کہا

کون تھی امثال نے دلچسپی سے پوچھا

تم لوگوں کی شاپنگ کرنے گیا تھا مال تو وہاں ملی تھی کاؤنٹر پر بل پے کرتے ہوئے اسکے کارڈ میں کچھ پروبلم ہو گئی تھی تو میں نے اسکی ہیلپ کر دی۔ کسی عرب بزنس مین کی بیٹی تھی۔ دوسرے دن ہی وہ میرے ہوٹل پہنچ گئی۔ اور کہنے لگی کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں

تو تم نے کیا کہا۔۔امثال نے پوچھا

میں نے کہا کہ میں آلریڈی انگیجڈ ہو۔

ہیں یہ کب ہوا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں نے بھی شریک ہونا تھا۔۔۔۔۔۔امثال نے حیران ہوتے ہوئے کہا

اوہو پاگل لڑکی اور اسکو کیا کہتا۔

ویسے عدی تم نے دھیان سے دیکھا تھا کہیں اندھی تو نہیں تھی بازل نے منہ بناتے ہوئے کہا

نہیں بلکل ٹھیک تھی کیوں۔۔عدید نے کہا

تو پھر پاگل ہو گی جو آپکو پرپوز کرنے چل دی.. ہمیں تو آج تک کسی نہیں کیا بازل نے جل کر کہا تو سبھی ہنس دیے وہ تینوں آنکھیں پھاڑے انکی بے تکلفی دیکھ رہیں تھی۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔کب سے کھڑے ہیں آپ لوگ یہاں۔عائشہ نے انکے پاس آتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں آپو بس ایسے ہیں باتیں کر رہے تھے۔امثال نے جواب دیا اور اچانک کچھ یاد آنے پر وہ چونکی

ارے ہاں تم لوگوں کو پتہ ہے پچھلی بار جب میں شہری بھائی کے ساتھ لندن گئی تھی نہ تو وہاں پہ ایک انگلش لڑکی بڑے دھڑلے سے بھائی کے پاس آئی اور کہنے لگی "ول یو میری می"۔میں نے بھی اسی دھڑلے سے کہہ دیا کہ بی بی یہ پہلے سے شادی شدہ ہیں اور چار بچوں کے باپ ہیں۔کیوں انہیں انکی بیوی سے پٹوانے کا ارادہ ہے۔۔میری بھابھی بہت بری طرح سے پیٹتی ہیں۔بندہ کئی کئی دن ہل نہیں سکتا۔ابھی وہ بچوں کو لے کر آ رہی ہیں اس سے پہلے وہ یہاں پہنچیں اپ یہاں سے نکل لیں ورنہ آج لوگوں کو سڑک پر فری میں ڈبلیو ڈبلیو ای دیکھنے کو ملے گا۔ہاں اگر آپ کو واقعی ہی بھائی سے محبت ہو گئی ہے تو کوئی نہیں ڈٹ کر کھڑی رہیں۔زیادہ سے زیادہ دو چار ہڈیاں ہی ٹوٹیں گیں نہ تو کیا ہوا لوگ محبت میں پٹتے رہتے ہیں کبھی محبوب کے ہاتھوں تو کبھی محبوب کے رشتے داروں کے ہاتھوں۔جب رانجھا ہیر کے لیے بھینسیں چرا سکتا ہے سوہنی دریا میں ڈوب سکتی ہے ،مجنوں صحرا کی خاک چھان سکتا ہے تو آپ کیوں نہیں پٹ سکتی۔میری بات سنتے ہی اسکا رنگ اڑا تھا۔وہاں سے ایسے غائب ہوئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔۔

ہاں واقعی اسکی بات سن کر وہ بہت ڈر گئی تھی اور جیسا نقشہ ثر لے نے کھینچا تھا ایک بار تو مجھے بھی لگا تھا کہ میں اپنی نادیدہ بیوی سے اکثر پٹتا رہتا ہوں رہتا ہوں شہریار نے ہنستے ہوئے کہا

آپی میرے کالج میں پارٹی ہے۔سانیہ نے ڈریس کا سکیچ بناتی عائشہ سے کہا

اچھا کب۔۔

اگلے ہفتے ہے اور اس بار میں بھی جاؤں گی۔سانیہ نے ضدی انداز میں کہا

تمہیں جب پتہ ہے کہ اجازت نہیں ملے گی تو یوں ضد کرنے کا کیا فائد۔ہر بار کی طرح تم جانے کا کہو گی اور ڈانٹ کھا کر چپ ہو جاؤ گی جب چپ ہی ہونا ہے تو ویسے ہی ہو جاؤ ڈانٹ ضرور کھانی ہے عائشہ نے اسے سمجھایا

ہاں نہ سانیہ آپی ابھی آپ عادل لالہ کو کہو گے وہ کہیں گے کوئی ضرورت نہیں کہیں جانے کی پڑھنے جاتی ہو تو پڑھو یہ فضول کے چونچلے کرنے کی ضرورت نہیں ہے زرواں نے عادل کی آواز نکال کر نقل اتاری

کیا مسئلہ ہے بھئی ہر بات پر روک ٹوک اب یہ کالج فنکشن پر جانے سے کون بگڑ جاتا ہے۔اور امثال بھی تو یونی جاتی ہے گھر سے باہر بھی نکلتی ہے پارٹیز بھی اٹینڈ کرتی ہے اسے تو اسکے بھائیوں نے کبھی نہیں روکا بلکہ وہ تو خود اسے ہر جگہ ساتھ لے کر جاتے ہیں تم لوگوں کو پتہ ہے امثال بتا رہی تھی کہ جب شہری بھائی یا عدیدی بھائی بزنس کے لیے کہیں باہر جاتے ہیں تو وہ اور بازل

بھی اکثر انکے ساتھ جاتے ہیں۔ وہ تو نہیں بگڑی اور ہم یہ زرا سا کالج فنکشن آٹینڈ کر لیں گے تو بگڑ جائیں گے عجیب ہی سوچ ہے عادل لالہ کی۔۔ سانیہ نے منہ بنایا

میری جان نہ تو تم امثال ہو اور نہ ہی تمہارا بھائی شہریار، عدید یا بازل ہے جو اپنی بہن کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں یا کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہو جاتے ہیں تم سانیہ ہو اور عادل کی بہن ہو جنکے مطابق لڑکیوں کو سر پر نہیں چڑھانا چاہیئے ورنہ نتائج اچھے نہیں نکلتے۔ عائشہ نے سکیچ کو فائنل ٹچ دیا

آپی بلکل صیح کہہ رہی ہیں کاش ہمارا بھی ان تینوں جیسا کوئی بھائی ہوتا یا پھر میں انکی بہن ہوتی کتنا مزہ آتا نہ جب میں ان سے لاڈ اٹھواتی۔ ان سے لڑتی جھگڑتی جیسے امثال آپی بازل لالہ سے لڑتی ہیں۔ زروا نے جوش سے کہا عائشہ نے نفی میں سر ہلایا دروازے پر کھڑا عادل جو عائشہ کو کھانے کا کہنے آیا تھا خاموشی سے واپس پلٹ گیا

دریاب بھائی آپکے چائے لائی ہوں۔ امثال نے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور کپ دریاب کو پکڑایا اور دوسرا ساتھ بیٹھے عادل کو۔ عادل تو اسکا انداز دیکھ کر ہی بے ہوش ہوتے ہوتے بچا

یہ سورج کہاں سے نکلا ہے۔ امثال شاہ چائے لے کر آئی ہے اور خاصی تمیز کا مظاہرہ بھی کر رہی ہے۔ الہی خیر ہو۔ عادل نے حیرت سے کہا تو امثال نے اسے گھورا وہ جو اس سے کسی جواب کی توقع کر رہا تھا اسکو صرف گھورنے پر اکتفا کرتے دیکھ کر حیران ہوا

وہ دریاب بھائی مجھے نہ آپ سے ایک کام ہے کر دیں گے پلیز۔۔ امثال نے دنیا جان کی معصومیت چہرے پر سموئی

ہر گز نہیں دریاب بلکل بھی ہامی مت بھرنا اسکا انداز بتا رہا ہے کہ کام کوئی الٹا سیدھا ہی ہے عادل نے دریاب کو وارن کیا

اوہو آپ تو چپ کریں بات تو کرنے دیں نہ۔۔ امثال نے انتہائی شائستگی سے کہا تو اسکی آنکھیں پھٹی تھیں

بس دریاب اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ کچھ گڑبڑ ہے عادل نے چائے کا گھونٹ لیا

آپ چھوڑیں اسے میری بات سنیں میرا کام کر دیں گے نہ۔ امثال نے دانت پیسے

ہاں بولو کیا کام ہے

ایک بندہ اٹھوانا ہے۔۔۔ امثال نے سنجیدگی سے کہا اسکی بات سن کر عادل کے منہ سے چائے فوارے کی صورت میں باہر نکلی تھی۔ حیران تو دریاب بھی تھا

دیکھا میں نے کہا تھا نہ کہ کوئی الٹا سیدھا کام ہو گا۔

گڑیا میں تمہیں کس اینگل سے غنڈہ بدمعاش لگتا ہوں دریاب نے حیرت سے کہا

لگتے تو خیر آپ ہر اینگل سے ہی ہیں لیکن فی الوقت یہ مسئلہ زیر بحث نہیں اسکو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھیں امثال کی بے نیازی پر دریاب منہ بنا کر رہ گیا

امثال یہ تم نے کب سے بندے اٹھانے کا کام شروع کر دیا ہے عادل نے کہا

میں اپکو بتاتی ہوں وہ اصل میں ایک ینگ پروفیسر ہے۔ یونی میں نیو آیا ہے۔ اسکی حرکتیں کچھ ٹھیک نہیں ہیں اسپیشلی لڑکیوں کے ساتھ۔ بہانے بہانے سے انکو اپنے کیبن میں بلوانا، کبھی اسائنمنٹس میں نمبر کاٹ لینا تو کبھی کسی بہانے سے ٹچ کرنا اگر مختصر کہوں تو وہ لڑکیوں کو ہراس کرتا ہے اسے سبق سکھانا ہے اگر شہر میں ہوتی تو یہ کام میں خود بھی بہت اچھے سے کر لیتی لیکن یہاں سے رات کو نکلنا میرے لیے تھوڑا مشکل ہو گا اس لیے آپ سے کہا۔

اوہ تو یہ بات ہے۔۔ دریاب نے کہا

تمہیں بھی ہراس کیا ہے اس نے عادل نے خاصی سنجیدگی سے پوچھا

کسی کی اتنی ہمت نہیں مجھے ہراس کر سکے۔۔ اگر میرے ساتھ کچھ ایسا کرنے کی کوشش بھی کرتا تو اب تک فرشتوں کو حساب کتاب دے کر فارغ ہو چکا ہوتا اور اسکے رشتے دار اسکے قلوں کا فروٹ کھا چکے ہوتے۔ امثال نے ناک چڑھائی اسکے انداز پر عادل مسکرا دیا

ٹھیک ہے ہو جائے گا۔ نام پتا دے دو۔ دریاب نے کہا

اسکا حال ایسا کیجیے گا دوبارہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے اور جب تک ناک رگڑ کر توبہ نہ کرے چھوڑئے گا مت اگر کوئی کسر رہ جائے تو مجھے بلا لیجیے گا اسکے سارے شوق پورے کر دوں گی۔ امثال نے اسے پروفیسر کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا تو وہ سٹڈی سے نکل گئی

یہ لڑکی کسی دن مجھے ہارٹ اٹیک دلوائے گی۔ عادل بڑبڑایا

شہری بھائی۔۔۔ وہ مجھے آپ سے۔۔۔۔ بات کرنی ہے۔ امثال نے ہچکچاتے ہوئے لاونج میں بیٹھے شہریار سے کہا تو اس نے حیرانی سے اسے دیکھا کہاں وہ بات کرنے کے لیے اجازت لیتی تھی یا پھر ہچکچاتی تھی

اوئے کہیں اپنے لیے لڑکا تو نہیں پسند کر لیا، جو اتنا جھجک رہی ہو بازل نے ہانک لگائی

یہاں آؤ۔۔ شہریار نے ٹی وی کا والیوم کم کرتے ہوئے کہا تو وہ اسکے پاس جا بیٹھی
ہاں بتاؤ کیا بات ہے جو تم اتنا جھجک رہی ہے۔ شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

بھائی آپ مانے نہ بات وہی ہے جو میں نے کہی ہے

تم اپنا منہ بند رکھو گے اگر کوئی ایسی بات ہے بھی تو تڑلے تمہیں جھجکنے کی ضرورت نہیں ہے بتاؤ کیا بات ہے۔شہریار نے بازل کو گھورتے ہوئے امثال سے کہا

وہ بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوں بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔مجھے پیسے چائیں۔امثال نے بلاآخر بات مکمل کی

لو جی کھودا پہاڑ نکلا چوہا میں نے سوچا پتا نہیں کیا بات ہے۔۔

یہ لو والٹ جتنے چائیں لے لو۔شہریار نے والٹ اسکی طرف بڑھایا

نہیں نہ۔۔۔۔اتنے نہیں چائیں۔۔۔۔زیادہ چائیں امثال نے والٹ واپس کیا

پھر کتنے۔۔

دس لاکھ۔۔۔امثال نے کہا تو بازل کو جھٹکا لگا

اوہ تیری۔۔۔۔۔۔ خدا خوف کر لو ثر لے اپنی شکل دیکھو اور ایمانداری سے بتاؤ یہ شکل ہے دس لاکھ والی۔ اس شکل پر کوئی پرانا ٹھیپہ دے دے بہت ہے۔۔ بازل نے ہنستے ہوئے اسکا مزاق اڑایا

بھائی آپ دیکھ لیں اسے

بازی اب اگر تم کچھ بھی بولے تو میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گا شہریار نے سختی سے کہا تو خاموش ہو گیا

بھائی وہ یونی میں میری ایک لڑکی ہے اسکی بہن کی شادی ہے۔۔ اور اب عین شادی کے موقع پر وہ لوگ کچھ چیزوں کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔ پوری نہ کرنے کی صورت میں رشتہ توڑنے کی دھمکی دی ہے تو وہ لوگ بہت پریشان ہیں اور اسکے بابا کو ہارٹ اٹیک بھی ہوا ہے اس لیے انہیں پیسوں کی ضرورت ہے۔ امثال نے دھیمی آواز میں تفصیل بتائی

کیش لینا ہے یا چیک۔ شہریار نے پوچھا

نہیں بھائی وہ لوگ ایسے نہیں لیں گے آپ کسی اور طرح سے دیں نہ۔۔۔ کسی این جی او کی طرف سے۔ آپکے تو جاننے والے ہوں گے نہ آین جی اوز وغیرہ میں۔

ٹھیک ہے بچے میں بجھوادوں گا شہریار نے کہا

تھینکیو سو مچ بھائی امثال اسکے گلے لگتی ہوئی بولی

اچھا اب میری بات دھیان سے سنو آئیندہ کچھ بھی چاہئے ہو کوئی بھی بات کرنی ہو تو اس طرح جھجھکنے کی ضرورت نہیں تم ڈائریکٹ کہہ سکتی ہوں جس طرح تم نے آج ہچکچاتے ہوئے بات کی مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگا سمجھ رہی ہو نہ شہریار نے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

....

ان دونوں کے فائنل امتحانات ہو رہے تھے جسکی وجہ سے گھر میں آج کل خاموشی تھی۔۔انہوں نے تو بہت کہا تھا کہ اُنہیں فاریہ کے پاس شہر رہنے دیں لیکن بی جان نے صاف منع کر دیا کہ جب تک وہ دونوں کی صورت نہ دیکھ لیں انہیں چین نہیں پڑتا اس لیے وہ روز واپس گاؤں آیا کریں گے ان دنوں میں وہ دونوں سب کچھ بھلا کر نہایت ہی دلجمعی سے پڑھائی میں مصروف ہو جاتے تھے۔اس لیے گھر میں اور دوسرے لوگوں کی زندگیوں میں خاصا سکون ہوتا تھا اس بار تو انہیں صبح شام کافی سفر کر کہ آنا جانا پڑتا تھا اس لیے کافی سنجیدہ ہو چکے تھے۔بقول ساریہ بیگم کے روای کیا جہلم، ستلج سندھ غرض کے پانچوں کے پانچوں دریا چین ہی چین لکھ رہے تھے۔گھر کے باقہ لوگ البتہ انکی پٹر پٹر کو کافی مس کرتے تھے۔آج دونوں کا آخری پیپر تھا ۔پیپر کے بعد انہوں نے عدید اور شہریار کے آفس جانے کا فیصلہ کیا تاکہ دونوں کے ساتھ مل کر لنچ کیا جاسکے امثال نے اسے کہا کہ وہ اسے عدید کے پاس چھوڑ کر شہریار کے آفس چلا جائے وہاں سے وہ دونوں ریسٹورینٹ پہنچ جائیں وہ بھی عدید کو لے کر آجائے گی۔بازل اسے عدید کے آفس چھوڑ کر جا چکا تھا

اسلام و علیکم شانزے۔۔۔عدی ہے کیا آفس میں۔۔امثال نے ریسپشنیسٹ پوچھا

وعلیکم اسلام۔۔۔نہیں میم وہ تو سائٹ وزٹ پر گئے ہوئے ہیں بس آنے والے ہوں گے آپ ویٹ کر لیں۔شانزے نے مسکراتے ہوئے کہا سارا اسٹاف انہیں بہت اچھے سے جانتا تھا۔وہ جب جب آتے آفس میں رونق لگ جاتی تھی سارا اسٹاف کام چھوڑ کر انکے گرد اکھٹا ہو جایا کرتا۔ان دونوں کا بھی رویہ انکے ساتھ دوستانہ ہی ہوا کرتا تھا۔جب بھی کسی کوئی مسئلہ ہوتا تو وہ

عدید کی بجائے امثال یا بازل سے کہتے یا یوں کہہ سکتے ہیں عدید سے زیادہ ان دونوں کی چلتی تھی وہاں پر۔عدید نے چونکہ بزنس کا فورٹی پرسنٹ امثال کے نام اور تھرٹی پرسیٹ بازل کے نام کیا ہوا تھا اس لیے جب بھی دونوں فارغ ہوتے تو وہ کھینچ تان کر انہیں میٹنگز میں لے جاتا تا کہ وہ کچھ سیکھ سکیں۔شہریار نے بھی اپنے شئیرز اسی ترتیب سے انکے نام کرر کھے تھے۔اس لیے دونوں کا آفس سٹاف انہیں بہت اچھے سے جانتا تھا

اچھا ٹھیک ہے امثال کہتے ہوئے مڑی

ہائے میم کیسی ہیں کافی دنوں بعد چکر لگایا ہے آپ نے۔کمپیوٹر پر کام کرتی انعم نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا

میں بلکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مجھے میم نہ کہا کرو میرے نام سے ہی بلایا کرو امثال نے خفگی سے کہا سارا سٹاف آہستہ آہستہ امثال کو دیکھ کر وہاں پہنچ چکا تھا

آپ سر کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہن ہیں اس لحاظ سے ہمارے لیے قابلِ احترام ہیں ہمیں عزت کرنی چاہیئے بلا بلا بلا ہے نہ۔۔۔امثال نے اسے ٹوک کر اسکی بات پوری کی تو سبھی ہنس دیئے

اچھا میں عدی کے آفس میں جا رہی ہوں عبداللہ میرے لیے جوس بجھوا دینا۔ان سے کہتی وہ عدید کے آفس کی طرف بڑھی

کون ہیں آپ اور یوں منہ اٹھا کر کہاں رہی ہیں وہ عدید کے روم کے باہر پہنچی تو اسے پیچھے سے آواز سنائی دی

اندر جا رہی ہوں عدی کے روم میں، آپ کون اور یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا امثال نے حیرانی سے کہا

میں سیکرٹری ہوں انکی اور تم جیسی مڈل کلاس لڑکیوں کے ساتھ یہی طریقہ ہوتا ہے بات کرنے کا اس لڑکی نے نخوت زدہ لہجے میں کہا وہ شائد اسکے حجاب کو دیکھ کر اسے کوئی مڈل کلاس لڑکی سمجھی تھی

ایکسکیوزمی۔۔ آپ جانتی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اور کس سے۔ امثال نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا

بہت اچھے سے جانتی ہیں تم جیسی دو ٹکے کی لڑکیوں کو اچھے سے جانتی ہوں جہاں کوئی امیر لڑکا دیکھا وہیں اسکے پیچھے چل دیں اس لڑکی نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا انعم آگے بڑھنے لگی تو عبداللہ نے اسے روک دیا

عبداللہ جانے دو مجھے وہ میم سے بدتمیزی کر رہی ہے۔ عدید سر کو پتہ چلا تو وہ تو اسکی جان ہی لیں لیں گے

رہنے دو انعم جس طرح سے یہ بکواس کر رہی ہے آج تو اسکی چھٹی سمجھو۔ تم نہیں چاہتی کہ اس سے جان چھوٹ جائے۔ خود تو کوئی کام کرتی نہیں ہم پر خوامخواہ کا رعب جھاڑتی رہتی ہے جیسے عدید سر اسکا باس نہیں شوہر ہو عبداللہ نے تپے تپے انداز میں کہا

میں دو ٹکے کی مڈل کلاس لڑکی ہوں اور آپ جناب کی تو ہائی وے پر بسیں چلتی ہیں۔۔۔ماشاءاللہ سے دو تین ایئرلائینز کی مالکن ہیں۔کچھ ریاستوں کا نظام وانصرام بھی آپ ہی سنبھالتی ہیں۔بیشتر وقت آپکا اقوام متحدہ اور جنرل اسمبلی میں بڑے بڑے فیصلے کرنے میں گزرتا ہے،تو ٹائم کی تو بہت کمی ہو گی نہ آپکے پاس۔چلیں آپ کو یہاں سے فارغ کر دیتے ہیں تاکہ اپ اپنے باقی امور کو خوش اسلوبی نمٹا سکیں اور مجھ جیسے دو ٹکے کے لوگوں سے بھی نہیں ملنا پڑے گا۔امثال نے چبا چبا کر کہا۔سارے سٹاف نے مسکراہٹ دبائی

عبداللہ ان معزز اور باعزت خاتون کا ٹرمینشن لیٹر بنواؤ اور اس مہینے کی سیلری اور ٹرمینیشن لیٹر بہت ہی عزت کے ساتھ انکے ہاتھ ہر رکھو اور نہایت ہی احترام سے باہر کا راستہ دکھاؤ۔پست زہنیت اور گھٹیا سوچ رکھنے والوں کی میرے آفس میں کوئی جگہ نہیں۔امثال نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا

جی میم عبداللہ نے مسکراہٹ دبائی

دس منٹ ہیں تمہارے پاس اسکے بعد یہ مجھے یہاں نظر نہیں آنی چاہیئے۔عدی پوچھے تو کہنا امثال نے نکال دیا ہے اور ان سے کہنا کہ اگلی بار سکرٹری رکھنے کے لیے میں خود انٹرویولوں گی کہتی ہوئی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔پیچھے وہ لڑکی ہکا بکا منہ کھولے کھڑی تھی۔امثال کا میرا آفس اور عبداللہ کا اسکو میم کہنے سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ غلط جگہ الجھ بیٹھی تھی۔

نتاشہ جاننا نہیں چاہو گی کہ تمہارے ساتھ ہوا کیا ہے۔

چلو کوئی نہیں تم اس وقت شاک میں ہو میں خود ہی بتا دیتا ہوں ابھی جس کے ساتھ تم نے بدتمیزی کی ہے نہ وہ یہاں کی فورٹی پرسنٹ کی اونر ہیں اور باس کی بہن ہیں جس پر وہ جان دیتے ہیں ابھی تو تم شکر مناؤ باس نے تمہیں نہیں دیکھا ان سے اس طرح سے بات کرتے ورنہ اب تک تم اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہوتی۔۔۔ تمہیں پتہ ہے انعم نے آگے بڑھ کر تمہیں روکنا چاہا لیکن ہم نے منع کر دیا تم سے چھٹکارا حاصل کرنے اتنا سنہری موقع ہاتھ سے کیسے جانے دے سکتے تھے۔ اب بھی اگر ہم میں سے کوئی ایک بار بھی جا کر ان سے کہے کہ تمہیں جاب سے نہ نکالا جائے تو وہ کچھ نہیں کہیں گی لیکن سوال یہ ہے کہ ہم جائیں ہی کیوں تم نے کب کسی کے ساتھ کچھ اچھا کیا ہے۔ جھوٹ بول بول کر باس سے جو ڈانٹ پڑواتی رہی ہو اسکو بھول بھی جائیں تو جو وقتاً فوقتاً خود ذلیل کرتی رہی ہو چاہ کر بھی نہیں بھلا سکتے اس لیے سوری اینڈ گڈ بائے ہم تمہیں بلکل بھی یاد نہیں کریں گے آفس بوائے سے لیٹر اور اسکی سیلری کا پیکٹ پکڑ کر اسکے ہاتھ پر رکھتے ہوئے عبداللہ نے چبا چبا کر کہا تو وہ پھیکی پڑتی رنگت کے ساتھ اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی خس کم جہاں پاک پیچھے وہ بڑبڑا کر اپنی سیٹ پر جا بیٹھا

زی چول انسان میری بال تو نہ کھینچو یہ کیسا ہیر سٹائل بنا رہے ہو بالوں کا گھونسلہ بنا کر رکھ دیا ہے امثال نے چلاتے ہوئے کہا۔ بازل نے کوئی نیا ہیر سٹائل سیکھا تھا جسے وہ امثال پر اپلائی کر رہا تھا دوسرے لفظوں میں اسکے بالوں کا ستیاناس کر رہا تھا جب کافی دیر تک اسے اپنے بالوں میں کھینچا تانی محسوس ہوتی رہی تو اس نے زروا سے شیشہ منگوایا۔ اپنے بالوں کا حال دیکھ کر اسکی چیخ نکلی تھی

ژلے کتنی بار کہا یوں چیخ و پکار کرنی ہوتی ہے تو اکٹھے مت بیٹھا کرو۔ ساریہ بیگم نے اسے کہا

ماما آپ اس بازی کے بچے کو نہیں دیکھ رہیں کیا کر دیا ہے میرے بالوں کے ساتھ امثال نے رونی صورت بنائی

تو نہیں بیٹھنا تھا نہ اسکے آگے کس نے کہا تھا۔ادھر آؤ میں ٹھیک کر دیتی ہوں۔سار یہ بیگم نے اس لتاڑا تو وہ اٹھ کر اسکے آگے آ بیٹھی

اللہ ژلے گانٹھیں بن کر رہ گئی ہیں۔بازل کیوں کرتے ہو تم جب نہیں آتا تو کیوں لے کے بیٹھ جاتے ہو اسے اور تم تمیں کیا ضرورت اسکی بات ماننے کی۔سار یہ بیگم نے اسکی کمر میں دھموکا جڑا تو وہ کراہ کر رہ گئی

ماما اتنی زور سے کون مارتا ہے آپکا ہاتھ کتنا سخت ہے۔بڑی ہی کوئی ظالم قسم کی ماں ہیں۔امثال نے کمر مسلی

ژلے خاموشی سے بیٹھی رہو۔میرے ہاتھ کے نیچے بیٹھی ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اگلی پچھلی ساری کسریں نکال دوں۔سار یہ بیگم نے اسکے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دیا

مجھے لگتا ہے خالہ آپ نے اسکے بال سیٹ کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسے سیٹ کرنے کے لیے اپنے پاس بلایا ہے عادل نے مسکراہٹ دبائی

یہ گندی اولاد کہاں سیٹ ہوتی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔۔یہ تو مجھے سیٹ کر کہ بھی نہ ہوں۔سار یہ بیگم نے جل کر کہا

ماما آرام سے کیا ہو گیا کھینچ کیوں رہی ہیں بازی کمینے مجھے اٹھنے دو یہاں سے۔۔تمہاری خیر نہیں امثال نے اسے دھمکایا

تمیز سے بات کرو مجھ سے۔۔۔۔۔اس معاشرے میں بڑی عزت ہے میری۔۔بازل نے کالر جھاڑے

ہاں جانتی ہوں بہت عزت ہے تمہاری جب بھی کہیں کتوں کی لڑائی یا گدھوں کی ریس ہوتی تو بطور چیف گیسٹ تمہیں ہی تو بلایا جاتا ہے

اور جہاں تک رہی عزت سے بات کرنے کی تو وہ تو میں اپنے "ان" سے بھی نہیں کروں گی امثال نے دائیں طرف بیٹھی عائشہ اور بائیں طرف بیٹھی فوزیہ بیگم کے دوپٹوں کے کونے پکڑ کر دانتوں تلے دباتے ہوئے شرمانے کی ناکام کوشش کی تھی

یہ کیا کر رہی ہو سارہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا

ماما شرمانے کی کوشش کر رہی ہے۔بازل نے ہنستے ہوئے کہا

ہا۔۔۔۔۔بیٹا شرم کوشش کرنے سے نہیں آتی ہے۔یہ تو انسان کے اندر ہوتی ہے،جو تم میں ناپید ہو چکی ہے اس لیے یہ کوششیں بیکار ہیں۔۔۔میری تو حسرت ہی رہ جائے گی کی دوسری لڑکیوں کی طرح میری بیٹی بھی کبھی شرمائے۔۔سارہ بیگم نے بھگو کر مارا تھا

ڈی جے خالہ میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ مجھے آپ اپنی بیٹی بنا لیں ماما کو تو میں بلکل بھی اچھی نہیں لگتی۔آپکی بیٹی بننے کے بعد میں ان سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔لیکن وہاں پر بھی ایک مسئلہ ہو گا اپکی بیٹی بنوں گی تو عادل بھائی کی بہن بھی بننا پڑے گا۔مگر مجھے ان جیسا ہٹلر اور کھڑوس بھائی نہیں چاہیئے۔آپ نہ بس میری ماما بن جانا بھائی میرے اپنے ہی ٹھیک ہیں۔۔

ہاں بیٹا میں تمہاری ماما سے بات کی تھی اس بارے میں۔۔خدیجہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

ہائے۔۔ سچی خالہ۔۔۔۔ امثال نے آنکھیں پھیلائیں جس پر لاونج میں بیٹھی خواتین کی دبی دبی ہنسی گونجی۔ عادل نے بھی اپنی مسکراہٹ دبائی

مجال ہے جو یہ لڑکی بات کو سن کر سمجھے اور سوچ کر بولے۔۔ ساریہ بیگم نے ایک اور دھموکا اسکی کمر میں جڑا تو کراہ کر رہ گئی

چھوڑیں آپ۔۔ مجھے نہیں سیٹ کروانے آپ نے تو مار مار کر میری کمر سوجا دینی ہے۔ خالہ آپ کر دیں۔ امثال اٹھ کر خدیجہ بیگم کے سامنے جا بیٹھی

رمل۔۔۔ رمل۔۔۔ میری بلیو فائل نہیں مل رہی ہے۔ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی تھی زریاب نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا

وہیں کہیں ہو گی۔ کہاں جائے گی۔ آپ ٹھیک سے دیکھتے نہ۔۔۔ رمل جواب دیا۔

ہر جگہ دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔ کم عقل عورت تم سے کتنی بار کہا ہے کہ میری چیزوں کو مت چھیڑا کرو، لیکن تمہیں کوئی بات سمجھ آئے تو نہ۔ زریاب نے فائل نہ ملنے کا سارا غصہ رمل پر اتارا تھا۔ سب کے سامنے زریاب کے ڈانٹنے پر رمل شرمندہ ہو کر رہ گی تھی

ہاں۔۔۔ زریاب بھائی آپ آپی کو کیوں ڈانٹ رہے ہیں۔ آپکو اپنی چیزیں سنبھال کہ رکھنی چاہیئے نہ۔۔ خوامخواہ دوسروں کو الزام دینے کا کیا فائدہ۔ امثال نے رمل کی شرمندہ صورت دیکھی تو بولے بنا نہ رہ سکی۔

اور آپی آپ کیا چپ کر کہ سن رہی ہیں۔۔۔۔۔بتائیں نہ بھائی کو کہ آپ کی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔میں بتارہی ہوں اگر میرے شوہر نے میرے ساتھ ایسا کیا نہ تو میں نے اس کے منہ پہ تکیہ رکھ کر گلہ دبا دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر پکڑی گئی تو کہ دوں گے نشہ کر کہ گھر آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔جو اکھیلتا تھا اور ڈومیسٹک وائلنس بھی کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تنگ آچکی تھی کمینے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک دن موقع دیکھ کہ پھڑکا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال کی بات سن کر کھانا کھاتے عادل کو پھندا لگا تھا جبکہ سانیہ بیگم سر پیٹ کر رہ گئی۔

دھیان سے ایس پی صاحب بڑی غلط جگہ دل لگا بیٹھے ہو۔ارادے خاصے بلند اور خطرناک ہیں محترمہ کے۔۔۔۔امان نے عادل کے کان میں سرگوشی کی تو وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔

زریاب بھائی بات سنیں۔۔۔وہ باہر جا رہا تھا کہ امثال نے اسکو آواز دے کہ روکا تھا۔

ہاں بولو۔

بھائی آپکو آپو سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیئے تھی۔کتنی شرمندگی محسوس کر رہی تھی وہ آپکے یوں سب کے سامنے ڈانٹنے کی وجہ سے۔امثال نے کہا۔

دیکھو گڑیا۔۔۔۔۔۔

نہیں بھائی آپ دیکھیں، آپکو اگر غصہ کرنا بھی تھا تو یوں سب کے سامنے نہیں کرنا چاہیئے تھا بند کمرے میں بے شک آپ انہیں ڈانٹ لیں لیکن سب کے سامنے محبت سے نہ سہی، آپ ان سے عزت سے تو پیش آہی سکتے ہیں نہ۔ سسرال میں لڑکی کی عزت شوہر کی بدولت ہوتی ہے اگر شوہر ہی عزت نہیں دیتا تو باقی لوگ کیا خاک عزت کریں گے۔ آپکو کیا لگتا ہے اگر انھیں گھر بھر کے افراد اور درجن بھر ملازموں کے سامنے بے عزت کریں گے تو ان کے دل میں آپکے لیے عزت برقرار رہے گی ۔آہستہ آہستہ وہ بھی آپ سے بد ظن ہو جائیں گی اور اور انکے دل سے آپکی عزت اور محبت ختم ہو جائے گی نتیجے کے طور پر اس رشتے میں بیزاری اور چڑچڑے پن کے علاوہ کچھ نہیں بچے گا۔ ھم عورتیں نہ بڑی عجیب ہوتی ہیں زرا سا کوئی توجہ اور محبت سے بات کرلے تو اسکی ساری اگلی پچھلی زیادتیاں بُھلا کر خوش ہو جاتی ہیں۔ خیر میری مانیں تو آپ ان سے سوری کر لیجے گا۔ ۔سب کے سامنے تو کریں گے نہیں آخر کو انا کو ٹھیس پہنچے گی تو اکیلے میں کر لیجے گا۔ اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو اُنہیں کوئی گفٹ وغیرہ دے دیجیے گا، وہ خوش ہو جائیں گی۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ جس رفتار سے آئی تھی اسی رفتار سے واپس مڑ گئی۔ پیچھے وہ شرمندہ کھڑا تھا۔

کہاں سے ڈیٹ مار کر آرہے ہیں زریاب اور رمل کو کار سے اترتا دیکھ کر لان میں کھڑی امثال نے انکے پاس آکر کہا.

استغفر اللہ۔۔۔ توبہ کرو لڑکی اپنی بیوی کے ساتھ گیا تھا۔

ہاں تو یوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پینگیں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے وہ بھی اس صورت میں جب ایک معصوم سی لڑکی آپکے پاس کھڑی ہو امثال نے رمل کا ہاتھ زریاب کے ہاتھ میں دیکھ کر کہا۔ اسکی بات سن کر رمل نے ہاتھ چھڑوانا چاہا تو زریاب نے گرفت اور مضبوط کر دی

معصوم اور تم۔۔۔۔واقعی ٹارچ لے کر بھی نکلیں گے تو تم جیسا معصوم اس دنیا میں نہیں ملے گا کوئی ہزار معصوم مرے ہوں گے تو تم دونوں بہن بھائی پیدا ہوئے ہو گے۔

آپو آپ دیکھ رہی ہیں اپنے شوہر کو۔امثال نے رمل کو گھیسٹا

ویسے وہ کہہ تو ٹھیک ہی رہے ہیں۔رمل نے کہا تو امثال کی آنکھیں کھلیں

آپو۔۔۔۔آپ نے یہ تھوڑی سی شاپنگ کے بدلے میں اپنی ہمدردیاں انکے ساتھ کر لیں۔امثال نے صدمے سے کہا اور پیر پٹختی اندر چلی گئی

اوہ گاڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لگتا ہے ناراض ہو گی ہے رمل ہاتھ چھڑوا کر اسکے پیچھے بڑھی تو زریاب بھی اسکے پیچھے آیا

امثال کیا کر رہی ہو۔۔رمل نے کچن میں کھڑی امثال کے پاس آئی

کچھ نہیں آپو شہری بھائی کے لیے کافی بنا رہی ہوں امثال نے کافی مگ میں چمچ ہلاتے ہوئے کہا

لاؤ میں بنا دوں۔رمل نے مگ لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا

ارے نہیں بس بن گئی۔امثال نے چمچ سائیڈ پر رکھا اور مگ اٹھا کر جانے لگی تو رمل نے اسے آواز دی

تم ناراض ہو مجھ سے

اور وہ کیوں بھلا۔

وہ باہر جو میں کہا تھا اسکے لیے سوری میں بس مزاق کر رہی تھی۔

کم آن آپو میں جانتی ہوں آپ اور بھائی مزاق کر رہے تھے۔

اچھا اور مجھے تمہارا شکریہ بھی ادا کرنا تھا۔زریاب نے مجھے بتایا تھا کہ کس طرح تم نے اسے سمجھایا تھا تمہیں پتہ ہے انہوں نے مجھ سے سوری بھی کی ہے اور وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ آئندہ ایسا کچھ نہیں کریں گے جس سے وہ ہرٹ ہو اور مجھے شاپنگ بھی کروائی اور ہم نے باہر لنچ بھی کیا رمل نے خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ اسے بتایا تو وہ ہنس دی

اللہ آپکو ایسے ہی خوش رکھے آپو امثال رمل کو گلے لگا کر اسکا گال چومتے ہوئے مگ لے کر باہر نکل گئی

امان بھائی آپ جانتے ہیں آج کل گھر میں کیا چل رہا ہے امثال نے امان کے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا

کیا چل رہا ہے۔۔امان نے مصروف انداز میں کہا

فوزیہ تائی کے میکے سے شامی آپی کا رشتہ آیا ہے اور گھر میں اس پر غور کیا جارہا ہی امثال نے دیوار سے ٹیک لگائی

جانتا ہوں

حیرت ہے پھر بھی اتنے سکون سے گھوم رہے ہیں۔

تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ امان نے کف لنک بند کرتے ہوئے کہا

واٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ امثال اچھلی تھی

گڑیا میں نے ماما سے بات کی تھی اور انھوں بی جان اور فوزیہ ممانی سے۔ اب اگر وہ اس کے باوجود بھی اس رشتے پر غور کر رہے ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

یقین نہیں آتا مجھے۔۔ امثال نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا

رہنے دو گڑیا کہاں سر پھوڑ رہی ہو موصوف کو قربانی دینے اور مظلوم بننے کا بخار ہو رہا ہے۔ اندر آتے دریاب نے کہا تو وہ دونوں گھبرا گئے

وہ بھائی۔۔۔وہ ہم۔۔۔۔امثال اٹکی۔جو بھی تھا شامین اسکی بہن تھی اور کوئی بھی بھائی اپنی بہن کے لیے ایسا کچھ برداشت نہیں کرتا

پریشان مت ہو ژلے میں جانتا ہوں۔بچپن سے ساتھ ہیں ہم۔۔۔۔کزن ہونے کے ساتھ ساتھ بیسٹ فرینڈ بھی ہیں۔اسکی رگ رگ سے واقف ہوں۔اسے کیا لگتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ شامین کو پسند کرتا ہے۔دریاب نے جتایا

اسکا مطلب ہے کہ آپکو کوئی اعتراض نہیں امثال چہکی

کس کو کس پر کوئی اعتراض نہیں۔عادل نے اندر آیا

یہاں پر رشتے ہو رہے ہیں آپ بھی آجائیں۔

آپ نے بتایا نہیں کہ آپکو کوئی مسئلہ نہیں ہے امثال نے پوچھا

مسئلہ تب ہوتا جب اسکی کوئی غلط نیت ہوتی میں شروع سے جانتا ہوں کہ یہ شامین سے شادی کرنا چاہتا ہے اور میرے نہیں خیال کہ شامین کے لیے اس سے اچھا رشتہ کوئی اور ہو گا۔دریاب نے کہا تو دونوں کی اٹکی ہوئی سانسیں بحال ہوئیں

اور اب کیا کرنا ہے جہاں تک میں نے سنا ہے فوزیہ تائی کا جھکاؤ اس عدنان کے رشتے کی طرف ہے اور سچی بتاؤں تو مجھے وہ بندہ بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھوڑا ٹھرکی ٹائپ ہے۔امثال نے کی بات پر سب کے منہ کھلے

ژلے کیا ہو گیا ہے خدا کا خوف کرو۔ سب سے شریف بچہ وہ خاندان کا۔ دریاب نے اسے گھورا

رہنے دیں بھائی شریف بچے یوں دوسروں کی بہن بیٹوں کو آنکھیں پھار پھاڑ کر نہیں دیکھتے امثال منہ بنایا

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عادل نے پوچھا

چھوڑیں آپ اس بات کو دریاب بھائی آپ تائی جان سے بات کریں نہ بلکہ آپ رہنے دیں سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں میں خود ہی کچھ کرتی ہوں۔

ژلے انہوں رشتہ جوڑنا ہے توڑنا نہیں جو سب کچھ تم پر چھوڑ دیں

اوہ۔۔ ایس پی صاحب کسی غلط فہمی میں نہ رہیے گا بڑے بڑے لوگوں کے ٹانکے فٹ کر چکے ہیں میں اور بازی۔ امثال نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے کہا تو تینوں نے استغفار پڑھا

توبہ کرو لڑکی ہمیں کوئی ٹانکا فٹ نہیں کروانا۔۔ تم رہنے دو ہم خود ہی دیکھ لیں گے

اچھا دیکھ لیں آپکا بھی تو رہتا ہے پھر نہ کہیے گا کہ بے خبری میں مارے گئے امثال نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں مٹکا کر دریاب سے کہا

اسکا کیا رہتا ہے۔۔عادل نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا

چھوڑیں آپ اس بات کو عادل جو ابھی عدنان والی بات پر اٹکا ہوا تھا اسکے پھر سے وہی بات دہرانے پر اسے تپ چڑھی

دماغ ٹھیک ہے جو بات بھی پوچھتا ہوں کہ دیتی ہو چھوڑو اس بات کو عادل نے اسے گھورا تو امثال نے اسکی طرف گھوم کر جوابا گھورا

نہیں میرا مطلب ہے کہ مجھے بھی تو بتاؤ نہ۔یہ ہر بات پر چھوڑو چھوڑو کر رہی ہو عادل گڑبڑایا اسکو یوں گڑبڑاتا دیکھ کر امان اور دریاب کا قہقہ بلند ہوا

سیریسلی عادل۔۔امان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ داڑھی کھجا کر رہ گیا

یہ تم لوگ کیا اشاروں کنایوں میں بات کر رہے ہو مجھے بھی بتاؤ امثال انکو یوں ہنستا دیکھ کر اور امان کی بات سن کر پوچھے بغیر نہ رہ سکی

چھوڑو تم اس بات کو۔۔عادل نے اسی کے انداز میں کہا تو وہ دانت کچکچا کر رہ گئی
اچھا ٹھیک ہے پھر میں دادو سے بات کروں امثال نے دریاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
ہاں کرو اور تھوڑا جلدی کرنا اگر ایک بار وہ لوگ ڈیسائڈ کر چکے تو پھر مشکل ہو گی

اگر آپکا بھی کوئی خفیہ چکر وکر ہے تو بتادیں ایس پی صاحب میں اکھٹی بات کرلوں گی
نہیں اپنا میں خود دیکھ لوں گا تم جاؤ۔وہ کمرے سے نکل گئی

یہ تم لوگ نہ جانے کیوں مجھے مشکوک سے لگ رہے ہو کچھ چھپا رہے ہو نہ۔عادل نے دونوں کو جانچتی نظروں سے دیکھا

نہیں ہم نے کیا چھپانا ہے ہر وقت پولیس والوں کی طرح شک مت کیا کرو دریاب نے کہا

ویسے تم تو ابھی سے اسکی گھوریوں ڈرتے ہو آگے جاکر کیا کرو گے۔امان نے بات بدلی تو وہ مسکرایا

ویسے میں اب بھی کہوں گا کہ خاصے مشکوک لگ رہے ہو۔عادل دونوں کی طرف دیکھتا ہوا کہہ کر باہر نکل گیا

سنو۔عادل نے سیڑھیاں اترتی امثال کو پکارا

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تم اندر عدنان کے بارے میں کیا بات کر رہی تھی۔عادل نے نہایت ہی سنجیدگی سے پوچھا اسکی سنجیدگی دیکھتے ہوئے اس نے اسے اس دن کی ملاقات کے بارے میں بتایا جسے سن کر اسکی تیوریاں چڑھی تھیں

میری بات سنو تم۔آئندہ اگر وہ یہاں آئے تو تم اسکے سامنے نہیں جاؤ گی۔۔۔۔ سمجھی عادل نے سختی سے کہا

اچھا اچھا نہیں جاؤں گی ڈانٹ کیوں رہے ہیں ارام سے بھی تو کہہ سکتے ہیں نہ یہی بات۔۔امثال نے منہ بنایا تو عادل کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس ہوا

نہیں میں ڈانٹ نہیں رہا ہوں بس سمجھا رہا ہوں کہ اس سے دور رہنا تم۔
ویسے دریاب کے بارے میں کیا کہہ رہی تھی۔عادل نے اسکی طرف جھکتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ دریاب بھائی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات کرتے کرتے اچانک وہ ٹھٹھکی بڑے ہی کوئی دو نمبر ایس پی ہو۔کیسے باتوں باتوں میں مجھ سے اگلوا رہے ہو۔امثال نے اسے آنکھیں دکھائیں تو اس نے قہقہ لگایا

بتادو نہ اچھی کزن نہیں ہو۔وہ اسے گھور کر سیڑھیاں اترنے لگی

دادو مجھے نہ آپ سے بات کرنی ہے۔امثال نے بی جان کی گود میں سر رکھا

ہاں پتر بول تجھے کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی بی جان نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

دادو میں نے سنا ہے کہ تائی جان شامی آپی کا رشتہ اپنے بھانجے سے کر رہی ہیں

ہاں پتر ان لوگوں نے بات کی تو تھی اور ہم نے کہا تھا کہ سوچ کر جواب دیں گے بی

تو آپ انہیں منع کر دیں امثال نے انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔۔

اوہو بی جان جب گھر میں رشتے موجود ہیں تو باہر کیوں۔۔۔۔ امثال اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا

پتر تو کھل کر بات کر کہنا کیا چاہتی ہے

دیکھیں بی جان اگر صاف بات کروں تو آپ لوگ شامین آپی کا رشتہ امان بھائی کے ساتھ کر دیں اور سانیہ کا دریاب بھائی سے ۔اس طرح دونوں لڑکیاں ہمیشہ کے لیے اس گھر میں رہیں گئی اور کیا چاہیئے۔امثال نے سمجھداری کے سارے رکارڈ توڑے

ہوں!!!! کہہ تو تُو ٹھیک رہی ہے۔ مجھے کیوں نہیں خیال آیا یہ۔۔ حالانکہ لالی نے مجھ سے بات کی تھی۔

بس بی جان اب تو آ گیا نہ خیال اب دیکھ لیں۔۔ بلائیں سب کو اور فیصلہ سنا دیں۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر میں سوچ رہی ہوں کہ سانیہ کا رشتہ شہریار سے کر دیتے ہیں آخر کو وہ بھی اس گھر کا بیٹا ہے اور اس طرح تعلق مزید مضبوط ہو جائے گا۔بی جان نے ٹانگیں سیدھی کرتے ہوئے کہا

نہ۔۔۔نہیں دادو سانی کتنی چھوٹی ہے شہری بھائی سے۔وہ تو مجھ سے بھی ایک سال چھوٹی ہے اور ویسے بھی میں شہری بھائی کے لیے کچھ اور سوچ رہی ہوں بس کنفرم کرلوں پھر بتاؤں گی۔امثال گڑبڑائی

پھر دریاب بھی تو شہری کا ہم عمر ہی ہے کوئی دو تین سال ہی فرق ہو گا۔

پھر بھی شہری بھائی زیادہ بڑے ہیں

ڑلے پتر ایک بات تو بتا۔۔میں تجھے شکل سے بیوقوف لگتی ہوں۔بی جان نے سنجیدگی سے پوچھا

کم آن دادو میں کیا کہہ سکتی ہوں اپ اتنی بڑی ہیں مجھ سے۔۔۔اب میں اپکو بیوقوف کہتی اچھی لگوں گی۔آپ تھوڑا ویٹ کر لیں ابھی داداجان آجائیں تو ان سے پوچھ لیتے ہیں۔امثال نے انکی بات مذاق میں اڑانی چاہی

بک بک نہ کر۔چل اب سچ بتا کیا کھیچڑی پکا رہی ہو تم ان دونوں کے ساتھ مل کر۔بی جان نے اسکا کان مروڑا

آہ۔۔۔۔چھوڑیں نہ دادو۔۔۔۔۔درد ہو رہا ہے بتاتی ہوں۔۔۔پہلے اپ وعدہ کریں جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کریں گی۔امثال نے کان چھڑواتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے چل اب بول۔بی جان کے پوچھنے پر اس نے انہیں ساری بات بتادی

ہوں تو یہ بات ہے ٹھیک ہے۔ میں آج ہی فوزیہ اور قاسم سے بات کرتی ہوں اور ان سے کہتی ہوں کہ وہ اپنے بھائی کو منع کر دیں

اچھا دادو ساتھ ہی منگنی اور نکاح کی ڈیٹ فکس کر لیجیے گا رخصتی بے شک جب مرضی رکھ لینا۔۔۔۔بہت دن ہوں گئے ہیں کوئی بھی فنکشن اٹینڈ نہیں کیا اور فیملی فنکشن تو اپنی زندگی میں پہلی بار اٹینڈ کروں گی تو پلیز نہ اچھی دادو نہیں ہیں اسی منتھ میں رکھ لینا پھر ہماری یونی سٹارٹ ہو جائے گی تو مزہ نہیں آئے گا۔ امثال نے معصومیت سے کہا

اچھا اچھا میری ماں نہ بن۔۔۔سب کچھ خود ہی طے کر کہ آئی ہو۔بی جان نے کہا تو انکے گلے لگی

چل ہٹ اب مسکے نہ۔۔۔اور تیرا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔میں سوچ رہی ہوں کہ تمہیں بھی ساتھ ہی نمٹا دوں۔بی جان نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا ویسے بھی وہ کافی دنوں سے اپنے پوتے کے رنگ ڈھنگ دیکھ رہی تھیں

کیا ہو گیا ہے دادو ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔۔۔گڑیوں سے کھیلنے کی عمر ہے میری اور آپ شادی کروانے چل دی ہیں میری امثال آنکھیں پٹپٹائیں

کوئی نہیں پتر میں تمہاری ساس سے کہہ دوں گی کہ وہ تمہیں فیڈر پلا دیا کرے گی۔۔پونیاں بھی بنا دیا کرے گی تیری۔

تم جواب نہیں دیا میری بات کا۔بی جان شائد اسکو ایسے ہی چھوڑ دینے کے موڈ میں نہیں تھی

وہ دادو میں کیا کہوں مجھے نہ شرم آ رہی ہے۔امثال نے دانتوں تلے انگلی دبائی

لیکن پتر تمہارے چہرے پر تو دور دور تک شرم کے آثار نظر نہیں آ رہے ہاں البتہ ڈھٹائی اور بے شرمی صاف چھلک رہی ہے۔ بی جان ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا تو اس نے منہ کے زاویے بگاڑے

منہ نہ بگاڑ جو پوچھا ہے وہ بتا۔

اوہو یار دادو مجھ سے کیا پوچھ رہی ہیں جیسے آپکا اور ماما بابا کا دل چاہے کریں۔میرا کون سا کسی کے ساتھ نین مٹکا چل رہا ہے جو میں واویلا مچاؤں گی امثال جھنجھلائی

چل ٹھیک ہے میں بات کرتی ہوں ساریہ اور راسم سے۔

اچھا میں جاؤں ابھی مجھے جا کر دریاب اور امان بھائی کو بھی تو بتانا ہے۔امثال نے جلدی سے کہا اور جواب سنے بغیر بھاگ گئی پیچھے وہ مسکرا کر رہ گئیں

میں بتا رہی ہوں ٹھیک تین گھنٹے بعد آپ لوگ این جی او کے باہر ہوں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔امثال نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔

ہاں بچے آجائیں گے ہم۔فکر مت کرو۔شہریار نے کہا

اور تم ایس پی میری بات کان کھول کر سن لو اگر تم سانی اور زری کو نہیں لائے نہ بہت بری طرح سے پیش آؤں گی۔۔وہ پچھلے کئی دنوں سے شاپنگ کا پلان بنا رہے تھے شامین اور عائشہ نے جانے سے منع کر دیا تھا۔رامین کے ٹیسٹ ہو رہے تھے اس لیے پیچھے وہ تینوں ہی بچی تھیں بازل اور امثال کو ایک این جی او کی میٹنگ پر جانا تھا تو انکو تین گھنٹے بعد کا ٹائم دیا تھا اور اپنے کہے کے مطابق ٹھیک تین گھنٹے بعد وہ چاروں این جی او کے گیٹ پر کھڑے تھے تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بلڈنگ سے نکلتے دکھائی دیئے ۔مین گیٹ چونکہ کھلا تھا تو گاڑی میں بیٹھے شہریار لوگوں کو وہ آتے دکھائی دیے رہے تھے۔بازل نے کوئی بات کی تو امثال نے

ہنستے ہوئے اسکے بال کھینچے جس پر بازل نے جوابا اسکو ہلکا سا پش کیا۔اچانک بازل نے اسکے آگے اپنا پاؤں کیا تو وہ نیچے جا گری ۔بازل بجائے اسکو اٹھانے کے کھڑا ہنسنے لگا

امثال کو نیچے گرتا دیکھ کر شہریار بے اختیار گاڑی کا دروازہ کھول کر نکلا تھا

یہ آج نہیں بچتا میرے ہاتھوں۔۔ شہریار بڑبڑایا۔۔۔ تم لوگ یہیں رکو میں انہیں لے کر آتا ہوں۔شہریار کہتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا انکی طرف چل دیا۔

شہریار کو آتا دیکھ کر بازل سنجیدہ ہوا اور امثال کو اٹھانے لیے سامنے ہاتھ پھیلایا جسے امثال جھٹک کر پاوں کے درد کی ایکٹینگ کرنے لگی

کیا ہو رہا ہے یہ۔

بھائی اس نے مجھے اتنی ی ی زور دھکا دیا ہے امثال نے دونوں ہاتھ پھیلائے

بازل تم باز آجاؤ کسی دن بہت بری طرح پیٹو گے میرے ہاتھوں۔۔وارن کر رہا ہوں تمہیں۔۔ شہریار نے امثال کو اٹھا کر اسکے ہاتھوں سے مٹی جھاڑی

بھائی اس نے پہلے میرے بال کھینچے تھے۔

ہاں تو کیا ہوا۔۔امثال نے اسے چڑایا۔گاڑی میں بیٹھی زرواور سانیہ بڑے اشتیاق سے انہیں دیکھ رہیں تھیں زروا تو باقاعدہ گاڑی کے دروازے سے چپکی بیٹھی تھی۔ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے عادل کی بیک ویو مرر سے نظر پڑی تو دونوں کو اتنے شوق سے ان تینوں کی طرف دیکھتا پا کر وہ چونکا۔انکی آنکھوں میں محرومی دیکھ کر وہ شرمندہ ہو کر رہ گیا اچانک اسے کچھ یاد آیا تو اس نے سانیہ کو مخاطب کیا

سانی تمہارا کالج فنکشن کب ہے

پرسوں۔۔۔سانیہ نے مختصر جواب دیا

فیس کتنی ہے۔۔عادل نے پوچھا

دو ہزار۔۔۔۔۔۔

اچھا کل کالج جاتے ہوئے فیس لیتی جانا اور فنکشن کے لیے شاپنگ بھی کر لینا۔۔عادل نے والٹ سے کارڈ نکالکر سانیہ کی طرف بڑھایا تو سانیہ اور زروا کے منہ کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی کھلیں تھیں

سچی لالہ۔۔آپ سچ کہہ رہے ہیں۔سانیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا

مچی۔۔۔عادل نے بیک ویو مرر سے اسکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھا تو اسے ایک بار پھر شرمندگی نے آن گھیرا کتنی چھوٹی چھوٹی خواہشیں تھی اسکی بہنوں کی اور اس نے ہمیشہ ان کی خواہشوں کو رد کیا تھا۔

عادل تم چلو میں ان دونوں کی گاڑی میں آجاتا ہوں۔شہریار نے کہا تو عادل نے گاڑی سٹارٹ کی

....

او۔گاڈ اس گاڑی کو بھی ابھی ہی خراب ہونا تھا امثال بڑبڑائی۔وہ فاریہ سے مل کر واپس آرہی تھی کہ راستے میں گاڑی خراب ہو گی

شہری بھائی کہاں ہے آپ۔۔امثال نے شہریار کو فون کر کہ پوچھا

بیٹا میں تو لاہور آیا ہوا ہوں کیوں خیریت

ہاں خیریت ہی ہے اچھا ٹھیک ہے آپ اپنا کام کریں میں پھر کال کر لوں گی

ہیلو عادل بھائی کہاں ہیں آپ امثال نے عادل کو فون کیا

پولیس سٹیشن ہوں۔کیوں کیا ہوا۔عادل نے پوچھا

اچھا آپ مجھے پک کر لیں گے میری گاڑی خراب ہو گی ہے شہری بھائی لاہور گئے ہوئے ہیں اور عدی کی بھی میٹینگ ہے تو وہ نہیں آسکتے

ایڈریس سینڈ کرو میں آتا ہوں عادل نے کہا۔دس منٹ بعد اسے عادل کی جیپ آتی دکھائی دی

بیٹھو۔عادل فرنٹ ڈور کھولا

ارے واہ کتنی فاسٹ سروس ہے آپکی۔ہوم ڈلیوری سروس شروع کیوں نہیں کر دیتے۔امثال کی بات پر وہ مسکرایا

مائنڈ اٹ محترمہ یہ سروس خاص آپ کے لیے ہے۔

اگر ایسی بات ہے تو ایک بڑے والا برگر تو بنتا ہے۔امثال نے معصومیت سے کہا تو اس نے قہقہ لگایا

بڑی تیز ہو فورا اپنے مطلب پر آجاتی ہو۔

بس کبھی غرور نہیں کیا۔امثال نے فرضی کالر جھاڑے عادل نے جیپ کیفے کے باہر روکی
تم نے صرف ایک برگر کا کہا تھا۔عادل نے اسے لمبا چوڑا آرڈر کرتے دیکھ کر کہا

ہاں تو۔۔۔۔۔۔اگر میں کہتی کہ مجھے اتنا کچھ کھانا ہے تو کیا تم کھلاتے۔۔نہیں نہ۔۔۔ویسے بھی تمہیں کیا فرق پڑے گا اچھی بھلی سیلری لیتے ہو اور اسکے علاوہ اوپر کی کمائی بھی تو ہوتی ہو گی تو خاصے پیسے جمع کر لیے ہوں گے۔امثال ویٹر کو بھیج کر اسکی طرف متوجہ ہوئی

توبہ کرلڑکی ایسے کام کبھی نہیں کیے اللہ معاف ہی رکھے حرام سے۔ویسے بھی اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے مجھے کیا ضرورت ہے رشوت لینے کی۔عادل نے اس گھورا

ہو کہ پولیس والے اور رشوت نہ لو یقین نہیں آتا۔امثال نے کندھے اچکائے

سچ کہہ رہا ہوں یار کبھی بھی نہیں لی۔عادل ناجانے کیوں اسے یقین دلانا چاہتا تھا

اچھا اچھا مزاق کر رہی تھی سیریس کیوں ہو رہے

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔صدام شاہ نے انکے پاس آکر کہا

تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔عادل نے سنجیدگی سے کہا

وہ مجھے امثال سے بات کرنی ہے صدام شاہ کا اس طرح سے امثال کا نام لینے کا انداز ظاہر کر رہا تھا کہ وہ لوگ پہلے بھی مل چکے ہیں یہ سوچتے ہوئے عادل کی تیوریاں چڑھی

کیوں کیا بات کرنی ہے۔عادل نے سرد لہجے میں کہا

ریلیکس عادل بھائی اور آپ کہیں کیا بات کرنی امثال نے پہلے عادل کو اور پھر صدام کو مخاطب کیا

وہ شاہ بابا ملنا چاہتے ہیں تم سے۔

کب۔۔۔۔امثال نے پوچھا

ابھی۔۔۔وہ باہر گاڑی میں بیٹھے ہیں۔صدام نے باہر گاڑی کی طرف اشارہ کیا

ٹھیک ہے۔امثال نے کہا تو سر ہلاتا باہر نکل گیا

اب بتاؤ گی کیا چل رہا ہے یہ۔۔۔تم پہلے بھی مل چکی ہو اس سے۔عادل نے پوچھا تو اس نے اسے بتایا کہ کیسے اس نے لفٹ دی تھی اور اپنی اور جمال شاہ کی باتوں کے بارے میں بھی بتایا

تو تمہیں کیا لگتا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ہو گا سب ٹھیک ہو گا اور ہونا پڑے گا اتنے سال کافی نہیں ہیں۔ساری فیملی بکھر کر رہ گئی ہے۔جمال شاہ دادا جانی کے سگے بھائی ہیں اور ثریا شاہ دادو کی سگی بہن،بیس سال ہو گئے ہیں انہیں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔۔خون کے رشتے ہیں یار۔بے شک وہ ظاہر نہیں کرتے لیکن یاد تو آتے ہیں نہ انہیں اور پھر امان بھائی اور رمل آپو کا ددھیال ہے وہ۔۔کتنے سار خون کے

رشتے ایک دوسرے سے بچھڑے ہوئے ہیں۔۔ پھپھو کے ساتھ تو جو ہوا وہ گزر گیا وہ تو بدلا نہیں جا سکتا مگر جو ہو رہا ہے اسے تو بدلا جا سکتا ہے نے امثال نے سنجیدگی سے کہا اتنے میں انہیں جمال شاہ اور صدام شاہ آتے دکھائی دیے تو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

کیسے ہیں۔انکل۔۔امثال نے اپنا سر کرتے ہوئے انکے آگے جھکایا

میں ٹھیک ہو ہوں پتر۔۔جمال شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

کیسے ہیں آپ۔عادل نے دھیمے لہجے میں کہا

ٹھیک ہوں۔جمال شاہ نے گہری سانس لی تو عادل نے نظریں چرائیں

جی انکل اپ کو کیا بات کرنی تھی۔امثال نے بات شروع کی

وہ پتر تم اس دن کہہ رہی تھی نہ کہ مجھے دونوں بچوں کو لے کر مداوا کرنا چاہیے اور اپنی غلطی کو سدھارنی چاہیے تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم کس بارے میں بات کر رہی تھی۔جمال شاہ نے کہا

دیکھیں انکل اگر تو آپ واقعی ہی سب ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے دادا دادی سے معافی لینی ہو گی گو کہ اس سب میں آپکا کوئی قصور نہیں تھا لیکن بعض اوقات اولاد کی، کی گئی غلطیوں کا خمیازہ والدین کو بھگتنا پڑتا ہے آپ بار بار جائیں جب تک وہ

مان نہیں جاتے۔۔اور سب سے بڑھ کر آپ رمل آپو اور امان لالہ کا حق انکی پراپرٹی انہیں دیں اسکے باوجود کہ انہیں کسی چیز کی کوئی کمی نہیں ہے، لیکن حق تو حق ہوتا ہے نہ۔اپ کو یہ کام بہت پہلے کر لینا چاہیئے تھا امثال نے برگر کا بائٹ لیا

توکیاوہ لے لیں گے۔جمال شاہ نے پوچھا

کہانہ اس سب سے پہلے معافی لیں۔سب کچھ پہلے جیسا کری۔ں دونوں حویلیوں کے درمیان جو دیوار کھڑی ہے اسے گرائیں ۔دونوں فیمیلیز کو ایک ہی حویلی میں شفٹ کریں۔ایک ٹیبل پر ناشتہ، لنچ اور ڈنر کریں۔ایک لاونج میں بیٹھ کہ مل کر گھر کے اور ایک ہی ڈیرے میں بیٹھ کر گاؤں کے فیصلے کریں۔یہ سب اس وقت مشکل تھا لیکن اب آسان ہے۔گھاؤ پرانے ہو چکے ہیں جسم کے ساتھ ساتھ غصہ اور انا بھی کمزور اور بوڑھی ہو چکی ہے۔غصہ ختم ہو چکا اب تو آس لگائی ہوئی ہے انہوں نے، کہ کب آپ پہل کرتے ہیں۔۔باتوں باتوں میں امثال برگر ختم کر چکی تھی

ہوں۔۔جمال شاہ نے پر سوچ انداز میں کہا

اپ لوگ بھی کھائیں نہ۔۔۔یقین کریں میں نے کھانے پینے کے معاملے میں کبھی کسی کو مدعو نہیں کیا۔آپ دونوں کو کر رہی ہوں فائدہ اٹھایئے امثال نے کوک اٹھا کر پیتے ہوئے کہا

اسکا مطلب ہے ہم لوگ پھر خوش قسمت ٹھرے۔صدام شاہ کی بات سن کر امثال ہنسی تھی

آف کورس۔۔۔۔

ہم چلتے ہیں پھر ملاقات ہو گی اور اس بار حویلی میں ملیں گے۔جمال شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا

انشاءاللہ۔امثال نے مسکرا کر کہا

ویسے مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم اتنی سمجھدار بھی ہو سکتی ہو زرا چٹکی کاٹنا مجھے کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔عادل نے اپنا بازو آگے کیا تو امثال نے اسکے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی جس پر وہ کراہا

اگر بی جان اور شاہ بابا کو پتہ چلے گا تو ناراض نہیں ہوں گے۔

میں تو بتاؤں گی نہیں، تو کون بتائے گا۔امثال نے ابرو اچکائے

اف کورس میں۔۔۔عادل نے اپنی طرف اشارہ کیا

تم نہیں بتاؤ گے۔امثال نے انگلی اٹھا کر کہا

اور کیوں نہیں بتاؤ گا میں۔عادل نے اسکی انگلی پکڑ کر نیچے کی

ماما کہتی ہیں کہ مجھے کچھ نہیں آتا جاتا اور شہری بھائی پتہ ہے کیا کہتے ہیں۔امثال میز پر کہنیاں رکھ کر اسکی طرف جھکی

کیا کہتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں ثڑلے بندہ بہت اچھا چھینٹ لیتی ہے۔امثال کی بات سن کر عادل کا منہ کھلا

تم۔۔۔تم مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گی۔عادل کو صدمہ ہی تو لگا تھا

آف کورس ناٹ۔۔۔۔۔اگر تم حویلی جا کہ نہیں بتاؤ گے۔امثال نے احسان کرنے والے انداز میں کہا

پتہ نہیں تیرا کیا بنے گا عادل۔۔۔۔وہ بڑبڑایا تھا

کچھ کہا کیا۔امثال نے اسے بڑبڑاتے دیکھ کر پوچھا

نہیں۔۔۔اچھا ایک بات بتاؤ تم اس دن لفٹ دینے کے علاوہ بھی صدام شاہ سے کبھی ملی ہو۔عادل نے سرسری انداز میں کہا

کیوں میں نے کیوں ملنا تھا اس سے۔۔میرا کونسا مامے کا پتر لگتا ہے وہ۔امثال نے منہ بگاڑا

اچھی بات ہے ملنا بھی مت۔عادل نے کہا تو امثال کا ماتھا ٹھنکا

ایک بات تو بتاؤ اس دن تم مجھے عدنان سے ملنے سے منع کر رہے تھے اور آج صدام سے۔۔ وجہ جان سکتی ہوں۔

نہیں عادل نے صفاچٹ انکار کیا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی

وہ کیسی ہے۔۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد امثال نے دوبارہ شروع ہو چکی تھی کہاں وہ خاموش بیٹھنے والوں میں سے تھی

کون۔۔ عادل نے حیرانی سے پوچھا

تمہاری مشعوق۔۔۔۔ امثال نے کہتے ہوئے پانی کا گلاس منہ لگایا

لاحولا ولا قوۃ۔۔ اس نے سر جھٹکا۔۔۔ کہاں سے سیکھتی ہو ایسی لینگوئج اس دن ٹانکے فٹ کرنے کا کہہ رہی تھی اور آج یہ لفظ۔۔۔۔

یہ خدا کی دین ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ رب کسی کسی پر ہی اپنی مہر کرتا ہے ایس پی صاحب۔۔۔۔ آپکو کیا پتہ۔۔ امثال نے فخر سے کہا تو وہ اسے گھور کر رہ گیا

کیا بات ہے شاہ صاحب جب سے باہر سے آئے ہیں کمرے میں بند ہیں آپکی طبعیت ٹھیک ہے ثریا شاہ نے کرسی پر آنکھیں بند کیے بیٹھے جمال شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

مجھے کیا ہونا ہے بی بی۔۔۔ مگر آپ کے بیٹے نے اچھا نہیں ہمارے۔ساتھ جمال شاہ نے آنکھیں کھولیں تھیں

کون۔۔۔کس کی بات کر رہے ہیں

آپکو پتہ ہے جب اپنے ہی بچے اجنبیوں کی طرح سلام کریں اور لاعلمی سے حال چال پوچھیں تو دل پر کیا گزرتی ہے۔آج میں امثال اور عادل سے ملا تھا جس طرح وہ اجنبیوں کے جیسے مجھ سے ملے ہیں یقین کرو جیسے کسی نے میرا کلیجہ نوچ لیا ہو۔۔۔امثال تو چلو نہیں جانتی لیکن عادل تو جانتا ہے نہ اور یہ بھی جانتا ہے کہ جو ہوا اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں تھی آپکو پتہ ہے وہ مجھے انکل کہہ رہی تھی میری لاڈلی بیٹی کی بیٹی میری نواسی مجھے کسی پرائے کی طرح انکل کہہ رہی تھی آپ اندازہ نہیں لگا سکتی کتنی تکلیف ہوئی ہوگی مجھے۔صیح کہتے ہیں بعض اوقات کسی ایک انسان کی غلطی پورے خاندان کینبیادیں ہلا کر رکھ دیتی ہے۔جمال شاہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا اس وقت وہ کہیں سے بھی بڑے بڑے فیصلے کرنے والا دبنگ اور طرحدار جمال شاہ نہیں لگ رہا تھا بلکہ ایک مجبور باپ کی طرح بے بس دکھائی دے رہا تھا جسکی دو بیٹیاں انکی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے بھی وہ انہیں سینے سے نہیں لگا سکتے تھے اپنے نواسے نواسیوں کو پیار نہیں کر سکتے تھے۔ثریا شاہ اپنے آنسو پونجتی اٹھ گئیں۔

ژلے۔۔۔ژلے کہاں ہو یار جلدی آؤ ایک بہت اچھی نیوز ہے۔بازل نے امثال کو آواز دی

کیا ہوا امثال نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر پوچھا

دیکھو ہمارا پروجیکٹ اپروو ہو گیا اور نیکسٹ ویک فیشن شو کے لیے بلایا ابھی انکا فون آیا تھا بازل نے کہا تو تقریبا بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی اور نیچے سے آتی ہوئی رمل سے جا ٹکرائی۔رمل ایک جھٹکے سے نیچے گری اور ریلینگ کا کونا اسکے ماتھے پر لگا اسکے تو چودہ طبق روشن ہو گئے تھے وہ وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔اسکی چیخ سن کر سبھی خواتین اکھٹی ہو گئی تھیں امثال منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی آنکھوں سے رمل کو سر پکڑے بیٹھا دیکھ رہی تھی

آئم سوری آپو میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ میں نے دیکھا نہیں تھا آپکو۔۔ریلی سوری امثال نے اسکو اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا

ڑلے تم نے کیوں میری زندگی حرام کی ہوئی ہے چین کیوں نہیں پڑتا تمہیں کسی بھی وقت۔سارہ بیگم نے اس کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا

سوری ماما میں نے جان بوجھ کہ نہیں گرایا میں نے دیکھا نہیں تھا امثال منمنائی

بکواس بند کرو ایک تو غلطی کرتی ہو اوپر سے پھر قینچی کی طرح زبان چلتی ہے تمہاری۔پتہ نہیں کب جان چھوٹے گی تم سے۔ تنگ آ چکی ہوں میں۔۔سارہ بیگم نے غصے سے کہتے ہوئے اسے تھپڑ مارا تھا جسکی گونج پوری حویلی نے سنی تھی امثال گال پر ہاتھ رکھے ششدر سی کھڑی سارہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔سب لوگ حیران تھے کہ بات اتنی بڑی تو نہیں تھی۔حیران تو سارہ بیگم بھی تھیں کہ کیسے انہوں نے ہاتھ اٹھا دیا۔یہاں آنے کے بعد سے انہیں حویلی کی لڑکیوں کو سنجیدہ اور سلیقہ مند دیکھ کر اپنی بیٹی کی غیر سنجیدگی کچھ زیادہ ہی کھلنے لگی تھی اور اسی فرسٹریشن میں انہوں نے اسے تھپڑ دے مارا تھا سب سے پہلے بازل کو

ہوش آیا وہ روتی ہوئی امثال کی طرف بڑھا اور اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔ امثال بازل کو دھکا دیتے ہوئے وہاں سے باہر کی طرف بھاگی

ماما۔۔۔ بازل نے حیرانی سے انہیں دیکھا اور اسکے پیچھے باہر کی طرف بڑھا دیکھا تو وہ حویلی کے پچھلے دروازے کے پاس بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی

ژلے سوری میری وجہ سے ہوا ہے یہ سب نہ میں تمہیں ایسے بلاتا اور یہ سب ہوتا۔بازل نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

اچھا میری طرف دیکھو پلیز تم رونا تو بند کرو بازل نے اسکا بازو پکڑ کر ہلایا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو وہ خاموش ہو کر وہیں بیٹھ گیا

بس کرو ورنہ میں نے بھی شروع ہو جانا ہے۔ پھر مل کر روئیں گے تمہیں پتہ ہے پھر کیا ہو گا پھر حویلی کی سارے چڑیلیں اور جن اکھٹے ہو جائیں گے کہ اس طرح تو ہم روتے ہیں یہ کون ہیں پھر وہ سوچیں گے کہ ہو سکتا ہے ہماری ہی برادری کے کوئی بچھڑے ہوئے لوگ ہوں۔۔۔۔۔ اچھا میں کچھ کھانے کو لاؤں رو رو کر تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی نہ مجھے تو تمہیں روتا دیکھ کر لگ گئی ہے بازل اسکا دھیان بٹانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ ہنوز روئے جا رہی تھی

ماما نے ژلے کو تھپڑ مارا ہے وہ مسلسل رو رہی ہے مجھ سے نہیں چپ ہو رہی آپ پلیز آ جائیں۔۔ جب کافی دیر بعد بھی وہ چپ نہ ہوئی تو بازل نے میسج لکھ کر شہریار اور راسم صاحب کو بھیج دیا۔عدید اوؤٹ اف کنٹری تھا۔ٹھیک دس منٹ بعد شہریار کی گاڑی حویلی میں داخل ہوئی اور اسکے پیچھے ہی راسم صاحب کی گاڑی تھی

ژلے ژلے بازی کہاں ہو شہریار نے ہال میں داخل ہوتے ہی آوازیں دینا شروع کر دیں تھیں

خالہ کہاں ہے دونوں۔۔۔انکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر شہریار نے خدیجہ بیگم سے پوچھا

پچھلے دروازے کی طرف۔۔۔۔۔انکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اس طرف بڑھا اور اسکے پیچھے راسم صاحب بھی وہاں پہنچے تو امثال گھٹنوں میں سر دیے سیسکیاں لے رہی تھی اور بازل اسکے پاس بیٹھا تھا

ژلے بھائی کی جان کیا ہوا ادھر میری طرف دیکھو شہریار نے کہا تو اس نے سر اٹھایا اسکی سوجی ہوئیں آنکھیں اور آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ کر شہریار اور راسم صاحب دق رہ گئے

ژلے بابا کی جان کیا ہوا۔راسم صاحب نے اسکو ساتھ لگا کر اسکا سر چوما

بابا۔۔۔۔بابا ماما۔۔۔ماما نے اتنی زور سے مارا ھے امثال نے زور و شور سے روتے ہوئے کہا تو انہوں نے ساریہ بیگم کو آواز دی

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔کیوں ہاتھ اٹھایا ہے اس پر راسم صاحب غصیلے لہجے میں کہا تو ساریہ بیگم نے انہیں ساری بات بتائی

اچھا کوئی بات نہیں ماما ہیں وہ۔۔ تو ماما تو کبھی کبھی مار لیتی ہیں نہ اس طرح روتے تو نہیں ہیں۔ شہریار اسکے آنسو صاف کیے

میں اس لیے نہیں رو رہی آپکو پتہ پتا ہے ماما نے مجھے کہا ہے کہ پتہ نہیں انکی جان کب چھوٹے گی مجھ سے۔ امثال نے ہتھیلی سے اپنا گال رگڑا تو شہریار اور راسم صاحب سن ہو کر رہ گئے

ماما اگر آپ اتنی ہی تنگ آگئی ہیں تو بتا دیں میں اسے اپنے ساتھ لے جایا کروں گا لیکن ایسے تو مت کہیں۔ شہریار نے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اسکی انکھوں میں آنسو دیکھ کر ساریہ بیگم کی آنکھیں پھٹیں تھیں

شہری میں نے غصے میں کہہ دیا تھا میرا وہ مطلب نہیں تھا اور اسے دیکھو کیسے ہچکیاں لے لے کر رو رہی ہے جیسے میں نے تھپڑ نہیں گولی ہی مار دی ہو۔ کوئی ایک بھی حرکت ہے اسکی لڑکیوں والی سارا دن جان عذاب کیے رکھتی ہے حویلی کی باقی لڑکیاں بھی تو ہیں وہ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسسس اب ایک اور لفظ بھی مت کہیے۔۔۔ ہاں وہ نہیں ہے حویلی کی لڑکیوں جیسی کیوں کہ وہ میری بیٹی ہے۔ آپ جانتی ہی کیا ہیں اپنی بیٹی کے بارے میں۔۔۔۔۔ باہر نکل کر کسی بھی کچی آبادی والے علاقے میں جا کر پوچھیں وہ بتائیں گے کہ آپکی بیٹی کیا ہے۔ ان لوگوں سے جا کہ پوچھیں جن کے ہاں یہ دونوں بہن بھائی ہر مہینے اپنی پاکٹ منی سے جس کے اتنے زیادہ ہونے پر آپکو ہمیشہ اعتراض رہا ہے راشن پہنچاتے ہیں۔ ان سے پوچھیں جنکے بچوں کی فیس دیتے ہیں یہ جو آپکو شکایت رہتی ہے نہ کہ یہ دونوں آدھی آدھی رات تک انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں یہ فلموں اور گیموں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے بلکل فری لانس ویب سائٹس پر کام کرتے ہیں جسکے پیسوں سے شاہ ہاوس کے نام سے انہوں نے اور فنیج بنایا ہوا ہے ان میں رہنے والے لاوارث بچوں اور بوڑھوں سے جا کر پوچھیں کہ آپکے بچے کیا ہیں۔ ارے آپ کو تو یہ بھی نہیں پتہ ہو گا کہ ابھی حال ہی میں

انہوں نے اپنی گاڑی بیچ کر ایک فیملی کی بیٹی رخصت کی ہے۔ اپکو کچھ نہیں پتا آپ کیسے جان سکتی ہیں آپکو انکے عیب دیکھنے سے فرصت ملے تب آپ کچھ دیکھیں نہ۔۔ میں بتاتا ہوں آپکو میرے بچے اپنے باپ کا فخر اور اپنے بھائیوں کا غرور ہیں۔ اج کے بعد میری بیٹی کا کمپیر زن کسی کے ساتھ مت کیجیے گا کوئی اسکے جیسی ہو ہی نہیں سکتی۔ اور جہاں تک رہی انکی شرارتوں کی بات تو اگر کوئی انکی شکایت لے کر آئے تو اسے ہمارے پاس بجھوا دینا ہم خود دیکھ لیں گے اپکو ائیندہ انکے کسی بھی معاملے میں بولنے کی ضرورت نہیں۔ راسم صاحب کے انکشافات پر سبھی دنگ تھے۔ ان شرارت کی پوٹلیوں سے کہاں انہوں نے اتنا کچھ ایکسپیکٹ کیا تھا۔ ساریہ بیگم آنکھیں اور منہ کھولے حیرانی سے کھڑی تھیں۔۔ شاک تو شہریار کو بھی لگا تھا۔ اسکے نٹ کھٹ سے بہن بھائی اتنے حساس اور خیال رکھنے والے تھے۔ کہاں اس نے سوچا تھا۔ انکے بارے میں سب جاننے کا دعوا کرنے والا شہریار کیسے بے خبر رہ گیا تھا

بابا۔ آپکو کیسے پتہ۔ بازل نے حیرانگی سے پوچھا

باپ ہوں تم لوگوں کا بے خبر نہیں ہوتا۔ تم لوگ کب کہاں جا رہے ہو سب کی خبر ہوتی ہے مجھے۔ راسم صاحب نے جتاتے ہوئے کہا اور امثال کو اٹھا کر اپنے بازو کے حلقے میں لیے سب کو حیران چھوڑ کر حویلی کے اندر چل دیے

کل سے گھر میں بہت خاموشی تھی اور سب لوگ اسکی وجہ ساریہ بیگم کو ٹھہرا رہے تھے رات ڈنر بھی ان تینوں بہن بھائیوں اور راسم صاحب نے امثال کے روم میں کیا تھا۔ صبح ورزش کے لیے بھی امثال خود اٹھ کر آگئی تھی۔ اب بھی وہ نہایت ہی سنجیدگی سے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی صبر کے ساتھ ویٹ کر رہی تھی خلافِ توقع بازل بھی خاموش تھا جبکہ پہلے ایک طوفان برپا ہوتا تھا ناشتے کے ٹائم پر اور ساریہ بیگم بوکھلا کر رہ جاتی تھی

بھائی آفس جاتے ہوئے مجھے اور بازی کو بھی لیتے جایئے گا۔امشال نے اخبار پڑتے شہریار کو مخاطب کیا تو اس نے سر ہلا دیا

کیوں پتر خیریت۔بی جان نے پوچھا انہیں لگا کہ شائد وہ کل والی بات کے بعد یہاں نہیں رہنا چاہتی

ہاں دادو وہ ہمیں شہری بھائی کے سٹاف سے ملنا ہے اس لیے

کیوں سٹاف سے کیوں ملنا ہے۔شہریار نے حیرت سے پوچھا

وہ بھائی ایک چھوٹا سا پروجیکٹ ہے کافی دنوں سے سبمٹ کروایا ہوا تھا کل دوپہر انکی کال آئی تھی کہ وہ اپروو ہو گیا ہے تو اس کے لیے ورکرز کی ضرورت ہے تو ہم نے سوچا کہ آپ کے سٹاف سے بات کر لیتے ہیں اگر وہ اوور ٹائم لگا لیں تو ہم انکو پے کر دیں گے۔امشال نے کہا

اور پروجیکٹ کیا ہے۔شہریار نے دلچسپی سے پوچھا

وہ سرپرائز ہے بہت جلد پتہ چل جائے گا۔امشال نے جواب دیا

ویسے کتنی بری بات ہے نہ پرجیکٹ کا پوچھ رہے ہیں یہ نہیں پوچھا کہ ژلے بیٹا آپکو سپانسر کی ضرورت تو نہیں۔امشال نے انکھیں گھمائیں

اچھا بتاؤ تمہیں پیسوں کی ضرورت تو نہیں شہریار نے مسکرایا

ہاں نہ۔۔۔ہے نہ۔۔۔۔۔۔ بہت ہے۔۔۔ اس لیے ہماری یعنی امثال شاہ کی طرف سے آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ کہ ایک بڑے پروجیکٹ کے اخراجات کے حساب سے رقم ہمارے اکاونٹ میں جمع کروادی جائے۔۔ آفس پہنچ کر پہلا کام ہمارا ہونا چاہئے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔ شہریار نے ابرو اچکائے

پلیز اچھے بھائی نہیں ہیں کروادینا نہ۔۔۔ امثال نے اسکا ہاتھ پکڑا، پل میں اسکا شاہانہ پن غائب ہوتے دیکھ کر وہ ہنسا تھا اسکو اپنے پرانے موڈ میں آتا دیکھ کر سب نے سکھ کا سانس لیا

ساریہ بیگم نے ناشتہ لا کہ رکھا تو وہ جلدی جلدی کرنے لگی بی جان نے اسے یوں جلدی جلدی کھاتا دیکھا تو ٹوکا

آرام سے کھاؤ ڑلے۔۔۔۔۔۔۔

ارے دادو اپ کو نہیں پتہ شہری بھائی چڑیا جتنا کھاتے ہیں انکا ابھی ختم ہو جائے گا اور ہم بیٹھے رہیں گے۔ اچھا دادو، ماما ہم جا رہے ہیں اور شام میں واپس نہیں آئیں گے کام چونکہ زیادہ ہے اور بھائی کے سٹاف سے کام کروانا ہے تو لیٹ ہو جایا کرے گا۔ اس لیے ہم لوگ آٹھ دس دن تک فاریہ خالہ کے پاس رہیں گے۔ بازی میرے روم سے میرا بیگ بھی لیتے آنا۔ مثال نے

نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا تو ساریہ بیگم نے بی جان کی طرف دیکھا کہ ہمیشہ کی طرح وہ روک لیں گی لیکن انہیں بی جان کی بات سن کر حیرانی ہوئی

اچھا پتر ٹھیک ہے خیر سے جاؤ اور مجھے کال کرتے رہنا۔عادت ہوگئی ہے نہ تم لوگوں کی۔۔ مشکل تو ہوگی لیکن تم لوگوں کا کام ہے تو منع بھی نہیں کر سکتی۔۔

صیح۔۔۔اللہ حافظ ماما بابا۔۔اللہ حافظ دادو۔وہ کہتی کھڑی ہوئی۔ہمیشہ اسکی گال چوم کر خدا حافظ کہنے والی عادت سے چڑنے والی ساریہ بیگم نے اسکا یوں زبان سے کہنا شدت سے محسوس کیا تھا ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ راسم صاحب نے اسے پکارا

رکو ژلے یہاں آؤ۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔۔۔

گڈ بائے کہنے کا تمہارا انداز یہ تو کبھی بھی نہیں رہا

وہ ماما کو اچھا نہیں لگتا نہ اس لیے میں نے سوچا چھوڑ دیتی ہوں۔ویسے بھی بہت تنگ کر لیا ہے ماما کو۔اب خود کو بدل ہی لینا چاہیئے امثال نے سنجیدگی سے کہا

تمہاری ماما کو اچھا نہیں لگتا لیکن تمہارے بابا کو یہ انداز اچھا نہیں لگا۔ واپس آؤ اور مجھے پرانا گڈ بائے چاہیئے راسم صاحب کی بات سن کر اس نے گہری سانس لی اور واپس پلٹی انکا گال چوم کر اللہ حافظ کہا اور جانے کے لیے مڑی جب مصطفیٰ شاہ نے روکا

ہبیٹا سائیں ہماری عادتیں خراب کر کہ اب خود کو بدل رہی ہو یہ تو کوئی اچھی بات نہ ہوئی نہ۔۔۔

سوری دادا جانی کہتے ہوئے انکے گلے لگی

اوکے بائے بابا بائے ماما باہر سے ہارن کی آواز سن کر وہ جلدی جلدی کہتی باہر کی بھاگی۔ پیچھے ساریہ بیگم خاموش کھڑی تھیں۔

آپ۔۔۔ آپ نے روکا کیوں نہیں انہیں۔ کیسے رہیں گے وہ اتنے دن وہاں فاریہ آپا کے پاس۔ ساریہ بیگم نے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ انکے بغیر وہ کیسے رہیں گی

اچھا ہے رہنے دو۔ کچھ دن آپکو سکون مل جائے گا اور ویسے بھی آپکو تو خوش ہونا چاہیئے جان چھوٹ رہی ہے آپکی۔۔ اب بے فکری سے رہ سکتی ہیں آپ۔ سرد لہجے میں کہتے ہوئے وہ اٹھ کر باہر نکل گئے

خدیجہ میری چائے تو لا اب کیا یہی کھڑی رہو گی۔ خدیجہ بیگم کو کھڑے دروازے کی طرف تکتا پایا۔ تو بی جان نے کہا

میں لا دیتی ہوں۔ ساریہ بیگم کچن کی طرف بڑھیں جب بی جان نے نہیں روکا
رہنے دو تم خدیجہ میری چائے میرے کمرے میں دے جانا کہ کر وہ اٹھ گئیں

سارہ یہ تمہیں یوں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے تھا۔ اس نے کون سا جان بوجھ کر گرایا تھا رمل کو اور ویسے بھی اسے زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی خدیجہ بیگم کہتی کچن کی طرف بڑھیں پیچھے وہ اکیلی کھڑی دروازے کو تک رہیں تھیں جہاں سے ابھی وہ دونوں نکلے تھے

ان کو گئے آٹھ دن ہو گے تھے عدید اور شہریار کے سٹاف کے ساتھ مل کر وہ اپنا کام تقریبا نمٹا چکے تھے۔ بی جان سے بھی روز بات ہو جاتی اور سارہ یہ بیگم کو کال کر کہ وہ حال احوال پوچھ لیتے راسم صاحب کالج سے واپسی پر ان سے مل کر آتے شہریار بھی اکثر رات کو وہیں رک جاتا۔ فاریہ کے گھر ان دونوں کے آجانے سے خاصی رونق لگی ہوئی تھی، البتہ حویلی سناٹوں کی زد میں تھی سب لوگ پھر سے اپنی پرانی روٹین پر لوٹ رہے تھے کبھی کوئی کہیں تو کوئی کہیں۔ مگر کھانے کی ٹیبل پر جب اکھٹے بیٹھتے تو انکو بہت مس کرتے انکی باتیں یاد کر کہ مسکراتے کہ اگر وہ ہوتے تو یہ کہتے یہ کرتے۔۔ بی جان بھی حویلی کی خاموشی سے بیزار ہو چکی تھیں انکی یہ بیزاری غصے کی صورت میں کبھی ملازموں پر نکلتی تو کبھی گھر کے باقی افراد پر۔ سارہ یہ بیگم تو انکے خاص زیر عتاب تھیں۔ اس وقت بھی وہ سارہ یہ بیگم کو بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلتا دیکھ رہیں تھیں اور وجہ بھی سمجھ رہیں تھیں۔

نہ اگر اتنے ہی یاد آرہے ہیں تو جا کہ مل کیوں نہیں آتی۔۔ بی جان نے اسے گھر کا تو وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گئیں

میری حویلی کو رونق چھین کر تم نے اچھا نہیں کیا۔ انہوں نے افسوس سے سر ہلایا

اماں جان میں نے یہ سب تو نہیں چاہا تھا۔ مجھے بس غصہ آگیا تھا۔ باقی لڑکیوں سنجیدگی اور رویے کو دیکھتی تھی تو مجھے لگتا تھا میری بیٹی کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے، لیکن اب احساس ہو رہا ہے میں غلط تھی وہ سنجیدہ ہوئی ہے تو سب کچھ خالی خالی اور ویران

لگ رہا ہے۔اسکی ہنسی سنے کتنے دن گزر گئے ہیں۔فون بھی کرتی ہے تو حال احوال پوچھ کر بند کر دیتی ہے کتنے دن ہو گئے ہیں اسکی شکل دیکھے۔پتا نہیں ٹھیک بھی ہو گی یا نہیں۔۔

اپنا رویہ دیکھا تھا کبھی تو نے انکے ساتھ ہر بات پر تو انکی برائی کرتی تھی سب کے سامنے انکو باتیں سنا دیتی ڈانٹ دیتی لیکن وہ پھر بھی نظر انداز کر دیتے تھے لیکن اس بار تو تم نے حد ہی کر دی بی جان کے کہنے پر انہوں نے اپنی آنکھیں صاف کی

اچھا چل اب دل چھوٹا نہ کر کام سے گئے ہیں آجائیں گے اگر زیادہ ہی یاد آرہی ہے تو کال کر کہ بلا لو۔بی جان کہتی اٹھ کر چل دیں

اسلام و علیکم ماما دادو کیسی ہیں آپ لوگ۔امثال کہتی ہال میں داخل ہوئی تو ساریہ بیگم اٹھ کر جلدی سے اسکی طرف لپکیں اور اسے گلے لگایا

کیسی ہو۔۔ایسی بھی کیا ناراضگی کہ ماں کو بھول ہی گئی۔ساریہ بیگم نے شکوہ کیا

نہیں ماما ناراض نہیں ہوں میں بس مصروف تھی نہ اس لیے نہیں آپائی۔۔۔

اچھا پہلے بھی تو مصروف ہوتی تھی۔ایسا تو کبھی نہیں کیا جانتی ہوں میرے رویے کی وجہ سے ناراض ہو۔ہونا بھی چاہئے لیکن اتنی لمبی ناراضگی۔ساریہ بیگم نے اسکا منہ چوما

کم آن ماما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماما سے کون ناراض ہوتا ہے بھلا۔ سچی میں، میں بہت بزی تھی امثال نے کہا
بھئی ہٹو بھی۔۔۔۔۔مجھے ملنے دو اپنے پتر سے۔۔۔بی جان نے انہیں علیحدہ کیا

میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں اسے بٹھاتی وہ کچن کی طرف بڑھیں۔بی جان کے پاس بیٹھ کر وہ باتیں کرنے لگی

اچھا عاشی آپو مجھے نہ آپکے ڈریسز چاہئیں کچھ دن کے لیے۔۔ آپ پلیز پیک کر دیں مجھے ابھی واپس جانا ہے۔امثال نے عائشہ سے کہا تو وہ اٹھ گئی۔

کب آو گے۔۔۔سا ریہ بیگم نے نوڈلز اسکو پکڑائے

پرسوں تک آجائیں گے دعا کیجیے گا کامیاب ہو جائیں امثال کہتی ہوئی چلی گئی

عاشی آپی کدھر ہیں آپ۔ جلدی سے آئیں ایک دھماکے دار نیوز ہے امثال اور بازل نے حویلی میں داخل ہوتے شور مچایا تھا
انکی آواز سن کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی

کیا ہوا۔۔عائشہ کچن سے ہاتھ صاف کرتی نکلی امثال نے اگے بڑھ کر گول گول گھمانا شروع کر دیا
کیا ہوا امثال۔۔۔عائشہ اسکے انداز پر ہنسی تھی

آپو گیس واٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک فنٹاسٹک قسم کی نیوز ہے سنیں گی تو ہوش اڑ جائیں گے آپکے۔

امثال نے اس پکڑ کر دوبارہ گھمایا

اچھا بتاو نہ۔عائشہ نے ہنستے ہوئے پوچھا

آپکو پتہ آپکے ڈریسز ٹاپ پر رہے ہیں کمپیٹیشن میں۔۔۔چھ کے تو آرڈر بھی آ چکے ہیں امثال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تو اسے جھٹکا لگا

میرے ڈریسز مگر میں نے کسی کمپیٹیشن میں حصہ نہیں لیا تھا

آپ نے نہیں لیا تھا لیکن ہم نے لیا تھا میں آپکو تفصیل بتاتی ہوں اپکو پتہ ہے میں نے اور بازی نے نہ اپکے ڈیزائنز کمپیٹیشن کے لیے دیے تھے وہاں سے اپروو ہونے کے بعد ایک فیشن شو ارینج کیا جو کہ سپر ڈوپر رہا پھر ہم نے ایک آنلائن سٹور بنایا عاشی کلیکشن کے نام سے چھ آرڈر آ چکے ہیں اس وقت ہر جگہ دھوم مچی ہوئی ہے اپکے ڈیزائنز کی۔۔میں بہت خوش ہوں امثال اسکے گلے لگتی ہوئی بولی

سچ کہہ رہی ہو۔عائشہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا

بلکل سچ کہہ رہی ہوں۔امثال نے کہا

مگر تم نے ڈیزائنز کہاں سے لیے اور اس سب میں خرچہ بھی تو بہت آیا ہو گا اور کتنی محنت کرنا پڑی ہو گی عائشہ نے فکر مندی سے کہا

اسکی پہلی بات کا جواب ہے تو اپکے روم سے لیے تھے اور لاک ہیئر پن سے کھولا تھا خرچہ بھی بہت ہوا تھا لیکن شہری بھائی اور عدی زندہ باد اور جہاں تک محنت کی بات ہے تو واقعی بہت کرنا پڑی بہت زیادہ تھک گئے اور اسکا صرف ایک ہی حل ہے کہ ایک اچھے سے ریسٹورینٹ میں ایک زبردست سی ٹریٹ ہونی چاہئے امثال نے کہا تو ہنسی تھی

کیوں نہیں گڑیا یہ بتاؤ ابھی کچھ کھاؤ گی۔ عائشہ نے پوچھا

نہیں کچھ نہیں آپ ادھر آئیں بازی میرے بیگ سے نکال کر آپو کو دو۔ امثال نے کہا تو بازل نے ایک لفافہ اسکی طرف بڑھایا

یہ کیا ہے۔ اس نے حیرانگی سے کہا

دو ڈریسز کی ڈلیوری ہو چکی، چار ابھی بھیج کر آئے ہیں کل تک پے منٹ ہو جائے گی یہ ان دو کی پے منٹ ہے گن لینا۔ آتی ہے نہ گنتی۔ امثال نے شرارت سے کہا۔ ساریہ بیگم فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہیں تھیں۔ واقعی ہی وہ اپنی بیٹی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھیں انہوں نے صیح کہا تھا انکی بیٹی یہاں کی لڑکیوں سے الگ ہے۔ انکے جیسی ہو ہی نہیں سکتی ایک فخریہ مسکراہٹ تھی انکے چہرے پر۔

اچھا اب اگر ہو گیا ہو تو ماں سے بھی مل لو ساریہ بیگم اسکی طرف بڑھی

کیسی ہیں آپ۔امثال نے سنجیدہ ہو کر کہا تو وہ بجھ کر رہ گئیں

واپس آنے کے بعد بھی اسکی سنجیدگی ہنوز برقرار تھی اب تو اسنے کچن میں ہیلپ کرنا شروع کر دی تھی بات بات پہ قہقے نہیں لگاتی تھی اور نہ ہی کوئی شرارت کی تھی۔ہمیشہ کی طرح بازل بھی اسکے ساتھ ہی پایا جاتا تھا۔دونوں مل کر کبھی کچھ کھانے کو بنا رہے ہوتے تو کبھی برتن دھو رہے ہوتے۔

خدیجہ خالہ چائے میں چینی کتنی ڈالوں امثالنے پوچھا تو وہ اسکی طرف پلٹی

ژلے بیٹا مجھ سے بھی ناراض ہو میں نے تو تمہیں کچھ نہیں کہا۔

نہیں خالہ میں بھلا آپ سے کیوں ناراض ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

تو پھر مجھے ڈی جے خالہ کہنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔

ماما کو برا لگتا ہے اپکو اس طرح سے پکارنا۔۔۔

تمہاری ماں کو لگتا ہے مجھے نہیں لگتا بہت دنوں سے کسی نے مجھے ڈی جے خالہ نہیں کہا۔بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔

اور میں بھی فوزیہ ڈارلنگ کو بہت مس کر رہی ہوں۔ بریانی دم پر رکھتے ہوئے فوزیہ بیگم نے کہا

اوکے ڈی جے خالہ اب خوش اس نے ہنستے ہوئے کہا کچن کے باہر کھڑی ساریہ بیگم خاموشی سے واپس پلٹ گئیں تھیں

تم نے ابھی تک ماں کو معاف نہیں کیا ساریہ بیگم نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

نہیں ماما ایسی بات نہیں ہے آپ ایسا کیوں سوچتی ہیں۔ امثال نے انکی گود میں سر رکھا

تو پھر میری نٹ کھٹ ڑلے کو کہاں چھوڑ آئی ہو۔ انہوں نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

آپ کو اچھی نہیں لگتی تھی نہ تو میں نے سوچا اسکو چھوڑ دیتی ہوں اپکو شرمندگی ہوتی تھی نہ ہماری وجہ سے اس لیے۔۔۔

اس وقت شرمندگی ہوتی تھی لیکن اب تمہیں اتنی سنجیدہ دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے پلیز بس کر دو نہ کتنے دن ہو گئے ہیں تمہاری کوئی شکائت نہیں آئی میرے پاس اور میں تم لوگوں کو ڈانٹا نہیں تمہارا کوئی قہقہ نہیں گونجا اور میں نے تمہیں ٹوکا نہیں انہوں نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما

دیکھ لیں پھر اپکو ہی مسئلہ ہو گا۔ امثال نے آنکھیں مٹکائیں تو وہ مسکرائیں

بلکل بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

پکانہ۔۔۔۔۔۔امثال نے کنفرم کرنا چاہا

بلکل پکا۔۔۔۔۔۔۔۔اور سنو تم اپنے اس سب سے بڑے حمائتی عدید کو مت بتانا۔۔۔تم تو آسانی سے مان گئی ہو اگر اسے پتہ چلا تو ایک لمبے عرصے کا بائیکاٹ سمجھو

ہاہاہا سار یہ شاہ کو اپنے بیٹے کا اتنا خوف۔۔امثال نے ہنستے ہوئے کہا ویسے اگر میں بتا دوں تو۔۔۔
پلیز مت بتانا اچھی بیٹی نہیں ہو۔۔سار یہ بیگم نے امثال کے انداز میں کہا تو لاونج میں دونوں کا قہقہ گونجا۔

داد و مجھے آپ لوگوں سے بات کرنی ہے امثال بی جان کے روم میں داخل ہوئی تو لالہ رخ اور مصطفی شاہ بھی وہیں تھے

ہاں پتر بول بی جان نے اسے اپنے پاس بٹھایا

پہلے وعدہ کریں جب تک میری بات ختم نہیں ہو گی آپ ٹو کیں گی نہیں اور نہ ہی کوئی یہاں سے اٹھ کر جائے گا اور میری بات پر غور بھی کریں گے۔امثال نے تمہید باندھی

ایسی کیا بات ہے۔۔۔بی جان کا ماتھا ٹھنکا

ہے نہ پہلے آپ پرومس کریں امثال نے انکا ہاتھ پکڑا

اچھا ٹھیک ہے وعدہ بی جان نے کہا

دادو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جمال شاہ انکل سے ملی تھی امثال کی بات سن کر تینوں نے اسے حیرانگی سے دیکھا تھا

لیکن پتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے نہیں ٹوکیں گی۔۔ امثال نے وعدہ یاد دلایا تو وہ خاموش ہو گئیں

ہماری پہلی ملاقات اتفاقی تھی میں نہیں جانتی تھی انہیں۔ انکی گاڑی خراب ہو گئی تھی تو میں نے انہیں لفٹ دی اور دوسری بار وہ خود ملنے آئے تھے شہر میں۔ وہ معافی مانگنا چاہتے ہیں آپ سے۔ دادو سب کچھ پہلے جیسا کرنا چاہتے ہیں گو کہ سب کچھ نہیں ہو سکتا لیکن کچھ ٹھیک تو کر سکتے ہیں نہ۔ امثال نے ساری بات بتانے کے بعد بی جان سے کہا

تم نہیں جانتی انہوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ بی جان کے لہجے میں دکھ کی آمیزش تھی

جانتی ہوں دادو سب جانتی ہوں انکی وجہ سے آپ نے بہت سفر کیا ہے لالہ پھپھو سب سے زیادہ ہرٹ ہوئیں ان سب میں لیکن انکا بھی تو کوئی قصور نہیں تھا انہوں نے بھی تو آپ سے اتنے عرصہ آپ لوگوں سے دوری سہی ہے خاندان کی باتیں سنیں ہیں

لیکن وہ وقت اب گزر چکا ہے دادو۔ آپ اس وقت کو سامنے رکھیں۔ امان بھائی اور رمل آپو کو دیکھیں انہیں بھی تو ددھیال کی ضرورت ہے آپکو نہیں پتہ پھپھو میں بتاتی ہوں بچپن سے لے کر اب تک ہم نے جب بھی ماما بابا سے ددھیال ننھیال کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے بس یہی بتایا کہ آپ ان سے ناراض ہیں ہم لوگ نہیں مل سکتے آپ سے اور ہم بھی آپکو نہیں جانتے تھے تو ہمارے لیے آسان تھا کہ انکی بات سن کر خاموش ہو جانا لیکن ان دونوں نے دیکھا ہوا ہے اپنا ددھیال جانتے ہیں کہ کون ہیں وہ۔ سر راہ ملاقات بھی ہو جاتی ہو گی بہت مشکل ہوتا ہو گا اپنے خونی رشتوں سے نظریں چرا کر اجنبیوں کی طرح گزر جانا پلیز آپ ان کے لیے ہی سب بھلا دیں باپ کا نہیں صیح ددھیال کا پیار تو مل جائے گا نہ۔ مانتی ہوں آپکے کے لیے بہت مشکل ہو گا لیکن اپنے بچوں کے لیے تو بھول سکتی ہیں نہ پلیز۔۔۔ اور پھر یہ بھی تو دیکھیں نہ کتنے رشتے ہیں دادو کی بہن ہے ثریا آنٹی اور جمال انکل دادا جانی کے بھائی۔ آپکے بچوں کے دادا دادی ہیں تو کیا ایک شخص کی غلطی کی سزا آپ اتنے سارے لوگوں کو دیں گی میری باتوں پر غور کیجیے گا زیادتی آپکے ساتھ ہوئی تھی تو فیصلہ بھی آپ ہی کیجیے جن کی غلطی تھی وہ بھگت کر اس دنیا سے جا چکے ہیں تو آپ بھی بھلا دیں۔ امثال نے لالہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا

دادا جانی پلیز بس کر دیں نہ۔ بہت ہو گیا بیس سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا۔ عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے معاف کر دیں انہیں اگر اب بھی نہیں کریں گے تو یہ نارضگی نسلوں تک چلے گی، میری باتوں کو ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیئے۔ وہ لوگ ایک دو دن تک آئیں گے آپ لوگ پلیز کوئی مثبت فیصلہ کیجیے گا۔ امثال نے ایک نظر سب کی طرف دیکھا انکو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر وہ باہر نکل گئی

تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔ تم لوگ کیا کر رہے ہو یہاں۔۔۔ مصطفی شاہ نے جمال فیملی کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا تو پوچھا سبھی لوگ حیرت سے گنگ تھے۔ انکے آنے کا صرف ان چاروں کو ہی پتہ تھا

معافی مانگنے آئے ہیں تم سے۔۔۔ جو ہمارے بیٹے نے کیا ہم شرمندہ ہیں اس پر۔۔ چاہ کر بھی نہیں بدل سکتے۔۔ لیکن جو ہو رہا ہے اسے تو بدل سکتے ہیں ویسے بھی جو اس سب کی وجہ بنا تھا اسکو اس دنیا سے گئے پندرہ سال گزر چکے ہیں. پلیز اب تو معاف کر دو بیس سال کی سزا کافی نہیں ہے

ارے جمال انکل آپکی سوری میں دم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مزہ نہیں آرہا۔۔ ایموشن۔۔۔ ایموشن پیدا کریں۔۔۔۔۔ تھوڑا فیل لائیں یار۔۔۔ فیلنگ کے ساتھ سوری کریں نہ۔ چھجے پر بیٹھی امثال نے ہانک لگائی ان کی نظریں اوپر اٹھیں تو امثال اور بازل کو فرسٹ پورشن کے چھجے پر بیٹھے دیکھ کر سب کی آنکھیں کھلیں تھیں

ژلے اگر میں اوپر آ گئی نہ تو، میں بھی پوری فیلینگ کے ساتھ جوتے لگاؤں گی تمہیں۔ منہ بند کر کہ بیٹھو۔ ساریہ بیگم نے اسے گھر کا۔ ہمیشہیہ لڑکی غلط موقع پر زبان کھولتی تھی

سوری۔۔۔ آپ کیری آن کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اب نہیں بولتی۔ امثال نے ہونٹوں پر انگلی رکھی

پلیز مصطفیٰ۔۔۔ میں جانتا ہوں اچھا نہیں کیا ہم نے آپکے ساتھ۔۔۔ مگر جو بھی ہوا اس میں ہمارا بھی تو کوئی قصور نہیں تھا ۔غلطی ہمارے بیٹے نے کی تھی۔ سزا ہم نے بھگتی اور اگر آپ مزید بھی کوئی سزا دینا چاہیں تو ہم حاضر ہیں پلیز جانتا ہوں سب بھلانا آسان نہیں لیکن تم کوشش تو کر سکتے ہو نہ۔۔۔۔ تمہارا بڑا بھائی ہوں اور بڑا بھائی تو باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ اسی بات کو دیکھ کر ہی اپنا دل بڑا کر لو یار مرنے سے پہلے ایک بار گلے لگا کر کہہ دو جاؤ جمال شاہ میں نے تمہیں معاف کیا۔ جمال شاہ نے ساکت کھڑے مصطفیٰ شاہ کی طرف دیکھا

ہم نے آپکو معاف کیا۔۔سب کی نظریں لالہ رخ کی طرف اٹھیں امثال کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا تھا

ہاں تایا جان ہم نے معاف کیا آپکو۔۔۔آپ بھی ہمیں معاف کر دیجیے گا اور پلیز یہ مرنے مارنے کی باتیں دوبارہ نہیں کیجیے گا ابھی تو ہمیں آپکی بہت ضرورت ہے ہمارے بچوں کو ضرورت ہے۔لالہ رخ کہتی انکے پاس آئی تو جمال شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور دوبارہ مصطفیٰ شاہ کی طرف متوجہ ہوا بھائی کے گلے نہیں لگو گے کتنے سال بیت گئے ہیں جمال شاہ نے کہا تو وہ آگے بڑھ کر انکے گلے لگے تھے معاف کر دینا یار جمال شاہ نے دوبارہ کہا ثریا شاہ ہاجرہ شاہ سے مل کر خدیجہ بیگم اور ساریہ بیگم کی طرف مڑی جو نم آنکھیں لیے انہیں ہی دیکھ رہیں تھیں

ماں سے نہیں ملو گی ثریا شاہ نے کہا وہ دونوں انکے گلے لگیں امثال بازل کی آنکھیں اور منہ بیک وقت کھلے تھے

اوہ تیری یہ کیا سین ہے بھئی۔امثال نے بازل کو کہنی ماری تو اس نے بھی نفی میں سر ہلایا

پتر نیچے تو آؤ اپنے نانا نانی سے تو ملو۔ثریا شاہ کی بات سن کر دونوں اچھلے توازن برقرار نہ رہنے کی وجہ سے دھڑام سے اوپر نیچے زمین پر آگرے تھے سب ہونق بنے انہیں دیکھ رہے تھے اور سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہوا کیا ہے

ہٹو نہ ثڑلے میرا سانس بند کر کہ دم لو گی کیا۔بازل نے اسے دھکا دیا

مرو تم مجھے بھی گرا دیا۔شہریار نے اگے بڑھ کر دونوں اٹھایا

پتر کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم انکی طرف بڑھی

ہمیں کیا پتہ دادو کیا ہوا ہے ہم تو خود ابھی آئے ہیں امثال چھجے کے نیچے کھڑے ہو کر جائزہ لینے لگی

پتر ایسے کیا دیکھ رہی ہے۔ مصطفی شاہ کو حیرانی ہوئی

دیکھ رہی ہوں اس طرح بندہ جلدی نیچے نہیں آجاتا۔ امثال نے گال پر انگلی ٹکاتے ہوئے کہا تو ساریہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا کچھ بھی ہو جائے انکی اولاد نہیں سدھر سکتی

اچھا اب ادھر تو آنہ اپنی نانی سے تو مل ثریا شاہ نے کہا

ویسے میں نے اپ سے کہا تھا نہ کہ میری لائف تھوڑی فلمی ہے رشتے دار اچانک سے نمودار ہوتے ہیں میرے۔ امثال نے کہا تو وہ مسکرائیں تھیں

مبارک ہو بنو رانی تمہارے سسرال والے ڈیٹ فکس کرنے کے لیے آرہے ہیں رمل نے کھڑکی میں کھڑی عائشہ کو گلے لگایا

تمہیں پتہ ہے انکا فون آیا ہے ابھی بی جان کو کہ وہ اس سنڈے آرہے ہیں رمل نے کہا لیکن اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس دیکھا

عائشہ کیا ہوا تمہیں خوشی نہیں ہوئی۔ رمل نے پوچھا لیکن اسکو مسلسل خاموش پا کر ٹھٹھکی

عائشہ ادھر میری طرف دیکھو کیا بات ہے پریشان ہو

رمل۔۔۔رمل مجھے نہیں کرنی یہ شادی۔۔رمل کے سر پر تو بمب پھٹا تھا رمل کو بلانے کے لیے آتی امشال بھی ٹھٹھک کر دروازے پر رکی تھی

کیوں نہیں کرنی۔رمل کو حیرت ہوئی تھی

بس نہیں کرنی تو نہیں کرنی تم جا کہ منع کر دو۔عائشہ نے کہا تو اب کے رمل کی صیح معنوں میں آنکھیں کھلیں تھی

تم۔۔۔تمہارا دماغ ٹھیک ہے جانتی بھی ہو کہ کیا کہہ رہی ہو۔۔رمل نے حیرانگی سے کہا
جانتی ہوں بہت اچھے سے جانتی ہوں تم بس جا کہ کہہ دو کہ مجھے نہیں کرنی وہاں شادی۔عائشہ نے سنجیدگی سے کہا

ہاں جیسے باہر سب تمہاری مرضی کا ہی تو انتظار کر رہے ہیں۔تم منع کرو گی تو وہ تمہاری بات مان لیں گے۔اور یہ پہلے تو تمہیں کبھی کوئی اعتراض نہیں رہا۔اب اچانک کیا ہو گیا ہے رمل نے کہا تو اسنے رخ پھیرا

تمہارا یوں منہ پھیرنا مجھے شک میں ڈال رہا ہے عاشی۔۔رمل نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا تھا

ایسی بات نہیں ہے رمل۔میں بس۔۔۔عائشہ ایکبار دھیمی پڑی تھی

کیا بس بات پوری کرو رمل نے سختی سے کہا تو ہتھیلیاں مسلنے لگی

یہاں آؤ بیٹھو۔۔اور بتاؤ کیا بات ہے رمل نے اسے پاس بٹھایا

اب بولو۔۔رمل نے کہا تو وہ لب کاٹنے لگی

تم کہیں کسی کو پسند تو نہیں کرنے لگی رمل نے اپنا خدشے کو زبان دی تھی

بولو بھی میری سانس اٹکی ہوئی ہے عاشی۔۔جو میں سمجھ رہی ہوں وہ سچ نہیں ہے نہ رمل نے اسے جھنجھوڑا تو اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی

وہی سچ ہے رمل۔عائشہ نے اسکے سر پر بمب پھوڑا تھا

تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو اور کیا کیا ہے تم نے۔رمل دبی دبی آواز میں چلائی تھی گھر میں اگر کسی کو پتہ چلا تو جانتی ہو نہ طوفان آجائے گا اوہ۔۔گاڈ عاشی میں کیا کہوں تمہیں رمل نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا
کون ہے وہ رمل نے اسکے پاس آتے ہوئے کہا تو اس نے کھڑکی سے نیچے دیکھا اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو ایک بار پھر اچھلی تھی نیچے شہریار اور عدید کھڑے بات کر رہے تھے

دونوں میں سے کون۔۔رمل کو اپنی آواز کھائی سے آتی سنائی دے رہی تھی امثال جو واپس مڑنے لگی تھی رمل کی بات سن کر رکی

شہریار.......عائشہ نے کہا تو رمل خاموش ہو کر رہ گئی۔شہریار کا نام سن کر حیران تو امثال بھی رہ گئی تھی وہ الٹے قدموں واپس پلٹی

عاشی بہت دیر ہو چکی ہے یہ ممکن نہیں ہے اب جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو اب کچھ نہیں ہو سکتا اور پلیز یہ بات مجھ سے تو کر دی ہے کسی اور سے مت کہنا ورنہ جانتی ہو نہ کیا ہو گا۔۔اس حویلی کی روایات تمہیں یاد رکھنی چاہئیں۔یہاں پر منگنی کو نکاح کی حیثیت حاصل ہے۔سمجھ رہی ہو نہ میری بات تم کسی سے کچھ نہیں کہو گی۔۔کچھ بھی نہیں

جب سے اس نے عائشہ کی باتیں سنی تھیں وہ مسلسل لان میں ٹہلے جا رہی تھی اسکے ذہن میں مسلسل اسکی باتیں گونج رہی تھیں وہ اپنی سوچوں میں اتنی مگن تھی کہ درخت سے ٹیک لگائے کھڑے عادل کو نہ دیکھ سکی جب کافی دیر تک اسکی پوزیشن میں فرق نہیں آیا تو وہ اسکے پاس آیا

کیا بات ہے کزن۔کونسے ایٹم بمب بنانے کے بارے میں سوچ و بچار جاری ہے۔عادل کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آئی

بس کچھ سوچ رہی تھی

ایسا کیا سوچ رہی ہو جو ارد گرد سے اتنی بے خبر ہو گئی۔عادل نے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔اچھا ایک بات تو بتاؤ یہ عاشی آپی کا رشتہ کہاں طے ہوا ہے امثال کو اچانک خیال آیا کہ جاننا تو چاہیئے کے ہے کہ وہ لوگ ہیں کون۔۔

شاہ بابا کے کزن ہیں انکا پوتا ہے

اچھا۔۔کیا کرتا ہے لڑکا اور کہاں رہتے ہیں امثال نے پوچھا

ساتھ والے گاؤں کے رہنے والے ہیں اور لڑکا زمینداری سنبھالتا ہے۔تم کیوں پوچھ رہی ہو۔

نہیں بس ایسے ہی وہ گھر میں ڈیٹ رکھنے کی بات چل رہی ہے تو بس اسی لیے پوچھا تھا امثال نے نارمل انداز کہا

اچھا ٹھیک ہے لیکن ناجانے کیوں تمہاری ہ سنجیدگی کھٹک رہی ہے۔کچھ بھی الٹا سیدھا مت کرنا۔امثال عادل نے کہا۔اس نے اسکی وارننگ کس حد تک سنی تھی یہ امثال ہی بہتر جانتی تھی۔

سارا خاندان جمال شاہ حویلی میں مدعو تھا ویسے تو سبھی سے ملاقات ہو چکی تھی لیکن ثریا شاہ نے اصرار کیا کہ وہ آج لنچ انکے ساتھ کریں۔امثال اور بازل کو ساریہ بیگم نے خاص تاکید کی تھی کہ وہ کوئی بھی شرارت نہیں کریں گے جس پر دونوں نے

شرافت سے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں حویلی میں داخل ہوئے تو حویلی کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گئے۔ امثال کی نظریں سامنے لگے پھلوں کے قطار در قطار درختوں پر اٹکی تھیں جب بازل کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی

ژلے۔۔ سر راشد

اتنے اچھے موقے پر وہ ہٹلر تمہیں کہاں سے یاد آ گئے۔ امثال کی نظریں ابھی تک وہیں ٹکی ہوئیں تھیں

سامنے دیکھو سر راشد کھڑے ہیں۔ بازل نے اسے کہنی ماری

تمہارا دماغ خراب ہے وہ ہٹلر یہاں کہاں ہو گئے لگتا ہے جاگتے میں خواب دیکھنا شروع کر دیے ہیں۔ وہ تو اپنے آفس میں اسائنمنٹس میں سر دیے۔۔۔۔۔۔۔۔ بیٹھے۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔ گے۔ امثال جس نے چڑ کر بات شروع کی تھی سامنے نظر پڑتے ہی دھیمی پڑی جہاں سر راشد ساریہ بیگم سے مل رہے تھے

آپا آپ بلکل بھی نہیں بدلی سر راشد نے مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

یہ ماما کو آپا کہہ رہے ہیں اسکا کیا مطلب ہوا۔ بازل نے امثال سے کہا

گدھے اسکا مطلب ہوا یہ ہمارے ماموں ہیں۔ امثال نے بازل کے فضول سوال پر گھورا

اب کیا کرنا ہے۔ بازل نے کہا

کرنا کیا ہے نیویں نیویں ہو کر نکلو۔ نہیں تو آج بڑا ذلیل ہونا ہے۔ اگلی پچھلی ساری کسریں نکل جائیں گی۔ دونوں کی سرگوشیاں سنتے ان کے اگے کھڑے صدام شاہ نے نا سمجھی سے مڑ کر انہیں دیکھا دونوں پیچھے مڑے تو اپنے قاسم صاحب نے پوچھا

کیا بات ہے بیٹا

کچھ نہیں تایا جان۔ امثال نے بے چارگی سے کہا اور اپنے آگے کھڑے عادل کے پیچھے جا چھپی اس نے مڑ کر اچنبھے سے دیکھا

خیریت۔۔

ہاں ابھی تک تو خیریت ہی ہے بس اسی طرح کھڑے رہو ہلنا مت اور اگر کوئی میرا پوچھے تو کہہ دینا ثرلے کچھ دنوں کے لیے فوت ہو گئی ہے۔ بوکھلاہٹ میں اسکے منہ سے جو نکل رہا تھا بولے جا رہی تھی

اللہ نہ کرے۔ کیا بولے جا رہی ہو۔ عادل نے اسے گھورا

کہا نہ چپ کر کھڑے رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کچھ بولتی انہیں ساریہ بیگم کی آواز آئی

بازی ثرلے اپنے ماموں سے تو ملو۔۔۔

آونہ بازل اور یہ ژلے کہاں گئی ہے ابھی تو تمہارے ساتھ تھی۔ صدام کے پیچھے کھڑے بازل سے کہا۔بات کو کسی حد تک سمجھتا صدام اسکے آگے سے ہٹا تو انکی طرف دیکھتے سر راشد اچھلے تھے۔سار یہ نے آگے بڑھ کر امثال کو عادل کے پیچھے سے نکالا تو وہ مرے مرے قدموں سے سر راشد کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی

راشد یہ میرے۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔سار یہ بیگم کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ تقریباً چیخے۔امثال نے اپنی آنکھیں میچیں۔اللہ جی پلیز آج بچا لینا یہ ماما کو کچھ نہ بتائیں

تم انہیں جانتے ہو سار یہ بیگم نے خوشگوار حیرت سے کہا

انہیں میں نہیں جانوں گا تو اور کون جانے گا۔زندگی حرام کر رکھی ہے انہوں نے میری۔میں تو یونی میں بڑی مشکل سے برداشت کرتا ہوں یہ یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔لگتا ہے کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہے میں نے اپنی زندگی میں۔جو پچھلے دو سال سے انکو بھگت رہا ہوں۔پتا نہیں انکے والدین نے کیا چیزیں پیدا کی ہے۔وہ تو پھٹ ہی پڑے تھے۔انکی بات سن کر سار یہ بیگم کی خوشگواریت اڑنچھو ہوئی تھی باقی سب کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔

یہ دونوں چیزیں میری ہیں۔۔سار یہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے کہا تو وہ ایک بار پھر اچھلے تھے

یہ۔۔یہ دونوں فتنے آچکے ہیں۔انہوں نے معصومیت سے سر جھکائے کھڑے امثال اور بازل کو گھورتے ہوئے تصدیق چاہی ۔انکو اس طرح کھڑا دیکھ کر شہریار آگے بڑھا

چھوڑیں نہ ماموں آپ چلیں اندر چلتے ہیں۔ان کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس نے خود ہی اندر کی جانب قدم بڑھائے پیچھے وہ سب بھی لاؤنج میں آبیٹھے

ان دونوں کے بارے میں راشد بتاتا رہتا ہے اور سچ پوچھو تو ہمیں بھی بڑا شوق تھا تم لوگوں سے ملنے کا۔آخر کون ہیں وہ جو ہمارے ٹھنڈے مزاج بیٹے کو غصہ دلانے کی سکت رکھتے ہیں ثریا شاہ نے کہا

آپکو پتہ ہے نانو یہ ہمیں اتنا تنگ کرتے ہیں یونی میں۔کبھی ہمارے کوئزز کے مارکس کاٹ لیتے ہیں تھے کبھی ہمارے اسائنمنٹس کے۔ایک بار تو پیپر میں بھی نہیں بیٹھنے دیا امثال نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

میں منع کروں گی اب نہیں کرے گا یہ اور خبر دار راشد جو تم نے دوبارہ میرے بچوں کو تنگ کیا تو بری طرح پیش آؤں گی ۔آج کے بعد سے تم ان لوگوں کی مدد کیا کرو گے پڑھائی میں۔کیا فائدہ ہوا تمہارے ماموں ہونے کا۔ثریا شاہ نے راشد شاہ کو کہا۔راسم شاہ نے مسکراہٹ دبائی اپنے بچوں کی معصومیت سے اچھی طرح واقف تھے

ویسے سارہ یہ آپا آپ دونوں الگ الگ رہتے ہیں کیا۔۔۔راشد شاہ نے کہا تو شہریار کے ساتھ بیٹھے بازل اور امثال کے کان کھڑے ہوئے

نہیں تو۔۔ساریہ بیگم نے حیرانی سے کہا

اچھاتو پھر راسم بھائی نے دوسری شادی کرر کھی ہو گی۔راشد شاہ نے سر ہلاتے ہوئے کہااور امثال اور بازل کی طرف دیکھاتو دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں خاموش رہنے کی التجا کی۔انکی متوقع درگت کا سوچ کر راشد شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔صوفے پر پیچھے کی جانب ٹیک لگاتے ہوئے انہوں نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی

کیسی باتیں کررہے ہو راشد۔ساریہ بیگم نے حیرانگی سے انہیں دیکھا تھا

وہ آپا یونی میں ایک۔۔۔۔۔۔۔

ماموں یونی کب اوپن ہورہی ہے۔امثال نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

بیٹا جی یونی کی ویب سائٹ پر شیڈول دیکھ لوراشد شاہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی امثال نے نامحسوس انداز میں ہاتھ جوڑے تھے جس پر انہوں نے کندھے اچکا دیے۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ یونی میں۔۔۔۔۔۔۔

نورین مامی آپ نے مہروش کلیکشن کا نام تو سنا ہو گا نہ۔امثال نے انہی کے انداز میں صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے ہوئے انکی بیوی کو مخاطب کیا اسکی بات سن کر وہ ایک جھٹکے سے سیدھے ہوئے ابکی بار انکی انکھوں میں التجا تھی جوابا امثال نے کندھے اچکائے۔انج تے فیر انج ہی سہی

نہیں بیٹا میں تو نہیں جانتی۔نورین بیگم نے لاعلمی سے کہا

پر ماموں تو بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ ہیں نہ ماموں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے انہیں بتایا ہی نہیں کمال ہے۔امثال نے انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جن میں واضح وارننگ تھی

ہاں۔۔۔۔۔ نہیں یہ نہیں جانتی ہیں تم چھوڑو اس بات کو۔۔۔ اور بتاؤ کیا چل رہا ہے اج کل۔۔رزلٹ کب ہے تم لوگوں کا

ماموں جی یونی کی ویب سائٹ پر شیڈول دیکھ لیں۔امثال نے دل جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی

امثال تمیز کرو اور راشد تم کچھ کہہ رہے تھے

نہیں آپا میں کچھ نہیں کہہ رہا تھا بس ایسے ہی آپ سنائیں کیا چل رہا ہے اج کل انہوں نے جلدی سے کہا تو راسم صاحب نے ہلکا سا قہقہ لگایا وہ کب سے بیٹھے اپنی بیٹی کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہے تھے اور سمجھ بھی رہے تھے

یہ مہروش کلیکشن کا کیا چکر ہے۔شہریار نے سب کو باتوں میں مصروف پایا تو امثال سے پوچھا

کوئی چکر نہیں ہے بھائی وہ ایک ڈریس برانڈ ہے اسی کے بارے میں بات ہو رہی تھی امثال نے کہا

بچے دس سال چھوٹی ہو مجھ سے تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ تمہاری بات سن کر یہ جو ماموں کے چہرے پر تم لوگوں کے لیے نرمی آئی تھی نہ یہ صرف مہروش کی ہی بدولت تھی۔ چلو اب بتاؤ کون ہے یہ مہروش۔ شہریار نے اسکے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا

ہماری یونی میں لیکچرر ہیں ماموں کی بہت اچھی دوست رہ چکی ہیں۔ مرتی ہیں ماموں پر۔ شادی کی آفر بھی کر چکی ہیں اب جب ہم بڑھا چڑھا کا بتائیں گے تو کیا ہو گا بھلا۔ امثال نے آنکھیں مٹکائیں

بچے اس طرح کسی کو بلیک میل نہیں کرتے بری بات ہوتی ہے۔ شہریار نے نرمی سے کہا

اور وہ جو ہمیں بلیک میل کر رہے تھے اسکا کیا۔ اس نے منہ بگاڑا

ہاں سچ وہ کیا بات کرنے والے تھے شہریار کو یاد آیا

چھوڑیں نہ پھر کسی وقت بتاؤں گی۔ امثال کہتی وہاں سے کھسک گئی

بازل اس وقت دریاب اور امان شاہ کے ساتھ مال آیا ہوا تھا۔دریاب اور امان شاپ میں کھڑے اپنے لیے شرٹس دیکھ رہے تھے .وہ اور امثال اکھٹی شاپنگ کرتے تھے،جو کہ شاپنگ کم اور لوگوں کی شامت زیادہ ہوتی تھی اور وہ چونکہ ساتھ نہیں تھی اس لیے وہ بیزاری سے ادھر اُدھر نظریں گھمارہا تھا کہ ایک لڑکی پر اسکی نظر پڑی،وہ بے چینی سے ادھر اُدھر چکر کاٹ رہی تھی،جیسے کسی کا انتظار کر رہی ہو۔ایک پل میں اسکی آنکھیں شرارت سے چمکی اور لڑکی کے پاس جاکر اسکے پیچھے پیچھے اُسی کے انداز میں چکر کاٹنا شروع کردیے

اوئے مسٹر تمھیں شرم نہیں آتی۔۔لڑکی نے اسے گھورتے ہوئے کہا

آتی ہے لیکن مناسب وقت پر،ہر وقت نہیں۔بازل نے اپنی ازلی ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا

گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا؟؟لڑکی اونچی آواز میں چلائی تو شاپ میں کھڑے دریاب اور امان جلدی سے باہر نکلے۔دریاب آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ امان نے روک دیا،سب کو تگنی کا ناچ نچانے والا آج لڑکی کہ ہاتھوں زلیل ہو گا یہ سوچ ہی اسے ٹھنڈک پہنچا رہی تھی

نہیں یار اکیلا ہوتا ہوں اج کل ماما اور بہن گاؤں گئی ہوئی ہیں ویسے تو میں بھی اب وہیں ہوتا ہوں اور وہاں پر میری ماں بہن کے علاوہ بھی بہت سی خواتین رہتی ہیں جیسے میری خالہ تائی کزنز وغیرہ۔بازل نے جواب دیا

تم۔۔۔۔تم میرے پیچھے کیوں آرھے ہو۔۔لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اگر آپکو اعتراض ہے تو آپ میرے پیچھے آجائیں۔۔بازل نے بے نیازی سے جواب دیا۔دریاب نے مسکراہٹ دبائی

میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔

پلیز منہ مت توڑنا میں ٹوٹا ہوا منہ لے کر کہاں جاؤں گا۔میں تو کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہوں گا۔اگر میرا منہ ٹوٹا ہو گا تو مجھے اپنی لڑکی کون دے گا کوئی لڑکی نہیں دے گا تو میری شادی کیسے ہو گی،شادی نہیں ہو گی تو بچے نہیں ہوں گے،بچے نہیں ہوں گے تو میرا کوئی نام لیوا کوئی وارث اس دنیا میں نہیں ہو گا وارث نہیں ہو گا تو میری جائیداد پر رشتہ دار قبضہ کرلیں گے اور مجھے گھر سے نکال دیں گے گھر سے نکال دیں گے تو در در کی ٹھوکریں کھاوں گا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسسسس۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی چیخی۔اس کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔کچھ ہی دیر میں وہ اس لڑکی کو اچھا خاصا زچ کر چکا تھا

مم۔۔۔میں پاگل ہو جاوں گی۔۔۔۔نہیں شاید ہو چکی ہوں۔۔ہاں ہو چکی ہوں۔وہ لڑکی اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔امان کو اس لڑکی کی حالت قابل رحم لگ رہی تھی۔

چلو آو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔بازل نہایت ہی سنجیدگی سے آگے بڑھا۔

کہاں۔۔۔لڑکی نے پوچھا

پاگل خانے۔۔۔خود ہی تو کہ رہی ہو کہ تم پاگل ہو چکی ہوں۔۔بازل نے ہمدردی سے کہا تو لڑکی سر پر پیر رکھ کر بھاگی کہ اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ واقعی اسے پاگل خانے چھوڑ آتا۔دریاب نے بے اختیار قہقہ لگایا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تم دونوں بہن بھائی اچھے خاصے انسان کو پاگل بنانے کا فن رکھتے ہو۔۔۔امان نے اسکے پاس آتے ہوئے کہا تو بازل ہنس دیا

ہاہاہاہاہا۔برو،میں نے تو اسے صرف پاگل بنایا ہے،ژلے ہوتی تو با قاعدہ اسکا ہاتھ پکڑ کہ کسی پاگل خانے چھوڑ آتی۔

کیا ہوا ہے۔ابھی یہاں سے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی جا رہی تھی اور تم لوگ بھی ہنس رہے ہو صدام شاہ نے انکے پاس آتے ہوئے کہا

تم نے اچھا خاصا سین مس کر دیا ہے۔چلو کوئی نہیں میں بتا دیتا دریاب نے ہنستے ہوئے کہا اور اسے بتانے لگا جس پر دونوں نے قہقہ لگایا اس بار امان نے بھی انکا ساتھ دیا تھا

ویسے تمہیں ڈر نہیں لگا اگر وہ شور مچا دیتی یا پھر تھپڑ مار دیتی تو۔۔۔صدام نے ہنستے ہوئے کہا

اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں ہم نے کبھی نہیں سوچی اور اگر تھپڑ مار بھی دیتی تو کیا ہوتا بڑے بڑے شہروں میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔بازل نے کالر جھاڑے تھے

چلو یہاں سے۔۔ویسے بھی اب تمہارا سارا دن خاصا سکون سے گزر جائے گا

دونوں حویلیوں کی درمیان کی دیوار گرادی گئی تھی یہ بھی بازل اور امثال ہی کی مرہونِ منت تھی دونوں نے شور مچایا کہ انہیں آنے جانے میں مشکل ہوتی ہے پہلے باہر جاؤ پھر گیٹ سے آؤ اس لیے یہ دیوار گرادی جائے۔ انکے واویلے کو دیکھتے ہوئے گھر والوں نے انکی بات ماننے میں ہی عافیت جانی. ان دنوں انکی خاصی موجیں لگی ہوئیں تھیں کبھی ایک حویلی تو کبھی دوسری۔ لاڈ تو وہ اٹھوا ہی رہے تھے لیکن انکا فیورٹ کام یعنی بے وقت کی اور ہر طرح کی ڈشز مل رہی تھیں ادھر وہ منہ سے کچھ نکالتے ادھر حاضر ہو جاتا۔ سار یہ بیگم جو پہلے انکے ایک حویلی کے حمائتیوں سے تنگ تھیں اب دوسری حویلی کے لوگوں کا بھی انکا اس طرح سے لاڈ اٹھاتا دیکھ کر جھنجھلا جاتیں۔ اس وقت بھی وہ دونوں کچن میں خدیجہ بیگم اور فہمیدہ بیگم کے سر ہوئے تھے

یار فہمیدہ مامی یہ نانو کہاں ہیں، صبح سے نظر نہیں آرہی ہیں۔ امثال نے کباب کا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے کہا

بیٹا وہ بڑے کمرے میں بیٹھی ہیں کچھ خواتین آئی ہوئیں ہیں نہ۔ فہمیدہ بیگم نے کباب کڑاہی میں ڈالتے ہوئے جواب دیا

ویسے مامی یہ نانو کی کتنی دیہاڑی لگ جاتی ہو گی۔ بازل کی بات سن کر فروٹ ٹرائفل بناتی نورین بیگم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

کس بات کی دیہاڑی۔۔ فہمیدہ بیگم نے اچنبھے سے اسے دیکھا تھا

ارے وہی جو انکو نذرو نیاز وغیرہ ملتی ہے۔ امثال نے کہا تو انکا منہ کھلا۔ خدیجہ بیگم نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا

بیٹا ہماری تو کبھی جرات نہیں ہوئی تم لوگ خود جا کہ پوچھ لو۔نورین بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔وہ راشد شاہ کی زبانی انکے کارنامے سن چکی تھی اس لیے دونوں کی بات سن کر انہیں اتنی حیرت نہیں ہوئی تھی جتنی اس وقت فہمیدہ بیگم کو ہوئی تھی۔وہ ابھی تک انہیں آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی

ہاں یہ صیح رہے گا چلو بازی۔امثال نے کہا اور اچھلتے کودتے باہر نکل گئے

بھابھی چلے گئے ہیں وہ۔خدیجہ بیگم نے فہمیدہ بیگم کو اس پوزیشن میں کھڑے پایا تو ہنستے ہوئے بازو سے پکڑ کر انہیں ہلایا

کیا چیزیں ہیں یہ۔۔وہ دوبارہ فرائی پین کی طرف پلٹی جہاں انکے کباب جل چکے تھے
یہ تو کچھ بھی نہیں تھا آگے دیکھیے گا کیا ہوتا ہے ابھی تو یہ جا کہ اماں جان سے یہی سوال پوچھیں گے۔خدیجہ بیگم کی بات سن کر انہوں نے سلنڈر بند کیا

تم یہ دیکھ لو میں زرا باہر سے ہو کر آتی ہوں کہتی ہوئیں وہ بھی انکے پیچھے نکلیں

وہ دونوں لان میں پہنچے تو دونوں فیملیز اکھٹی بیٹھی تھیں ثریا شاہ بھی آچکیں تھیں انکے دائیں جانب صدام شاہ بیٹھا تھا اور بائیں جانب کی کرسی خالی تھی جس پر بازل بیٹھ چکا تھا

صدام اٹھو یہاں سے ہمیں نانو سے بات کرنی ہے۔امثال نے صدام کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا

نانو ہمیں نہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے۔امثال نے کرسی کے پاس رکھی انکی چھڑی پکڑ کر ان سے دور کرتے ہوئے کہا فہمیدہ بیگم بھی انکے پاس آ کھڑی ہوئیں

ہاں پتر پوچھ کیا پوچھنا ہے۔۔۔امثال نے بازل کی طرف دیکھا تو اس نے اشارہ دیا کہ خود ہی پوچھ لو

آپکی دیہاڑی کتنی ہو جاتی ہے امثال کی بات سن کر انہوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے سامنے چیئر پر بیٹھے راسم صاحب نے اپنی ہنسی چھپانے کے لیے اخبار اٹھا کر اپنے چہرے کے آگے کیا

کس چیز کی دیہاڑی پتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے وہی جو آپ دم درود کرتی ہیں تو عورتیں آپکو نذر و نیاز تو دیتی ہوں گی۔چڑھاوے بھی چڑھاتی ہوں گی۔اپ نے ابھی تک بہت کچھ اکھٹا کر لیا ہو گا نہ۔۔تو ایک دن کی ایوریج کتنی کمائی ہو جاتی ہو گی کچھ اندازہ ہے آپکو۔امثال نے سمجھداری سے کہا تو وہاں بیٹھے افراد کی آنکھیں اور منہ کھلے تھے

ہاں نہ نانو بتائیں نہ۔بلکہ ایسا کریں آپ جب اگلی بار اپنے آستانے پر بیٹھیں گی تو ہمیں ساتھ بٹھا لیجیے گا ہم ساتھ ساتھ آپکے نذرانے سنبھالتے جائیں گے۔بازل نے کھلے دل سے آفر کی

ہاں بلکل ہم چلے جائیں گے آپکے ساتھ۔۔مجھے اپنی سیکرٹری رکھ لیجیے گا اور بازی آپکا ملنگ بن جائے گا میں اپکا خزانہ سنبھالتی جاؤں گی اور بازی سبز چولا پہن کر آپکے نام کے نعرے لگاتا جائے گا۔۔وہ کیا کہتے ہیں ہاں۔۔۔۔ حق بی بی۔۔ہو بی بی۔وہاں

پر ششدر بیٹھے افراد کی حالت کی پرواہ کیے بغیر وہ ہاتھ نچانچا کر اپنی پلاننگ بتارہی تھی جبکہ ثریا شاہ ٹھوڑی پر انگلی رکھے ہکا بکا ان دونوں کو دیکھ رہیں تھیں۔ ساریہ بیگم دانت پیس کر رہ گئیں۔ اب انکے اتنے سارے حمائیتوں کے بیچ وہ انہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں

ژلے مجھے نہیں بننا ملنگ۔۔ تم خود بن جانا ملنگنی۔۔۔ بازل نے منہ بنایا

اوہو بے وقوف آدمی لڑکے زیادہ اچھے لگتے ہیں ملنگ بنے ہوئے اور پھر تم دھمال بھی توڈال سکو گے نہ۔ امثال نے اسے پچکارا ۔لان میں ایک دم قہقہوں کی گونج سنائی دی تھی

ہاں بھئی یہ خیال ہمیں کیوں نہیں آیا۔ بتائیں ناں اماں جان۔ انکے بڑے بیٹے صفدر شاہ نے ہنستے ہوئے کہا

راشد بلکل ٹھیک کہتا ہے پورے فتنے ہو تم دونوں۔ یہ زرا میری چھڑی پکڑاؤ پھر بتاتی ہوں۔ ثریا شاہ نے مصنوعی غصے سے کہا

ارے یار نانو آپکی چھڑی تو میں پہلے ہی دور کر دی تھی اب آپ شرمائیں نہیں۔۔ بتادیں۔ ہم نہیں حصہ مانگتے۔ امثال کی بات سن کر ساریہ بیگم نے اسے گھورا

ژلے بکواس نہیں کرو

ماما کیا ہو گیا ہے میں صرف انفارمیشن کے لیے پوچھ رہی ہوں اگر تو کمائی اچھی ہو جاتی ہے تو میں اور بازی بھی اپنا دربار کھول لیں گے کیوں بازی اسکی چلتی زبان کو رکتا نہ دیکھ کر ساریہ بیگم نے جوتا اتار کر اسکی طرف پھینکا جو اسکی کمر میں لگا۔انکو فارم میں آتا دیکھ کر بازل جلدی سے کھسک گیا

ہائے اللہ ماما کتنی زور سے مارا ہے۔ایک بار میری شادی ہو لینے دیں میں اپنے شوہر کو بتاؤں گی۔امثال نے کمر مسلتے ہوئے کہا

کیا بتاؤ گی۔ساریہ بیگم نے حیرانی سے کہا

یہی کہ اسکی ساس مجھ پر ظلم کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں توڑتی رہی ہیں۔وہ خود ہی آپ سے نمٹ لے گا۔اسکی بات سن کر ساریہ بیگم نے اپنا دوسرا جوتا بھی اسکی طرف پھینکا جو اسکے سائیڈ پر ہو جانے سے صدام کو لگا تھا

پھپھو غلطی اسکی ہے۔۔بیٹی وہ آپکی ہے۔بیچ میں مجھے کیوں مار رہی ہیں۔صدام نے اپنا بازو مسلتے ہوئے کہا اسکو وہاں سے بھاگتا دیکھ کر وہ دانت پیس کر رہ گئیں

ساریہ کیا چیزیں پیدا کی ہیں تو نے۔ثریا شاہ نے نفی میں سر ہلایا

ویسے بی بی آپ نے بتایا نہیں کتنا کما لیتی ہیں۔جمال شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تو اک بار ثریا شاہ بھی ہنسی تھیں

سانیہ مہمان کون ہیں۔ امثال نے روم میں بیٹھی سانیہ سے پوچھا

عاشی آپو کے سسرال والے ہیں سانیہ کی بات سن کر وہ چونکی

شادی کی تاریخ لینے آئے ہیں کیا

نہیں ابھی بس نکاح ہو گا رخصتی آپی کے ایگزامز کے بعد سانیہ نے جواب دیا

لڑکا بھی ساتھ آیا ہے کیا۔ اس نے نارمل انداز میں پوچھا تو سانیہ نے اثبات میں سر ہلایا وہ مزید کچھ سنے بغیر باہر نکل گئی۔ ہال میں پہنچی تو عادل کو اندر آتے دیکھا

سنو مجھے عاشی آپو کے منگیتر کو دیکھنا ہے۔ امثال نے عادل کو کہا

کیوں تمہیں کیوں دیکھنا ہے۔

بس دیکھنا ہے نہ۔ تم مجھے ملوا سکتے ہو یا نہیں۔ اس نے دو ٹوک کہا

ژلے----------

ہاں یانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر نہیں تو میں خود بیٹھک میں چلی جاتی ہوں۔امثال نے قدم بڑھائے

رکو میں تمہیں پکچر دکھاتا ہوں وہاں نہیں لے جاسکتا عادل نے اسکا ضدی انداز دیکھتے ہوئے کہا اور ایک تصویر اسے دکھائی جسے نہایت ہی غور سے دیکھتے ہوئے وہ واپس پلٹی۔

بازی میں تصویر دیکھ کہ آئی ہوں لڑکے کی۔ شکل وصورت کا تو اچھا بھلا اب آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔امثال نے اسکے پاس تیسرے پورشن کے چھجے پر بیٹھتے ہوئے کہا آج کل وہ جگہ انکی میٹنگ پوائینٹ تھی

تم یہ بتاؤ کرنا کیا ہے بازل نے پوچھا

پہلے تو اسکے بارے میں تفتیش کرنی ہوگی کہ کیسا بندہ ہے۔رشتہ ختم کرنے کی کوئی ٹھوس وجہ بھی تو ہونی چاہیئے لیکن اسکے بارے میں کون بتائے گا ہمیں۔کوئی ایسا بندہ ڈھونڈو جو اس معاملے میں ہماری ہیلپ کرے امثال نے سوچتے ہوئے کہا

صدام شاہ۔۔۔ہاں ان سے پتہ چل سکتا ہے۔بازل نے کہا

تو چلو پھر یہاں کیوں بیٹھے ہو۔امثال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔اگلے دو منٹ میں وہ صدام شاہ کے پاس بیٹھے تھے

تم لوگ کیوں جاننا چاہتے ہو۔اسکے بارے میں اسے حیرت ہوئی تھی

اوہو پہلے تم بتاؤ تو سہی۔امثال نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

اسکی ریپوٹیشن تو اچھی نہیں ہے اور نہ ہی اسکا اچھے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے۔ بہت ہی کوئی مغرور اور ظالم قسم کا انسان ہے۔ ڈرگز بھی لیتا ہے اور کئی عورتوں سے تعلقات بھی ہیں۔ صدام شاہ نے کہا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

اوہ تو یہ لوگ عاشی آپو کو دوسری لالی پھپھو بنانے کی تیاری میں ہیں۔ بازل نے افسوس سے سر ہلایا

تم لوگ کیا کہہ رہے ہو مجھے بتاؤ۔ ہو سکتا ہے میں کچھ ہیلپ کر دوں۔ صدام شاہ نے کہ

ا

جو کچھ ہم کرنا چاہ رہے ہیں اس میں تمہاری ہلیپ کی ضرورت تو پڑے گی ایک دو دن ویٹ کرو میں سب بتاؤں گی چلو بازی امثال نے اٹھتے ہوئے کہا

پھر کیا سوچا ہے۔ امثال کو ادھر سے اُدھر چکر لگاتے دیکھ کر بازل نے پوچھا

کچھ بھی کر کہ یہ رشتہ توڑنا ہے۔ امثال نے اپنا ارادہ ظاہر کیا

اچھا تم ایک کام کرو۔ کچھ بھی کرنے سے پہلے دادو سے بات کرو پھر دیکھتے ہیں۔ کیا کر سکتے ہیں۔ لیکن پلیز جو بھی کرنا ہے جلدی کرو ٹائم نہیں ہے بازل کی بات سن وہ اٹھ گئی

دادو مجھے آپ سے بات کرنی ہے ہاجرہ شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے امثال نے کہا

ہاں پتر بول۔۔

دادو میں شہریار بھائی کی شادی کرنا چاہتی ہوں

ہاں پتر کیوں نہیں۔میں نے تو سارا یہ سے بھی بات کی تھی کہ اسکے بارے میں بھی کچھ سوچے

پر میں نے سوچ لیا ہے اور لڑکی بھی پسند کر لی ہے۔امثال نے کہا

اچھا کون ہے لڑکی۔۔۔۔

عاشی آپو۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جانتی ہو کیا کہہ رہی ہو۔۔بی جان نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا

ہاں اچھے سے جانتی ہوں دادو

پتر اسکی منگنی ہو چکی ہے بی جان نے اپنے تئیں اسے بتایا کہ شائد وہ نہ جانتی ہو

جانتی ہوں دادو منگنی ہوئی ہے نہ۔شادی تو نہیں اور منگنی تو ٹوٹ بھی سکتی ہے امثال نے بے زاری سے کہا۔بی جان اسے دیکھ کر رہ گئیں جو انکے سر پر بمب پھوڑ کر خود کتنی پر سکون تھی

پتر ہمارے خاندان میں منگنی نکاح کی حثیت رکھتی ہے اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دلیلیں مت دیں دادو بس ہاں یا نہ میں جواب دیں۔امثال نے انکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی انہیں روک دیا

پتر۔۔۔

دادو ہاں یا نہ۔۔۔

نہیں۔۔۔بی جان کی بات سن کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی

ٹھیک ہے اب مجھ سے بھی کوئی توقع مت رکھیے گا۔کہتی ہوئی باہر نکل گئی۔وہ ہکا بکا دروازے کو دیکھ رہیں تھی جہاں سے امثال گئی تھی

امثال خدیجہ بیگم کے روم میں داخل ہوئی تو عادل انکے پاس بیٹھا تھا

خالہ مجھے عاشی آپو کا رشتہ چاہیئے۔ امثال نے انکے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا امثال کی بات سن کر جہاں وہ حیران ہوئیں تھی وہیں عادل اٹھ کھڑا ہوا

کیا چاہیئے تمہیں۔ عادل نے اچنبھے سے پوچھا شائد اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی

تم نے شائد سنا نہیں میں نے کہا ہے کہ مجھے عاشی آپو کا رشتہ چاہیئے شہری بھائی کے لیے۔

تم۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ہوش میں تو ہو۔ جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو۔۔ عادل نے سختی سے کہا

میرا دماغ ٹھیک ہے اور میں بلکل ہوش و حواس میں ہوں۔ اس لہجے میں بات مت کرو مجھ سے۔ امثال نے اس سے بھی زیادہ سختی سے کہا

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسکی منگنی ہو چکی ہے۔ نکاح کی ڈیٹ فکس کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ تم یہ بات کر رہی ہو اور پھر کہتی ہو اس لہجے میں بات نہ کروں۔ اب کی بار عادل نرم پڑا تھا اسکے معاملے میں وہ ایسے ہی نرم پڑ جایا کرتا تھا

ڈیٹ فکس ہو رہی ہے۔ نکاح تو نہیں ہوا نہ۔ امثال نے جرح کی

امثال بے وجہ ضد مت کرو۔ اسکا انجام نہیں جانتی تم۔ عادل نے سنجیدگی سے کہا

میں سب جانتی ہوں لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میں یہ شادی نہیں ہونے دوں گی۔

عادل وہ اچھا انسان نہیں ہے تم کیوں نہیں سمجھ رہے اس بات کو

جانتا ہوں میں، لیکن یہ رشتہ شاہ بابا کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ عادل کی بات سن کر امثال نے تالی ماری تھی

واہ کیا لوجک ہے۔۔ بہن ہے وہ تمہاری۔ کل کو کوئی اونچ نیچ ہو گی تو تکلیف اور زمہ داری تم پر ہو گی۔ یہ بات تمہارے یہاں کیوں فٹ نہیں ہو رہی ہے۔ امثال نے اسکی کنپٹی پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ خدیجہ بیگم تو خاموشی سے دونوں کی بحث سن رہیں تھیں

میں نے کہا نہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔ عادل کی بات سن کر امثال کا دماغ خراب ہوا تھا

صیح۔۔۔ امثال نے سر ہلایا اور مڑی جب عادل نے اسکو بازو سے پکڑ کر روکا

تم کچھ نہیں کرو گی۔ کچھ بھی نہیں کرو گی امثال۔ عادل نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

میں کروں گی اور کوئی مجھے روک نہیں سکے گا۔ کوئی روک سکتا ہی نہیں۔۔ امثال نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور اپنے پیچھے زور سے دروازہ زور سے بند کیا تھا

یہ لڑکی واقعی ہی کسی دن مجھے ہارٹ اٹیک دلوائے گی۔عادل نے گہری سانس لیتے ہوئے سر جھٹکا

دادو آپی کے نکاح کی ڈیٹ رکھ لی۔امثال نے سرسری انداز میں پوچھا

نہیں ابھی نہیں رکھی سوچ رہے ہیں۔اسی مہینے رکھ لیتے ہیں۔بی جان نے کہا

نہیں آپ لوگ اسی ہفتے رکھ لیں پلیز نہ اچھی دادو نہیں ہیں۔میں بہت ایکسائٹیڈ ہوں ہماری چھٹیاں بھی بہت کم رہ گئی ہیں۔امثال نے کہاتو وہ سوچ میں پڑ گئیں

اچھا چل ٹھیک ہے جیسے تو کہے۔بی جان نے کہاتو وہ انکے گلے لگی

تھینکیو سو مچ دادو کہتی وہ جس رفتار سے آئی تھی اس سے نکل گئی

اب۔۔۔۔۔۔بازل نے اسکی بات سن کر پوچھا

سنا ہے اگر گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کر لو جبکہ میرا ماننا ہے انگلیاں ٹیڑھی بھی کیوں کرنی ڈبے کو ہی درمیان سے کاٹ کر آسانی سے گھی نکال لو

صبح اور اس سب میں ہیلپ کون کرے گا۔ بازل کے پوچھنے پر امثال کی آنکھیں چمکیں

آف کورس صدام شاہ۔۔۔

عائشہ کے ساتھ ساتھ امان اور دریاب کے نکاح بھی ڈیٹ رکھی جا چکی تھی۔ سب کاموں میں امثال بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔ اسکی شاپنگ بھی عروج پر تھی۔ عادل اسکو یوں مصروف دیکھ کر کھٹک سا گیا تھا کوشش کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں جان پایا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے تنگ آکر وہ صدام شاہ کے پاس کھڑی باتیں کرتی امثال کے پاس پہنچا

مجھے تم سے بات کرنی ہے

ہاں کہو میں سن رہی ہوں۔ امثال نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کرتے ہوئے کہا

نہیں تم زرا سائیڈ پہ آؤ۔ عادل نے کہا تو وہ کندھے اچکاتی اسکے پیچھے چل دی

کیا چل رہا ہے۔ عادل کے پوچھنے پر اس نے ابرو اچکائے

ارے تمہیں نہیں پتہ۔۔۔ گھر میں تین تین شادیوں کی تیاریاں چل رہی ہیں۔ مہمان فائنل کیے جا رہے ہیں۔ کھانا، لان کی سجاوٹ وغیرہ ڈیسائڈ کی جا رہی ہے۔ امثال نے آنکھیں پٹپٹائیں

میں گھر کی بات نہیں کر رہا۔اسکی بات کر رہاں جو تمہارے یہاں چل رہا ہے۔عادل نے اسکی کنپٹی پر انگلی رکھی

کچھ نہیں شاپنگ کو فائنل ٹچ دینے کے بارے میں سوچ رہی ہوں بس میچنگ چوڑیاں رہتی ہیں۔امشال نے بھولپن سے کہا

ژلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔جب تم اس طرح سے نام لیتے ہو تو واری جانے کو دل کرتا ہے۔امشال نے دل پر ہاتھ رکھا

میں سیریئس ہوں

ہاں تو میں کب مزاق کر رہی ہوں

اچھا اس دن تو بڑا کہہ رہی تھی کہ تم یہ نکاح نہیں ہونے دوگی اور اب یوں تیاریاں کر رہی ہو۔اتنی جلدی ہار مان لی کیا۔عادل نے اسے بولنے پر اکسایا امشال پر اسرار سا مسکرائی

وہ تم نے منع کیا تھا نہ کہ میں کچھ بھی الٹا سیدھا نہ کروں تو میں نے تمہاری بات مان لی تم جانتے تو ہو میں کتنی جلدی بات مان جاتی ہوں۔۔۔خیر میں چلتی ہوں۔۔صدام ویٹ کر رہا ہے تم نے بات کرنی کوئی تھی نہیں۔فضول میں وقت ضائع کیا۔امشال نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا

کیوں وہ کیوں ویٹ کر رہا ہے اور میں نے منع کیا تھا کہ تم اس سے نہیں ملو گی پھر

کزن ہے میرا جیسے تم ویسے وہ۔۔۔ تم سے بھی تو بات کر رہی ہوں نہ۔۔۔۔۔ امثال نے جتاتے ہوئے کہا تو وہ دانت کچکچا کر رہ گیا

بی جان سب کی شادیاں ہو رہی ہیں مجھے بھی کرنی ہے۔عادل نے ہاجرہ بیگم کی گود میں سر رکھا

ہوں۔۔۔۔۔۔۔ میں کہتی ہوں تمہاری ماں سے کوئی لڑکی دیکھے تمہارے لیے۔بی جان نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا

بی جان دیکھنے کی کیا ضرورت ہے رشتے تو گھر میں ہی موجود ہیں۔عادل نے سر اٹھا کر انکی طرف دیکھا

ٹھیک ہے۔میں قاسم سے بات کرتی ہوں۔بی جان نے کہا

آپ نے قاسم تایا سے کیوں بات کرنی ہے۔عادل کو حیرت ہوئی

شامین کی بات تو طے ہو چکی ہے اور رامین کے لیے قاسم سے ہی بات کرنی پڑے گی نہ۔بی جان نے مسکراہٹ دبائی

یار بی جان آپکو رامین نظر آگئی ہے امثال نظر نہیں آئی۔ آپ راسم چاچو سے بات کریں نہ۔ عادل نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو بی جان کھل کر مسکرائیں

ہوں تو یہ بات ہے۔۔ کب سے چل رہا ہے۔ بی جان نے اسکا کان مروڑا

آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں، جیسے آپکو پتہ ہی نہ ہو۔ عادل نے منہ بنایا

جانتی ہوں میں بس انتظار میں تھی کہ کب تم آکہ بات کرتے ہو۔ بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرایا

ویسے میں اس سے بات کر چکی ہوں

پھر کیا کہا اس نے۔ عادل نے بے چینی سے پوچھا

کہہ رہی تھی کہ اسکا کسی کے ساتھ کونسا آنکھ مٹکا چل رہا ہے جو وہ شور مچائے گی اس لیے جو آپکی مرضی۔۔ مزید تمہارے سامنے بلا کر پوچھ لیتی ہوں

رہنے دے بی جان آپکو پتہ ہے نہ آپکی پوتی الٹی کھوپڑی کی ہے۔ اسکا کچھ پتہ نہیں کب اسکا دماغ گھوم جائے۔ آپ خالہ اور چاچو سے بات کریں، سیدھا فیصلہ کریں اور منگنی کی انگوٹھی پہنا دیں جتنا اسے کم ٹائم دیں گی اتنا ہی اچھا ہو گا

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو میں کرتی ہوں بات سب سے۔بی جان نے کہا

ہوں نہیں۔آپ ابھی بلائیں سبکو۔عادل کی بے صبری دیکھ کر وہ ہنسی تھیں

اتنی جلدی بھی کیا ہے

یار بی جان آپکو نہیں پتہ آپکی پوتی آج کل صدام شاہ کے ساتھ پائی جاتی ہے میں اسے کھونا نہیں چاہتا۔پلیز آپ سمجھیں تو ۔عادل کے سنجیدگی سے کہنے پر بی جان نے سر ہلایا

یہ اندر کیا چل رہا ہے۔بے چینی سے لاونج کے چکر کاٹتی امثال نے کوئی دسویں بار یہ بات کی تھی۔پہلے بی جان نے سب بڑوں کو اپنے کمرے میں جمع کیا تھا پھر شہریار اور عدید کو بھی بلوالیا گیا تھا۔تب سے امثال متجسس تھی کہ آخر چل کیا رہا ہے تم جا کہ پتہ کیوں نہیں کر لیتی۔یہاں چکر کاٹنے سے کیا ہو گا۔اسکی ایک ہی بات کو بار بار دہرانے سے سانیہ بیزار ہو چکی تھی

کتنی بد تمیز ہو تم بندہ۔۔۔۔۔۔۔بات کرتے کرتے اسکی نظر ہال سے گزر کر سیڑھیاں چڑتے عادل پر پڑی تو جلدی سے لاونج سے نکلی

عادل بھائی بات سنیں

اس لڑکی کے تین بھائی ہیں.. پھر بھی اسکو مجھے ہی بھائی بنانے کا شوق چڑھا رہتا ہے اور اس صدام کو کیسے نام سے بلاتی ہے۔۔۔۔کوئی نہیں میں نے بھی پکا بنوبست کیا ہے بڑبڑاتے ہوئے وہ پلٹا

.

آپکو کچھ پتہ ہے کہ کیا کھچڑی پک رہی ہے دادو کے کمرے میں۔امثال نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو وہ دلکشی سے مسکرایا

بلکل میں جانتا ہوں۔۔انفکیٹ یہ کھیچڑی میری ہی رکھی ہوئی ہے

اچھا مجھے بھی بتائیں نہ۔امثال کا اشتیاق دیدنی تھا

جسٹ ویٹ اینڈ واچ ڈئیر سٹ کزن۔۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد ایک بہت بڑا سرپرائز ملے گا تمہیں۔تب تک میں ایک کام نمٹا کر آتا ہوں۔عادل کہتا ہوا اوپر چلا گیا

بی جان کے کمرے کا دروازہ کھلا اور سب ایک ایک کر کہ باہر نکلے۔جیسے ہی شہریار باہر آیا امثال بھاگ کر اسکے پاس گئی

بھائی کیا ہوا ہے۔۔

پاگل لڑکی۔شہریار نے ہنستے ہوئے اسکے سر پر چپت لگائی اور جا کر صوفے پر بیٹھا وہ بھی اسی کے ساتھ بیٹھ گئی

بھائی بتائیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال نے اسکا بازو پکڑا۔ اتنے میں خدیجہ بیگم نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتار کر اسکے ہاتھ میں پہنائی

بیٹا ابھی بس انگوٹھی پہنائی ہے۔ رسم ہم دھوم دھام سے کریں گے۔ خدیجہ بیگم نے اسکا ماتھا چوما انکی بات سن کر ہونق بنی امثال کو ہوش آیا

یہ کیا ہے خالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا تمہاری بات پکی ہوئی ہے نہ۔۔۔۔ ایمر جنسی میں یہی رنگ موجود تھی۔ جب رسم کریں گے تو تم اپنی مرضی کی بنوا لینا۔ خدیجہ بیگم کی بات سن کر اس نے شرماتے ہوئے شہریار کے کندھے میں منہ چھپایا اسکو اس طرح شرماتا دیکھ کر سب نے قہقہ لگایا سارہ بیگم تو اسکو دیکھ کر نہال ہی ہو گئیں تھیں اچانک وہ چونکی

ایک منٹ ایک منٹ تو آپ کیوں پہنا رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری بہو بن رہی ہو تو میں ہی پہناؤں گی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکی بات سن کر اسکی پوری آنکھیں کھلیں

کیا مطلب۔۔۔۔

بیٹا عادل کے ساتھ تمہاری بات پکی کی ہے نہ۔ خدیجہ بیگم نے کہا

مجھے نہیں کرنی اس کھڑوس ہٹلر سے شادی۔امثال نے منہ بنایا

پتر میں نے تجھ سے پوچھ کر ہی بات پکی کی ہے۔بی جان نے کہا

ہاں تو آپ نے یہ تو نہیں بتایا تھا کہ آپ اپنا یہ سڑیل پوتا میرے پلے باندھیں گی۔مجھے نہیں کرنی اسکے ساتھ شادی۔آپ اسکی کسی اور سے کروادیں۔اس نے منہ بگاڑا تو سامنے بیٹھے عادل نے دانت پیسے

چل اب تو جو ہونا تھا ہو گیا ہم نے باقی سب کے ساتھ تمہارا نکاح بھی رکھا ہے۔بی جان کی بات سن کر وہ اچھلی

ہرگز نہیں دادو میں نے کوئی نہیں کرنا سب کے ساتھ۔آپ یا پہلے رکھ لیں یا بعد میں۔مجھے شہری بھائی۔۔۔میرا مطلب ہے کہ امان بھائی اور دریاب بھائی کا فنکشن انجوائے کرنا ہے۔بابا آپ ایسا نہیں کرسکتے۔میں بتا رہی ہوں میں نے عین ٹائم پر انکار کر دینا ہے۔۔۔ہاں نہیں تو۔۔امثال رشتے کی بات بھول کر نئی فکر میں مبتلا ہوئی

اچھا ٹھیک ہے بیٹا ہم نہیں کریں گے۔جیسے میرا بیٹا کہے گا ویسے ہی کریں گے۔راسم شاہ بی جان کو اشارہ کرتے ہوئے اسکو اپنے ساتھ لگایا

امثال کو اور فینیج سے فون آیا تھا کہ ایک بچے کی طبعیت خراب ہے۔وہ بازل کو بتائے بغیر اکیلی ہی چلی گئی تھی بچے کو میڈیسن وغیرہ دلوا کر وہ چار گھنٹے بعد واپس حویلی پہنچی۔گاڑی سے اتر کر وہ موبائل میں سر دیے جا رہی تھی کہ بیٹھک سے نکلتے لڑکے سے جا ٹکرائی امثال نے معذرت کرنے کے لیے سر اٹھایا تو سامنے والے کو خود کا جائزہ لیتا پا کر اسے تپ چڑھی

اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تو آتا تھا اب نظر آنا بند ہو گیا ہے۔سامنے والے نے ڈھٹائی دکھائی

کیوں اب آنکھوں میں کالا موتیا اتر آیا ہے کیا۔امثال نے تڑخ کر کہا

نہیں جی اب آنکھوں کے سامنے حور پری آ گئی ہے۔۔سامنے والے نے بھی شائد ڈھٹائی میں پی ایچ ڈی کر رکھی تھی امثال سر جھٹک کر قدم بڑھائے تو وہ جلدی سے اسکے سامنے آیا

اپنا تعارف تو دیتی جاؤ ظالم حسینہ

میرے تعارف کروانے کا انداز زرا مختلف ہے تم سہہ نہیں پاؤ گے اس لیے رہنے دو۔امثال نے سنجیدگی سے کہا

تم بتاؤ تو سہی۔۔۔ویسے ناچیز کو بہرام شاہ کہتے ہیں اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر کو خم دیا

کون بہرام شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس گھر کا ہونے والا داماد۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی بات سن کر امثال چونکی تھی شکل تو اسے پہلے بھی دیکھی دیکھی لگ رہی تھی اسے اب یاد آیا کہ اس نے عادل کے موبائل میں تصویر دیکھی تھی

اوہ ہ ہ ہ۔۔۔۔۔آئی سی۔۔۔۔امثال نے ہونٹوں کو زیرو شیپ دی

میں امثال شاہ۔۔ مصطفی شاہ کی پوتی

مگر پہلے تو کبھی نہیں دیکھا تمہیں۔۔ بہرام شاہ نے حیرت سے کہا

آئندہ بھی نہیں دیکھو گے۔۔ویسے میں کچھ ماہ پہلے ہی شہر سے آئی ہوں۔امثال باتوں ہی باتوں میں اسکا جائزہ لے چکی تھی

تبھی تو میں بھی کہوں یہ گدڑی میں لعل کیسے پیدا ہو گیا۔بہرام شاہ نے بلیک ٹی شرٹ اور بلیک جینز پر بلیو جیکٹ پہنے بلیک کلر ہی کے حجاب میں اسکے دمکتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

بلکل میرا بھی کچھ ایسا ہی خیال ہے تمہارے بارے میں کہ اتنے شریف گھر میں تم جیسا کمینہ کیسے پیدا ہو گیا۔امثال نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا

نوازش ہے جی۔سامنے والے نے بھی برا منائے بغیر کہا۔امثال اسکی سائیڈ سے گزر کر جانے لگی تو اسے پیچھے سے اسکی آواز سنائی دی

ویسے بتاتی تو جائیں یہ بندہِ ناچیز آپکو کیسا لگا ہے

سرٹیفائیڈ بے غیرت۔۔۔امثال نے مڑ کر چبا چبا کر کہا اور حویلی کے اندر چلی گئی

کمال کی چیز ہے۔۔شکل کے ساتھ ساتھ زبان کی بھی تیز ہے مزہ آئے گا۔۔۔۔۔۔حیرت ہے میری پہلے کیوں نہیں نظر پڑی۔۔۔چلو خیر اب تو پڑ گئی نہ۔۔۔سوچتے ہوئے وہ خباثت سے مسکرایا

شہری بھائی ایک بات پوچھوں آپ سے امثال نے ٹیرس پر کھڑے شہریار کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہ

ا

ہاں پوچھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی آپ کب شادی کریں گے

ہیں یہ بیچ میں میری شادی کہاں سے آگئی۔۔شہریار کو حیرانی ہوئی

اوہو اپ بتائیں نہ۔ آپکو کوئی لڑکی پسند ہے کیا۔ امثال نے اسکے سوال کو نظر انداز کیا

گڑیا میرے پاس اتنا وقت کہاں ان سب چکروں میں پڑنے کے لیے۔

اسکا مطلب اپ کسی کو بھی پسند نہیں کرتے۔ جہاں ماما بابا کہیں گے آپ وہیں شادی کر لیں گے۔ امثال نے چہکتے ہوئے کہا

ہاں بلکل۔۔ چلو اب بتاؤ میرے بگڑے شہزادے کو یہ خیال کیوں آیا کہ میں کسی کو پسند کرتا ہوں۔ شہریار نے ہولے سے اسکا گال کھینچا

ویسے ہی۔۔۔۔ آپکو پتہ ہے، میں نے نہ آپ کے لیے ایک لڑکی پسند کی ہے اور اب بس اس سے آپکی شادی کروانی ہے آپ مانیں گے نہ میری بات۔ امثال کی بات سن کر وہ ہنسا تھا

بلکل جب اور جیسے میرا بچہ کہے گا ویسے ہی ہو گا۔ شہریار نے کہا

لو یو سو مچ بھائی کہتے ہوئے اسکے گلے لگی

عاشی آپو میرا ڈریس ریڈی ہوا یا نہیں۔۔ امثال نے خاموش بیٹھی عائشہ سے کہا

ہاں گڑیا بس تھوڑا سا رہ گیا ہے بس فائنل ٹچ دینے والا ہے۔ عائشہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا

یار آپو آپ دلہن ہیں خوش رہیں۔ابھی کون سا ابھی رخصتی ہونی ہے جو آپ افسردہ بیٹھی ہیں۔ویسے بھی آپ نے کونسا رخصت ہو کر کہیں جانا ہے اسی گھر میں ہی تو رہنا ہے۔بات ختم کرنے کے بعد وہ چونکی اسنے ترچھی ں ظروں سے عائشہ کی طرف دیکھا مگر وہ اپنے حواس میں ہوتی تو اسکی بات پر دھیان دیتی امثال نے بے اختیار شکر ادا کیا

آپی میں کافی دنوں سے دیکھ رہی ہوں آپ چپ چپ سی ہیں۔کوئی پرابلم ہے کیا۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس ایسے ہی عجیب سا محسوس ہو رہا ہے

اگر کوئی بات ہے تو آپ مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں ہو سکتا ہے میں کوئی حل نکال دوں۔امثال نے نارمل انداز میں کہا

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے تم پریشان مت ہو۔عائشہ اٹھ کر خوامخواہ الماری سیٹ کرنے لگی

اچھا آپ سیڈ نہ ہوں میرے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اللہ سب بہتر کرے گا۔عائشہ کو گلے لگاتے ہوئے امثال نے کہا

نکاح کا دن آن پہنچا تھا۔سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے تین تین نکاح تھے ایسے میں کسی کو کان کھجانے کی فرصت نہیں تھی عادل بھی امثال کو اتنے دنوں سے نارمل دیکھ کر اسکی دی گئی دھمکی بھول چکا تھا۔وہ صبح سے بے چین پھر رہی

تھی۔ بازل اور صدام کو گئے دو گھنٹے ہو گئے تھے اور ابھی تک نہ تو انکی واپسی ہوئی تھی اور نہ ہی انکا فون آیا تھا، جس نے امثال کو تشویش میں ڈالا ہوا تھا۔ وہ موبائل لے کر ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔ عادل نے اسکو یوں چکر کاٹتا دیکھا تو اسکی طرف آیا

خیریت میں کافی دیر سے دیکھ رہا ہوں تم کچھ بے چین دکھائی دے رہی ہو

ہاں۔۔۔۔۔ نہیں بس ایسے ہی۔ اسنے عادل کو ٹالنا چاہا

اچھا اگر کوئی پرابلم ہے تو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی امثال کا فون بج اٹھا جسے اسنے فوراً اٹھایا

ہاں صدام بولو۔ امثال نے بے چینی سے کہا۔۔ دوسری طرف سے اسکا جواب سن کر اس نے گہری سانس خارج کی۔ صدام کا نام سن کر عادل نے مٹھیاں بھینچیں

تھینک گاڈ۔۔ میری سانس اٹکی ہوئی تھی۔ ٹھیک ہے کام ختم کر کے آجاؤ۔ بائے۔ امثال نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا

اچھا عادل میں ریڈی ہو کر آتی ہوں سب لڑکیاں ہو چکیں ہیں۔۔ بس میں ہی رہتی ہوں پھر ملتے ہیں بائے۔ عادل کو کہتی وہ اندر کی طرف بھاگی

پنک اور سکن کلر کی فراک میں ہلکا پھلکا میک اپ کیے ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہنے وہ ادھر سے ادھر اڑتی پھر رہی تھی اسے حویلی کے گیٹ کے پاس بازل اور صدام آتے دکھائی دیے تو وہ بھاگ کر انکے پاس آئی

ہاں کیا بنا

سب کچھ پلان کے مطابق ہوا ہے کہیں بھی کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی۔ اب یہاں پر سب تمہیں ہی سنبھالنا ہے۔ اگر ہم آگے آئیں گے تو ہو سکتا ہے کسی کو شک ہو جائے۔ صدام نے کہا تو اس نے سر ہلایا

ٹھیک ہے تم دونوں جا کر تیار ہو جاؤ پھر ملتے ہیں۔ اسکی بات سن کر وہ ہنستے ہوئے اندر کی طرف بڑھے

نکاح کی تیاریاں ہو چکیں تھی۔ بہرام شاہ کی فیملی پہنچ چکی تھی امثال نے کسی طرح مصطفیٰ شاہ سے کہہ کر درياب اور امان کا نکاح پہلے رکھوایا تھا ان دونوں کے نکاح سے فارغ ہو کر جب عائشہ کے نکاح کی باری آئی تو دلہے کو غائب پایا۔

بہرام کو بلواؤ بشیر نکاح شروع کرتے ہیں۔ مصطفیٰ شاہ نے بہرام شاہ کے دادا بشیر شاہ سے کہا تو وہ گڑبڑایا

دور کھڑی امثال کے چہرے پر خوبصورت مگر پر اسرار سی مسکراہٹ تھی

ہاں میں بلاتا ہوں۔ کہتے ہوئے وہ اپنے بیٹے کی طرف بڑھے

بشیر انکل اور کتنا ٹائم ہے بہرام کو بلوائیں دیر ہو رہی ہے مہمان ویٹ کر رہے ہیں۔ بیس منٹ گزرنے کے باجود بھی جب وہ سٹیج پر نہیں آئے تو قاسم شاہ نے انکے پاس آتے ہوئے کہا

وہ پتر تمہارا باپ کہاں ہیں مجھے اس سے بات کرنی ہے۔ بشیر شاہ کی بات سن کر قاسم شاہ چونکے

خیریت ہے نہ انکل کوئی مسئلہ تو نہیں

ہاں پتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے بشیر بہرام کو لے آؤ کس بات کی دیر ہے۔ مصطفی شاہ نے انکے پاس آتے ہوئے کہا انکے پیچھے عادل بھی آیا تھا

وہ۔۔۔۔۔۔یار مصطفی بہرام نہیں پہنچا

کیا مطلب نہیں پہنچا۔۔۔۔ مصطفی شاہ نے حیرانی سے اسے دیکھا

وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا تھا اسکا میسیج ملا تھا کہ وہ دو گھنٹے میں آجائے گا اب نہ تو خود آیا ہے اور نہ ہی اسکا فون لگ رہا ہے پتہ نہیں کہاں گیا ہے۔ بشیر شاہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا تو مصطفی شاہ کی رنگت پھیکی پڑی تھی

تم لوگ بھری محفل میں ہماری عزت داؤ پہ مت لگاؤ بشیر۔ اگر وہ نہیں راضی تھا تو تم لوگوں کو اسکے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیئے تھی

جانتا ہوں یار جہاں جہاں ہو سکتا تھا اسکا پتہ کروایا ہے، مگر اسکا کچھ اتہ پتہ نہیں لگ رہا۔ بشیر شاہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا

اسکا پتہ کرو بشیر۔۔ ڈھونڈواسے۔ کہیں سے بھی لاؤ کچھ بھی کرو مگر یہ نکاح آج ہی ہونا چاہیئے مصطفی شاہ دھیمی آواز میں دھاڑے تھے انکے ساتھ کھڑے عادل کی اچانک امثال پر نظر پڑی جو صدام کے ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی عادل کے زہن میں اسکی دھمکی کلک ہوئی تھی اسکا صبح یوں بے چین ہونا۔ پھر صدام کا فون آنا امثال کا ریلکیس ہو جانا، بازل اور صدام کا اکھٹے حویلی آنا۔ ایک ایک کر کہ اسنے ساری کڑیاں ملانی شروع کی تھیں
اوہ گاڈ میں اس آفت کو کیسے نظر انداز کر گیا۔ بڑبڑاتے ہوئے وہ اسکی طرف بڑھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر سٹیج سے اتارا اور کھینچتے ہوئے حویلی میں اپنے کمرے میں لے جا کر صوفے پر پٹخا

بہرام کہاں ہے

باہر مردوں میں ہو گا مجھ سے ایسے پوچھ رہے ہو جیسے میں اسکی سیکرٹری لگی ہوئی ہوں۔ امثال کی بے نیازی عروج پر تھی

جو پوچھا ہے اسکا جواب دو کہاں ہے وہ۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔ مجھے کیا پتہ کہاں دفع ہوا ہے۔ امثال نے منہ بنا کر کہا

ژلے مجھے مجبور مت کرو کہ میں سختی کروں تم پر

جب میں کہہ رہی ہوں کہ مجھے نہیں پتہ تو تم کیوں بار بار ایک ہی سوال پوچھ رہے ہو

شٹ اپ بکواس بند کرو۔ اچھے سے جانتا ہوں کہ اسے تم نے ہی غائب کروایا ہے اس صدام کے ساتھ مل کر۔ عادل دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔ مصطفی شاہ جو عادل سے کہنے آرہے تھے کہ وہ اپنے سورسز استعمال کر کہ بہرام کو ڈھونڈے اندر سے آتی آوازیں سن کر انکے قدم تھمے تھے

تم کس طرح سے مجھ سے بات کر رہے ہو وہ بھی اس گھٹیا انسان بہرام کے لیے۔ امثال نے حیرانی سے کہا

میں اس سے بھی زیادہ سختی سے پیش آسکتا ہوں، اگر تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ وہ کہاں ہے

ٹھیک ہے۔۔۔۔ہے وہ میرے پاس۔۔۔ کہاں ہے کس حال میں ہے نہیں بتاؤں گی۔ تم سے جو ہوتا ہے کر لو۔ امثال نے ڈٹ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا باہر کھڑے مصطفی شاہ حیرت سے گنگ تھے

منع کیا تھا نہ تم ایسا ویسا کچھ نہیں کرو گی پھر میری بات سمجھ نہیں آئی تھی

اور میں نے بھی کہا تھا کہ میں کروں گی اور کوئی مجھے روک نہیں سکتا۔ بہرام شاہ کی ہر قسم کی کمینگی اور بے غیرتی دیکھنے سننے کے باوجود بھی تم لوگ عائشہ آپی کو اس جہنم میں دھکیلنا چاہتے ہو۔ اس گھر میں ایک اور لالی بنانا چاہتے ہو ایک اور رمل ایک اور امان شاہ، جو ساری زندگی اپنے ننھیال کے در پر پڑا رہے گا۔ بابا نے منع کیا تھا لالہ پھپو کے رشتے سے۔ کیا ہوا پھر۔۔ برباد ہو گئی نہ۔۔ ایک چیز جب آنکھ سے اوجھل ہو اور وہ نقصان دے تو اس پر افسوس نہیں ہوتا اور تم لوگ سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی آنکھیں بند کر رہے ہو۔ فار گاڈ سیک عادل تم کیوں نہیں سمجھ رہے ہو۔ اس بے غیرت بہرام سے بہتر انسان کا نام تمہارے سامنے رکھا ہے میں نے۔۔۔ شہری بھائی ہر لحاظ سے بہتر ہیں اس سے۔۔۔ خیر میں بھی کہاں سر کھپا رہی ہوں ۔۔ اب میری ایک بات کان کھول کر سن لو میرے ہوتے ہوئے میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی۔ وہ راسم شاہ تھے جن کی بات نہ مانی گئی تو وہ گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ میں امثال شاہ ہوں۔ ارے میں تو سب کو نکال کر بھی نہ نکلوں۔ وہ الو کا پٹھا بہرام شاہ ہمارے پاس ہی ہے ابھی تک بخیر و عافیت ہے۔ جیسے ہی عاشی آپو کا نکاح ہو گا ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ لیکن ایک بات کہنا چاہوں گی تم جیسا بے حس اور خود غرض بھائی اللہ کسی کو نہ دے یا پھر تم جیسے بھائی کو اللہ بہن نہ دے۔ اور میری قسمت دیکھو کہ یہ بے حس بندہ میرے حصے میں آ رہا ہے۔۔ اب آخری بات مجھ سے بات کرتے ہوئے اپنا لہجہ اور انداز درست رکھا کرو امثال شاہ ایسے لہجوں کی عادی نہیں ہے۔ تمہارا رویہ مجھے کوئی فیصلہ لینے پر اکسا رہا ہے۔ یہ لہجہ، انداز اور الفاظ کی سختی میں کبھی بھولوں گی نہیں عادل عمر شاہ۔۔۔۔ بات کرتے کرتے آخر میں امثال کی آواز کسی بھی قسم کے جزبات سے عاری ہو گئی تھی مصطفی شاہ چپ چاپ واپس مڑ گئے تھے

آئم سوری امثال میں بس غصے میں تھا۔ عادل کو بہرام کو چھوڑ کر اپنی فکر لاحق ہو گئی تھی

ارے جہنم میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جائے تمہارا غصہ۔ مجھے ٹکے کی پروا نہیں ہے۔ امثال کا دماغ گھوم چکا تھا

یار سوری میں۔۔۔اسکی بات ختم ہونے سے پہلے ہی وہ جا چکی تھی

دادو آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔باہر چلیں نہ امشال نے ہاجرہ بیگم اور مصطفی شاہ کو کمرے میں بیٹھے پایا تو کہا

پتر باہر جا کر کیا کریں گے۔اب تو لوگوں نے پوچھنا شروع کر دیا ہے کہ نکاح کیوں نہیں ہو رہا، کس بات کی دیر ہے۔بی جان نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا

لو بھلا اسکا کیا مطلب ہوا غلطی انکے بیٹے کی ہے۔منہ چھپا کہ آپ کیوں بیٹھے ہیں۔آپ باہر جائیں اور جا کہ جواب مانگیں کیوں دادا جانی۔۔

خیر جواب تک نہیں آیا وہ آئے گا بھی نہیں آپ کوئی فیصلہ کریں۔وہ کوئی آخری لڑکا تو نہیں تھا اس دنیا میں۔گھر میں اتنے لڑکے موجود ہیں آپ کسی سے بھی نکاح پڑھوا دیں۔اور ویسے بھی میں نے تو پہلے ہی آپ سے شہری بھائی کے لیے کہا تھا

مگر بیٹا ایسے کیسے

دادو گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے۔اگر نکاح نہیں ہو گا تو لوگ وجہ پوچھیں گے۔اور ہمارے معاشرے میں لڑکے کا قصور کوئی نہیں دیکھتا سب یہی کہیں گے کہ لڑکی میں کوئی خرابی ہو گی جو لڑکا عین نکاح کے موقع پر بھاگ گیا۔۔آخر ہماری بھی کوئی عزت ہے جسے ہم یوں انکو خراب نہیں کرنے دیں گے۔نکاح آج ہی ہو گا اور سب کے سامنے ہو گا آپ۔۔۔آپ ایسا کریں ماما بابا کو بلوائیں ان سے بات کریں بلکہ بات بھی کیا کرنی ہے آپ انکو حکم دیں کہ وہ شہری بھائی کا نکاح عاشی آپو سے کریں

۔کیوں دادا جانی میں نے ٹھیک کہا نہ۔ امثال کی بات سن کر مصطفی شاہ نے اپنی ڈرامے باز پوتی کو نظر بھر کر دیکھا تھا انکے اس طرح سے دیکھنے پر وہ سٹپٹا گئی

ہوں ٹھیک کہہ رہی ہو اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ بلاؤ اپنے ماں باپ کو میں کرتی ہوں۔ بات ہاجرہ شاہ کی بات سن کر اسکا دل بے اختیار بھنگڑا ڈالنے کو چاہا لیکن خود پر جبر کرتی اس نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔ مصطفی شاہ اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہے تھے

کچھ ہی دیر میں وہ راسم شاہ اور ساریہ بیگم کو لے آئی اور خود بھی ساتھ ہی آکر ایک سائیڈ پر خاموشی سے کھڑی ہو گئی، کہ کہیں اسکا بنا بنایا کام نہ بگڑ جائے۔ ہاجرہ شاہ نے بات کی تو راسم شاہ کچھ دیر کے لیے سوچ میں پڑ گئے انکی نظر امثال پر پڑی تو اس نے ہاں کا اشارہ کیا

ٹھیک ہے اماں جان جیسے آپکا حکم۔ راسم شاہ کی بات سن کر امثال کی جان میں جان آئی وہ بے اختیار مسکرائی تھی اندر آتے عادل کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اس پر ایک سرد نگاہ ڈال کر وہ باقی سب کے پیچھے نکل گئی مصطفی شاہ نے بیشر شاہ کو اپنا فیصلہ سنایا تو انہوں نے واویلا مچا دیا کہ عائشہ انکے بیٹے کی منگ ہے وہ ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں

چلو جی ایک بیٹھتا ہے تو دوسرا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ لگتا یہاں بھی مجھے ہی انٹری دینی پڑے گی امثال بڑبڑاتے ہوئے انکی طرف آئی

دیکھیں انکل ہم مانتے ہیں آپکے بیٹے کی منگ تھی لیکن آپکا بیٹا کہاں ہے۔اب ہم آپکے بھگوڑے بیٹے کے لیے سارے خاندان کے سامنے اپنی عزت تو داؤ پر نہیں لگا سکتے نہ۔جواب تک نہیں آیا۔وہ آئے گا بھی نہیں پلیز آپ سمجھنے کی کوشش کریں

دیکھو لڑکی جانتے ہیں ہمارے بیٹے کی غلطی ہے مگر ہم اپنی منگ کو ایسے ھی نہیں چھوڑ سکتے۔بہرام شاہ نہ سہی ہمارا دوسرا بیٹا تو ہے، فہد شاہ یہ نکاح کرے گا۔جمال شاہ کی بات سن کے اسکی رنگت پھیکی پڑی تھی

ہاں بابا میں تیار ہوں فہد شاہ نے آگے آیا

بات سنیں انکل عائشہ اس گھر کی بیٹی ہے کوئی بھیڑ بکری نہیں کہ یہ نہیں تو یہ سہی اور ویسے بھی آپکا ایک بیٹا نکاح کے موقع پر بھاگ گیا ہے اگر دوسرا رخصتی کے موقع پر بھاگ گیا تو۔۔۔ہم اپنی بیٹی کو آپ کے تجربات کے لیے تو نہیں چھوڑ سکتے۔۔

بریکینگ نیوز بہرام شاہ نہیں آیا ہے اور گھر والے آپکا نکاح شہریار لالہ سے کرنے کا کہہ رہے ہیں۔زروا نے عائشہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

کیا کہہ رہی ہو۔سانیہ اور شامین کو حیرت ہوئی تھی

تم لوگ کھڑکی سے دیکھ لو میں زرا نیچے جا رہی ہوں ہماری کزن فارم میں آ رہی ہے میں وہ سین مس نہیں کر سکتی باقی کی تفصیل پھر دوں گی۔کہتی ہوئی وہ واپس بھاگی وہ تینوں اٹھ کر کھڑکی کی طرف آئیں جہاں امثال اب ایک لڑکی کے ساتھ بات کر رہی تھی

فہد یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر کہا

تم مردوں کے معاملے میں مت بولو زرین۔بشیر شاہ نے سختی سے کہا

کیوں نہ بولوں بابا یہ شوہر ہیں میرے۔۔اسکی بات سن کر امثال کی آنکھیں کھلی تھیں۔وہ تالی مارتے ہوئے فہد کی طرف مڑی

ماشاءاللہ۔ماشاءاللہ تو شادی شدہ ہیں آپ اسکے باوجود بھی نکاح کے لیے راضی ہو گئے ہیں۔واہ بھئی کیا عظیم جذبہ پایا ہے آپ نے قربانی کا۔۔میری تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔آپکی اس عظمت کو فی الوقت اتنے سارے لوگوں کے سامنے میں کوئی خراج نہیں پیش کر سکتی بس بہت ہو گیا میں کوئی بدتمیزی نہیں کرنا چاہتی اب آپ خاموشی سے کھڑے رہیں گے۔دادا جانی آپ نکاح خواں کو بلوائیں

آپ جا کر اسے روکیں نہ کیسے سب کے سامنے پٹر پٹر کر رہی ہے

بولنے اسے ساریہ بیس سال پہلے جو میں نہیں کر سکا وہ آج اگر میری بیٹی کر رہی ہے تو کرنے دو۔راسم شاہ کی بات سن کر ساریہ بیگم خاموش ہو گئیں

دیکھو لڑکی یہ معاملات مردوں کے ہیں تم بیچ میں مت بولو،بشیر شاہ نے ناگواری سے کہا

جس کے لیے فیصلہ کر رہے ہیں وہ بھی ایک لڑکی ہے اور ہماری فیملی کو جب مسئلہ نہیں ہے تو آپ کون ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے۔اپ لوگوں نے جتنا کرنا تھا کر دیا ہمارے ساتھ اب مزید کی گنجائش نہیں ہے

ہرگز نہیں ہم یہ نکاح نہیں ہونے دیں گے۔امثال کی بات سن کر فہد شاہ نے کہا

دیکھو میرا دماغ مت گھماؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ تو میں نکاح نہیں ہونے دوں گی۔یہ بات تو طے ہے۔ٹھیک ہے ہم لوگ دس پندرہ منٹ ویٹ کر لیتے ہیں اگر بہرام آجاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو۔ویسے بھی تم لڑکی کے باپ بھائی نہیں لگتے ہو جو اسکے لیے فیصلے کرو گے۔بیٹی ہماری ہے تو فیصلہ بھی ہم ہی کریں گے آپ سے اپنا بیٹا تو سمبھالا نہیں گیا، ہم سے بات کرتے ہیں۔چلیں داداجانی اپ شروع کروائیں میں بھی دیکھتی ہوں کون روکتا ہے۔امثال نے خاموش کھڑے مصطفی شاہ سے کہا تو انہوں نے مولوی کو نکاح پڑھانے کا کہا بشیر شاہ بھی اکی بار خاموش ہو گئے

کمال کی ایکٹر ہے تمہاری بہن۔ایکٹر کیا پوری کی پوری ڈرامے باز ہے۔صدام نے بازل سے کہا تو عادل نے مڑ کر اسے گھورا

تم زرا یہ فنکشن ختم ہونے کے بعد ملنا تم سے تو نبٹ لوں گا عادل نے دانت پیستے ہوئے کہا تو صدام نے دانت دکھائے

جیسے ہی نکاح ختم ہوا امثال بھاگ کر عدید کے گلے لگی پاگل۔۔وہ اسکا انداز دیکھ کر ہنسا تھا

اچھا نکاح ہو گیا ہے اب بہرام کو چھوڑ دو۔عدید کی بات سن کر اسکے سینے سے لگی امثال نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا

عدی۔۔۔۔۔۔

کیا عدی۔۔۔۔۔۔۔۔تم لوگ کیا کرتے پھر رہے ہو مجھے سب پتہ ہے

آپ کو کیسے پتہ۔۔امثال حیران ہوئی

شک تو مجھے تم لوگوں پر اسی وقت ہو گیا تھا کہ تم لوگ کچھ نیا کرنے والے ہو،جب تم دونوں چھجے پر بیٹھے میٹنگ کر رہے تھے اور وقت بے وقت صدام سے ملنا اور پھر میں صدام سے ملا میری ایک گھوری پر اس نے سب کچھ بتا دیا۔عدید نے اسکے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا

کیا یار عدی کچھ پرائیوسی بھی ہوتی ہے بندے کی۔تم ہر وقت جاسوسی کرتے رہتے ہو ہماری۔امثال نے منہ بنایا

ہاں ہوتی ہے لیکن وہ عام لوگوں کی ہوتی ہے تم لوگوں کو اگر پرائیوسی دی گئی نہ تو ارد گرد کے رہنے والوں کا تو اللہ ہی حافظ ہے

اچھا چلیں نہ شہری بھائی سے ملتے ہیں

ہاں چلو۔۔۔۔۔۔۔۔

آپکو پتہ ہے میں نے عاشی آپو کے ڈریس سے میچنگ کلر کا ڈریس بنوایا ہے شہری بھائی کا آخر کو پکچرز کھینچنی تھی۔امثال کی بات سن کر وہ مسکرایا تھا

داداجان سب کا ہو گیا میں ہی رہ گیا ہوں۔عادل نے مصطفی شاہ کے پاس آتے ہوئے کہا

ہاں تمہارے نکاح کی ڈیٹ بھی آج ہی کی رکھی ہوئی ہے۔میں راسم سے کہتا ہوں وہ بہو سے کہے کہ امثال کو تیار کرے

یار داداجان آپکی پوتی ناراض ہو گی ہے پہلے اس سے بات کرلیں ایسا نہ ہو عین وقت پر انکار کر دے

یہ تو تمہیں اسے ڈانٹنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا نہ۔ویسے وہ کوئی اتنی غلط بھی نہیں ہے تم نے بہت ہی سختی سے بات کی ہے اور جب تم جانتے تھے بہرام کے بارے میں تو تمہیں مجھے بتانا چاہیئے تھا نہ کہ اس طرح خاموش تماشائی بن جاتے۔۔میں اس گھر میں اب مزید کسی اور کو لالہ نہیں بنانا چاہتا

سوری داداجان مجھے لگا کہ آپ فیصلہ کر چکے ہیں تو اب کچھ نہیں ہو سکتا

ہوں۔۔۔چلو جو ہونا تھا ہو چکا اب جا کہ اسے مناؤ تا کہ نکاح شروع کرواسکیں

یار دادا جانی آپ ابھی نکاح کے لیے اسے راضی کرلیں میں بعد میں منالوں گا اب اگر میں اس کے سامنے بھی جاؤں گا تو وہ تو ہتھے سے ہی اکھڑ جائے گی۔۔ آپکو نہیں پتہ میری طرف دیکھتی بھی ہے تو ایسے جیسے سالم کھا جائے گی، چبانے کی بھی زحمت نہیں کرے گی۔ عادل کے بیچارگی سے کہنے پر مصطفی شاہ نے ہلکا سا قہقہہ لگایا

اچھا ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کچھ۔ مصطفی شاہ کہتے ہوئے امثال کی طرف بڑھے جو شہریار کے ساتھ تصویریں کھینچوا رہی تھی اسے آواز دے کر اپنے پاس بلایا

جی دادا جانی

اپنے دادا کی ایک بات مانو گی

آپ ایسے بات نہ کریں۔ بس حکم دیں یار۔ امثال نے کہا تو وہ مسکرائے

اچھا تو پھر میرا یہ فیصلہ ہے کہ ابھی تمہارا نکاح عادل سے کر دیا جائے اور یہ میرا حکم بھی ہے

دادا جان آپ نہیں جانتے آپکا پوتا کتنا بدتمیز ہے آپکو پتہ ہے ابھی اس نے مجھے کتنا ڈانٹا ہے

میں جانتا ہو بچے میں نے اس سمجھایا ہے اور اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ نہیں ایسا کرے گا۔ مصطفی شاہ کی بات سن کر وہ سوچ میں پڑ گئی

پتر کیا سوچ رہی ہے میرا اڑلی شاہ میری بات بھی نہیں مانے گا۔

اب آپ ایموشنل بلیک میل کر رہے ہیں۔اس نے منہ بسورا تو وہ رخ موڑ کر مسکرائے

اچھا چلیں کہتی ہوئی وہ سٹیج کی طرف بڑھی اور جا کر شہریار کے ساتھ بیٹھ گئی

لائیں مولوی صاحب کہاں سائن کرنے ہیں۔امثال نے عادل کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو وہاں پر کھڑے تقریباً سبھی افراد نے اپنی مسکراہٹ دبائی
بیٹا پہلے نکاح پڑھوائیں گے پھر سائن ہوں گے مولوی صاحب نے اس انوکھی دلہن کو حیرت سے دیکھا

تو شروع کریں نہ یار کس کا انتظار کر رہے ہیں۔کوئی دعوت نامہ بنوا کر دینا پڑے گا کیا۔امثال نے اسے گھورا تو اس نے مصطفی شاہ کی طرف دیکھا

لگتا ہے لڑکی راضی نہیں ہے

او بھائی میں راضی ہی راضی ہوں۔اب کیا سٹامپ پیپر پر لکھ کر دوں یا باقاعدہ دھمال ڈال کر دکھاؤں،تب جا کر یقین آئے گا اپکو۔چلیں جلدی سے شروع کریں مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں۔امثال کی بات سن کر مولوی صاحب نے سر ہلایا

یہ پیس اللہ نے خاص میرے لیے ہی رکھا تھا۔ سٹیج پر کھڑی سارہ بیگم بڑبڑائی تو انکے ساتھ کھڑے راسم شاہ مسکرائے۔ نکاح کے بعد سائن کرتے ہوئے اسکے ہاتھ ہلکے سے کانپے تھے شہریار نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو امثال نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیر رہی تھی۔ شہریار نے اسکو اپنے ساتھ لگایا سب لوگوں کو اپنی طرف متوجہ پا کر اس نے خود کو سمبھالا

دادا جانی یہ فالتو لوگوں کو فارغ کریں۔ دلہنوں کو لا کر مجھے پکچرز بنانی ہیں۔

ہوں ٹھیک ہے میں بھجواتا ہوں وہ کہتے ہوئے قاسم شاہ کی طرف گئے اور انہیں مہمانوں کو رخصت کرنے کا کہا

کچھ ہی دیر میں اس نے رمل اور زروا کے ساتھ مل کر تینوں دلہنوں لا کر سٹیج پر بٹھایا اور مختلف پوز بنا کر دھڑا دھڑ تصویریں کھینچنے لگی جب زروا عادل کا ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس آئی

آپی آپ بھائی کے ساتھ کھڑی ہوں نہ آپ کا بھی تو نکاح ہوا ہے تو آپکی پکچرز بھی تو ہونی چاہئیں

ہاں تو بنوا رہی ہوں نہ

ایسے نہیں آپ بھائی کے ساتھ کھڑی ہوں۔ زروا نے پکڑ کر اسے عادل کے ساتھ کھڑا کیا اور تصویریں بنانے لگی اور ساتھ ساتھ کسی پروفیشنل فوٹو گرافر کی طرح ہدایات بھی دیتی جا رہی تھی

بھائی آپی کے کندھے پر ہاتھ رکھیں اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھیں۔ زروا کی بات سن کر امثال کو تپ چڑھی

زری تم یقیناً نہیں چاہو گی کہ یہ اتنے سارے لوگ جوتے سے تمہاری پٹائی ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ خاموشی سے بناؤ ورنہ میں جا رہی ہوں اس نے دانت پیستے ہوئے دھیمی آواز میں کہا تو اس خاموش ہونے میں عافیت جانی کہ اسکا کوئی بھروسہ نہیں کہ واقعی اسے پیٹ ڈالے۔

اتنے میں انہیں بہرام شاہ آتا دکھائی دیا جیسے ہی وہ انکے پاس پہنچا بشیر شاہ نے ایک تھپڑ لگایا تھا اسے۔ جس نے امثال کا کلیجہ تک ٹھنڈا کر دیا تھا

آ گئے ہو سارے خاندان کے سامنے ہمارا منہ کالا کروا کر۔۔ شرم سے ڈوب مرو تم۔۔ اگر نہیں شادی کرنی تھی تو بتا دیتے اس طرح عین موقع پر بھاگنے کی کیا ضرورت تھی

بابا جان میں بھاگا نہیں تھا کسی نے مجھے اغوا کیا تھا

بکواس بند کرو تم غلطی کر کہ پھر جھوٹ بول رہے ہو

بابا جان میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے اغوا کیا گیا تھا

اوہ بھائی پاگل سمجھا ہوا ہے کیا۔ اپنی حالت دیکھو اچھے خاصے فریش دکھ رہے ہو۔ نہ کوئی زخم نہ کوئی مار پیٹ۔۔۔ اغوا ہونے والی صورتیں ایسی نہیں ہوا کرتی۔ خیر اب تمہارا یہاں کوئی کام نہیں جاسکتے ہو۔ تم جتنا کر سکتے تھے کر دیا اب مزید کوئی بدمزگی نہیں چاہتے ہم۔ امثال نے اسکی طبعیت صاف کی تھی

انکل آپ لوگ جائیں یہاں سے اس وقت۔ پھر بات ہو گی قاسم شاہ نے آگے بڑھ کر کہا تو وہ سب کو لے کر چلے گئے

رات کے دس بج رہے تھے اور امثال اس وقت حویلی کے پچھلی جانب بنے پول کے کنارے بیٹھی گھاس نوچ نوچ کر پانی میں پھینک رہی تھی

میرا سوہنا بیٹا یہاں اکیلا کیوں بیٹھا ہے شہریار کی آواز سن کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو شہریار بازل اور عدید کو کھڑا پایا وہ بھاگ کر شہریار کے گلے لگی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ شہریار اسکو یوں روتا دیکھ کر ششدر رہ گیا

ژلے میرا بیٹا کیا بات ہے۔۔۔۔ بھائی کو بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے۔ شہریار نے اسکے چہرے کو ہاتھوں تھامتے ہوئے کہا

بھائی۔۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ نہیں کرنی تھی۔ اس۔۔ ایس پی سے شادی۔۔۔ وہ اچھا نہیں ہے۔۔۔ ڈانٹتا ہے مجھے۔۔۔۔۔ سختی۔۔۔۔۔۔ سختی سے بات کرتا ہے۔۔۔۔۔ امثال نے روتے ہوئے بات مکمل کی شہریار نے اسکا سر تھپکا۔ وہ تینوں جانتے تھے کہ وجہ وہ نہیں ہے جو بتا رہی ہے۔ اسے نکاح کے بعد سے دیکھ رہے تھے کہ وہ ضبط کیے ہوئے تھی وہ امثال شاہ تھی سب کے سامنے رو کر اپنا بھرم نہیں توڑ سکتی تھی

میں اسکے کان کھینچوں گا دوبارہ نہیں ڈانٹے گا شہریار نے اسکے بالوں پر لب رکھے

ویسے بھائی یہ میرے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی یہ چڑیل میری ہم عمر ہے اور اسکی شادی پہلے ہوگئی ہے اور میں ابھی تک کنوارہ پھر رہا ہوں بازل نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے بات بدلی

ہاں اور میرے ساتھ بھی۔ میں بڑا ہوں اور ابھی تک میری شادی بھی نہیں ہوئی اور ان دونوں کو دیکھو کیسے ایک ہی دن میں نکاح کروا کر بیٹھے ہیں۔ عدید نے بھی نیچے بیٹھتے ہوئے منہ بسورا

ژلے مجھے لگتا ہے کچھ جل رہا ہے۔۔ نہیں شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا

دو بھائی جل رہے ہیں۔ امثال نے ہنستے ہوئے شہریار کے کندھے پر سر رکھا

ہاں اب بندے کی قسمت ہی سلو ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے شہریار نے عدید اور بازل کو دیکھا جو انکو دیکھ کر منہ بسور رہے تھے

یار بھائی نکاح نہ سہی تھوڑی سی منگنی ہی کروا دیتے ہماری۔ بازل کی بات سن کر عدید نے ہاں میں ہاں ملائی

رکو میں کرواتی ہوں تم دونوں کی منگنیاں۔ امثال نے دونوں کو پول میں دھکا دیا اور شہریار کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگی اسکو یوں ہنستا دیکھ کر سب کی جان میں جان آئی

شکر ہے اسکا موڈ ٹھیک ہوا۔ ورنہ اسے اس طرح بیٹھا دیکھ کر مجھے دھڑکا لگا ہوا تھا کہیں ہم نے زیادتی نہ کر دی ہو۔ کھڑکی سے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے ساریہ بیگم نے راسم شاہ سے کہا

اچھا واقعی ہی۔۔۔۔۔۔۔

طنز مت کریں میری بیٹی ہے وہ۔ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ چاہے میں جتنا بھی ڈانٹوں مگر اسکو اس طرح سے افسردہ تو نہیں دیکھ سکتی

چینج کر کہ واش روم سے نکلی تو عادل کو اپنے کمرے میں کھڑے پایا

تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو امثال نے اسے گھورا

مجھے بات کرنی ہے تم سے

مگر مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم جا سکتے ہو امثال نے سپاٹ لہجے میں کہا

اچھا ٹھیک ہے تم مت کرنا میری سن لو عادل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کاؤچ پر بٹھایا، خود اسکے سامنے زمین پر بیٹھ گیا

میں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تو اس نے رخ موڑا

آئم سوری۔۔۔۔۔۔

اچھا ادھر تو دیکھو نہ میری طرف۔عادل نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا تو اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر چونکا

سوری مجھے بس غصہ آگیا تھا۔۔رئیلی سوری، پلیز تم رو تو نہیں نہ

آج غصے میں تم مجھ پر چیخے ہو کل کو ہاتھ بھی اٹھاؤ گے اور پھر کہہ دو گے کہ میں غصے میں تھا امثال کی بات سن کر وہ تڑپ اٹھا تھا

نہ۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔نہیں پرنسز میں بھلا کیوں ہاتھ اٹھاؤں گا۔ تم ایسے تو مت کہو

اچھا ٹھیک ہے اس بار معاف کر دو آئندہ اگر میں زرا سا بھی ڈانٹوں نہ تو تم جو چاہے سزا دینا۔ مگر پلیز اس بار صلح کر لو اپنے اس بے چارے شوہر سے۔عادل نے معصوم سی صورت بنا کر کہا تو وہ مسکرائی

اچھا ایک بات بتاؤ، میں کیا اتنا برا لگتا ہوں جو تم ابھی نیچے شہریار کے گلے لگ کر اتنا رو رہی تھی

لڑکیوں کی جب شادی یا نکاح ہوتا ہے تو وہ روتی ہیں تمہیں کیا پتہ تم کونسا لڑکی ہو۔امثال نے منہ بگاڑا

ہاں مگر وہ اور سچویشنز ہوتی ہیں نہ۔ یہاں تمہارا نہیں میرا رونا بنتا تھا۔

کیوں تمہارا کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھئی میرا نکاح ایک ایسی لڑکی سے ہوا ہے جس کا ایک کام بھی لڑکیوں والا نہیں ہے۔مار دھاڑ، لوگوں کو دن دیہاڑے اٹھوانا جسکا پسندیدہ مشغلہ ہے۔دیواریں چڑھنا، چھتیں پھلانگنا وغیرہ کوئی معمولی بات تھوڑی ہے۔۔عادل کی بات سن کر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی جس سے اسکا ڈمپل گہرا ہوا تھا

تم میرے سامنے اپنا یہ ڈمپل اندر ہی رکھا کرو۔۔۔خوامخواہ کی جیلسی ہونے لگتی ہے مجھے۔عادل نے اسکے گال پر پڑتے ڈمپل کو دیکھتے ہوئے کہا

ہا۔۔۔بھلا ڈمپل سے کون جیلس ہوتا ہے۔امثال کو حیرانی ہوئی

میں ہوتا ہوں نہ۔۔۔تمہارے پاس ہے اور میرے پاس نہیں۔دکھ کی بات تو ہے نہ۔عادل نے دکھ سے دائیں بائیں سر ہلایا

اچھا خیر میں تمہارے لیے گفٹ لایا تھا، لیکن اب تم ناراض ہو تو رہنے دیتا ہوں۔ صبح جا کہ واپس کر دوں گا۔عادل نے گہری سانس لیتے ڈرامائی انداز اپنایا

نہیں اب تم اتنی منتیں کر رہے ہو تو میں خود پر جبر کرتے ہوئے مان جاتی ہوں۔امثال نے آنکھیں پٹپٹائیں

نہیں کوئی بات نہیں۔ تمیں خود پر جبر کرنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے۔میں کسی نہ کسی طرح ایڈجسٹ کرلوں گا

عادل بھا۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کا خوف کرو ڑلے کیوں ابھی تین گھنٹے پر انا نکاح خراب کرنے پر تلی ہو۔عادل نے جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا

سوری۔۔۔۔اور تم میرا گفٹ دے رہے ہو یا نہیں امثال نے اسے گھوری دکھائی

اچھا اچھا دے رہا ہوں۔یوں گھورو تو مت۔۔اور خبر دار جو تم نے آئیند مجھے بھائی کہا تو۔۔ہاں آج سے اس صدام کو تم بھائی کہو گی

میں نہیں کہہ رہی اسے۔ تمہیں پتہ وہ ہمارا یعنی میرا اور بازل کا بیسٹ والا فرینڈ بن گیا ہے

ہاں تم لوگوں کے الٹے سیدھے کاموں میں ساتھ جو دیتا ہے بیسٹ فرینڈ تو بننا ہی تھا عادل نے اسے گھورا جیب سے ڈبی نکال کر اسے کھولا تو امثال آگے ہو کر دیکھنے لگی

صبر کرو لڑکی تمہارے لیے ہی لایا ہوں عادل اسکی بے صبری دیکھ کر مسکرایا

واو پائل کی جوڑی کتنی خوبصورت ہے نہ امثال نے ستائشی انداز میں کہا

تمہیں پسند آئی۔عادل کے پوچھنے پر اس نے زور و شور سے سر ہلایا

مجھے دو میں پہنتی ہوں تم دیکھ کر بتانا کہ اچھی بھی لگتیں ہیں یا نہیں۔پہلی بار پہنوں گی نہ

ہاں تو میں پہنا دیتا ہوں۔۔عادل کی بات سن کر اس نے نفی میں سر ہلایا

نہیں تم نہیں پہنا سکتے۔لاو دو میں خود پہن لوں گی۔امثال نے اپنے پاؤں پیچھے کیے

کیوں نہیں پہنا سکتا۔۔عادل نے ابرو اچکائے

اوہو بھئی اب تم میرے پاؤں کو ہاتھ لگاؤ گے۔۔امثال جھنجھلائی تھی

اوہ کم آن ڑلے یہ کوئی بڑی بات نہیں لاؤ پاؤں آگے کرو

مگر۔۔۔۔۔۔

بس چپ مجھے اپنا کام کرنے دو۔ویسے بھی پہلی بار کسی کو پہنا رہا ہوں۔میرا تجربہ نہیں ہے،تو میرا دھیان مت بھٹکاؤ خاموش بیٹھی رہو۔عادل کی بات سن کر وہ خاموش ہو گئی

لو ہو گیا۔۔۔۔اب دیکھو

اچھی لگ رہی ہیں نہ۔امثال نے دونوں پاؤں اگے کرتے ہوئے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

ہاں بہت اچھی لگ رہی ہیں

اچھا تم وہاں سے تو اٹھو امثال نے اسکو نیچے سے اٹھایا تو وہ اسکے برابر کاؤچ پر آبیٹھا
ایک بات بتاؤ یہ بہرام شاہ صیح سلامت کیسے تھا مجھے تو لگ رہا تھا کہ اسکی کوئی ہڈی پسلی ضرور ٹوٹی ہو گی خاصی حیران کن بات تھی کہ تمہاری قید سے سلامت واپس آگیاہ
ے
سٹوری میں جان ڈالنے کے لیے اسکا سلامت ہونا ضروری تھا ورنہ سچ بتاؤں تو میرا بڑا دل تھا ایک بار میں اسکی صحت سیٹ کروں امثال نے دانت پیسے

اچھا وہ کیسے عادل نے پوچھا

اگر اسے مارتے پیٹتے تو سب کو یقین آجاتا تھا کہ اسے اغوا کیا گیا تھا اب کوئی مر کر بھی یقین نہ کرے کہ وہ اغوا ہوا تھا۔سب کو یہی لگے گا کہ اپنی مرضی سے گیا تھا

اور یہ صدام نے کیسے تم دونوں کا ساتھ دیا

اگر کسی سے کچھ غلط کروانا ہو تو بلیک میلینگ اس دنیا کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ایس پی صاحب

کیا مطلب عادل نے اسے اچنبھے سے دیکھا

صوفیہ کو پسند کرتے ہیں موصوف۔۔۔۔۔۔ہم نے دھمکی لگائی کہ ہم نانو کو بتا دیں گے۔ تم جانتے تو ہو نانو ان باتوں کو کتنا معیوب سمجھتیں ہیں اور اگر وہ ہمارا ساتھ دیں گے تو کچھ ہی دنوں میں نانو کے ہی ہاتھوں منگنی یا نکاح کروائیں گے۔اب آگے تم سمجھدار ہو امثال نے آنکھیں گھمائیں

ویسے میرا خیال غلط نہیں ہے پورے کے پورے فتنے ہو تم لوگ عادل نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا

بس کبھی غرور نہیں کیا امثال نے اسکا کالر پکڑ کر اچکایا

چلو اب تم سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے مجھے بھی صبح پولیس سٹیشن جانا ہے۔پہلے ہی تین چھٹیاں کر چکا ہوں۔ شب بخیر اور ہاں اگین سوری۔اسکی پیشانی چومتا ہوا وہ باہر نکل گیا

سانی یہ تائی جان کہاں ہے۔امثال نے سانیہ سے پوچھا

اپنے میکے گئی ہیں

اچھا کب۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو دو دن سے گئی ہوئیں ہیں۔ تم نے شائد اب نوٹ کیا۔ بہت بزی رہنے لگی ہو نہ۔ سانیہ نے طنز کیا

کیا ہوا ہے تم ایسے بات کیوں کر رہی ہو

تو اور کیسے بات کروں سچ ہی تو کہہ رہی ہوں تمہیں اب کہاں فرصت۔ سارا دن تو نانو لوگوں کے ہاں پائی جاتی ہو۔

تم جیلس ہو رہی ہو۔ امثال نے شرارت سے کہا

مجھے کیا ضرورت ہے جیلس ہونے کی تمہاری مرضی ہے جس کے ساتھ مرضی رہو۔ سانیہ کہتی اٹھ گئی

میں مزاق کر رہی تھی۔ سنو تو۔ امثال اکو آوازیں دیتی رہ گئی مگر وہ ان سنی کرتی لان میں چلی گئی

ہیں اسے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سانی کیا ہوا ہے۔ امثال اسکے پیچھے آئی

کچھ نہیں ہوا ہے تم جاؤ جہاں سارا دن ہوتی ہو۔ میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔ پتہ بھی ہے میں کالج سے آنے کے بعد تمہارا انتظار کرتی ہوں اور تم وہاں دفع ہوئی ہوتی ہو۔۔ سانیہ نے منہ بنایا

اللہ اللہ لڑکی کتنی بڑی ڈرامے باز ہو۔ سارا دن کہاں ہوتی ہوں اور ویسے بھی تمہیں اب میرا نہیں بلکہ دریاب بھائی کا انتظار کرنا چاہئے آخر کو سیاں جی ہیں تمہارے۔۔۔ لو وہ آگے دریاب بھائی۔۔۔ دریاب بھائی بات سنیں۔ امثال نے دریاب کو آواز دی

ہاں امثال کیا ہوا۔۔۔۔۔۔

مجھے تو کچھ نہیں ہوا یہ آپکی منکوحہ ویٹ کر رہی تھی اور غصہ بھی کر رہی ہے کہ اتنا انتظار کون کرواتا ہے۔ امثال سانیہ کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اندر بھاگی تھی ہال سے نکلتے عادل سے جا ٹکرائی

ارے ارے دھیان سے کیا ہو گیا ہے۔۔۔

اپنی بہن سے بچاؤ۔ مجھ معصوم کے پیچھے پڑ گئی ہے

تم۔۔۔ تم کہاں سے معصوم ہو۔ تم جیسا ایک اور معصوم پیدا ہو گیا نہ تو ہم دنیا والوں کا تو اللہ ہی مالک ہے. سانیہ نے دانت پیسے

بھائی ہٹیں آگے سے۔ یہ آج میرے ہاتھوں نہیں بچتی۔ سانیہ نے عادل کو بازو سے پکڑ کر ایک سائیڈ پر کیا

تم کیا دیکھ رہے ہو۔ تمہارے سامنے تمہاری بیوی کو اتنی باتیں سنا رہی ہے۔ اسکو منع کرو۔ امثال نے ہونق بنے عادل کو پکڑ کر جھنجھوڑا تو وہ ہل کر رہ گیا

یہ تم دونوں نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے ھے۔ ایک ادھر سے دھکا دیتی ہے تو دوسری ادھر سے جھنجھوڑتی ہے۔ عادل نے دونوں کو گھورا

بھائی اب تو یہی ہو گا ساری زندگی کے لیے چڑیل اپنے پلے باندھ لی ہے

تم خود کیا ہو کالی پیلی ڈائن۔۔۔ امثال نے اسکے کالے اور پیلے رنگ کے کپڑوں پر چوٹ کی۔۔۔۔۔۔ اور دریاب بھائی اپنی بیوی کو سنبھالیں خواہ مخواہ میرے شوہر کو تنگ کر رہی ہے۔ امثال نے عادل کے پیچھے سے نکلتے ہوئے دریاب کو بھی گھسیٹتے ہوئے سانیہ چڑایا

تم۔۔۔ تم اللہ کرکہ مر جاؤ۔ سانیہ نے اسکو پکڑنے میں خود کو ناکام ہوتے دیکھا تو بددعاوں پر اتر آئی تھی

ہاں ہاں تم نے تو جیسے آب حیات پی رکھا ہے نہ۔ امثال نے اسے بگاڑا

اللہ کرے تم موٹی کالی بھدی ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔ پیپرز میں فیل ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور تمہیں یونی سے نکال دیں۔ سانیہ کی بدعاسن کر امثال کی آنکھیں پھٹیں تھیں

تم۔۔۔ تم مجھے فیل ہونے کی بد عادے رہی ہو۔۔ جاؤ آج سے میں بھی تمہیں بد عادیتی ہوں اللہ کرے تمہارا شوہر کالا موٹا چھوٹا بھینگا ہو جائے۔ امثال کی بات سن کر دریاب تڑپ اٹھا

یار ژلے میری کیا غلطی ہے۔ میرا حلیہ کیوں بگاڑ رہی ہو۔ سانیہ پیر پٹختے ہوئے اندر کی طرف بڑھی

اپنی بیوی کے زبان کے جوہر دیکھے ہیں۔ آپ نے کیسے منہ پھاڑ پھاڑ کر بد عائیں دے رہی ہے۔ سنبھالیں اسے ہاتھ سے نکل گئی نہ سر پکڑ کر روئیں گے۔ امثال کی بات سن کر سانیہ نے اپنا جوتا اتار کر اسکی طرف پھینکا جو امثال کے دریاب کو اپنی طرف کھینچ کر آگے کرنے کی وجہ سے اسکے سینے پر لگا تھا امثال اور عادل نے قہقہ لگایا

واہ بھئی تم نہ سہی تمہارا جوتا ہی سہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ویسے اب آپ اپنی گاڑی کے پیچھے لکھوا سکتے ہیں کہ یہ سب میری بیوی کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔ امثال نے ہنستے ہوئے کہا اور جمال حویلی کی طرف بھاگی

اللہ رحم کرے عادل تجھ پر۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں مجھے کیا سے کیا بنا گئی ہے عادل بھی ہنستا ہوا باہر چلا گیا

سوری وہ میں نے آپکو نہیں مارا تھا۔ سانیہ نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں۔۔ جانتا ہوں جہاں یہ دونوں فتنے ہوں وہاں خیر نہیں ہوتی۔ تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے

اپنا جوتا تو لیتی جاؤ۔ دریاب اسکو اندر کی طرف جاتا دیکھ کر پیچھے سے ہانک لگائی

میری بیوی کی جوتیوں کا صدقہ۔۔۔۔۔ مطلب کچھ بھی۔ دریاب نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا

ژلے بازی آرام سے کھاؤ یہ کون سا طریقہ ہے۔ سا ریہ بیگم نے ان کو جلدی جلدی کھاتے دیکھا تو ٹوکا

ماما ہم یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔ بائے اپنے بیگ اٹھا کر دونوں باہر کی جانب بھاگے شہریار نے اچھنبے سے انہیں دیکھا

اچھا ہم بھی چلتے ہیں دریاب اور امان نے اٹھ کر باہر نکل گئے۔ دو منٹ بعد ہی وہ واپس آتے دکھائی دیے

کیا ہوا تم لوگ واپس آ گئے۔ فوزیہ بیگم نے پوچھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی اور آ کر ہال میں بیٹھ گئے پھر تو لائن ہی لگ گئی جو بھی جاتا واپس آ کر بیٹھ جاتا

جو بھی جاتا ہے واپس آ جاتا ہے تم لوگ جا کیوں نہیں رہے ہو۔ مصطفی شاہ نے حیرانی سے کہا

آپکے لاڈلے سبھی گاڑیوں کے ٹائر پنکچر کر گئے ہیں سوائے عادل کی جیپ کے۔ عاصم شاہ کی بات سن کر مصطفی شاہ نے ہلکا سا قہقہ لگایا

چلو بھئی عادل اب تم ہمارا آخری سہارا ہو، اس لیے ہمیں بھی لیتے جانا۔ امان نے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

عادل بھائی ہماری گاڑی کے ٹائر پنکچر ہیں۔ آپ مجھے کالج چھوڑ دیں گے عائشہ نے ہال میں آتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے حیرت کی بات ہے گاڑی کے چاروں ٹائر اکھٹے ہی پنکچر ہیں۔ عائشہ کا پر سوچ انداز دیکھ کر سب مسکرائے

وہ اس لیے کہ اس گھر کی آفتوں نے انہیں پنکچر کیا ہے اور خود وہ جا چکی ہیں۔ امان کی بات سن کر وہ ہنسی

چلو آ جاؤ جس جس نے جانا۔ عادل نے ہال سے نکلتے ہوئے کہا تو سبھی اسکے پیچھے چل دیے

پورچ میں پہنچ کر اسنے مڑ کر دیکھا تو دریاب، زریاب، امان، شہریار اور عائشہ کو اپنے پیچھے دیکھ کر اسنے بے ساختہ قہقہ لگایا

سیریسلی۔۔۔۔۔۔۔ تم سب جاؤ گے۔ دھیان سے دیکھو میرے پاس جیپ ہے بس نہیں ہے جو تم سب کے سب اٹھ کر آ گئے ہو۔ عادل نے ہنستے ہوئے جیپ کے ساتھ ٹیک لگائی

بھائی میرا ٹیسٹ ہے آج میرا جانا ضروری ہے عائشہ نے جلدی سے بیک سیٹ سنبھالی

میری بھی میٹینگ ہے۔ شہریار جیپ کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے کہا

چلو بھئی مزید دو لوگ آسکتے ہیں، آجاؤ عادل نے کہا

تم پیچھے آجاؤ میں ڈرائیو کرتا ہوں دریاب نے اس سے چابی لی امان اور عادل پیچھے بیٹھ گئے

لالہ آپ گاڑی ٹھیک کروا کر آجایئے گا۔دریاب نے زریاب سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا پلٹ گیا

وہ لوگ گاؤں کی حدود سے باہر نکلے تو ان دونوں کو جاتے دیکھا جو اپنی بائکس کو زگ زیگ انداز چلاتے تو کبھی سڑک پر فل سپیڈ پر چھوڑ دیتے اور پھر ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنا شروع کر دیتے امثال نے بازل کو کراس کرتے ہوئے بائیک کو گھما کر گول دائرہ بنایا

عادل انہیں روکنا۔۔۔۔۔شہریار نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے سر ہلاتے ہوئے جیپ انکے آگے لے جا کر کھڑی کی شہریار کو جیپ سے نکلتے دیکھ کر امثال نے آنکھیں میچیں

چابی دو۔۔۔۔۔۔شہریار نے ہتھیلی پھیلائی تو دونوں نے شرافت سے چابی نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھی

اترو۔۔۔شہریار کہتا جیپ کی طرف مڑا

دریاب امان تم لوگ بائیک پر آجاؤ میں انکو لے کر گاڑی میں آتا ہوں۔وہ دونوں چابیاں لے کر بائیکس کی طرف بڑھے

عائشہ آپ آگے آجائیں یہ پیچھے آپکو تنگ کریں گے۔ شہریار کی بات سن کر امثال نے انکھیں گھمائیں

اوووہ آئی سی۔ بھائی ابھی سے اتنی فکر۔۔۔۔۔۔۔۔ ہق ہا۔۔۔ بھائی بھائی نہ رہا۔۔۔۔ آپ بیٹھیں اپنی عائشہ کے پاس میں اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں۔ ہاں نہیں تو۔ کہتی ہوئی وہ جیپ میں گرنے والے انداز میں بیٹھی

یہ عادل کی جیپ کیوں چھوڑ دی تھی۔ شہریار کے پوچھنے پر بازل نے امثال کو گھورا

اس محترمہ کو ہی شوہر سے ہمدردی ہو رہی تھی

ہاں تو ان سب نے تو اپنے آفس میں جانا تھا اور عادل نے ڈیوٹی پر تو اسکا ٹائم پر پہنچنا ضروری تھا

اس شاندار سمجھداری کے مظاہرے پر یہ بندہ ناچیز آپکو سیلوٹ پیش کرتا ہے۔ عادل نے جھک کر کہا

یہ شہزادی قبول کرتی ہیں۔ امثال نے بھی اسکی انداز میں کہا

بھائی ہماری پاکٹ منی ختم ہو گئی ہے۔ امثال نے بازل کو اشارہ کیا تو اس نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔ شہریار دونوں کو پیسے دے کر والٹ جیب میں ڈالنے لگا تو امثال نے اسے ٹوکا

بھائی کتنی بری بات ہے آپ بھابھی کو بھی دیں نہ۔انکی بھی تو ختم ہوگئی ہوگی۔کیوں بھابھی۔۔امثال کایوں سب کے سامنے بھابھی کہنے پر عائشہ سٹپٹا گئی۔

نہ۔۔۔نہیں میرے پاس ہیں۔عائشہ منمنائی تھی

اوہ کم آن بھائی دیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔ہم آنکھیں بند کر لیتے ہیں چلو عادی اپنی آنکھیں بند کرو۔امثال نے عادل آنکھوں پر ہاتھ رکھا

خدا کا خوف کرو ڑلے ایکسیڈینٹ کروانا ہے کیا۔عادل نے اپنی آنکھوں سے اسکا ہاتھ ہٹایا

اوہو بھائی اب دے بھی دیں بھابھی کب سے ویٹ کر رہیں ہیں۔امثال جھنجھلائی تو شہریار نے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر عائشہ کی طرف بڑھایا جسے عائشہ نے ہچکچاتے ہوئے پکڑ لیا اپچھلی سیٹوں کی طرف گھوم کر بیٹھی مثال نے سیٹی بجائی

بازی ہمارے تھوڑے نہیں تھے۔۔۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔۔۔۔

اپنی اپنی آنکھیں کھول کر دیکھو اتنے ہی تھے۔شہریار نے عائشہ کو ان کمفرٹ ایبل دیکھا تو دونوں کو گھورا

اچھا ویسے بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باقی کا بعد میں۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ دوبارہ کوئی شوشہ چھوڑتی عادل نے اسے پکڑ کر سیدھا کیا تو منہ بسور کر رہ گئی۔عائشہ کو کالج چھوڑنے کے بعد شہریار کو ڈراپ کیا اور آخر میں ان دونوں کو یونی چھوڑا

ہمیں لینے کون آئے گا۔بازل نے اترتے ہوئے پوچھا

ڈرائیور آجائے گا اگر نہ آیا تو کال کر دینا میں پک کر لوں گا عادل نے ڈیش بورڈ پر پڑا امثال کا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا امثال نے موبائل اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اسے غائب پایا

بازی میرا موبائل تمہارے پاس ہے

نہیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔

یہی رکھا تھا پھر کہاں گیا۔امثال نے پریشانی سے کہا

یار ژلے جلدی کرو۔۔پہلا لیکچر سر واسق کا ہے اور تمہیں پتہ ہے نہ لیٹ آنے پر کتنا ڈانٹتے ہیں

اچھا تم چلو۔۔میں ڈھونڈ کر آتی ہوں امثال کہتی ہوئی سیٹ کے نیچے جھکی

کیا کچھ گم ہو گیا ہے۔۔۔عادل نے مسکراہٹ دبائی

ہاں موبائل رکھا تھا ڈیش بورڈ پر نہیں مل رہا ہے

اچھا کہیں یہ تو نہیں ہے۔عادل نے موبائل اسکی آنکھوں سامنے لہرایا

اوہ تو تمہارے پاس تھا حد ہو گی میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں بندہ بتا ہی دیتا ہے امثال نے موبائل لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو عادل نے پیچھے کیا

عادی دو نہ لیٹ ہو رہا ہے

تمہیں اسکی خاص ضرورت نہیں ہے تو آج کا دن میرے پاس رہنے دو۔شام میں لے لینا

کیوں تم نے کیا کرنا ہے

بس چاہیئے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے رکھ لو

اوکے بائے۔ کہتے ہوئے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو عادل نے روکا

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کال کر دینا میں گھر چھوڑ دوں گا

صیح۔۔۔ سر ہلاتے ہوئے وہ گاڑی سے نکل گئی اسے یونی کے گیٹ میں داخل ہوتے دیکھ کر اسنے گاڑی سٹارٹ کر کہ ریورس کی

ہائے بیوٹیفل ڈول کہاں جا رہی ہو۔ بہرام شاہ نے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا۔ جسے دیکھ امثال کا موڈ خراب ہوا

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔

آیا تو کام سے تھا، مگر راستے میں تم نظر آ گئیں۔ ویسے بھی کافی دن ہو گئے تھے تمہیں دیکھے ہوئے۔۔۔ سچ بتاؤں تو جب سے تمہیں دیکھا ہے نہ کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔۔۔ ہر جگہ تم ہی تم ہوتی ہو۔ بہرام شاہ نے اسکے ساتھ پیدل چلتے ہوئے کہا تو وہ دانت پیس کر رہ گئی

کہاں سے آ رہی ہوں۔اسکو خاموش پا کر بہرام نے کہا

ایک ملازمہ کے بیٹی کی شادی ہے تو ان سے ملنے گئی تھی۔امثال سڑک پر کوئی تماشا نہیں بنانا چاہتی تھی اس لیے سنجیدگی سے کہا

ہوں۔۔۔۔۔ویسے ان ٹکے ٹکے کے ملازموں کو زیادہ سر پر نہیں چڑھانا چاہیئے

یہ آپکا مسئلہ نہیں ہے۔مجھے لوگوں کو ہینڈل کرنا آتا ہے۔آپ جائیں یہاں سے۔لوگ دیکھ رہے ہیں۔امثال نے ارد گرد نظر دوڑائی

تو دیکھنے دو بہرام شاہ کسی سے ڈرتا نہیں ہے۔۔

آپ نہیں ڈرتے لیکن مجھے اپنی عزت بہت پیاری ہے۔اس لیے پلیز آپ جائیں یہاں سے۔۔اس وقت اگر سارہ بیگم امثال کو اتنی تمیز اور دھیمی آواز میں بات کرتا دیکھ لیتیں تو یقیناً بے ہوش ہو جاتیں

بہت جلد میں اپنے گھر والوں کو بھیجوں گا۔۔

کیوں۔۔اسکی بات سن کر امثال نے ابرو اچکائے

تمہارے رشتے کے لیے۔۔

لگتا ہے آپ کو شائد پتہ نہیں۔اس دن باقی سب کے ساتھ میرا ابھی نکاح ہوا تھا عادل سے اور اگر نہ بھی ہوا ہوتا نہ تو بھی میں تم جیسے لوز کریکٹر کے ساتھ کبھی بھی شادی نہ کرتی یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو اور آئندہ میرا راستہ روکنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔امثال اسے وارن کرتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چلی گئی

اچھا تو اب نہیں ہو گا امثال بی بی۔میں نے پورے خلوص نیت سے رشتہ بھیجنا چاہا تھا اور اس ایس پی کو تو میں دیکھ لوں گا بڑبڑاتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھا اور زور سے دروازہ بند کیا

عادل کو گئے آج پانچواں دن تھا۔اس دوران بہرام نے بھی دوبارہ اسکا راستہ نہیں روکا تھا جس پر امثال نے خدا کا شکر ادا کیا ۔بازل اور فنیج کے بچوں کو تین دن کے لیے گھمانے لے کر گیا ہوا تھا امثال نے ساتھ جانے سے منع کر دیا,اور اب وہ دونوں حویلیوں میں بولائی بولائی پھر رہی تھی۔اس سے تو اچھا تھا کہ میں بازل کے ساتھ ہی چلی جاتی یہ بات وہ کوئی دس بار سوچ چکی تھی۔اب بھی وہ اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی اچانک کسی خیال کے تحت وہ باہر نکلی اور عادل کے کمرے کے باہر جا کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو سب کو اپنے اپنے کاموں میں مصروف پایا، آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ اندر سے بند کیا

ہمم کیا کروں۔۔انگلی دانتوں تلے دباتے ہوئے اس نے سوچا

ایسا کرتی ہوں اس ایس پی کے کمرے کی تلاشی لیتی ہوں۔پتہ تو چلے صاحب نے کتنی گرل فرینڈز رکھی ہوئی ہیں

کہاں سے شروع کروں۔۔۔۔۔الماری سے کرتی ہوں۔سوچتے ہوئے اس نے الماری کی تلاشی لینی شروع کر دی وہاں سے کچھ نہ پا کر اس نے بیڈ کا دراز کھولا تو اس میں ریوالور پڑا تھا اس کو اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھا لوڈ کر کے واس کا نشانہ باندھا

کیا کر رہی ہو ڑلے اگر گولی چل گئی تو ساری حویلی نے یہاں اکھٹے ہو جانا ہے۔اس نے جھر جھری لے کر واپس رکھا دوسرا دراز کھولا تو اسکا موبائل پڑا تھا اور ساتھ میں ایک چٹ تھی

میں جانتا تھا تم میری غیر موجودگی میں ضرور آو گی موبائل چیک کرنا ہے تو پاسورڈ تمہارا نام ہے.......فقط تمہارا جعلی ایس پی ۔چٹ پڑھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔پاسورڈ لگا کر موبائل چیک کرنے لگی کانٹیکٹ لسٹ میں اپنا نمبر "آفت کے نام سے سیو دیکھ کر دانت پیس کر رہ گئی

لسٹ میں کسی بھی لڑکی کا نمبر نہ پا کر وہ گیلری چیک کرنے لگی جو کہ اس کی تصویروں سے بھری پڑی تھی۔نکاح کی پکچرز کے علاوہ ساری کی ساری اس کی بے خبری میں لی گئی تھیں کسی میں وہ شہریار کے پاس بیٹھی تھی تو کسی میں وہ بازل کے ساتھ ہنس رہی تھی کہیں اکیلی فٹ بال کھیل رہی تھی تو کہیں بیٹھی پڑھ رہی تھی۔ایک تصویر میں وہ گال پر ہاتھ رکھے نہایت ہی معصوم صورت بنائے بیٹھی تھی اور تھوڑے ہی فاصلے پر شہریار لیپ ٹاپ پر جھکا کام کر رہا تھا

یہ تو اس دن کی ہے جب فوزیہ تائی کے میکے والے آئے ہوئے تھے۔توبہ ہے یہ بندہ کتنی مہارت سے کام کرتا ہے مجال ہے جو زرا سا بھی شک ہونے دیا ہو

اوہ گاڈ اسکا مطلب ہمارا نکاح گھر والوں کی نہیں اس جعلی ایس پی کی مرضی سے ہوا ہے۔۔۔ تبھی اس دن کہہ رہا تھا کہ یہ کھیچڑی میری ہی رکھی ہوئی ہے...... تم ایک بار آؤ سہی۔ بڑبڑاتے ہوئے اس نے موبائل رکھا اور دبے پاؤں کمرے سے نکل گئی

میری بہنا کیا کر رہی ہے عدید نے اسکے پاس چیچھے پر بیٹھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں عدی۔۔۔۔ بور ہو رہی ہوں بازی بھی نہیں ہے، شہری بھائی کی طبعیت ڈل ہو رہی ہے اور وہ جعلی ایس پی بھی نہیں چلو بندہ اسے ہی چڑا لیتا ہے۔

کہیں تم اپنے شوہر کو مس تو نہیں کر رہی۔۔ عدید نے اسے چھیڑا تو وہ چھینپی

خبردار جو اس کے بارے میں کچھ سوچا بھی۔۔۔ ہماری عزت کا سوال ہے۔عدید نے ڈرامائی انداز میں کہا

اوہ ہیلو بریک پر پاؤں رکھو۔۔۔۔۔۔ اپنی جوش مارتی غیرت کو تھپک کر سلا دو۔۔ شوہر ہے وہ میرا۔۔۔ امثال نے اسے جتایا

اوہ ہہ۔۔۔ آئی سی۔ عدید نے ہونٹوں کو سکیڑا

اگر ایسی بات ہے تو میری بھی شادی یا منگنی کروا دو۔۔

کوئی ہے آپکی نظر میں۔۔ امثال اسکی طرف پوری گھومی

نہیں میری نظر میں تو نہیں ہے تم خود ہی دیکھ لو

تو پھر سدرہ آپی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ امثال نے رازداری سے کہا

کبھی اس نظر سے دیکھا نہیں۔۔۔۔۔۔

تو اب دیکھ لیں کونسا وہ کہیں دور بیٹھی ہیں انفکیٹ وہ ابھی ادھر ہی آئی ہوئیں ہیں۔ وہ دیکھو جا رہی ہیں۔ سدرہ آپی بات سنیں۔ امثال نے عدید کو سجیشن دیتے ہوئے ہال سے نکلتی سدرہ کو آواز دی تو ادھر ادھر دیکھنے لگی

اوپر دیکھیں۔۔۔۔ امثال نے اسکو چاروں طرف دیکھتا پا کر کہا تو اس نے اوپر دیکھا تو امثال اور عدید چھجے پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے

اوپر کیا کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔ اس نے حیرانی سے پوچھا امثال کے بارے میں تو جانتی تھی مگر عدید کو یوں اسکے ساتھ دیکھ کر اسے اچنبھا ہوا

لڑکیاں تاڑ رہے ہیں۔۔ امثال کے یوں منہ پھاڑ کر کہنے پر عدید نے اسے کہنی ماری

ہیں۔۔۔سدرہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی مزاق کر رہی ہے آپ جائیں۔عدید نے اسے ٹالا تو وہ انکی طرف دیکھتی چلی گئی

کیا کرتی ہو ڑلے۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو تم۔۔۔چلو گاؤں میں مٹر گشت کر کہ آتے ہیں امثال نے اٹھتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

سکول سے اور فنیج کے بچوں کی مسلسل شکایات مل رہی تھیں اور جب بچوں سے بات کی جاتی تو وہ کہتے کہ وہاں کے بچے انکا مزاق اڑاتے جس کی وجہ سے وہ بد تمیزی کرتے ہیں اس لیے امثال اور بازل نے فیصلہ کیا کہ وہ ان کے لیے ایک الگ چھوٹے سے سکول کا بندوبست کر لیتے ہیں۔شہریار اور عدید کی فنانشلی ہیلپ کرنے کی ہامی بھرنے پر انہوں جگہ کے لیے مصطفی شاہ سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ جگہ دیکھ لیں پے منٹ وہ کر دیں گے۔وہ صبح سے گھر سے نکلی ہوئی تھی کچھ ٹیچرز اور پرنسپل کی ویکنسیز کے لیے انٹرویو لینے کے بعد اس نے شاہ ہاؤس کا چکر لگایا۔دونوں نے طے کیا کہ عمارت کے بننے تک کرائے پر جگہ لے کر بچوں کی سٹڈی شروع کرواتے ہیں تاکہ انکی تعلیم کا حرج نہ ہو،کیونکہ بعض بچوں نے سکول جانے سے صاف منع کر دیا کہ دوسرے بچوں کے علاوہ کچھ ٹیچرز کا رویہ بھی انکے ساتھ ٹھیک نہیں۔وہ لوگ کل ٹرپ سے واپس آرہے تھے تو انکے آنے سے پہلے امثال نے عمارت کی صفائی کروائی اور فرنیچر کی سیٹنگ کل پر چھوڑ کر کل کے شیڈول کے بارے میں سوچتے ہوئے

واپس حویلی جارہی تھی کہ ایک گاڑی اسے کراس کرتے ہوئے سڑک کے درمیان میں رکی تو اسے بھی اچانک بریک لگانا پڑا ۔سامنے والی گاڑی سے بہرام شاہ کو اترتے دیکھ کر اس نے گہری سانس لی اور دروازہ کھول کر باہر نکلی

یہ کونسا طریقہ ہے اگر ایکسیڈینٹ ہو جاتا تو۔۔۔

میں نے کچھ دن پہلے بات کی تھی تم سے۔گھر میں بتا چکا ہوں۔وہ لوگ آنے کے لیے تیار ہیں تم بتاؤ کب آئیں۔بہرام نے اسکے لہجے کو نظر انداز کیا

لگتا ہے تمہارے دماغ کا کوئی سکرو ڈھیلا ہو کر گر گیا ہے جو ایسی حرکتیں کر رہے ہو۔۔میرا نکاح ہو چکا ہے پھر اپنے گھر والوں کو بھیجنے کا مقصد اور تمہارے گھر والوں کے سامنے ہی ہوا تھا اسکے باجود وہ آنے کو تیار ہیں آفرین ہے ان پر۔امثال نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا

تو تم نہیں مانو گی۔۔چلو طلاق نہ سہی بیوہ تو ہو ہی سکتی ہو۔ویسے بھی لڑکی اگر رخصتی سے پہلے بیوہ ہو جائے تو عدت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی

مطلب۔۔امثال نے آنکھیں پھاڑیں

اگر میں اسے ماردوں تو۔۔۔۔اسکی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسکا گریبان امثال کے ہاتھوں میں تھا

اگر ایسا کچھ سوچا بھی نہ تو ساتھ میں اپنے کفن دفن کا بندوبست بھی کر لینا۔۔۔۔۔۔جوان بیٹے کی عبرت ناک موت تمہاری فیملی کے لیے بہت بڑا دھچکا ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکو کہاں ہوش ہو گا کہ وہ تمہارے کفن دفن کا سامان خریدتے پھریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ حال کروں گی تمہارا کہ تمہاری آنے والی نسلیں بھی ایسا کچھ کرنے سے پہلے سو بار سوچیں گی۔اسکا گریبان ایک جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے وہ غرائی بہرام لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔اپنے گارڈز اور ڈرائیور کی موجودگی میں ایک لڑکی کا یوں اسکا گریبان پکڑنا، اہانت اور شرمندگی سے بہرام کا چہرہ سرخ ہو گیا

گریبان پر ہاتھ ڈال کر تم نے اچھا نہیں کیا امثال شاہ۔۔بہرام نے اپنا کالر ٹھیک کرتے ہوئے اسے دھمکی دی

اور میرے شوہر پر بھی غلط نظر ڈال کر تم نے اچھا نہیں کیا بہرام شاہ۔۔یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ابھی تم نے میرا صرف ایک روپ دیکھا ہے دوسرا نہ ہی دیکھو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔سرد لہجے میں کہتی ہوئی وہ پلٹی
گاڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے فائر کی آواز آئی اسنے مڑ کر دیکھا تو بہرام پسٹل کا رخ اسی کی طرف کیے کھڑا تھا۔جسے دیکھ کر امثال کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی

اوہ تم مجھے اب اس کھلونے سے ڈراؤ گے۔امثال نے استہزایہ کہا

تم نے میرے گریبان پر ہاتھ ڈالا ہے۔کوئی بہرام شاہ کا گریبان پکڑے اور پھر سلامت رہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔بہرام نے شدید غصے کی حالت میں کہا

اچھا کیا کرو گے مارو گے مجھے۔۔۔۔۔۔چلو مارو۔امثال نے اپنے دونوں بازو سینے پر لپیٹتے ہوئے جیسے اسکا مزاق اڑایا

میں گولی چلا دوں گا۔۔۔۔۔

تو چلاؤ میں کب منع کر رہی ہوں میں بھی تو دیکھوں بہرام شاہ میں کتنی ہمت ہے۔۔۔ امثال نے اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا

دیکھو میں سچ کہہ رہا ہوں میں واقعی ہی مار دوں گا۔ بہرام اسکو یوں ڈٹ کر کھڑا ہوتے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چیلنج کرتا دیکھ کر جھنجھلا گیا۔ اسے لگا تھا کہ اسے ڈرائے گا تو وہ اسکی بات مان جائے گی۔

ایڈیٹ۔۔۔۔۔۔ بڑبڑاتی ہوئی وہ مڑ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھی جب اسے ایک بار پھر فائر کی آواز آئی اور ساتھ میں اسے لگا جیسے گرم گرم سلاخ اسکے بازو میں دھنس گئی ہو اسکے منہ سے بے ساختہ سسکاری نکلی

اگر تم میری نہ ہو سکی تو کسی اور کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا۔ ابھی تو صرف ٹریلر دکھایا ہے اچھے سے سوچ لو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔ ویسے بھی سنا ہے دو حویلیوں کی لاڈلی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ تکلیف تمہیں ہوئی تو درد ان دو حویلیوں میں رہنے والے بیس پچیس لوگوں کو ہو گا۔۔۔۔ ابھی تو میں نے اپنے خاندان کی اس دن والی بے عزتی کا بدلہ بھی لینا ہے جو تم نے اور تمہاری فیملی نے اتنے سارے لوگوں کے سامنے کی تھی۔۔۔ پسٹل کی نوک اپنے بازو پر جھکی امثال کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اسکا چہرہ اٹھایا تو اس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

اگلی بار مہلت نہیں دوں گا۔۔۔۔ اسے وارن کرتا ہوا وہ گاڑی میں جا بیٹھا اسکے جانے کے بعد امثال دوبارہ اپنے بازو کی طرف متوجہ ہوئی جہاں سے خون نکل کر اسکی سفید شرٹ کو رنگین کر رہا تھا

الو کا پٹھا سر یئیس ہی ہو گیا۔ مجھے تو لگا تھا ایویں ای بڑھکیں مار رہا ہے

کمینے سے اتنا نہیں ہوا کہ کپڑا ہی باندھ جاتا اب میں خود کیسے باندھوں گی۔۔ اپنا حجاب اتار کر بازو پر رکھ کر بڑبڑائی۔ کسی نہ کسی طرح وہ دوپٹہ باندھنے میں کامیاب ہو چکی تھی گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ریورس کر کہ شہر کی طرف موڑی۔ خون بہہ جانے کی وجہ سے اسے اب چکر آنا شروع ہو چکے تھے شہر میں داخل ہوتے ہی اسے جو پہلا ہو سپیٹل نظر آیا اسنے وہی گاڑی روک دی ۔ڈاکٹر نے آئیں بائیں شائیں کرنی چاہی کہ یہ پولیس کیس ہے مگر سامنے بھی امثال تھی اگلے دو سکینڈ میں وہ چکرا کر اانیچے گری ۔ مجبوراً انہیں اسے ایڈمٹ کرنا پڑا بلٹ نکال کر پٹی وغیرہ کروانے کے بعد ڈاکٹر نے اسے ریسٹ کرنے کا کہا مگر شہریار کا بار بار آتا فون دیکھ کر اس نے نرس کو کچھ پیسے دیے میڈیسن منگوائی اور چپکے سے ہو سپیٹل سے نکلی آئی
حویلی پہنچ کر اس نے اپنے خون آلود کپڑوں کو دیکھتے ہوئے دعا کی کہ ہال میں کوئی نہ مگر ہر دعا قبول نہیں ہوتی۔ ہال میں پہنچی تو تقریباً سبھی بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ کچن سے نکلتی سار یہ بیگم کے ہاتھوں سے چائے کی ٹرے چھوٹی تو سبھی انکی طرف متوجہ ہوئے وہ منہ پر ہاتھ رکھے اندر آتی امثال کو دیکھ رہی تھیں انکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سبھی شاک رہ گئے

کک۔۔ کیا ہوا امثال۔۔۔ یہ خون کہاں سے آیا۔ سار یہ بیگم لڑکھڑاتی ہوئی اسکے پاس آئی

ژلے کیا ہوا ہے۔۔۔ تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو نہ۔۔ شہریار بے اختیار اسکی طرف بڑھا

ہاں بھائی میں ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا مجھے۔ امثال نے شہریار کو تسلی دی

تو یہ خون کہاں سے آیا۔۔۔عدید نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف رخ موڑا تو وہ کراہ کر رہ گئ

آرام سے عدید کیا ہو گیا ہے۔راسم شاہ نے عدید کو ٹوکا

ژلے کیا ہوا دکھاؤ مجھے۔شہریار نے اسکا بازو پکڑ کر آستین اوپر کی تو بازو پر لگی پٹی جو عدید کے پکڑنے کی وجہ سے سرخ ہو گی تھی دیکھ کر ششدر رہ گیا سب اس کے ارد گرد اکھٹے ہو گئے تھے

ژلے بچے بھائی کی جان کیا ہوا ہے۔کچھ بتاؤ بھی۔۔۔۔پٹی کیوں بندھی ہوئی ہے اور تمہارے کپڑوں پر خون کس کا ہے۔

بھائی ریلیکس کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔آپ یہاں آئیں بیٹھیں۔سانی بھائی کے لیے پانی لاؤ امشال نے شہریار کو مضطرب دیکھ کر صوفے پر بٹھایا

ژلے کچھ بتاؤ بھی کیا ہوا ہے جان نکل رہی ہے ہماری۔عدید نے اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

یار عدی کچھ نہیں ہوا۔۔بس بازو پر گولی لگی ہے۔باقی میں ٹھیک ہوں۔اسکی نارمل انداز میں کئ گئ بات سن کر سب کو دھچکا لگا ۔عدید کی ماتھے کی رگیں تنی تھی

کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو تم۔۔۔۔۔ماما کچھ کھانے کو دے دیں بھوک کی وجہ سے چکر بھی آرہے ہیں۔۔۔امثال نے اسے ٹالا

ہاں بہو جا کہ اس کے لیے جوس اور کھانے کو کچھ لے۔ کتنا خون نکل گیا ہے کمزوری کی وجہ سے چکر آرہے ہوں گے۔بی جان سار یہ بیگم کو بھیجا

ژلے میں نے پوچھا ہے کہ کیسے گولی لگی۔ کس کی اتنی ہمت ہوئی۔۔۔عدید نے اسے سخت نظروں سے دیکھا

عدی یار لیو اٹ نہ۔۔۔۔۔۔بھائی کو دیکھو وہ کتنے پریشان ہیں۔ شہری بھائی پلیز۔۔۔ادھر میری طرف دیکھیں نہ۔۔۔۔ پریشان مت ہوں۔ دیکھیں میں بلکل ٹھیک ہوں امثال نے شہریار کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

سوہنے اپنی حالت دیکھو۔۔۔۔۔کپڑے خون سے لت پت ہیں، بازو پر پٹی بندھی ہوئی رنگت پیلی پڑ رہی ہے اور کہتی ہو میں پریشان نہ ہوں۔ پتہ نہیں تمہیں کتنی تکلیف ہوئی ہوگی اور میں یہاں بے خبر آرام سے بیٹھا تھا۔شہریار نے اسکے ہاتھ پکڑ کر چومے۔

بہرام تم نے میرے بھائیوں کو پریشان کر کہ اچھا نہیں کیا۔ تمہیں یہ گولی بہت مہنگی پڑے گی۔امثال نے شہریار اور عدید کی خراب حالت دیکھتے ہوئے سوچا

اچھا بتاؤ کیسے لگی

وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شہری بھائی۔۔۔وہ۔۔۔ہاں دو لوگ تھے شائد کوئی چور تھے۔پرس چھین کر لے گے ہیں اور ساتھ میں دھمکی کے طور پر گولی ماردی کہ پولیس کو نہ بتاؤں۔امثال نے گڑبڑاتے ہوئے بات مکمل کی

اچھا کمال کے چور تھے جو پرس لے گے جس میں صرف دس بیس ہزار ہوں گئے اور تمہارا یہ دو لاکھ کا موبائل چھوڑ گئے عدید نے اسکے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر اسکے سامنے کرتے ہوئے طنز کیا

ہاہاہاہا۔۔۔میں مزاق کر رہی تھی بس زرا سا ماحول بنا رہی تھی۔امثال نے اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر بات کو مزاق کا رنگ دیا

چلو اب سیریئس بتاؤ۔عدید اسکو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

وہ واپس آتے ہوئے میں ایک جگہ پر رکی تھی اچانک وہاں فائرنگ شروع ہو گی تو میں بھی اسکی زد میں آ گئی بس اتنی سی بات ہے امثال نے کندھے اچکائے
کس جگہ پر۔۔۔عدید کی نظریں اسے اپنے اندر تک اترتی محسوس ہو رہی تھیں

پتہ نہیں کونسی جگہ تھی میں نے نوٹ نہیں کیا بک شاپ پر گئی تھی شاہ ہاوس کے بچوں کے لیے کچھ بکس لینی تھیں۔اب جانے بھی دو نہ تم کیا پولیس والوں کی طرح تفتیش کرنے بیٹھ گئے ہو۔اسکی جانچتی نظروں سے جھنجھلا کر کہا

تمہیں پتہ ہے تم جھوٹ بول رہی ہو اصل بات کیا ہے اسکا تو میں پتہ لگا ہی لوں عدید نے موبائل پر کوئی نمبر ملاتے کہا اور لاونج سے نکل گیا

بھائی آپ دیکھ لیں اسے ،میں بلکل سچ کہہ رہی ہوں۔امثال شہریار کی طرف مڑی

وہ ٹھیک کہہ رہا ہے تم غلط بیانی سے کام لے رہی ہو۔شہریار کی بات سن کر وہ منہ بنا کر رہ گی

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں شہریار اٹھتے ہوئے بولا

اوہ کم آن بھائی میں چیک اپ کروا کر آئی ہوں۔میڈیسن بھی لی ہے میں کہیں نہیں جا رہی

پتہ نہیں کس ڈاکٹر کے پاس گئی ہو ٹھیک سے چیک اپ کیا بھی ہے یا نہیں میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔میں کچھ نہیں سنوں گا۔اٹھو۔شہریار نے حکمیہ انداز میں کہا تو مجبوراً اسے اٹھنا پڑا

اچھا ٹھیک ہے لیکن میں وہ نہیں پہنوں گی جو گلے اور بازو میں پلاسٹر پہنتے ہیں امثال نے اٹھتے ہوئے فرمائش کی

اچھا ٹھیک ہے چلو تو سہی۔

میں بھی چلتی ہوں۔ساریہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا

نہیں ماما ہم بس چیک کروا کر آجائیں گے آپ پریشان نہ ہوں شہریار نے ماں کو تسلی دی

نہیں شہری میں ساتھ جاؤں گی تم چلو بس۔

چلیں بھائی۔امثال چینج کر کہ آئی تو شہریار کو ٹہلتے پایا

کہاں جارہے ہو۔عدید نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے جارہاہوں جب تک میں خود اس کا ٹریٹمنٹ نہ کروالوں میری تسلی نہیں ہو گی

ہوں۔۔ صیح ہے میں بھی چلتاہوں

شہری بھائی میں بتارہی ہوں میں پلاسٹر نہیں لگواں گی۔۔ عجیب سالگتا ہے۔ہوسپٹل پہنچ کر امثال نے اسے یاد دلوایا

ٹھیک ہے گڑیا مت لگوانا۔۔۔ڈاکٹر پہلے والی بینڈیج اتارنے لگا تو امثال کراہی

ڈاکٹر آرام سے۔۔۔۔۔ آپ دیکھ نہیں رہے اسے تکلیف ہورہی ہے۔۔۔عدید کے سرد اور کرخت لہجے پر ڈاکٹر جھرجھری لے کر رہ گیا۔پاس کھڑی نرسوں میں سے ایک جو کافی دیر سے اسے میٹھی نظروں سے دیکھ رہی تھی اسکا انداز دیکھ کر اس نے

کھسکنے میں ہی عافیت جانی۔عدید کی سرخ انگارہ آنکھیں اور چہرے پر چٹانوں جیسی سختی دیکھ کر امثال کی بھی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی اسکی پھیکی پڑتی رنگت دیکھ کر شہریار نے عدید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کہ امثال کی طرف اشارہ کیا

تم ٹھیک ہو۔۔درد تو نہیں ہو رہا۔۔عدید کے پوچھنے پر امثال نے ڈرتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا اسکو یوں خود سے ڈرتے دیکھ کر اس نے آنکھیں بند کر کہ گہری سانس لی

ریلیکس پرنسز۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے ساتھ سٹریچر پر بیٹھتے ہوئے اس کا سر چوما۔

یوں تو نہیں کرو نہ۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔اسکو ہلکا سا کانپتا ہوا دیکھ کر عدید نے اسے بازو کے حصار میں لیا۔ابکی بار اس کے لہجے میں بلا کی نرمی تھی۔امثال نے اسکے سینے پر سر رکھا

آئی ایم سوری۔۔تم پرسکون رہو پلیز۔۔۔ڈاکٹر اور نرسیں اسکے پل پل بدلتے رویے کو دیکھ کر حیران تھے

میں میڈیسن لے کر آتا ہوں پھر گھر چلتے ہیں۔شہریار کہتا ہوا باہر چلا گیا

میری بیٹی کیسا فیل کر رہی ہے۔اسکی دوسری طرف بیٹھتے ہوئے پوچھا

ٹھیک ہوں ماما۔۔۔۔۔۔۔

۔تم دیکھنا میری بیٹی جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔ ساریہ بیگم نے اس کا منہ چومتے ہوئے کہا

اللہ اللہ یہ میری ماما ہی ہیں نہ۔۔ مجھے لگتا ہے میں خواب دیکھ رہی کوئی مجھے چٹکی کاٹو تا کہ مجھے ہوش آئے۔ امثال کے شرارت سے کہنے پر ساریہ بیگم اور عدید ہنس دیے

ہا۔۔۔۔۔۔۔ میری بات پر ماما ہنس رہی ہیں عدی۔۔ اب تو پکا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں
یہ لڑکی بیماری میں بھی باز نہیں آتی۔ ساریہ بیگم نے سر جھٹکا

چلیں ماما۔۔ شہریار نے آکر کہا تو وہ اٹھے

بڑی ماما آپ شہری بھائی کے ساتھ بیٹھ جائیں میں ژلے کے ساتھ پیچھے بیٹھ جاتا ہوں دو لوگوں کے ساتھ کمفرٹ ایبل فیل نہیں کرے گی۔ عدید کے کہنے پر ساریہ بیگم آگے بیٹھ گئی۔ عدید اسے اپنے ساتھ لگائے پیچھے بیٹھ گیا۔ ابھی وہ لوگ آدھے راستے میں ہی پہنچے تھے کہ امثال نے اپنا وزن مکمل طور پر اس پر ڈال دیا۔ اس نے چونک کر اسے دیکھا تو وہ آنکھیں بند کیے گہری سانسیں لے رہی تھی

ژلے سوہنے ٹھیک ہو نہ۔۔ کیا ہوا ہے عدید نے اس پر جھکا

کچھ نہیں ہوا عدید۔۔ سو گئی ہے ڈاکٹر نے کہا تھا انجکشن کی وجہ سے سو جائے گی، اسے ڈسٹرب نہ کرو۔ بیک ویو مرر سے دیکھتے شہریار نے اسے منع کیا تو اس سکھ کا سانس لیا

اسکے سامنے اپنے غصے پر کنٹرول رکھا کرو۔ اگر ایسے ہی چلتا رہا تو وہ تم سے ڈرنے لگے گی۔ شہریار نے اسے تنبیہ کی

جی بھائی آئندہ خیال رکھوں گا

حویلی پہنچتے پہنچتے انہیں رات کے آٹھ بج چکے تھے شہریار نے اسے کسی چھوٹی بچی کی طرح اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور اسکے کمرے میں لٹایا۔ سب لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے کچھ دیر تک اس کے پاس بیٹھے رہنے کے بعد سب آہستہ آہستہ اٹھ کر جانے لگے

ماما آپ بھی جا کر سو جائیں میں یہی سو جاتا ہوں۔ رات کو اگر اسکی آنکھ کھلی ہمیں نا پا کر پریشان ہو گی اور اگر اسے کچھ چاہیئے ہو گا تو بھی میں مینج کر لوں گا شہریار نے امشال کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

بیٹا تم سارے دن کے تھکے ہوئے ہو میں سو جاتی ہوں اسکے پاس تم جاؤ اپنے کمرے میں۔۔ سار یہ بیگم نے اسے بھیجنا چاہا

نہیں مام آپ جائیں میں بھی یہی ہوں۔ عدید نے کہا تو وہ دروازے کی طرف بڑھی جب راسم شاہ کو اندر آتے دیکھا

چلو بھئی رش کم کرو۔ میں آج اپنی بیٹی کے پاس سوؤں گا۔ انکی بات سن کر سار یہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا

اسکی ضرورت نہیں آپکے سپوت پہلے ہی ڈیرے جما چکے ہیں۔ سار یہ بیگم نے عدید اور شہریار کی طرف اشارہ کیا

چلو بھئی پھر میری بھی جگہ بناؤ اور آپ بھی کھانا کھالیں اور ان دونوں کے لیے بھی بجھوا دیجیے گا۔ راسم شاہ نے باہر نکلتی ساریہ بیگم سے کہا تو دونوں نے معنی خیزی نظروں سے انہیں دیکھا

واہ بھئی کتنی فکر ہے آپ کو اپنی بیوی کی مجھے تو لگتا ہے ہماری آڑ میں آپ ماما کو تاکید کر رہے ہیں۔ عدید نے مسکراتے ہوئے کہا

کاش ژلے جاگ رہی ہوتی، آپکا وہ ریکارڈ لگاتی کہ یاد رکھتے۔ شہریار نے بھی ہنستے ہوئے انہیں چھیڑا تو انہوں نے قہقہ لگایا

شرم تو نہیں آتی ماں باپ سے اس طرح سے بات کرتے ہوئے۔ ساریہ بیگم نے جھینپتے ہوئے انکو گھر کا جواب میں تینوں کا قہقہ دیکھ کر وہ سر جھٹکتی باہر نکل گئی ان کے جانے کے بعد وہ شہریار کی طرف متوجہ ہوئے

کیا کہا ہے ڈاکٹر نے۔۔۔

ہڈی فریکچر نہیں ہوئی اس لیے فکر کی کوئی بات نہیں مگر ڈاکٹر نے کہا ہے کہ احتیاط ضروری ہے تاکہ زخم خراب نہ ہو۔ کل دوبارہ چیک اپ کے لیے جانا ہے

کچھ پتا چلا کون تھے

نہیں بڑے بابا میں نے پتہ کروایا ہے صبح تک پتہ چل جائے گا۔ ژلے جانتی ہے مگر پتہ نہیں کیوں بتا نہیں رہی ہے۔ عدید نے اپنی پیشانی مسلی

اچھا کوئی نہیں تم پریشان نہ ہو، پتہ چل جائے گا۔ اتنے میں عائشہ کھانا لے کر کمرے میں آئی

عدید بھائی اور آپ نے کھانا نہیں کھایا تھا تو خالہ نے کہا ہے کہ آپکو کمرے میں دے آوں۔ پلیز کھالیں۔ عائشہ نے شہریار کے سامنے کھانا رکھا تو راسم صاحب کھنکھارے

عدید تمہیں یاد ہے کچھ دیر پہلے کوئی کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

ہاں نہ بابا مجھے بڑے اچھے سے یاد ہے۔۔ عدید نے بھی لقمہ دیا تو شہریار جھینپ کر رہ گیا۔ عائشہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتی ہوئی چلی گئی

صبح جب امثال کی آنکھ کھلی تو اپنے دائیں طرف ساریہ بیگم، بائیں طرف راسم صاحب کو سوتے پایا۔ سامنے نظر پڑی تو صوفے پر عدید سو رہا تھا اور اسکے پاس ہی نیچے گدا بچھائے عدید سو رہا تھا

یہ حویلی والوں نے ان سے انکے کمرے چھین لیے ہیں کیا، جو یہ لوگ یہاں سو رہے ہیں۔ امثال بڑبڑاتے ہوئے اٹھی

ایک ہاتھ سے بال سمیٹنے کی کوشش کی جو کہ ناکام رہی تھک کر اس نے ایسے ہی چھوڑ دیے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ درمیان میں سے کیسے اٹھے کہ شہریار کی آنکھ کھل گئی وہ اٹھ کر اسکے پاس آیا

کیا ہوا کچھ چاہیئے۔۔۔۔ پین تو نہیں ہو رہا ہے

ہاں بھائی میں ٹھیک ہوں۔ آپ میرے بال سمیٹ دیں، مجھے منہ دھونا ہے تو شہریار اسکے بال سمیٹنے لگا گو کہ دونوں ہلکی آواز میں باتیں کر رہے تھے پھر بھی باری باری ان تینوں کی آنکھ کھل گئی

ژلے کیسا ہے تمہارا بازو۔۔۔۔۔۔۔ کب اٹھی۔۔ ساریہ بیگم نے اٹھتے ہوئے پوچھا

ماما ٹھیک ہے اور میں تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھی ہوں۔ جب آنکھ کھلی تو پہلے تو مجھے لگا شائد میں کسی دربار میں ہوں جہاں اتنے سارے لوگ آڑے ترچھے سو رہے ہیں۔۔۔ پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے حویلی والوں نے آپ سے کمرے چھین لیے ہوں، اب زرا آپ روشنی ڈالنا پسند کریں گے کہ آپ سب یہاں کیوں سو رہے تھے۔۔۔ امثال نان سٹاپ شروع ہو چکی تھی

ہمارے دماغ خراب ہو گئے تھے جو یہاں سو گئے۔ اسکے خیالات سن کر ساریہ بیگم جل کر رہ گئیں

اچھا اچھا اور یہ بات آپکو اب کس نے بتائی۔ امثال نے "اب" پر زور دیتے ہوئے تجسس سے پوچھا تو راسم شاہ نے قہقہہ لگایا

تم کیوں چاہ رہی ہو کہ میں تمہیں اس حالت میں بھی جوتے لگاؤں

رہنے دیں ماما اس وقت میرے پاس سیکورٹی کے فول پروف انتظامات ہیں۔ آپ مجھے چُھ بھی نہیں کر سکتی امثال نے اپنے چاروں طرف باپ اور بھائیوں کو دیکھتے ہوئے فخر سے انکھیں مٹکائیں

میں تمہارے ساتھ پوری نہیں آسکتی۔ اٹھتے ساتھ ہی تمہارا دماغ اور زبان پٹر پٹر کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔۔۔ لوگوں کی اولاد صبح اٹھنے کے بعد آدھے آدھے گھنٹہ تک جام رہتی ہے اور ایک میری اولاد ہے جو نیند میں بھی فریش ہوتی ہے۔ بڑبڑاتے ہوئے وہ باہر نکل گئی پیچھے وہ چاروں دل کھول کر ہنسے تھے

ویسے آپ لوگوں نے بتایا نہیں کہ یہ درباروں پر سوئے ملنگوں کی طرح میرے کمرے میں کیوں پڑے تھے۔

تمہاری ماں کا خیال غلط نہیں ہے راسم شاہ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ بھی کمرے سے نکل گئے

بھائی مجھے بھوک لگی ہے۔ امثال فریش ہو کر آئی تو شہریار سے کہا

اچھا میں ناشتے کا کہتا ہوں اور عدید تم سو جاؤ کافی دیر تک جاگتے رہے ہو تمہاری آنکھیں ریڈ ہو رہیں

ہاں عدی تم یہاں آجاؤ ایزی ہو کر سونا۔۔ امثال نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر اسکے بائیں جانب لیٹ گیا۔ شہریر نے ٹاول لے کر اسکے ہاتھ اور منہ خشک کیا بالوں میں کنگھی کر رہا تھا کہ رمل اور عائشہ ان تینوں کا ناشتہ لے کر آئیں شہریار کو اسکے بال کنگھی کرتا دیکھ کر عائشہ مسکرائی

آہستہ عدید ابھی سویا ہے۔ شہریار نے انکو اشارہ کیا

لائیں مجھے دیں میں کر دیتی ہوں آپ ناشتہ کر لیں ٹھنڈا ہو جائے گا عائشہ نے اس سے کنگھی لینی چاہی

نہیں بس ہو گیا۔ شہریار نے مصروف انداز میں کہا۔ اسکو اتنی مہارت اور صفائی سے چٹیا کرتے دیکھ کر رمل اور عائشہ کے منہ کھلے تھے

ویسے شہریار بھائی اتنی صفائی سے تو ہمیں بھی چٹیا کرنی نہیں آتی جتنی مہارت سے آپ کر رہے ہیں۔ رمل ہنستے ہوئے بولی

وہ اس لیے کہ میں اکثر اپنے بچے کے بال بناتا رہتا ہوں۔ شہریار نے ہنستے ہوئے بالوں کے آخر پر پونی لگائی

ارے آپو آپکو نہیں پتہ بھائی تو آئلنگ بھی بہت اچھی کرتے ہیں۔ امثال اسکی ایک اور خوبی بتائی

چلو بھئی عائشہ تمہارے لیے آسانی رہے گی۔ تمہاری نند نے کافی ایکسپرٹ بنایا ہوا ہے تمہارے مجازی خدا کو۔ رمل عائشہ کو چھیڑا تو پل میں اسکا چہرہ سرخ ہوا

ہاں بلکل آپ بھائی سے کنگھی کروایا کرنا اور آئلنگ بھی کروانا اور تو اور بھائی نوڈلز بہت اچھے بناتے ہیں۔ امثال نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔ شہریار کے سامنے انکے چھیڑنے پر اس کے لیے نظریں اٹھانا مشکل ہو گیا تھا رہی سہی کسر رمل کی اگلی بات نے پوری کر دی

بھئی عائشہ امثال کا کمرہ سیٹ کر دو۔ سارا بکھرا پڑا ہے میں کر دیتی مگر تمہارے شوہر، دیور اور نند کے درمیان، میرا یوں کام کرنا بنتا نہیں۔ بھئی انکی بہو ہو خود ہی سنبھالو، کہتی ہوئی وہ یہ جا وہ جا۔ اسکی حالت دیکھتے ہوئے امثال کی ہنسی چھوٹی تھی شہریار کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

بری بات بچے ایسے تنگ نہیں کرتے، عائشہ آپ ریلیکس ہو کر اپنا کام کریں یہ اب کچھ نہیں بولے گی اسکو اپنی جگہ سے نہ ہلتا پا کر شہریار نے امثال کو ٹوکا

ٹھیک ہے بھائی اب نہیں کروں گی۔۔۔ سوری آپی آپ کر لیں جو کرنا ہے میں کچھ نہیں بولوں گی امثال نے ہونٹوں انگلی رکھی تو وہ آگے بڑھ کر چیزیں سمیٹنے لگی شہریار ہاتھ دھونے کے لیے واش روم گیا تو عائشہ اسکے پاس آئی

تمہاری آج والی بکواس کو میں بھولوں گی نہیں بدلہ تو ضرور لوں گی

بھائی آپی دھمکیاں دے رہی ہیں۔ امثال نے واش روم سے نکلتے شہریار کو شکایئت لگائی
میں مان ہی نہیں سکتا۔۔۔ شہریار کی بات سن کر امثال کا منہ کھلا عائشہ بھی اب کی بار مسکرائی تھی

بھائی آپ میرا یقین نہیں کر رہے

ہاں بلکل کیوں کہ میں جانتا ہوں میرا بیٹا دھمکیاں سننے والا بندہ ہی نہیں ہے۔

چلو اب منہ نہ بناؤ ناشتہ کرو پہلے ہی ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ شہریار نے ٹرے سے ناشتہ نکالا اور خود کھانے کے ساتھ ساتھ نوالے بنا کر اسے بھی کھلانے لگا

ارے بازی تم۔۔۔ تم لوگوں نے تو شام کو آنا تھا نہ۔۔۔ امثال کمرے میں داخل ہوتے بازل کو دیکھ کر حیران ہوئی

ہاں آنا تو شام میں ہی تھا مگر تمہاری چوٹ کا سنا تو رہا نہیں گیا مجھ سے

تمہیں کس نے بتایا عدی اور شہری بھائی کو تو منع کر چکی تھی۔

زروا نے۔۔۔۔۔۔۔ بازل اسے گلے لگاتے بولا

کس نے۔۔۔۔۔۔ امثال نے دوبارہ پوچھا کہ شائد اسے نام سننے میں غلطی ہوئی ہو

زروا نے۔۔۔

تم اس سے کیوں رابطے میں ہو۔امثال نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا تو وہ گڑبڑا گیا

اوہ آئی سی۔۔۔تو اس دن تم نے موبائل اس کے لیے لیا تھا اور مجھے کہا کہ کسی کو دینا ہے۔۔۔

ہاں تو دیا ہی ہے نہ۔۔۔

لسن۔۔۔ہم نے طے کیا تھا کہ ایک دوسرے سے کبھی کچھ نہیں چھپائیں گے پھر نہ بتانے کی وجہ جان سکتی ہوں

میں بس بتانے ہی والا تھا

کب۔۔۔۔۔۔

تم چھوڑو اس بات کو پھر بتاؤں گا ابھی تم یہ بتاؤ کہ یہ سب ہوا کیسے۔میں تو سن کر ہی حیران ہو گیا تھا کہ امثال کو گولی لگی ہے ۔ایسا ممکن ہی نہیں وہ تو جب اس نے مجھے پکچر بھیجی تب جا کر مجھے یقین آیا

پہلے تم پرومس کرو کہ نہ تو تم کسی کو بتاؤ گے اور نہ ہی خود کچھ کرو گے۔امثال نے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

ایسے نہیں اب کرو پرومس۔۔۔امثال نے اسکے سامنے ہاتھ پھیلایا تو بازل نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

وہ کچھ دن سے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

آپی شہری بھائی کہہ رہے ہیں کہ نیچے آجائیں۔زروا نے اندر آتے ہوئے کہا

اچھا تم چلو ہم آتے ہیں۔بازل نے کہا

نہیں بھائی نے کہا ہے کہ آپ دونوں کو لے کر آوں اور وہ نیچے بشیر انکل لوگ بھی آئے ہوئے ہیں آپی کی عیادت کرنے۔ زروا کی بات سن کر وہ چونکی

اچھا اکیلے آئے ہیں کیا۔امثال نے سرسری سا پوچھا

نہیں انکی بہو، بیٹا اور بہرام شاہ ہے ساتھ میں

تم ریسٹ کرو میں زرا مہمانوں سے مل لوں پھر بات کریں گے

اسلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ۔امثال نے بشیر شاہ کے اگے سر جھکایا

وعلیکم اسلام۔۔ جیتی رہو۔انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

کیسی ہیں آنٹی۔اپ کیسے ہیں بہرام بھائی۔امثال نے مسکراتے ہوئے بہرام شاہ سے کہاتواس نے بھی مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہواور زخم کیسا ہے تمہارا۔بہرام کی ماں زینت بیگم نے اسکو پیار کرتے ہوئے اپنے پاس بٹھایاامثال نے بہرام شاہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی

ھمیں پتہ چلاہے کہ تمہیں کسی نے گولی ماری ہے۔خدا غارت کرے اس ظالم کو کیسے پھول سی بچی کملا کر رہ گئی ہے۔ماں کی بات سن کر اسے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی

بس آنٹی کیا کہہ سکتے ہیں کسی نامرد نے ایک لڑکی پر اپنی دھاک بٹھانے کی ناکام کوشش کی ہے۔امثال نے بہرام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم جانتی ہوانہیں۔کون لوگ تھے اور انکا مقصد کیا تھا۔بشیر شاہ نے تفکر سے کہا

جی انکل میں جانتی ہوں اور جہاں تک رہی مقصد کی بات تو بس ایک کمینے نے اپنی کمینگی دکھائی ہے۔امثال نے دل جلادینے والی مسکراہٹ بہرام کی طرف اچھالی تو وہ دانت پیس کر رہ گیا

مگر مصطفی تو کہہ رہا تھا کہ انہیں نہیں پتہ کون تھے

میں انہیں نہیں بتایا۔ اگر بتا دیتی تو اب تک یوں کھلا نہ گھوم رہا ہوتا، بلکہ کب کا قبر میں اتر چکا ہوتا۔ اس نے بہرام کی طرف دیکھتے ہوئے جتایا

تو پتر بتانا چاہیئے نہ اگر اس خبیث نے دوبارہ نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو۔۔۔ بشیر شاہ نے کہا

نہیں انکل اب کچھ نہیں کرے گا۔ اتنا بھی وہ صرف اسی لیے کر گیا کہ اسے میں نے ڈھیل دے رکھی تھی اور جہاں تک رہی گھر میں بتانے کی بات۔۔۔ وہ انکی طرف تھوڑا سا جھکتے ہوئے گویا ہوئی
تو میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو چھوٹی چھوٹی باتیں لے کر باپ بھائیوں کی طرف بھاگتی ہیں امثال شاہ اپنے کھاتے خود ہی کلیر کر لیتی ہے۔ بہت سے حساب اکھٹے ہو گئے ہیں اسکی طرف، ایک ہی بار میں چکانے کا ارادہ ہے میرا۔ امثال نے بہرام کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی

چلیں بابا مجھے کام سے جانا ہے پھر آ جائیں گے۔ بہرام شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا

ارے بہرام بھائی بیٹھیں نہ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ امثال نے لفظ بھائی پر خاصا زور دیا تھا

نہیں ہم پھر آئیں گے بابا میں ویٹ کر رہا ہوں آپ آ جائیں کہتا ہوا وہ لاؤنج سے نکل گیا۔ امثال کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ تھی

ہیلو۔۔امثال لان میں بیٹھی تھی جب ایک انجانی آواز سنائی دی اس نے سر اٹھایا تو آواز کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی اجنبی تھا

ہائے۔۔۔

آپ شائد امثال شاہ ہیں۔سامنے والے بیٹھتے ہوئے کہا

مجھے بھی ایسا ہی کچھ لگتا ہے۔امثال نے کندھے اچکائے تو وہ بے اختیار مسکرا دیا
سمجھ گیا،مجھے کہا گیا ہے کہ جو سیدھی بات کا بھی الٹا جواب دے وہی امثال ہوں گی

جب تک آپ مجھے اپنا تعارف نہیں دیں گے تب تک میں آپکی اس سمجھ کو داد نہیں دے سکتی۔۔۔وہ اسکی بے نیازی دیکھ کر رہ گیا

میں فرہاد شاہ،راشد شاہ کا بیٹا،ہائر سٹڈی کے لیے باہر گیا ہوا تھا کل ہی واپس آیا ہوں

اوہ اچھا تو تم راشد ماموں کے بیٹے ہو صبیح امثال مسکرائی

ہاں جی یہ تم دونوں کے سب سے بڑے وکٹم کا بیٹا ہے۔صدام شاہ نے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ کھکھلا کر ہنسی۔

ژلے کچھ پتہ چلا یہ کس کی حرکت ہے۔صدام نے اسکے بازو کی طرف اشارہ کیا

میں جانتی ہوں یار۔۔۔۔۔پھر بتاوں گی

بی بی، ساریہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ اپکی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے آجائیں۔ملازمہ نے ساریہ بیگم کا پیغام دیا تو وہ اٹھ کر چلی گئی۔فرہاد کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا

شی از سو کیوٹ۔۔۔فرہاد کی نظریں ابھی تک وہیں ٹکی تھیں جس طرف امثال گئی تھی اسکی بات سن کر صدام ہنسا کیوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ ہے اب آگئے ہو تو جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔ہر روز کچھ نیا دیکھنے سننے کو ملے گا۔

عدی کچھ پتہ چلا کون لوگ تھے امثال نے بازل کا اشارہ کیا تو اس نے عدید سے پوچھا

ہاں۔عدید کی بات سن کر امثال کا رنگ اڑا تھا جسے عدید نے خاص طور پر نوٹ کیا تھا

تمہاری یہ اڑی رنگت بتا رہی ہے کہ تم جانتی ہو، لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی بتا کیوں نہیں رہی ہو۔عدید جھنجھلاتے ہوئے اٹھ کر اس کے پاس آیا

مم۔۔۔۔مجھے کیا پتہ عدی۔سب کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہونے والی امثال اسکے سامنے لڑکھڑا رہی تھی

اوکے۔۔۔اوکے،ریلیکس مت بتاؤ۔امثال جلدی سے باہر نکل گئی

عدی کیا واقعی پتہ چل گیا۔بازل نے عدید سے پوچھا

یہی تو پرابلم ہے،ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل پایا سب جگہ سے پتہ کروا چکا ہوں۔مگر ہر جگہ سے یہی جواب ملتا ہے کہ اس دن شہر میں کسی بھی جگہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا کروں

چلو تم پریشان ہوں پتہ چل جائے گا۔بات کرتے کرتے اچانک عدید چونکا

یار بازی تم سے تو وہ ہر بات شئیر کرتی ہے۔پوچھو ڑلے سے،تمہیں بتادے گی۔۔مجھے چین نہیں آتا کہ میری بہن کا مجرم ابھی تک یوں سر عام دندناتا پھر رہا ہے

اچھا ٹھیک ہے میں پوچھتا ہوں تم خود کو یوں ہلکان مت کرو۔بازل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ہائے کزن کیا کر رہی ہو۔۔فرہاد نے ثریا شاہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹی امثال سے کہا زخم کی وجہ سے وہ تین چار دن بعد جمال حویلی آئی تھی۔فرہاد سے البتہ اسکی کافی بار ملاقات ہو چکی تھی

ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔۔پاکستان میں دل لگا یا نہیں

دل تو لگتا ہے کچھ زیادہ ہی لگ گیا میرا۔ فرہاد نے مسکاتے لہجے میں کہا

کیوں آتے ہی کوئی پسند کرلی ہے کیا۔ امثال نے رازداری سے پوچھا

شرم کرو۔۔لڑکیاں یوں منہ پھاڑ کر ایسی باتیں نہیں کرتیں۔ ثریا شاہ نے اسے ٹوکا

ہاں تو وہ اور لڑکیاں ہوتی ہوں گی نہ۔۔۔ میں تو امثال شاہ ہوں۔۔۔ اور امثال شاہ سب کچھ کر سکتی ہے۔۔۔ وہ دونوں ہی اسکا شاہانہ انداز دیکھ کر رہ گئے

صیح کہہ رہی ہو پتر تو واقعی ہی سب کچھ اور بہت کچھ کر سکتی ہے۔ ثریا شاہ نے گہری سانس لی اور اٹھ گئیں

ہاں تم کچھ کہہ رہے تھے فرہاد

میں کہہ رہا تھا دل تو لگ گیا ہے لیکن تھوڑا لیٹ ہو گیا ہوں

اچھا وہ کیسے۔ امثال نے دلچپسی سے پوچھا

اسکا نکاح ہو چکا ہے۔

اوہ ہ ہ۔۔۔ چلو کوئی نہیں تم کوئی اور دیکھ لو کونسا وہ آخری تھی اور اگر پھر بھی وہی چاہیئے تو ہماری یعنی میری اور بازی کی خدمات لے سکتے ہو۔یقین کرو مایوس نہیں لوٹو گے

ارے نہیں۔۔۔۔۔۔ ضروری تو نہیں جو پسند ہو، مل بھی جائے وہ خوش رہے۔کافی ہے میرے لیے۔فرہاد کی بات سن کر امثال مسکرائی

واہ بھئی کیا بات ہے ایسا بہت کم لوگ سوچتے ہیں۔میری دعا ہے کہ اللہ آپکو اس سے بہتر ہمسفر عطا کرے امثال اسے صدقِ دل سے دعا دی تھی

شہری بھائی مجھے یونی جانا ہے۔امثال نے شہریار کو کال کی

ابھی تمہارا زخم ٹھیک سے نہیں بھرا ایک دو دن میں چلی جانا

میری چار چھٹیاں ہوں گئی ہیں بھائی مڈ ٹرم سر پر ہیں اور میں چھٹیوں پہ چھٹیاں کر رہی ہوں۔۔۔ آج کوئز بھی ہے پلیز نہ جانے دیں

کیسے جاؤ گی بازی تو چلا گیا ہے

ہاں تو میں خود چلی جاتی ہوں ویسے بھی اب بازو آسانی سے مو و کر سکتی ہوں

ٹھیک ہے۔۔ گارڈز کو ساتھ لے کر جانا

بلکل بھی نہیں میں گارڈز کے ساتھ نہیں جاوں گی۔ امثال نے منہ بنایا

میں اکیلے نہیں بھیجوں گا تمہیں

بھائی میں کوئی بچی نہیں ہوں جو گارڈز کا تماشہ لے کر گھومتی پھروں۔ امثال جھنجھلائی

مگر بچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نو اگر مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جا رہی ہوں تو بس جا رہی ہوں بائے امثال نے کال کاٹ دی اور گاڑی کی چابی اور بیگ لے کر نیچے آئی تو سارہ بیگم کو ہال میں بیٹھے پایا

ماما میں یونی جا رہی ہوں۔۔۔۔

بیٹا ابھی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مام میری شہری بھائی سے بات ہو گئی ہے۔۔۔ بائے۔۔۔ کہتی وہ جلدی جلدی ہال سے نکل گئی اگر تھوڑی دیر اور رکتی تو باری باری سب کو بتانا پڑتا کہ کہاں جا رہی ہو اور کیوں جا رہی ہو گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکا موبائل بجا

جی بھائی۔ امثال نے کال پک کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا

ثڑلے میری بات دھیان سے سنو۔۔ تمہارا بازو ٹھیک نہیں ہے۔ اوور سپیڈ نہیں کرو گی آہستہ گاڑی چلاو گی ورنہ میں بات نہیں کروں گا تم سے۔۔ شہریار کی دھمکی سن کر وہ ہنسی

اوکے بھائی نہیں کروں گی آپ پریشان نہ ہوں۔۔ امثال نے اسے تسلی دی

میری بات یاد رکھنا ٹھیک ہے نہ۔۔ شہریار نے اسے ایک بار پھر تاکید کی

اوکے۔۔۔۔۔۔۔ اوکے

بھائی بھی نہ وہمی ہو جاتے ہیں امثال بڑبڑاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی۔ ابھی اس نے شہر کے داخلی راستے پر گاڑی موڑی ہی تھی کہ اچانک اسکی گاڑی لڑکھڑا کر سامنے درخت سے جا ٹکرائی۔

میں نے کہا تھا نہ کہ اگر میری نہ ہو سکی تو کسی اور کے قابل بھی نہیں چھوڑں گا۔۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے بہرام شاہ کی آواز سنی تھی

کیا ہوا ہے بھائی آپ ٹھیک ہیں نہ۔۔عدید شہریار کے فس میں داخل ہوا تو اسے اِدھر اُدھر ٹہلتے پایا

پتہ نہیں کیوں ایک عجیب سی بے چینی لگی ہوئی ہے۔ جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔شہریار نے گردن پر ہاتھ پھیرا

کیوں خیریت۔۔۔۔۔آپکی طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔عدید نے فکرمندی سے کہا

ہاں ٹھیک ہوں بس زُلے کی جانب سے فکر لگی ہوئی ہے

آپ یہاں بیٹھیں۔عدید نے اسے چیئر گھسیٹ کر بٹھایا

اب بتائیں کیا بات ہے

یار ابھی زُلے کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی کہ اسے یونی جانا ہے۔میرے بار بار کہنے کے باوجود بھی وہ گارڈز کو ساتھ لے کے جانے پر راضی نہیں ہوئی اور اب اکیلی آ رہی ہے۔

تو اس میں پریشانی والی کیا بات ہے وہ پہلے بھی تو آتی جاتی ہے نہ

پتہ نہیں کیوں میرا دل نہیں مان رہا۔اسے یوں اکیلے نہیں آنا چاہیئے تھا۔شہریار کی بات سن کر وہ خاموش ہوا

اچھا ایک کام کرتے ہیں وہ ابھی نکلی ہے نہ گاوں سے، تو راستے میں ہو گی ہم چلتے ہیں اسکو راستے سے لے لیں گے۔عدید نے اٹھتے ہوئے کہا

اوہ ہاں مجھے یہ خیال کیوں نہیں آیا۔ چلو شہریار نے موبائل اٹھایا اور دونوں آگے پیچھے باہر نکل گئے

کب کی نکلی ہوئی ہے اب تک تو اسے پہنچ جانا چاہیئے تھا راستے میں کہیں بھی نہیں ملی۔وہ تقریباً آدھے سے زیادہ راست طے کر چکے تھے

تم اسے کال کرو ہو سکتا ہے یونی پہنچ گئی ہو۔ شہریار نے کہا تو عدید اسکا نمبر ملانے لگا

کال نہیں اٹھا رہی ہے۔۔۔۔۔

دوبارہ ٹرائی کرو نہ۔۔۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ یہ تو ژلے کی گاڑی ہے۔۔ سامنے کھڑی گاڑی کی حالت دیکھتے ہوئے انکو کسی انہونی کا احساس ہوا۔

نزدیک پہنچ کر گاڑی سے نکلے اور بھاگتے ہوئے اس تک پہنچے جہاں وہ سٹیرنگ پر سر رکھے بیٹھی تھی۔سائیڈ شیشہ ٹوٹا ہونے کی وجہ سے شہریار نے اندر کی جانب سے دروازہ کھولا اور اسے سیدھا کیا وہ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی،ماتھے سے خون بہہ کر اسکے چہرے کو تر کر چکا تھا۔کانچ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اسکے ہاتھ اور گال پر چبھا ہوا تھا۔شہریار کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا

ژلے۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی کی جان ہوش کرو۔کیا ہوا ہے عدید نے اسکا گال تھپتھپایا

ہٹو اسے ہوسپیٹل لے کر جانا ہو گا۔شہریار نے خود کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے اسکو ہٹا کر پیچھے کیا اور امثال کو گاڑی سے نکال کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا عدید بھی پلٹا جب اسکی نظر گاڑی کے ٹائر پر پڑی

آ جاؤ نہ منہ اٹھا کر وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔شہریار اسے وہیں کھڑے دیکھ دھاڑا۔

اسنے جھک کر گولی نکالی اور جیب میں ڈال کر ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا

بیٹا اٹھو۔آنکھیں کھولو نہ۔شہریار اسکا سر گود میں رکھے ایک ہی بات دہرائے جا رہا تھا
مجھے تمہاری بات نہیں ماننی چاہیئے تھی ژلے،اکیلے نہیں بجھوانا چاہیئے تھا۔ابھی تو تمہارا پہلے والا زخم بھی نہیں بھرا تھا۔

یا اللہ پلیز اسے کچھ نہ ہو۔شہریار نے اسکے بالوں پر لب رکھتے ہوئے دعا کی

عدید یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی ہے۔وہ بے بسی سے کبھی امثال کو پکارتا تو کبھی عدید سے بات کرتا

پتہ نہیں میرا بچہ کب سے بے ہوش ہے۔۔۔۔۔۔

تم تو گاڑی تیز چلاؤ نہ یار۔عدید نے لب بھینچتے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی

دیکھیں فکر کی کوئی بات نہیں ہے سر اور ہاتھ پر چوٹ لگی ہے اور انکے پہلے والے زخم پر بھی کانچ چبھا ہے ہم نے ڈریسنگ کر دی ہے آپ شام تک انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں انہیں آگاہ کیا۔تو دونوں نے گہری سانس خارج کی

تو وہ بے ہوش کیوں ہے۔عدید نے بے چینی سے پوچھا

پریشان مت ہوں۔اکثر ایسی سچویشن میں انسان شاک کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔اب وہ ٹھیک ہیں تھوڑی دیر تک ہوش میں آجائیں گی۔آپ میرے ساتھ آئیں

وہ لوگ حویلی پہنچے تو ان تینوں کے کپڑوں پر خون اور امثال کے ماتھے پر بندھی پٹی دیکھ کر ساریہ بیگم کی چیخ نکلی تھی انکی چیخ سن کر آن کی آن میں دونوں حویلیوں کے افراد اکھٹے ہوئے گئے

یہ کیا۔۔۔کیا ہوا ہے شہری۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ماما ہم سب ٹھیک ہیں۔بس ژلے کو چوٹ لگی ہے آپ اسے بیٹھنے تو دیں نہ زیادہ دیر نہیں کھڑی رہ سکتی

کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔۔ گاڑی کم سپیڈ سے چلا رہی تھی اس لیے اللہ کا شکر ہے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ شہریار نے ماں کو بٹھاتے ہوئے بتایا

کس سے ٹکرائی ہے گاڑی۔ راسم شاہ نے پوچھا

درخت سے شائد سنبھال نہیں پائی تھی گاڑی اس لیے

بھائی ایکسیڈینٹ ہوا نہیں کروایا گیا عدید کے انکشاف پر سب دنگ رہ گے

کیا مطلب۔۔ شہریار بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا

یہ بلٹ گاڑی کے ٹائر میں تھی اور بونٹ پر بھی سوراخ تھا۔ عدید نے جیب سے گولی نکال کر شہریار کے سامنے کی

یا اللہ یہ کون منحوس ہاتھ دھو کر میری بچی کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ بی جان نے امثال کا سر چوما

کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے دادو لیکن آپ فکر مت کریں۔ جلد ہی کچھ نہ کچھ ہو جائے گا

عادل کو فون کرو عاصم، وہ جہاں کہیں بھی ہے ابھی کے ابھی واپس آئے۔ پولیس میں ہے کچھ تو سراغ ملے گا کہ کون ہے وہ خبیث کی اولاد جو ہماری لاڈلی کی جان کا دشمن ہو رہا ہے۔ مصطفی شاہ نے کہا تو عاصم شاہ نے عادل کا نمبر ملایا

بند جا رہا ہے بابا سائیں

دادا جان وہ اپنا موبائل یہیں چھوڑ گئے ہیں، انکے روم میں پڑا ہے اسکی بات سن کر انہوں نے سر جھٹکا

شاہ پتر تو نے تو اس کو دیکھا تو ہو گا نہ جس نے فائرنگ کی تھی۔ مصطفی شاہ کی بات سن کر امثال نے نظریں چرائیں

نہیں دادا جانی میں نے نہیں دیکھا۔ میں تو اپنے دھیان میں جا رہی تھی کہ اچانک گاڑی ڈگمگائی اور سامنے درخت میں جا لگی اس کی بات سن کر عدید نے مٹھیاں بھینچیں جانتا تھا کہ وہ اب بھی چھپا رہی ہے لیکن اس پر سختی کر کہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا اس لیے ضبط کر کہ رہ گیا

کیوں اپنی جان کے دشمن بن رہے ہو۔۔۔۔۔۔ اپنے قرض بڑھاتے جا رہے ہو بہرام شاہ۔ امثال نے انکھیں بند کرتے سوچا

کیا بات ہے ژلے، پریشان کیوں بیٹھی ہو۔ بازل نے اسکے سامنے نوڈلز کا باؤل رکھا۔ بقول امثال کے، کہ اسے بخار نہیں ہے جو وہ پھیکے کھانے کھائے۔ اس کے ضد کرنے پر وہ اس کے لیے نوڈلز بنا کر لایا تھا

عادل کو گئے آج دسواں دن ہے نہ تو وہ خود آیا ہے اور نہ ہی اسکی کوئی خیر خبر، مجھے فکر ہو رہی ہے

بات تو فکر کی ہے اب تک آ جانا چاہیئے تھا، بازل نے اسے نوڈلز کھلاتے ہوئے فکر مندی سے کہا

ہاں نہ آٹھ دن کا کہہ گیا تھا آج دسواں دن ہے۔ پتہ نہیں ٹھیک بھی ہو گا کہ نہیں۔

اچھا تم ٹینشن نہ لو۔۔۔ انشاء اللہ وہ ٹھیک ہو گا تم اس کے لیے دعا کرو کہ وہ بخیر و عافیت سے لوٹ آئے۔

انشاء اللہ۔۔۔۔۔

چلو بھئی رات کافی ہو گئی ہے اب سو جاؤ۔۔۔ چلو شاباش شہریار نے اندر آتے ہوئے کہا تو بازل اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا۔

ابھی اسے سوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اسکا فون بجا مگر وہ کان بند کیے پڑی رہی فون کرنے والا بھی شائد خاصا مستقل مزاج واقع ہوا تھا تیسری بار جب فون بجا تو اس نے بند آنکھوں کے ساتھ موبائل سکرین پر ہاتھ مار کر کان سے لگایا۔ کال پک ہونے کی بجائے کٹ چکی تھی۔ اور وہ کان سے لگائے ہیلو ہیلو کیے جا رہی تھی۔ موبائل پھر بجنا شروع گیا تھا اب کی بار اس نے زرا سی آنکھیں کھول کر کال پک کی

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔ کون بول رہا ہے بھئی۔ اسکی آواز سن کر دوسری کال پر موجود عادل کی بیٹ مس ہوئی تھی

کال کر کے سو گئے ہو کیا۔ دوسری جانب سے جواب نہ پا کر امثال جھنجھلا گئی

میں عادل بات کر رہا ہوں امثال۔ موبائل سے آتی آواز نے اسے ساکت کیا تھا اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں

تم۔۔کیسے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہو نہ۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔گھر آ گئے کیا۔۔ امثال نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی اسکی بے چین آواز سن کر دوسری طرف موجود عادل کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ پھیلی

آرام سے لڑکی کیا ہو گیا ہے سانس تو لو اور میں ابھی گھر نہیں آیا تم ایک کام کرو میرے روم میں جاؤ الماری میں ایک فائل پڑی ہوئی ہے اسکی تھوڑی سی ڈیٹیل چاہیئے مجھے وہ بھیجو

تم کب آؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم پہلے میرا کام تو کرو، پھر بتاتا ہوں

کیا ہوا ڑلے کچھ چاہیئے۔ شہریار اسکی آواز سن کر اٹھ گیا تھا

نہیں بھائی مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ عادی کا فون ہے، میں سن کر آتی ہوں آپ آرام سے سو جائیں

ٹھیک ہے۔ شہریار نے دوبارہ آنکھیں موندیں

یہ شہری تمہارے روم میں کیوں سو رہا ہے، تم ٹھیک تو ہو نہ۔ عادل نے پوچھا

ہاں بس تھوڑی طبعیت خراب تھی، اسلیے بھائی میرے روم میں سو رہے ہیں۔ امثال نے جوتا پہنتے ہوئے اسے بتایا

کیوں۔۔ کیا ہوا۔۔

کچھ نہیں بس تھوڑا سا بخار ہے۔ تمہیں پتہ تو ہے کہ بھائی ایسے ہی ٹینشن لے لیتے ہیں۔ امثال آہستگی سے دروازہ بند کرتی باہر آئی

میڈیسن لی۔۔۔

ہاں لی تھی۔۔۔ امثال نے عادل کے روم کا دروازہ کھولا، اندر داخل ہو کر سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر لائٹ آن کی واپس مڑی تو فون کان سے لگائے کھڑے عادل کو دیکھ کر اچھلی

تم۔۔۔۔۔۔۔ تم کب آئے۔ واٹ اے پلیزینٹ سرپرائز عادی۔۔۔۔۔ اوہ مائی گاڈ۔ امثال اسکی طرف لپکی۔ وہ جو اسکاری ایکشن دیکھنے کے لیے فون کان سے لگائے کھڑا مسکرا رہا تھا اسکے ہاتھ سے بے اختیار موبائل چھوٹا

دینا تو میں نے سرپرائز چاہا تھا مگر یہاں تو میں ہی سرپرائز ہو گیا۔ اسکے پٹیوں میں جکڑے وجود کو دیکھتے ہوئے عادل نے کہا

کیسے ہو۔۔ ٹھیک ہو نہ۔ اتنے دن کیوں لگا دیئے

میں تو ٹھیک ہوں لیکن یہ تمہیں کیا ہوا ہے۔ اسکے ماتھے اور گال کی بینڈ یج دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا

کچھ نہیں ہوا بس چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا

یہ چھوٹا سا ایکسیڈ ننیٹ ہے۔ عادل نے اسکا بازو پکڑ کر سامنے کیا جس پر پٹی لگی ہوئی تھی

اوہو عادی چھوڑو نہ۔۔ بیٹھو تم اتنے دن سے گھر سے نکلے ہوئے ہو، آٹھ دن کا کہہ کے گئے تھے اور دسویں دن بعد آئے ہو اور آتے ہی تفتیش شروع کر دی ہے تم اپنا یہ تھانہ وہیں چھوڑ کر آیا کرو

ارے مٹی ڈالو تم مجھ پر۔۔۔ کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔۔ اپنا حال دیکھا ہے تم نے۔ رنگت کیسے پیلی پڑ گئی۔ انکھوں کے گرد حلقے پڑ چکے ہیں۔۔ کیا کیا ہے تم نے اپنے ساتھ ہاں۔ عادل دبی دبی آواز میں دھاڑا تو وہ سہم کر پیچھے ہٹی اسکی بگڑی حالت دیکھ کر اس نے گہری سانس لی

ایم سوری۔۔ عادل اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے معذرت کی۔ کافی دیر تک اسکے سر پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے انکھیں بند کیے کھڑا رہا

کہہ کے گیا تھا کہ اپنا خیال رکھنا۔۔ نہیں رکھا نہ۔۔۔۔۔ کبھی تو میری کوئی بات مان لیا کرو۔۔ اسکو خود سے الگ کرتے ہوئے اسکی ماتھے اور گال کی بینڈ تیج پر لب رکھے

کیسے ہوا۔۔۔۔۔۔

یونی جارہی تھی شائد بریک کا مسئلہ تھا تو گاڑی آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی۔ امثال نے نگاہیں جھکاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا

یہی بات ہے نہ، عادل کو اسکا یوں نگاہیں جھکا کر بات کرنا کھٹکا تھا۔ وہ تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی تھی کہ سامنے والا کنفیوز ہو کر رہ جاتا تھا

ہاں یہی بات ہے۔ امثال نے زرا کی زرا نظریں اٹھائی تھیں

اچھا میری چاکلیٹ اور شاپنگ کی ہے تم نے۔ امثال نے اسکو یوں کھوجتے پایا تو اسکا دھیان بھٹکانا چاہا

ہاں لایا ہوں ابھی لو گی یا صبح

ہمم۔۔۔ صبح دے دینا ابھی تم ریسٹ کرو۔ ویسے بھی شہری بھائی میرے روم میں سو رہے ہیں، مجھے نہ پا کر پریشان ہوں گے۔ امثال نے اٹھتے ہوئے کہا

ایک یہ تمہارے بھائی نہ۔۔اب تو مجھے ان سے سوتنوں والی فیلینگ آنا شروع ہو گی ہے، جہاں مجھے ہونا چاہیئے وہاں وہ موجود ہوتے ہیں۔عادل نے جل کر کہا تو مثال کھکھلا کر ہنسی

تمہارے اس بد تمیز سے ڈمپل کو میں نے بہت مس کیا ہے۔عادل نے اسکے ڈمپل کو ہاتھ سے چھوا

تم مشن پر گئے تھے یا فلرٹ کی کلاسز لینے۔امثال گال سے اسکا ہاتھ ہٹایا اسکی بات سن کر عادل دل کھول کر ہنسا

تم میرے ایموشنز کو فلرٹ کا نام دے رہی ہو۔۔۔۔۔۔

پھر بات ہو گی ابھی تم سو جاؤ بائے۔۔ کہتی وہ باہر نکل گئی

یہ کس کے لیے، لے جا رہی ہو۔عادل۔وہ مصطفیٰ شاہ کے بلاوے پر انکے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ کچن سے نکلتی زروا کے ہاتھ نے زروا کے ہاتھ میں سوپ دیکھا

وہ لالہ رخ آپی کے لیے

کیوں اسے کیا ہوا ہے۔عادل نے نارمل انداز میں پوچھا، مصطفیٰ شاہ کا صبح صبح اپنے کمرے میں بلوانا ہی اسکو ٹھٹھکا گیا تھا۔رات آتے ہوئے بھی اس نے حویلی کے اندر باہر گارڈز میں اضافہ دیکھا تھا

وہ انکا ایکسیڈینٹ ہوا ہے نہ۔۔۔اوہو میں بھی نہ۔۔۔آپکو کیسے پتہ ہو گا۔ آپ کونسا یہاں تھے۔۔۔۔زروا نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔میں بتاتی ہوں ژلے آپی کا نہ کل ایکسیڈینٹ ہوا ہے اور۔۔آپکو پتہ ہے عدید بھائی کہہ رہے تھے کہ ایکسیڈینٹ کروایا گیا ہے۔ گاڑی کے ٹائر سے بلٹ ملی ہے اور اس سے کچھ دن پہلے کسی نے انکو گولی بھی ماری تھی جو انکے بازو میں لگی تھی۔زروا کی بات سن کر وہ سکتے میں آگیا تھا

بھائی۔۔۔۔بھائی کیا ہوا۔۔۔۔۔زروا نے اسکو ساکت دیکھا تو بازو سے پکڑ کر ہلایا

ہاں۔۔۔ہوں یہ مجھے دے دو، میں وہی جا رہا ہوں۔ عادل نے اسکے ہاتھ سے باؤل پکڑا تو وہ کندھے اچکاتی واپس مڑ گئی

دستک دے کر وہ اندر داخل ہوا تو امثال کاوچ پر بیٹھی ہاتھ میں ریموٹ پکڑے چینل چینج کر رہی تھی

ارے ایس پی صاحب کیا لے کر آئے ہیں۔ میں بتا رہی ہوں پھیکا سوپ میں نہیں پیوں گی امثال اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی اس نے سوپ اسکے سامنے رکھا اور گہری نظروں سے اسکا جائزہ لینے لگا

اگر یہ لے ہی آئے ہو تو پلا بھی دو میں خود نہیں پی سکتی۔ امثال نے اسکے سامنے اپنا داہنا بازو لہرایا۔اسکو یوں دیکھتا پا کر اسے جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی

یہ سب کیسے ہوا۔عادل نے اسکے ہاتھ سے ریموٹ لیتے ہوئے ٹی وی آف کیا

رات بتایا تو تھا، لگتا ہے بھولنے کی بیماری ہے تمہیں۔۔

ایکسیڈینٹ کیسے ہوا تھا۔ چمچ بھر کر سوپ اسکی طرف بڑھایا

مجھے نہیں چمچ سے پینا۔ حلق بھی گیلا نہیں ہوتا۔ تم ایسے ہی پلا دو

میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔۔

عادی کیا ہو گیا ہے بتایا تو ہے بریک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سچ سننا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔

تو بتا تو رہی ہوں کہ

تم نے شائد سنا نہیں میں نے کہا کہ سچ سننا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔ عادل نے باؤل ٹیبل پر پٹخا۔ وہ خاموشی سے لب کاٹنے لگی

ژلے مجبور مت کرو کہ میں تم سے سختی سے پیش آؤں، کیونکہ بات تمہاری ہے اور میں رتی برابر بھی کمپرومائز نہیں کروں گا۔

اس نے گہری سانس لیتے ہوئے بتانا شروع کیا

اتنا سب کچھ ہو گیا اور میں بے خبر رہا۔۔ لعنت ہو مجھ پر۔۔۔۔۔۔ کون تھا

مجھے کیا پتہ۔۔۔۔۔ سوپ تو پلاؤ نہ ٹھنڈا ہو رہا ہے

مجھے پانچ سال ہو گئے ہیں پولیس سروس میں۔ ایک نظر میں پہچان لیتا ہوں کہ سامنے والا جھوٹ بول رہا ہے اور تم اس وقت جھوٹ بول رہی ہو ڑلے۔ عادل نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں لیتے ہوئے کہا تو اسکی آنکھوں میں نمی ابھری

میں کسی کو بھی کھونا نہیں چاہتی عادی۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ اپنے بھائیوں کو نہ تمہیں نہ ہی کسی اور کو۔۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ تم بتاؤ کون تھا۔ عادل نے اسکی آنکھیں صاف کیں

آؤ میرے ساتھ۔ امثال نے گہری سانس لیتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑا اور عدید کے کمرے کے باہر جا کر رکی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی

تمہیں جاننا ہے نہ کہ اس سب کے پیچھے کون ہے۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے عدید کے سامنے رکی

ہاں بتاؤ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔

پھر۔۔عدید کے پوچھنے پر امثال نے اسکا ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھا

کھاؤ میری قسم کہ تم دونوں کچھ نہیں کرو گے اسے ہاتھ تک نہیں لگاؤ گے۔امثال کی بات سن کر عدید نے اسکے سر سے ہاتھ ہٹایا

ایسا ممکن ہی نہیں

عدید۔۔۔۔۔تم مجھے منع کر رہے ہو امثال نے اپنا سب سے بڑا ہتھیار، آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھرے تھے۔جہاں وہ بے بس ہوا تھا

اچھا ٹھیک ہے تمہاری قسم کچھ نہیں کہوں گا

یہی قسم تم پر بھی لاگو ہوتی ہے ایس پی صاحب۔اس نے بھی سر ہلا کر ہامی بھری

بہرام شاہ۔۔۔۔

تو اسے پتہ چل گیا کہ اس دن تم نے اسے اغواہ کیا تھا۔عدید نے پوچھا

نہیں یہ اور بات ہے۔۔۔

اور کیا بات۔۔۔عادل نے پوچھا

ابھی نہیں بتا سکتی اور تم دونوں نے مجھ سے پرومس کیا ہے کہ اسے کچھ نہیں کہو گے، اگر وعدہ خلافی کی نہ تو عدی میں بتا رہی ہوں میں خود کو شوٹ کر لوں گی۔اسکی بات سن بے یقینی سے دونوں کی انکھیں پھیلی تھیں

ژلے کیا کہہ رہی ہو عدید نے حیرت سے اسے دیکھا تو اس نے دونوں کو پکڑ کر کاوچ پر بٹھایا اور خود انکے سامنے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی

میں نہیں چاہتی کہ دو خاندانوں میں دشمنی پیدا ہو۔میں جانتی ہوں اگر وہ آپ کے ہاتھ لگا تو آپ اسے مار دیں گے، بدلے میں انکے گھر والے آپکو نقصان پہنچائیں گے اور یہ سلسلہ لمبا چل نکلے گا۔میں آپ میں سے کسی کو بھی نہیں کھونا چاہتی عدی، اگر تم میں سے کسی کو بھی کچھ ہوا نہ تو میں مر جاؤں گی۔۔ نہیں رہ پاؤں گی۔۔پلیز تم سمجھو نہ مجھے امثال نے روتے ہوئے اس کے گھٹنوں پر سر رکھا

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کروں گا تم رو نہیں۔۔۔اٹھو یہاں سے، کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے یوں نیچے مت بیٹھا کرو ۔عدید نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھا کر اپنے ساتھ بٹھایا تو اس نے عدید نے کندھے پر سر رکھا

اور اگر وہ دوبارہ آیا تو۔۔عادل نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

تو آئی پر و مس اس بار خالی ہاتھ نہیں جائے گا ایسا سبق سکھاؤں گی نہ کہ ساری زندگی نہیں بھول پائے گا کہ کسی امثال شاہ سے پالا پڑا تھا امثال نے دانت پیسے جیسے دانتوں کے نیچے بہرام شاہ ہو

رئیلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدی تم مجھے اچھے سے جانتے ہو پھر بھی کہہ رہے ہو۔اس جیسے کئی سیدھے کر چکی ہوں وہ تو پھر ابھی بچہ ہے۔امثال نے اسکے کندھے سے سر اٹھا کر کہا تو وہ ہنس دیا

اچھا میں نے تمہاری بات مانی ہے اب تمہیں میری ایک بات ماننی ہو گی۔۔عدید اٹھ کر الماری کے پاس آیا

میں نے صیح کہا تھا جہاں مجھے ہونا چاہیئے ،وہاں تمہارے بھائی ہوتے ہیں۔عادل کا اشارہ اسکے عدید کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھنے کی طرف تھا۔عادل کی بات سن کر اس نے جلدی سے عدید کی طرف دیکھا جو الماری سے کچھ ڈھونڈ رہا تھا

سمجھ گئی ہو یا کھل کر بتاؤں۔عادل نے معنی خیزی سے کہا تو وہ جھینپ گئی۔عدید نے ایک گھڑی لا کر امثال کے ہاتھ پر باندھی

کچھ بھی ہو جائے تم اسے اپنے ہاتھ سے نہیں اتارو گی۔۔ کبھی بھی نہیں اتارو گی۔۔ ٹھیک ہے نہ۔اسکی تاکید پر اس نے سر ہلا دیا

اچھا میں اب چلتی ہوں۔ ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا

تم۔۔ امثال نے عادل کو اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا

ایک اور بات پوچھنی ہے

پوچھو

بہرام شاہ کے اتنا سب کچھ کرنے کی وجہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے اسکا۔ ہٹو مجھے نیچے جانا ہے دادو بلا رہی ہیں

جب تک تم مجھے بتاؤ گی نہیں، میں تمہیں یہاں سے ہلنے بھی نہیں دوں گا

کہتا ہے تمہیں چھوڑ دوں، رشتہ بھیجنا چاہ رہا ہے اپنا۔ تم سے ڈیوورس لینے کا بول رہا تھا۔۔۔ اب خوش۔ اسکی بات سن کر عادل نے تیوریاں چڑھائیں

تو تم نے کیا کہا۔۔

منع کر دیا، اب جیسے بھی ہو، نکاح تو ہو چکا ہے۔ امثال نے اسے چڑایا

تو بات اتنی کیسے بڑھی

دھمکی دے رہا تھا کہ یا تو اسکی بات مان جاؤں یا پھر۔۔۔

یا پھر۔۔۔

وہ تمہاری جان لے لے گا

تو تم نے کیا کہا۔ جانے وہ کیا سننا چاہ رہا تھا

کہنا کیا تھا اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسکا گریبان میرے ہاتھ میں تھا کہ اگر ایسا کچھ سوچا بھی تو عبرتناک موت دوں گی
امثال کی بات سن کر عادل کے ہونٹ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

اتنی محبت ہو گئی ہے اس دو نمبر ایس پی سے کہ اس کے خلاف بات بھی نہیں سن پائی۔ عادل نے ایک قدم اسکی طرف بڑھایا

تم پھر سے فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ امثال دو قدم پیچھے ہوئی

تو کیا نہیں کرتی ہو۔عادل نے ایک قدم مزید آگے بڑھایا

بلکل بھی نہیں۔امثال ایک قدم مزید پیچھے ہٹی

مگر رات کو تو کوئی بڑی بے چینی اور بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔مجھے دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں جو چمک آئی تھی وہ قابلِ دید تھی اسکی مسکراہٹ دیکھ کر نثار ہونے کو جی چاہ رہا تھا عادل نے اسکو پکڑ کر اپنے پاس کیا

تم واقعی ہی مشن پر گئے تھے نہ۔۔تمہاری حرکتیں دیکھ کر مجھے شک ہو رہا ہے،جب سے آئے ہو اسی طرح کی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو۔۔امثال نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی

پتہ نہیں یار مگر دن بدن عزیز ہوتی جا رہی ہو۔اگر یہی حال رہا تو کسی کام کا نہیں رہوں گا

ایک بات کہوں۔امثال نے اسکے قریب ہوتے ہوئے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا

کہو۔۔۔اسکو خود کے اتنا قریب دیکھ کر وہ تو کہیں اور ہی پہنچ چکا تھا

تم جانتے ہو کہ تم۔۔۔۔۔۔

میں کیا۔۔۔۔۔وہ اسکے سحر میں جکڑا جا رہا تھا

تم مجھ پر لائن مار رہے ہو۔امثال کی بات سن کر اسکا فسوں ٹوٹا تھا

لاحولا ولا قوۃ۔۔اس نے سر جھٹکا

شہری بھائی آپ۔امثال نے اسکے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے جلدی سے اسکا ہاتھ چھوڑا تو وہ دروازے کی طرف بھاگی۔

یہ چیٹینگ ہے یار۔۔۔عادل نے دور کھڑی امثال کو دیکھتے ہوئے کہا تو زبان چڑاتی چلی گئی پیچھے وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا

لو بیٹا تمہاری بریانی آگئی سارہ بیگم نے بریانی کی ٹرے اسکے سامنے رکھی۔وہ جانتی تھیں کہ ایک پلیٹ سے انکی بیٹی کا کچھ نہیں بننے والا تھا

ماما یہ بیمار بن کر فالتو میں سب سے خدمتیں کروا رہی ہے۔صبح نانو نے اس کے لیے کڑی اور نہاری بجھوائی تھی اور اب آپ اس کے لیے بریانی بنا کر لائی ہیں۔ہمیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے۔بازل نے جل کر کہا۔

ہاں واقعی میرے بیٹے کو تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے وہ الگ بات ہے کہ ہر چیز میں تم آدھا حصہ بڑے دھیان سے بانٹتے ہو

ہاں تو جب مجھے میرا حق نہیں ملے گا تو مجھے آواز اٹھانی پڑے گی۔

اگر تم باز نہیں آئے نہ تو تمہاری آواز کے ساتھ ساتھ میں تمہارا گلہ بھی دبا دوں گی ایک ہاتھ ابھی میرا سلامت ہے۔ امثال کا اشارہ اسکی پلیٹ کی طرف تھا جہاں وہ بڑے انہماک سے بریانی اور بوٹیوں کا پہاڑ بنانے میں مصروف تھا

خبردار جو تم دونوں نے کوئی پھیلاوا ڈالا اور بازی تم بہن کو بھی کھلاؤ میں زرا تمہارے بابا کو چائے دے دوں۔ سارہ بیگم کہتی باہر نکل گئیں

ہاں یاد آیا یہ تمہارے اور زروا کے بیچ کیا چل رہا ہے

کچھ نہیں یار وہ کچھ دن پہلے میرے پاس آئی تھی کہ اسے بھی یونی میں ایڈمیشن لینا ہے تو عادل بھائی سے پرمیشن دلوانے میں اسکی ہیلپ کریں

اچھا اور یہ موبائل کا کیا چکر ہے اور تم اس سے رابطے میں کیوں تھے

وہ۔۔۔وہ کہہ رہی تھی کہ اسے بھی موبائل رکھنے کا شوق ہے مگر عادل بھائی رکھنے نہیں دیتے تو میں نے اسے لا دیا۔ لے تو نہیں رہی تھی مگر میں نے کہا کہ یہ میں نے نہیں ثرلے نے دیا ہے۔ کوئی پوچھے تو تمہارا نام لے دے۔ اور جہاں تک رہی رابطے کی بات تو اس دن میں نے تمہیں کال کی تھی لیکن تمارا نمبر آف جا رہا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ تم سے بات کروا دے

اچھا بس اور تو کوئی بات نہیں۔ امثال نے اسے پرکھتی نظروں سے دیکھا

نہیں اور کیا بات ہو گی بھلا

صیح۔۔۔مجھے نہ تمہیں کچھ بتانا تھا وہ کچھ دن پہلے بابا کی پھپھو آئی تھیں زروا کا ہاتھ مانگنے اپنے پوتے کے لیے۔امثال نے سرسری سا انداز اپنایا

اچھا۔۔۔۔۔۔

ہوں امثال نے سر ہلایا

ویسے ژلے میں کہہ رہا تھا کہ کیوٹ اور معصوم سی ہے۔آگے تم دیکھ لو۔بازل نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا تو وہ کھکھلا کر ہنسی۔اندر آتے شہریار نے محبت سے اسے دیکھا تھا

کیا بات ہے بھئی میرے شہزادے کیوں ہنس رہے ہیں

بھائی آپکا یہ والا شہزادہ کہتا ہے کہ وہ اب جوان ہو گیا ہے اس لیے اس کا کچھ سوچا جائے اور میرا بھی یہی خیال ہے کہ کچھ سوچ ہی لینا چاہیئے

ہاں اسکے لیے سوچو اور میرا کسی کو بھی خیال نہیں ہے۔اگر تم لوگوں کو یاد ہو تو میں پانچ سال بڑا ہوں۔مگر یہاں کسی کو فکر ہی نہیں ہے۔دو کروا کر بیٹھے ہیں اور تیسرا تیاری میں ہے عدید نے کافی کے مگ انکے سامنے رکھتے ہوئے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے

میں نے تو اس دن کہا تھا کہ سدرہ آپی کے بارے میں سوچ لیں خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی ہیں اور آپکے غصے کو بھی جھیل لیا کریں گی

ژلے میں نے کب غصہ کیا ہے بھلا۔عدید نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا

کیوں اس دن ڈاکٹر پر چیخے نہیں تھے سچی بتاؤں تو میں بھی بہت ڈر گئی تھی

ہو کہ امثال اور ڈر گئی تھی میں مان ہی نہیں سکتا۔بازل نے نفی میں سر ہلایا

تمہیں نہیں پتہ اس دن یہ سرخ آنکھیں اور سخت چہرہ لیے کوئی ویمپائر ہی لگ رہے تھے مجھے لگا میں نہیں بچتی۔۔ہارٹ اٹیک سے ہی مر جانا ہے میں نے

اللہ نہ کرے۔تینوں کے منہ سے بیک وقت نکلا تھا امثال کھکھلا کر ہنسی

واہ بھئی کیا ٹائمنگ ہے

اچھا بھائی ایک بات بتاؤں اس دن وہاں ایک نرس اسے کافی دیر سے تاڑ رہی تھی جیسے ہی انکا غصہ دیکھا بے چاری دبے پاؤں کھسک گئی

سچویشن کوئی بھی ہو تمہاری نظریں ہر طرف گھوم رہی ہوتی ہیں۔ شہریار نے اسے چیت لگائی

اچھا چلیں دس بج گئے ہیں جا کہ سو جائیں۔ امثال نے عدید اور شہریار کے چہرے پر تھکاوٹ دیکھتے ہوئے کہا

نہیں ہم لوگ یہی سوئیں گئے۔۔۔۔

ہر گز نہیں آپ تینوں میں سے کوئی بھی میرے کمرے میں نہیں سوئے گا۔۔۔ مجھے یہ میرا کمرہ کم اور فٹ پاتھ زیادہ لگتا ہے جہاں جگہ جگہ فقیر سو رہے ہوتے ہیں۔ اپنے اپنے کمرے میں جائیں اور سکون سے لمبی تان کر سو جائیں

نہیں بچے تمہیں رات میں کسی چیز کی ضرورت نہ ہو اس لیے ہمارا یہاں ہونا ضروری ہے

بلکل بھی ضروری نہیں ہے مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ آپ اٹھیں چلیں سارے دن کے تھکے آپ رات کو بھی سکون نہیں کریں گے۔ امثال اسکو بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے باہر لے گئ۔ پیچھے وہ دونوں منہ کھولے انہیں دیکھ رہے تھے

کتنی طوطا چشم لڑکی ہے یہ کیسے ایک دوسرے سے لاڈ کرتے ہوئے ہمیں ایسے نظر انداز کر گے ہیں جیسے ہم یہاں ہوں ہی نہ۔ عدید نے منہ بنایا

ہماری بے عزتی نہیں ہو گی عدید نے بازل کے کندھے پر سر رکھا

کوئی نہیں تم فیل مت کرو۔بازل نے اسے حوصلہ دیا۔

چلیں بھائی گڈ نائٹ۔۔۔ سو جائیں میں زرا انہیں بھی گڈ نائٹ کہہ لوں۔ امثال مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف پلٹی

تم لوگ ابھی تک گئے نہیں۔۔ چلو نکلو یہاں سے، میرا سونے کا ٹائم ہو گیا ہے۔امثال نے چٹکی بجاتے ہوئے انہیں دروازے کا راستہ دکھایا

ژلے۔۔۔۔۔عدید نے صدمے سے دیکھا

کیا ژلے۔۔۔ چلو۔ چلو شاباش وہ دونوں منہ لٹکائے باہر کی طرف بڑھے تو امثال انہیں روک کر باری باری دونوں کے گلے لگی اور گال چومے۔ابھی پوری طرح سے خوش بھی نہیں ہوئے تھے کہ امثال نے انہیں پوری قوت سے دھکا دیا اور وہ کمرے سے باہر کوریڈور میں جاگرے

شب بخیر۔ امثال نے دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر ہاتھ ہلایا۔ کوریڈور ایک دم قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔ سامنے مصطفی شاہ عادل عائشہ اور شہریار کھڑے تھے

پتر ایسی شب بخیر میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھی اور سنی ہے مصطفی شاہ نے ہنستے ہوئے کہا

کیا یار داداجان آپ بجائے ہمیں اٹھانے کے ہنس رہے ہیں اور آپ لوگ یہاں کر کیا رہے ہیں۔ عدید کراہتے ہوئے اٹھا اور ہاتھ دے کر بازل کو بھی اٹھایا

پتر ہم تو ہال میں بیٹھے تھے، شہری نے ہمیں بلایا کہ آئیں آپ لوگوں گڈنائٹ کہنے کا انوکھا انداز دکھاتا ہوں

چلو اب جا سو جاؤ۔۔ میری طرف سے بھی گڈنائٹ۔ کہتے ہوئے وہ نیچے اتر گئے

یہ آپ طوطا مینا کی جوڑی کیوں کھڑی ہے یہاں۔ امثال شہریار کی طرف گھومی جہاں عائشہ شہریار سے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑی تھی

بیوی ہے میری، کسی کو کوئی پرابلم ہے۔۔ شہریار نے عائشہ کے کندھے پر اپنا بازو لپیٹا تو وہ سٹپٹا کر رہ گئی

اوہ وہ۔۔۔ خیال سے اسکا بھائی کھڑا ہے یہاں۔ امثال نے آنکھیں گھماتے ہوئے عادل کی طرف اشارہ کیا

کہا نہ بیوی ہے۔ میری شہریار نے جتایا

اچھا اچھا ٹھیک ہے مگر تھوڑا سنبھال کہ عنقریب آپکی یہ زوجہ محترمہ بے ہوش ہونے والی ہیں۔امثال نے عائشہ کی غیر ہوتی حالت پر چوٹ کی۔عائشہ نے ہاتھ ہٹانا چاہا مگر شہریار نے گرفت مظبوط کر دی

بھائی مجھے نہیں پتہ مجھے بھی بیوی چاہیئے۔بازل نے نیچے بیٹھتے ہوئے ایڑیاں رگڑی

کس دکان سے اور کون سا برانڈ چاہیئے، ہم ابھی لا دیتے ہیں اپنے بھائی کو۔امثال نے دروازے سے ٹیک لگاتے ہوئے اسے پچکارا

کہیں سے بھی لا دو۔۔۔کوئی سا بھی لا دو۔۔بس لا دو۔بازل نے بچوں کی سی معصومیت سے کہا

رکو میں تمہیں لا دیتا ہوں شہریار اسکی طرف بڑھا تو اس نے اٹھ کر بھاگنے میں ہی عافیت جانی

چلو اب سو جاؤ تم لوگوں کا آج کا کوٹہ پورا ہو گیا ہے شہریار نے کہا تو سب ہی سر ہلاتے ہوئے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھے

ویسے کیا خیال ہے آج میں نہ رک جاؤں تمہارے پاس۔عادل نے جھک کر امثال کے کان میں سر گوشی کی تو اس نے اسے گھورا

ایس پی صاحب گڈ نائٹ۔عدید اور بازل پھر ٹپکے تھے۔وہ جلدی سے پیچھے ہٹا

ہاں ہاں گڈنائٹ۔عادل نے ہاتھ جھلاتے ہوئے گویا جان چھڑوانی چاہی

تو چلو چلتے ہیں پھر۔۔ یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔ سونا نہیں ہے۔عدید نے شرارت سے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچتے ہوئے اسے اسکے کمرے میں لے جاکر چھوڑا

گڈنائٹ۔دونوں نے یک زبان ہو کر کہا اور چھپاک سے باہر نکل گئے پیچھے وہ دانت پیس کر رہ گیا

ایکسیڈینٹ کو تقریباً پندرہ روز گزر چکے تھے اسکے لاکھ واویلا مچانے پر بھی شہریار نے دس گارڈز اسکے ساتھ ہر وقت کے لیے تعینات کر دیے تھے یونی میں بھی راشد شاہ کی مدد سے اس نے سارے گارڈز کو یونی میں یہاں تک کے کلاس روم کے اندر تک کی پرمیشن لے لی تھی وہ جب بھی باہر نکلتی ایک گاڑی اکثر اسکے تعاقب میں رہتی وہ جانتی تھی کہ بہرام شاہ کی گاڑی ہے مگر گارڈز کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔ صبح کے دس بج رہے تھے اتوار کی چھٹی ہونے کی وجہ سے سبھی گھر پر تھے،جمال فیملی کا لنچ آج انکی طرف تھا اس لیے صبح سے ہی سب خواتین مل کر کھانے کی تیاریاں کر رہی تھیں بشیر شاہ انکا بیٹا اور بہو بھی آئے ہوئے تھے بہرام کے لیے رامین کا رشتہ لے کر۔ کہ وہ ٹوٹا ہوا رشتہ پھر سے جوڑنا چاہتے ہیں،وہ حویلی کی چھت پر کھڑی اس وقت بھی بہرام کی گاڑی حویلی سے کچھ فاصلے پر کھڑی دیکھ رہی تھی

چلو آج اس تماشے کو ختم کرتے ہیں بڑبڑاتی وہ نیچے آئی۔عدید کو بتا کر ایک ملازمہ کو ساتھ لیا اور دبے پاؤں پچھلے دروازے سے نکلی ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ اسکے پاس سے ایسے گزر گئی جیسے اس نے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔وہ دونوں باتیں کرتی جا رہی تھیں کہ اسے اپنے پیچھے آتا دیکھ کر امثال مسکرائی۔قدرے خالی جگہ پر اسنے گاڑی روکی دروازہ کھول کر ایک جھٹکے سے امثال کو اندر کھینچا اور یہ جا وہ جا پیچھے ہونق بنی ملازمہ کو ہوش آیا اور وہ حویلی کی طرف سرپٹ دوڑی

بی بی جی۔۔۔بی بی جی وہ۔۔۔امثال بی بی۔۔۔جب ملازمہ نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے اٹک اٹک کر کہا

کیا ہوا امثال کو۔۔مصطفی شاہ بے اختیار اٹھے تھے

وہ۔۔۔۔صاحب جی۔۔۔۔امثال بی بی کو نہ بہرام شاہ اغوا کر کہ لے گئے ہیں۔۔۔
ملازمہ نے ہانپتے کانپتے بات مکمل کی

یا اللہ خیر۔بی جان نے سینے پر ہاتھ رکھا۔باقی سب بھی بے اختیار کھڑے ہو گئے تھے ان سب میں اگر نارمل تھے تو وہ شہریار،عدید،بازل اور راسم شاہ تھے سب کو انہیں اتنا پر سکون دیکھ کر حیرانی ہوئی۔عدید شہریار اور راسم شاہ کو بتا چکا تھا اوہ اچھا میں تو ڈر ہی گیا تھا۔شہریار نے گہری سانس لی
عاصم پتا کرو کہاں لے کر گیا وہ خبیث۔۔۔اب اوچھی حرکتوں پر اتر آیا ہے وہ کمینہ۔۔۔۔۔دیکھ رہے ہو تم اپنے پوتے کے کرتوت۔اگر ہماری پوتی کو خراش بھی آئی نہ تو بہت برا ہو گا تمہارے لیے۔ مصطفی شاہ بشیر شاہ پر گرجے

لگتا ہے واقعی ہی زندگی سے تنگ آ گیا ہے جو یوں اسکے پیچھے پڑ گیا ہے۔عدید نے شہریار کی طرف جھکتے ہوئے موبائل نکالا تو وہ مسکرا دیا جسے دیکھ کر بی جان کو اچنبھا ہوا

ائے ہائے تمہاری بہن کو وہ اغواہ کر کے لے گیا ہے اور تم مسکرا رہے ہو۔۔بی جان نے انہیں ٹوکا

آپ امثال کی فکر مت کریں۔ جو اس نے کرنا تھا پہلے بے خبری میں کر گیا۔۔ وہ ٹھیک ہو گی۔۔۔۔۔۔۔ جو لے کر گیا ہے بس اسکی زندگی کی دعا کریں۔۔ عدید نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ تو سب نے اسے عجیب انداز میں دیکھا۔۔ بشیر شاہ مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے مصطفی شاہ کی گھن گرج سن رہی تھے

عدید نے اپنے موبائل میں کچھ دیکھتے ہوئے بازل کو پکڑایا اور اسے دیوار پر لگی ایل ای ڈی کے ساتھ اٹیچ کرنے کو کہا اگلے ہی لمحے سکرین روشن ہوئی اور اس پر ایک کمرے کا منظر دکھائی دینے لگا جس میں امثال ایک کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اسنے شائد اسے عام سی لڑکی سمجھ کر باندھنے کا تکلف نہیں کیا تھا سب حیرانگی سے ایل ای ڈی کو دیکھ رہے تھے

تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔۔۔۔ بہرام شاہ کو اندر آتے دیکھ کر امثال نے انجان بننے کی حد کر دی تھی۔

ظاہری سی بات ہے تمہیں اغوا کر کہ لایا ہوں تو تمہاری شکل دیکھنے کے لیے تو نہیں لایا۔۔۔۔۔۔ وہ کیا ہے نہ مجھے تم جیسی حیسن لڑکیاں بہت اچھی لگتی ہیں ہیں اور میں وقتاً فوقتاً انہیں خراج پیش کرتا رہتا ہوں۔ بہرام شاہ خباثت سے مسکرایا

اور تمہاری تو پھر بات ہی الگ ہے۔۔۔ کہا بھی تھا کہ اس ایس پی کو چھوڑ دو۔ عزت سے اپنانا چاہا تھا۔ اب جب کہ تم کچھ دن یہاں رہو گی تو میں بھی دیکھتا ہوں ایک اغوا شدہ لڑکی کو وہ اپنے نکاح میں کیسے رکھتا ہے۔ اسکی بات سن کر عادل نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں

ہائے اللہ تم مجھے اغوا کر کہ لائے ہو۔۔ امثال نے تالی ماری تو اس کی آنکھیں پوری کھلیں

اوہ گاڈ۔۔۔ تمیں پتا ہے مجھے اغوا ہونے کا کتنا شوق تھا۔۔ میں اکثر سوچتی تھی کہ جیسے فلموں ڈراموں میں ہوتا ہے، ویسے کوئی مجھے بھی اغوا کرے۔۔۔۔۔ میرے سر پر بندوق رکھے اور کہے دیکھو لڑکی اگر زندگی پیاری ہے تو چپ چاپ نکاح نامے پر سائن کرو اور میں روتے دھوتے سائن کر دیتی۔۔۔۔۔۔ پھر وہ مجھے لے کر میرے گھر آتا اور آ کہ ڈنکے کی چوٹ پر میرے بابا سے کہتا۔۔۔۔۔۔۔ سسر جی میں نے آپکی بیٹی سے نکاح کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب یہ میری امانت ہے۔۔۔۔۔ ماما تو سنتے ہی جھٹ سے گرتیں اور پٹ سے بے ہوش ہو جاتیں۔۔ بابا مجھے دلاسہ دیتے کچھ نہیں ہوتا بیٹا میں ہوں نہ تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔ ہائے اللہ کتنا مزہ آتا نہ۔۔۔ آنکھیں اور ہاتھ پھیلاتی وہ پر جوش ہو کر اپنے اغوا کا نقشہ کھینچ رہی تھی وہ انکھیں پھاڑے اسکی چلتی زبان اور ایکسائٹمنٹ دیکھ رہا تھا۔ حویلی والے بھی سکرین پر اس خواہش سن کر شاکڈ تھے ۔اسکی آخری بات سن کر راسم شاہ نے ہلکا سا قہقہ لگایا

لو جی جو اغوا ہوئی ہے جب اسے کوئی اعتراض نہیں ہے تو ہم یا آپ کون ہوتے ہیں۔۔ بہرام شاہ کی ماں زینت بیگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

تمہارا ذہنی توازن تو ٹھیک ہے نہ۔ لگتا ہے ایکسیڈینٹ سے تمہارے سر میں چوٹ کچھ زیادہ ہی گہری لگی ہے۔۔ بہرام شاہ نے بے ساختہ اس سے پوچھا

میرا تو ٹھیک ہے البتہ تمہارا خراب لگتا ہے جو مجھے اٹھا لائے ہو امثال نے بڑبڑائی

کچھ کہا کیا۔۔۔

نہیں تم بتاؤ۔۔ تم کچھ کہہ رہے تھے شائد۔۔

پہلے تو واقعی ہی میں تم سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر اب ارادہ بدل دیا ہے ویسے بھی میرے گھر والے تمہاری کزن کے رشتے کے لیے گئے ہوئے ہیں تو مجھے تمہارے ساتھ کچھ ٹائم گزارنا ہے تعاون کرو گی تو تمہارے لیے ہی بہتر ہو گا ورنہ مجھے زبردستی بھی کرنی آتی ہے۔۔ اسکی بات سن کر لاونج میں بشیر شاہ نے کھا جانے والی نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔ مصطفی شاہ نے بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا ہوا تھا انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھتے۔

ریلیکس دادا جانی بھروسہ رکھیں کچھ نہیں ہو گا اسے۔ میں آلریڈی وہاں پر سیکورٹی بھجوا چکا ہوں بس ایک کال کی دیر ہے ۔عدید نے پانی کا گلاس انکی طرف بڑھاتے ہوئے آگاہ کیا

اوہ کوئی بات نہیں۔۔۔ دھمکی کیوں دے رہے ہو۔۔ ویسے بھی کافی دن ہو گئے ہیں میں نے بھی ایڈوینچر نہیں کیا۔۔۔ تعاون تو ایسا کروں گی کہ آج تک نہ ہی کسی نے کیا ہو گا نہ دیکھا ہو گا۔ امثال نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا کر سیدھی کی اور بازو اوپر کیے۔ شہریار نے صوفے پر پیچھے کی جانب ٹیک لگاتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی۔ وہ اسکے ہر انداز کو اچھے سے پہچانتا تھا۔ آخر کو اسکا استاد رہ چکا تھا اور اپنے شاگرد پر پورا بھروسہ تھا۔ جب کہ باقی سب اسکی بات سن کر شاک ہوئے تھے

جیسے ہی وہ سرشار سا آگے بڑھا وہ بھوکی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا وہ اسکے چہرے کا نقشہ بدل چکی تھی۔ لاونج میں سبھی افراد ہکا بکا بیٹھے سکرین کو دیکھ رہے تھے جہاں وہ بہرام شاہ کو اپنا پنچینگ بیگ سمجھ کر مار رہی تھی

تمہیں تعاون چاہئے تھا نہ۔۔ اب کیا ہوا میں تو کر رہی ہوں، تم بھی تو تھوڑی ہمت کرو نہ۔۔ امشال نے اسے کک مارتے ہوئے کہا۔ بہرام شاہ کی ماں نے بے ساختہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا

حرامزادے تو جانتا نہیں اُٹھا کہ کسے لایا ہے۔ تمہیں کیا لگا تھا کہ تمہاری ماری گئی گولی اور کروایا گیا ایکسیڈینٹ بھول جاؤں گی ۔کہا تھا نہ کہ ایک بار میں سارے حساب چکاؤں گی۔۔ تمہارا وہ حال کروں گی کہ ساری زندگی اپنے مرد ہونے پر شک کرتے رہو گے۔ اس نے ایک اور کک لگائی تھی۔۔

دنیا میں ابھی تک کوئی ایسا ماں کا لال پیدا ہی نہیں ہوا جو امشال راسم شاہ کو اغوا کر سکے۔۔ تجھے کیا لگتا ہے تو نے مجھے اغوا کیا ہے ۔۔ آج اگر میں بغیر گارڈز کے نکلی ہوں تو صرف تمہارا دماغ سیٹ کرنے کے لیے، مجھے پتہ تھا کہ تم ایسی ہی کوئی گھٹیا حرکت کرو گے۔۔ سچی کہوں تو جب جب سامنے آتے تھے نہ تو پتا نہیں کیوں خواہ مخواہ تمہاری درگت بنانے کو دل کرتا تھا۔۔ تو میں نے سوچا کہ چلو تم پر ہاتھ صاف کرنے کا اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا۔۔۔۔۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ رسمِ دنیا بھی ہے۔۔۔۔۔ موقع بھی ہے اور دستور بھی۔۔۔۔ تجھ جیسے کتوں کو سیدھا کرنا امشال شاہ کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔۔ امشال نے غراتے ہوئے اسکے منہ پر تھپڑ لگایا

ویسے ایسی پھینٹی تو تم نے تھانے میں بھی نہیں لگائی ہو گی آج تک۔۔۔ سچ میں بہت مزہ آ رہا ہے۔۔ جبھی تمہارے سالے اتنے سکون سے بیٹھے تھے۔۔۔ امان نے عادل کے کان میں کہا تو وہ مسکرا دیا

گھٹیا انسان اب تک تو جتنی لڑکیوں کی زندگی خراب کر چکا سو کر چکا اب آئندہ کے لیے تمہیں اس قابل نہیں رہنے دوں۔ اسکی مار کھا کہ وہ نیم بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسکو بے ہوش ہوتے دیکھ کر اسنے پاس پڑا پانی کا جگ اسے کے اوپر الٹا تو اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولی

چل اب بول کہاں جانا ہے ہسپتال یا حویلی لیکن کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے ایک بات یاد رکھنا اگر تو ہسپتال جانا ہے نہ اتنی مار اور کھانی پڑے گی کیونکہ ابھی میرا دس فیصد غصہ بھی نہیں اترا اور اگر حویلی جانا ہے تو یاد رکھنا میرے تین بھائی شوہر اور دو کزنز ہیں تایا، دادا جانی اور بابا جانی۔ کل ملا کہ یہ دس گیارہ لوگ بنتے ہیں اور اتنے ہی جمال شاہ فیملی کے ہیں اگر ان سب کا ایک ایک تھپڑ بھی پڑا نہ تو گندھا ہوا آٹا بن جاؤ گے چاہے کوئی چپاتی بنا لے چاہے کوئی پراٹھا۔۔۔ امثال نے اسکے بال مٹھی میں جکڑ کر کھینچے۔

حویلی۔۔۔ حویلی جانا ہے۔ بہرام شاہ نے اٹکتے ہوئے کہا۔ اس نے سوچا حویلی جا کر کسی نہ کسی طرح جان بخشی کروا لے گا ۔۔ مگر اسکے ہاتھوں مزید درگت سہنے کی ہمت نہیں تھی۔ اس وقت وہ اسے کسی ڈائن سے کم نہیں لگ رہی تھی، رہ رہ کر اس لمحے کو کوس رہا تھا، جب اس سے الجھنے کا سوچا تھا۔ ابھی تک باہر سے بھی اسکی مدد کو کوئی نہیں آیا تھا جس جگہ وہ موجود تھا وہاں پر ڈرائیور اور اسکے چند گارڈز کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا تو باہر آواز نہ جا سکی
اااا۔ میلے بے بی کو حویلی جانا ہے۔۔۔ ماں شدقے۔۔ ماں واری۔۔ ابھی چلتے ہیں۔ اسکی بات پر لاونج میں سب کی ہلکی سی ہنسی گونجی تھی ادھر ادھر دیکھنے کے بعد جب کچھ نہ ملا تو کھڑکی کا پردہ کھینچا اسکو دو حصوں میں درمیان میں سے پھاڑا آدھے سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی جانب کر کہ باندھے اور باقی کا آدھا اس نے اسکے منہ پر باندھا

اسکو وہیں چھوڑ کر وہ بیڈ کے دراز کی تلاشی لینے لگی۔اس میں کچھ نہ پا کر وہ الماری کی طرف بڑھی اسکو کھولا تو اس میں اسے پسٹل پڑی نظر آئی۔اسکو اٹھا کر چیک کیا تو اس میں چھ گولیاں تھیں پسٹل کو لوڈ کر کہ ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے سے بہرام شاہ کو گریبان سے پکڑا اور کھینچتی باہر لے گئی۔۔سکرین پر دیکھتے سبھی افراد جو ابھی تک منہ کھولے اسکو پیٹتا دیکھ رہے تھے۔یوں بے خوفی سے پسٹل کو چیک اور لوڈ کرتے دیکھ کر انکی آنکھیں پھیلی تھیں

جیسے ہی وہ باہر نکلی بہرام شاہ کے گارڈز حیرت سے مرنے والے ہو گئے جو حالت وہ اسکی توقع کر رہے تھے وہ بہرام شاہ کی تھی اور وہ لڑکی انکے باس کو گریبان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لا رہی تھی ہوش میں آتے ہی وہ اسکی طرف دوڑے

اے لڑکی رکو کہاں جا رہی ہو اور یہ باس کو کیا ہوا ہے ان میں سے ایک نے کہا

کچھ نہیں تھوڑا سا رومینس کیا تھا، تمہارے باس کے ساتھ۔۔۔لیکن یہ بیچارہ سہہ نہیں پایا، اس لیے ایسی حالت ہو گئی ہے اور ابھی اسے اسکے نہ ہونے والے سسرال لے کہ جا رہی ہوں، امثال نے مسکراتے ہوئے اسکی بگڑی حالت کی طرف اشارہ کیا تو ان میں سے ایک نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے رخ موڑا

لڑکی باس کو چھوڑو ورنہ۔۔اسکو شائد وفاداری کا جوش چڑھا تھا اس سے پہلے وہ آگے مزید بولتا امثال نے اسکی ٹانگ کا نشانہ لیتے ہوئے گولی چلادی۔بی جان نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا

اب اگر اور کسی کو وفاداری کے کتے نے کاٹا ہے تو آؤ پہلے تم سے تو نبٹ لوں امثال غرائی تو سب پیچھے ہٹ گئے۔گاڑی کی ڈگی کھول کر اس میں بہرام شاہ کو پٹخا تو اسکی کراہ بلند ہوئی تھی

چابی دو۔۔امثال نے ایک طرف کھڑے ڈرائیور سے کہا تو اس نے خاموشی سے چابی اسے پکڑا دی۔ڈرئیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے گاڑی فل سپیڈ سے دوڑائی

دس منٹ بعد دھاڑ سے ہال کا دروازہ کھلا اور امثال ایک ہاتھ میں پسٹل پکڑے دوسرے ہاتھ سے بہرام کو گھسیٹتے ہوئے اندر لائی اور لا کر مصطفیٰ شاہ کے قدموں میں پھینکا

یہ لیں دادا جان آپکا ہوتے ہوتے رہ جانے والا داماد۔۔۔۔۔امثال نے ہاتھ جھاڑے۔سبھی آنکھیں پھاڑے کبھی امثال کو دیکھتے تو کبھی مصطفیٰ شاہ کے قدموں میں پڑے بہرام شاہ کو جسکی حالت بدتر تھی سارا منہ نیل و نیل اور سوجھا ہوا اور منہ سے خون نکل رہا تھا۔وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑا کراہ رہا تھا

یار عاشی آپو کچھ کھانے کو دے دیں۔۔۔بہت بھوک لگی ہے اس کمینے کو بھی صرف اغواہ کرنے کا پتا تھا یہ نہیں ہوا کہ کچھ کھانے کا ہی بندوبست کر لیتا کب کی نکلی ہوئی ہوں۔۔امثال نے واپس اپنی ٹون میں آتے ہوئے عائشہ سے کہا اور پسٹل عادل کی طرف پھینکا جسے اس نے کیچ کر لیا تھا

حد ہو گی اس لڑکی کو اس سچویشن میں بھی کھانے کی پڑی ہے۔۔عادل دانت پیس کر رہ گیا

یار آپ لوگ کھڑے کیوں ہیں لے جائیں اسکو۔۔۔۔پٹی وٹی کروائیں اس سے پہلے میرا ارادہ بدل جائے۔۔۔قسم سے انکل میرے ہاتھوں میں ابھی بھی بہت کھجلی ہو رہی ہے۔امثال نے بشیر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو انکے بیٹے نے سہارا دے کر اسے اٹھایا اور باہر لے گیا۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں مصطفی پلیز معاف کر دو۔ بشیر شاہ نے ندامت سے سر جھکاتے ہوئے کہا

تمہارے پوتے کی وجہ سے ہماری لاڈلی مشکل میں پڑگئی تھی دو بار اس نے اسکی جان لینے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے میں دوستی اور رشتہ داری کو بھول جاوں تم لوگ جاسکتے ہو۔ ہماری پوتی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ورنہ وہ کمینہ یہاں سے زندہ نہ جاتا

چھوڑیں نہ داداجانی ان سب میں انکا کیا قصور جو آپ انہیں ڈانٹ رہے ہیں۔ امثال انکی شرمندہ صورت دیکھی تو مصطفی شاہ کو ٹالنا چاہا

نہیں پتر غلطی ہماری ہے ہم اپنے پوتے کے قول و فعل کے زمہ دار ہیں تم بھی ہمیں معاف کر دینا اور لڑکیوں کو تم جیسا ہی ہونا چاہیے، باہمت اور پر اعتماد۔ تم نے ٹھیک کہا تھا لڑکیوں کو ہر بات اپنے باپ بھائیوں کی طرف لے کر نہیں بھاگنا چاہیئے۔ جیسی بھی صورتِحال ہو خود ہی سنبھالنا چاہیئے۔ مجھے فخر ہے تم پر۔ اللہ سلامت رکھے۔ بشیر شاہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے باہر نکل گئے۔ وہ اچھلتی ہوئی جاکہ عدید کے پاس جابیٹھی

کہا تھا نہ کہ اس بار خالی ہاتھ نہیں جائے گا۔ اسکی بات سن کر عدید نے قہقہ لگایا

آئی ایم پراوڈ آف یو۔ عدید نے ہنستے ہوئے اسکو اپنے ساتھ لگایا

بہو آج تو مجھے تو بتا ہی دے تو نے اسے کیا کھا کہ پیدا کیا ہے۔۔۔ بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا

واقعی سار یہ آج تو مجھے بھی جاننا ہے۔ ثریا شاہ بھی اسکی طرف متوجہ ہوئیں تو وہ بے ساختہ ہنس دیں

ایس پی صاحب تمہارا کچھ غصہ کم ہوا یا نہیں کافی کا مگ ٹیرس پر کھڑے عادل کو پکڑاتے ہوئے امثال نے پوچھا

تم کم ہونے کی بات کرتی ہو میرے تو دل میں ٹھنڈک پڑ گئی ہے۔ اتنا تو شائد میں بھی اسکا حلیہ نہ بگاڑ پاتا جتنا تم نے بگاڑا ہے۔

لیکن ایک بات ہے مجھے اب تھوڑا سنبھل کر رہنا پڑے گا کیا پتا کب تمہارا دماغ گھوم جائے اور تم میرا حشر نشر کر دو۔ اسکی بات پر امثال ہنسی

تم پر ہاتھ اٹھاتی اچھی لگوں گی بھلا۔۔۔

تو کیا جوتوں سے مارو گی۔۔۔۔

ہاہاہا تم مجھے ایسا سمجھتے ہو۔۔۔۔

کوئی ایسا ویسا۔۔۔۔۔

ایک بات بتاؤ اس دن جب مجھ سے چائے گری تھی تو تم نے رو رو کر دریا بہا دیے تھے اور اب بہرام سے گولی کھا کر بھی مضبوط رہی۔ ایسا کیوں۔

جب پاس کوئی سنبھالنے والا نہ ہو تو خود کو خود ہی دیکھنا پڑتا ہے۔لاڈ اور نازک مزاجی وہیں دکھانی چاہیئے جہاں توقع ہو کہ کوئی آگے بڑھ کر آپ کو سنبھال لے گا۔اور ویسے بھی ہمدردیاں بٹورنا بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔آخری بات پر اس نے شرارت سے آنکھ دبائی

بڑی ہی کوئی ڈرامے باز لڑکی ہو

ہی ہی ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عادی!!پرسوں دعوت ہے۔تمہیں پتہ ہے اتنے سارے لوگ اکھٹے ہوں گے

اور تم دونوں کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کرو گے۔عادل نے اسکی بات کاٹی

کیا ہے بھئی پوری بات تو سنو۔امثال نے اسکے بازو پر مکا مارا

لڑکی تھوڑی تمیز کر لو شوہر ہوں تمہارا۔عادل کے جتانے پر وہ خاموش ہو گی

چلو بتاؤ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

مجھے نہیں بتانا اب۔۔۔۔

مزاق کر رہا تھا۔میں سن رہا ہوں بولو

رہنے دو تم۔۔۔۔مجھے بات ہی نہیں کرنی۔وہ منہ پھلا کر جانے لگی تو وہ گھوم کر اسکے سامنے آیا

تم یہاں سے میری لاش سے ہی گزر کر جاؤ گی ایسے نہیں جانے دوں گا۔عادل کے انداز پر امثال کا منہ کھلا تھا

جیسے تمہاری مرضی۔امثال کندھے اچکاتی آگے بڑھی تو عادل نے اسکا بازو پکڑ کر روکا

مجھے لگا تم فلمی ہیروئن کی طرح میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہو گی،نہ عادل ایسے نہ کہو مگر تم نے تو بے مروتی کی حد ہی کر دی ہے۔
عادل کے منہ بسورنے پر وہ کھکھلا کر ہنسی تو اس نے سکون کا سانس لیا

میرا ابھی دماغ خراب نہیں ہوا جو ایسے کہوں گی۔۔

ہاں بھئی تم کیوں کہو گی تم کونسا مجھ سے محبت کرتی ہو۔تمہاری بلا سے جیوؤں یا مروں تمہیں کیا فرق پڑتا ہے

ہاں یہ تو ہے۔امثال نے جھٹ سر ہلایا

بندہ دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتا ہے اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو۔

لو بھئی میں کیوں خوامخواہ جھوٹ بھولوں۔۔۔بات کرتے کرتے وہ چونکی

ایک منٹ ایک منٹ تم زرا مجھے یہ بتاؤ تمہارے موبائل میں میری تصویریں کیا کر رہی ہیں۔ اسکے پوچھنے پر وہ مسکرایا

اب تمہاری تصویریں نہیں رکھوں گا تو کس کی رکھوں گا۔۔

نکاح سے پہلے کی ہیں عادی۔۔۔۔ تم میری بے خبری میں پکچرز لیتے رہے ہو چور کہیں کے۔ امثال کی بات پر اس نے قہقہ لگایا

ہاں۔۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔

اور ہمارا نکاح بھی تمہارے کہنے پر ہی ہوا ہے تم نے ہی دادو سے کہا تھا نہ۔۔۔

بلکل کوئی اعتراض ہے۔۔۔

ہاں نہ مجھے تم شادی نہیں کرنی تھی۔۔

تو پھر کس سے کرنی تھی۔ عادل نے ابرو اچکائے

کسی اچھے سے انسان سے کرنی تھی

ہاں میں تو روز دس بندے قتل کر کہ آتا ہوں نہ۔۔عادل نے جل کر کہا

اوہو بھئی کسی ہینڈ سم سے ہیر و ٹائپ کے بندے سے کرنی تھی نہ

کیوں مجھے کیا ہے اچھا خاصا ہینڈ سم ہوں یونی میں لڑکیاں مرتی تھی مجھ پر۔۔۔اتنا ویل ایجوکیٹیڈ اور ویل سٹیبلڈ بندہ مل گیا ہے، تمہیں تو شکر کرنا چاہیئے۔عادل نے فخر سے کالر جھاڑے

اور وہ جو تم ہر وقت مجھ پر غصہ کرتے رہتے ہو اور ڈانٹتے بھی ہو۔امثال کی بات پر اسنے آنکھیں پھاڑیں

میں نے کب غصہ کیا ہے تم پر اور کب ڈانٹا ہے۔۔بتانا ذرا مجھے

وہ جو اس دن ڈانٹا تھا وہ۔۔۔۔

کب۔۔۔

اچھا چھوڑو نہ۔۔۔امثال کو سوچنے سے بھی یاد نہ آیا تو وہ جھنجھلائی

جانتا ہوں تمہیں مجھ سے بہت سی شکائیتیں ہو گی۔کوشش کر رہا ہوں خود کو بدل سکوں لیکن تھوڑا ٹائم لگے گا اب ایک دم تو نہیں بدل سکتا نہ اسکے باوجود بھی اگر مجھ سے کوئی شکوہ ہے تو تم بتا سکتی ہو۔عادل کے دھیمے لہجے پر امثال کو شرمندگی نے آن

گھیرا تھا۔وہ صبح ہی تو کہہ رہا تھا نکاح والے دن کے بعد سے اس نے ڈانٹنا تو بہت دور کی بات کبھی سخت نظر سے بھی نہیں دیکھا تھا

سوری نہ بس مزاق کر رہی تھی۔امثال نے اسکے کندھے پر سر رکھا

لیکن میرا موقف ابھی بھی وہی ہے۔امثال نے اسکے کندھے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

تم دونوں جیسا دغاباز اور فراڈ بندہ میں نے زندگی میں آج تک نہیں دیکھا۔فرہاد کے پاس بیٹھے امثال اور بازل کو صدام نے کڑے تیوروں سے گھورا

کیوں بھئی ہم نے ایسا کیا کر دیا ہے۔بازل جان کر بھی انجان بنا

میں نے تم لوگوں کی ہیلپ اس لیے نہیں کی تھی کہ اپنا کام نکل جانے کے بعد میرا بھول جاؤ تم لوگ۔۔اگر میرا کام نہ کیا تو میں نے اعلان کروا دینا ہے کہ بہرام کو تم لوگوں نے اغواہ کروایا تھا۔اسکی بات سن کر امثال نے صدام کو کرسی پر کھینچتے ہوئے کرسی پر پٹخا

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔چیخ کیوں رہے ہو ابھی کوئی سن لیتا تو۔۔۔

ہاں تو سن لے اچھا ہے سب کو پتہ چل جائے گا۔۔۔

صدام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال چیخی تھی

یہ کیا چکر ہے بھئی۔فرہاد کے پوچھنے پر امثال کے نہ نہ کرنے کے باوجود صدام نے اسے بتا کر دم لیا

مائی گاڈ کیا چیز ہو تم دونوں۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا ہے، کوئی ایسے بھی کر سکتا ہے

ہم کر سکتے ہیں نہ۔بازل نے فخر سے کہا

واقعی تم ہی کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے کزن تمہاری کل والی فائٹ دیکھ کر مزہ آگیا تھا۔فرہاد کی بات پر امثال چونکی

تم نے کہاں دیکھی۔۔۔۔۔

ہم نے تو ٹی وی پر لائیو دیکھی تھی۔۔۔۔

ہم سے مطلب، کون کون۔۔۔

ہم سے مطلب ہم سب گھر والے۔امثال نے بازل کی طرف دیکھا۔۔۔

بازی کیسے۔۔۔

مجھے عدی نے اپنا موبائل دیا تھا کہ ایل ای ڈی سے اٹیچ کر دوں۔۔اس نے تمہیں کچھ دیا تھا۔۔ائی مین کوئی گیجٹ وغیرہ۔۔

ہاں کچھ دن پہلے ایک واچ دی تو تھی اور کہا کہ کبھی بھی اسکو نہ اتاروں۔امثال نے سوچتے ہوئے کہا

اوہ تو پھر اسی واچ میں ہی اس نے کچھ فٹ کروا کر اپنے موبائل کے ساتھ اٹیچ کیا ہو گا

اب تو مجھے لگتا ہے ایک بار خود کو مکمل طور پر سکین کرواہی لوں پتہ نہیں کیا کچھ فٹ کروا چکے ہیں یہ لوگ۔۔

میں نے شائد کچھ کہا ہے۔صدام نے خود پر سے توجہ ہٹتے دیکھ کر سر پیٹا

اچھا اچھا کرتے ہیں کچھ۔۔بے صبرے کیوں ہو رہے ہو۔۔صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے بازل اسے صبر کی تلقین کرتے ہوئے اٹھ گیا

ہاں لیکن خیال رکھنا کبھی کبھی یہ پھل محبوبہ کی کہیں اور شادی کی صورت میں بھی نکل آتا ہے اسکے پیچھے امثال بھی کھسک گئی۔جب تک وہ ہال میں داخل نہ ہو گئی فرہاد اسے دیکھتا رہا۔اسکو نوٹ کرتے صدام نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

لیٹ ہو گئے ہو باس۔۔۔۔۔اس لیے اپنے دل اور نظروں کو کنٹرول میں رکھو۔اپنی چوری پکڑے جانے پر فرہاد خجل ہو کر رہ گیا

جانتا ہوں یار لیکن یہ کمبخت دل بھی تو سمجھے نہ۔جب جب سامنے آتی ہے فضول میں ضد کرنے لگتا ہے۔فرہاد نے بے بسی سے کہا

اگلی بار جب یہ ضد کرے نہ تو اسے بہرام کا حشر یاد کروا دینا آیم شیور خود ہی سنبھل جائے گا۔صدام کی بات سن کر فرہاد نے بے ساختہ جھرجھری لی تھی

جب مجھے بتایا گیا عادل کا نکاح امثال سے ہوا ہے تو مجھے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ کہاں خاندان بھر میں سب سے زیادہ سنجیدہ مزاج اور کھڑوس بندہ اور کہاں امثال جیسی نٹ کھٹ لڑکی

اوہ بھائی محبت سب کچھ کروا دیتی ہے۔تم نے دیکھا نہیں کتنا بدل گیا۔غصہ جس کی ناک پر دھرا ہوتا تھا اسکو اب یاد بھی نہیں ہو گا کہ لاسٹ ٹائم اس نے کب کسی پر غصہ کیا تھا۔ہر وقت اس کے چہرے ایک مسکراہٹ رہنے لگی ہے۔سختی اور سرد مہر لہجہ جسکا خاصا ہوا کرتا تھا، اب بات کرتا ہے تو بلا کی نرمی ہوتی ہے۔کبھی کبھی تو میں حیران ہوتا ہوں کوئی اتنا کیسے بدل سکتا ہے ۔صدام کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی

اور میری مانو تو خود کو یہی روک لو کسی کو بھنک بھی پڑ گئی نہ تو انجام اچھا نہیں ہو گا۔ دونوں خاندان کئی سالوں بعد ملے ہیں۔ امید کرتا ہوں کوئی بے وقوفی نہیں کرو گے۔ صدام اسکا کندھا تھتھپاتا اٹھ گیا۔

\-

اسکی صبح آنکھ کھلی تو امثال کو کاؤچ پر آلتی پالتی مارے موبائل میں مصروف پایا۔ سویرے سویرے اسکو یوں اپنے کمرے میں پا کر اسکے ہونٹوں پر بے ساختہ سی مسکراہٹ چھائی تھی۔

کیا بات ہے جانم رخصت ہو کر آگی ہو کیا۔

فلحال تو پناہ لی ہے یہاں۔۔۔۔۔ تمہاری ساس سے چھپی بیٹھی ہوں

کیا کر کہ آئی ہو۔۔۔۔ عادل نے تکیے پر کہنی کے بل ٹیک لگائی

زیادہ کچھ نہیں بس دونوں حویلیوں کے کچن کا گیس کنکشن اور فریج کا بجلی کا کنکشن کاٹا ہے جو بندہ دودھ لے کر آیا تھا اسے واپس بھیج دیا کہ آج کوئی بھی گھر پر نہیں ہے اس لیے ہمیں نہیں چاہیئے۔۔ گھی، چینی اور پتی بھی غائب کر دی ہے

کیوں۔۔ عادل نے حیرانی سے پوچھا

ایویں ای۔۔ مثال نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

اسکا مطلب آج ناشتہ نہیں ملے گا

آف کورس۔۔۔۔۔۔

تمہارا کرائم پاٹنر کہاں ہے

آج بھائی کو جلدی جانا تھا تو وہ انکے ساتھ ہی چلا گیا ہے۔عدی تھا نہیں شہری بھائی بھی چلے گے۔مجھے یہی جگہ سیف لگی تو یہاں آگئی۔اب اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا میں یہاں نہیں ہوں

اوکے باس۔۔۔عادل نے سر کو ہلکا سا خم دیا۔اتنے میں باہر سے ساریہ بیگم کی آوازیں آنا شروع ہوگئی تھیں۔وہ شائد ہر جگہ سے انہیں ڈھونڈ کر اسی کے کمرے کی طرف آرہیں تھیں

لو آگئی تمہاری ساس اب سنبھالو۔۔دروازے پر دستک ہوئی اس نے تھوڑا سا دروازہ کھولا تو ساریہ بیگم کو کھڑے پایا

جی خالہ۔۔۔عادل نے ادھ کھلے دروازے کے درمیان کھڑے ہوتے پوچھا

ژلے اور بازی تمہارے پاس ہیں

نہیں۔۔۔۔وہ یہاں کیوں ہوں گے خیریت۔۔آپ صبح صبح انکا کیوں پوچھ رہیں ہیں

ان دونوں کے ہوتے کہاں خیریت ہو سکتی ہے۔اٹھتے ساتھ ہی کچن تلپٹ کر کہ خود پتہ نہیں کہاں دفع ہو گئے ہیں۔

چلیں کوئی نہیں خالہ آپ کسی کو بلوا کر گیس اور بجلی فکس کروالیں۔عادل کی بات پر جہاں امشال نے دانت کچکچائے وہیں ساریہ بیگم جاتے جاتے رکیں

تمہیں کیسے پتہ وہ بجلی اور گیس کا کنکشن کاٹ گئے ہیں۔انہوں نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تو سٹپٹایا

وہ۔۔۔۔۔خالہ آپ نے ابھی تو بتایا ہے

نہیں میں نے نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے نفی میں سر ہلایا

ارے آپ بھول گئیں۔۔۔آپ نے ہی تو کہا کہ وہ بجلی اور گیس کا کنکشن کاٹ گئے ہیں۔
ورنہ مجھے کیسے پتہ ہو سکتا ہے۔آپ جائیں میں بلواتا ہوں کسی کو۔۔۔۔عادل انہیں بھیج کر واپس پلٹا تو امشال کو خود کو گھورتے پایا

کیا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو

تمہیں ڈھنگ سے جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا عادی۔۔

پہلی بار بولا ہے نہ آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال نے اچھنبے سے دیکھا

تم نے روز کچھ نہ کچھ ایسا کرنا ہے تو تمہیں بچانے کے لیے جھوٹ تو بولنا پڑے گا نہ۔امثال نے مصنوعی غصے سے کشن اسکی طرف اچھالا جسے عادل نے ہنستے ہوئے کیچ کیا

تم بیٹھو میں چینج کر کہ آتا ہوں پھر کچن کو دیکھتا ہوں ورنہ سارا دن بھوکے رہنا پڑے گا

کچھ پتہ چلا کہاں گئے ہیں دونوں سب جگہ دیکھ چکے ہیں۔۔اب تو فکر ہونے لگی ہے۔۔ہاجرہ شاہ نے فکرمندی سے کہا

جانا کہاں ہے چوکیدار بتارہا ہے کہ بازل شہری کے ساتھ گیا ہے اور امثال عادل کے کمرے میں ہے، مگر میرے پوچھنے پر تمہارا بیٹا صاف مکر گیا ہے۔ساریہ بیگم نے پہلے بی جان اور پھر خدیجہ بیگم سے کہا

پہلے مجھے ایک امید تھی کہ یہ لڑکی سدھر جائے گی مگر اسکو بچانے کے لیے عادل کے یوں دھڑلے سے جھوٹ بولنے پر مجھے یقین ہو گیا کہ میری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی

چھوڑو نہ ساریہ بچی ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی اور تمہاری بات سن کر مجھے سکون ہو گیا ہے کہ ہم نے امثال کے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کیا ورنہ مجھے دھڑکا لگا رہتا تھا کہ جتنی وہ نٹ کھٹ سی ہے اتنا ہی عادل غصے کا تیز، کہیں ہم نے کوئی زیادتی نہ کر دی ہو خدیجہ بیگم کی بات پر ساریہ بیگم نے سر جھٹکا

اچھا تم یہ بتاؤ کہ کچن کا کیا کرنا ہے

عادل کہہ رہا ہے کسی کو بلواتا ہے۔

چلو کوئی نہیں بہو۔۔ بچے ہیں مزاق ہی کیا ہے۔ تم دل پر نہ لو

میں بتا رہی ہوں آپکے یہ بچے کسی دن کوئی بہت بڑا فساد کھڑا کریں گے پھر مجھے کوئی نہ کہے۔۔ وہ جلتی بھنتی اٹھ گئیں

گھر میں دعوت کی تیاریاں چل رہی تھیں امثال نے عائشہ سے سپیشلی فرمائش کر کہ اپنے لیے ڈریسز بنوائے تھے۔ ساریہ بیگم اٹھتے بیٹھتے انہیں انسان بن کر رہنے کی تلقین کر رہی تھیں جنہیں وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال رہے تھے دوسرے شہر سے مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔ امثال اِدھر اُدھر آنکھیں گھوماتی ہال میں داخل ہوئی تو فوزیہ اور ساریہ بیگم کے پاس بیٹھی عورت کی باتیں سن کر اسکی آنکھیں شرارت سے چمکیں

پتر آو نہ وہاں کیوں کھڑی ہو۔ ثریا شاہ نے اسکو واپس پلٹتے دیکھ کر پکارا

اسلام وعلیکم نانو

وعلیکم اسلام۔۔یہاں آؤان سے ملو یہ تمہاری پھپو دادی،میری اور تمہاری دادی کی نند۔ثریا شاہ نے تعارف کروایا

ماشاءاللہ کتنی پیاری اور بھولی بھالی ہے۔اللہ نظر بد سے بچائے۔اس خاتون نے اسکا منہ ماتھا چومتے ہوئے باقاعدہ اسکی بلائیں لے ڈالیں۔انکی بھولی بھالی والی بات پر ثریا شاہ اور ہاجرہ مسکراہٹ دبائی

شکریہ دادی جان۔آپ بھی بہت اچھی ہیں۔امثال نے دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سجائی

ارے دادی صدقے۔۔وہ تو باقاعدہ واری جارہی تھیں

میں اب جاؤں۔امثال نے پلکیں جھپکائیں

ہاں ہاں پتر جا۔۔تو امثال نزاکت سے چلتے ہوئے باہر نکل گئی تھوڑا آگے جا کر اس کے حلق سے قہقہ بلند ہوا تھا ڈیرے سے آتے فرہاد نے حیرانی سے دیکھا

خیریت امثال ایسے کیوں ہنس رہی ہو

ٹرسٹ می ہادی کل بہت مزہ آنے والا ہے۔امثال ہنستے ہوئے لان میں بیٹھے بازل کی طرف بڑھی

ہادی نائس نیم۔۔ آج سے پہلے کسی نے یہ نام نہیں دیا۔ فرہاد اپنی سوچ پر مسکرایا اور لان کی طرف دیکھا جہاں امثال بازل کے ساتھ کچھ بات کر رہی تھی اسکی آنکھوں اور چہرے پر شرارت دور سے بھی دیکھی جاسکتی تھی۔ وہ سر جھٹکتا حویلی کے اندر چلا گیا

ڈی جے خالہ یہاں گاؤں میں کوئی سپیرا ہے کیا۔ امثال نے خدیجہ بیگم کی گود میں گھستے ہوئے پوچھا

ہاں ہے تو مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔

بس ایسے ہی۔۔

ایسے تو نہیں۔ کوئی نہ کوئی شرارت ہی کرنی ہو گی۔ خدیجہ اسکے سر میں چپت لگائی

ہاہاہا خالہ کتنا سمجھنے لگی ہیں آپ مجھے

صرف خالہ ہی نہیں خالہ کا بیٹا بھی سمجھنے لگا ہے ایسے ہی تو نہیں اس نے ساریہ سے جھوٹ بولا

ہا۔۔۔۔ خالہ آپکو کیسے پتہ

تمہاری ماں بتا رہی تھی

اوہ تو اسکا مطلب ماما کو پتہ چل گیا تھا

ہاں تو اور کیا تم دونوں کو کیا لگا کہ ہمیں پتہ نہیں چلے گا۔۔۔ویسے بھی میں نے صبح تمہیں عادل کے کمرے میں جاتے دیکھ لیا تھا۔

ماما اگر ساس بہو کی محبت کا عملی مظاہرہ ہو گیا ہو تو دادو کی بات سن لیں۔۔اپکو باہر لان میں بلا رہی ہیں۔۔

خالہ!!کچھ جل رہا ہے لگتا ہے سانی ہی جل رہی ہے

پاگل لڑکی۔۔وہ ہنستی ہوئی باہر نکل گئیں

ویسے اگر تمہارا بھی دل چاہ رہا تو وہ رہی تمہاری ساس جا کہ اٹھوا لو تم بھی لاڈ۔۔ ہمیں تو نظر نہ لگاؤ۔امثال نے فوزیہ بیگم کی طرف اشارہ کیا

اب ہر کوئی تمہاری طرح بے شرم تو نہیں ہو سکتا۔تم تو آج کل اکثر عادل لالہ کے ساتھ پائی جاتی ہو۔شامین نے کہا

اوہ بی بی شوہر ہے وہ میرا ۔۔۔اب اگر تم دونوں کے شوہر تمہیں منہ نہیں لگاتے تو میں کیا کروں۔یار امان بھائی اپنی بیوی کو تھوڑا ٹائم دے دیا کریں بیچاری خوامخواہ میں جیلس فیل کر رہی ہے۔امثال نے امان کے کانوں سے ہنڈ فری کھینچی

میں تو ہمہ وقت تیار ہوں مگر کوئی لفٹ ملے تب نہ۔امان نے سرد آہ بھری۔شامین تو اسے چھیڑ کر پچھتائی تھی

اب جاؤ جا کہ ٹائم دو اپنے "ان" کو۔۔۔بچارے نے ٹھنڈی آہیں بھر بھر کہ ہی جم جانا ہے۔امثال نے شامین کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے ہلکا سا پش کیا تو وہ امان کے پاس صوفے پر جا گری اسکو جارحانہ انداز میں اٹھتے دیکھ کر امثال دو دو سیڑھیاں پھلانگتے اوپر بھاگ گئی

کہاں جا رہے تم لوگ۔بازل اور امثال بیرونی گیٹ کے پاس پہنچے تو گاڑی سے اترتے قاسم شاہ نے انہیں روکا

ایک کام سے جا رہے ہیں

کہاں ۔۔اور گارڈز کے بغیر،جہاں بھی جا رہے ہو گارڈز کو ساتھ لے کے جاؤ

یہی گاؤں میں ہیں۔بس تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔گارڈز کی ضرورت نہیں

پر بیٹا

کوئی نہیں تایا جان ہم بس یوں گئے اور یوں آئے۔امثال نے چٹکی بجائی اور انکا جواب سنے بغیر باہر نکل گئے

فیض بچے باہر جارہے ہیں تم انکے پیچھے جاؤ خاص خیال رکھنا۔ جیسے جارہے ہیں ویسے ہی واپس آنے چاہئیں یہ تمہاری زمہ داری ہے سمجھے۔ قاسم شاہ نے گیٹ کے باہر بیٹھے اپنے گارڈ کو انکے پیچھے بھیجا

جی صاحب وہ سر ہلاتا انکے پیچھے چل پڑا

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ امثال عادل کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ لیپ ٹاپ پر مصروف تھا

ہاں بولو۔ عادل نے سر اٹھائے بغیر کہا

پہلے تم اسے تو بند کرو۔ امثال نے ہاتھ مار کر اسکا لیپ ٹاپ بند کیا

اوکے کہو۔۔میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔۔۔۔

پرومس کرو میری بات مانو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے کبھی کسی بات سے نہ کی ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی تمہاری تسلی کے لیے پرومس۔۔۔۔۔۔

زروا یونی میں ایڈمیشن لینا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو اس نے سفارش کروائی ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حالانکہ بھائیوں سے بات منوانے کے لیے کسی تیسرے کی سفارش کی ضرورت ہوتی تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خاندان میں کوئی بھی لڑکی یونی نہیں جاتی۔۔۔باقیوں کی طرح وہ بھی کالج میں اپنی سٹڈی کمپلیٹ کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں جاتی ہوں نہ، زروا کیوں نہیں جا سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری بات اور ہے امثال۔ تم میں اور اس میں فرق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں کوئی فرق نہیں ہے سوائے اسکے کہ وہ تمہاری بہن ہے اور میں شہریار کی۔۔۔۔

دیکھو امثال تم زروا سے تو کیا خاندان کی باقی لڑکیوں سے بھی کہیں بہتر ہو مضبوط ہو، ہر قسم کے حالات کو فیس کر سکتی ہو اچھا برا سمجھ سکتی ہو جبکہ زروا یا سانی نہیں ہینڈل کر سکتی۔ باہر کی دنیا بہت ظالم ہے۔ بھیڑیے اور گدھ ہر جگہ ملیں گے جو نوچنے کو تیار رہتے ہیں۔ ہر روز ملتا ہوں ایسے لوگوں سے۔ پہلے سانی کو بھی اس لیے منع نہیں کیا تھا شہر جا کر پڑھنے سے کہ خدانخواستہ مجھے اس پر بھروسہ نہیں تھا

تو انہیں مضبوط بناؤ عادی۔۔انہیں سپورٹ کرو، حالات سے لڑنا سکھاؤ، انہیں باور کراؤ کے چاہے کچھ بھی ہو تم ہر حال میں انکے ساتھ ہو۔ تمہیں پتہ ہے شہری بھائی ہمیشہ مجھے کہتے ہیں کہ ژلے کچھ بھی ہو جائے تم ہمیں اپنے پیچھے پاؤ گی۔اگر کبھی کسی اس دنیا کہ کسی ظالم سے سامنا ہو جائے تو اسکو اپنے حساب سے دیکھ لینا بے شک اسکی جان لے لینا تمہارے بھائی سنبھال لیں گے۔یہ میرے بھائیوں کا دیا ہوا کونفیڈینس ہی ہے جو آج میں سر اٹھا کر چلتی ہوں۔ تمہیں پتہ ہے تمہارا ہونا نہ ہونا ان کے لیے برابر ہے تمہارے نہ ہونے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ جب ہوتے ہو تو تمہارا سامنا کرنے سے کتراتی ہیں، ڈرتی ہیں تم سے۔۔۔میں ایڈمیشن فارم لے آئی ہوں تم خود جا کر زروا کو دو انکو اپنے ہونے کا احساس کرواو کہ دوبارہ جب انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو بلا جھجھک تم سے شئیر کر سکیں نہ کہ کئی کئی دن سوچنے میں لگا دیں یا پھر کسی تیسرے کا سہارا لیں۔۔۔۔۔۔بھائی بہنوں کا مان ہوتے ہیں انکی آس اور سایہ ہوتے ہیں۔۔بھائی تو ایسے ہوتے ہیں جیسے میرے ہیں۔۔ سمجھ رہے ہو نہ۔۔امثال نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس نے سر ہلایا

اوکے اٹھو پھر۔۔۔چلو میرے ساتھ میں تمہیں پراسپکٹس اور فارم دیتی ہوں اور فکر مت کرنا وہ ہمارے ہی ڈیپارٹمنٹ آیڈمیشن لے گی ابھی ہمارا ایک سمسٹر رہتا ہے اور اگر تمہیں زیادہ ٹینشن ہوئی تو ڈگری کے بعد میں یا بازی لیکچر شپ لے لیں گے۔تم جانتے ہو ہمارے لیے یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔امثال اسے لے کر اپنے کمرے میں آئی فارم اسے دیا اور سانیہ، زروا کے کمرے کے باہر چھوڑ کر واپس چلی گی وہ اندر داخل ہوا تو سانیہ اسے دیکھ کر چونکی۔وہ بہت کم انکے کمرے میں آتا تھا

لالہ آپ۔۔۔کوئی کام تھا تو ہمیں بلوا لیتے۔۔۔۔۔۔

ہاں میں زروا کا ایڈمیشن فارم لایا تھا۔۔۔

سچ لالہ۔۔۔زروا نے بے یقینی سے سے پوچھا تو عادل مسکرایا

ہاں یہ دیکھو۔عادل نے فارم اسکے سامنے کیا۔زروا نے جلدی سے فارم پکڑا اور کھول کر دیکھنے لگی

اوہ گاڈ یہ تو واقعی ہی فارم ہے۔۔تھینک یو تھینک یو سو مچ کہتے ہوئے وہ اسکی طرف لپکی مگر اسکے پاس جا کر رک گئ

رک کیوں گئ آؤ۔۔عادل نے بازو وا کیے وہ جھجھکتی ہوئی اسکے گلے لگی اس نے ہاتھ بڑھا کر سانیہ کو بھی اپنے ساتھ لگایا

آئی ایم سوری۔۔۔۔۔۔سو سوری۔۔۔۔۔۔۔میں اچھا بھائی نہیں بن پایا۔۔۔اپنے بھائی کو معاف کر دو۔عادل نے باری باری دونوں کے سر چومے تو انکی آنکھیں بھیگیں

دس از ناٹ فیئر لالہ آپ مجھے بھول گئے۔دروازے میں کھڑی عائشہ اپنی نم آنکھیں صاف کرتے انکے پاس آئی۔سانیہ اور زروا پیچھے ہٹیں

بلکل بھی نہیں۔۔۔عادل نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا

آپی آپکو پتہ ہے لالہ میرا یونی کا ایڈمیشن فارم لائے ہیں۔زروا نے چہکتے ہوئے عائشہ کو بتایا اور پراسپیکٹس کھول کر دیکھنے لگی اسکا انداز دیکھ کر وہ تینوں ہنس پڑے

یہ فل کر کے مجھے دے دینا سبمٹ کروادوں گا

تھینک یو لالہ۔میں آپکو کوئی شکائیت کا موقع نہیں دوں گی کبھی بھی آپکا بھروسہ نہیں توڑوں گی

جانتاہوں اگر پہلے میں نے سانی یا عائشہ کو پرمیشن نہیں دی تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ مجھے ان پر بھروسہ نہیں تھا۔بس باہر کی دنیا سے ڈرتا تھا کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے اور جہاں تک رہی شکایت کی بات تو جن کے ساتھ ایڈمیشن لے رہی ہو سے تمہاری شکائت نہ آئے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔پورے پورے فتنے ہیں دونوں۔۔۔

لالہ آپ امثال کو ایسے مت کہیں وہ ہماری پکی والی دوست ہے۔۔۔سانیہ کی بات پر عادل نے لب سکیڑے

اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا یہاں پر اسکے حمائیتی بھی موجود ہیں

بلکل ہماری سب سے اچھی والی دوست ہے زروانے بھی ہاں میں ہاں ملائی
اور بھابھی بھی۔عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اور فتنہ بھی عادل کی بات پر ان چاروں کی ہنسی گونجی تھی

میں بتاوں گی آپی کو زروا نے آنکھیں گھمائیں

ہاں تو بتا دینا میں کوئی ڈرتا تھوڑی ہوں۔عادل نے کندھے اچکائے

اوہ رئیلی لالہ۔۔۔۔۔ہم سب ،سب دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔انکی ایک گھوری پر آپ سیدھے ہو جاتے ہیں۔کبھی خود کو دیکھیے گا آپ کیا تھے اور انہوں نے کیا بنا دیا ہے۔۔زروا نے اسے جتایا کہ وہ لوگ بے خبر نہیں وہ کان کھجاتا ادھر ادھر دیکھنے لگا

بیٹا مجھے تم سے بات کرنی ہے سارہ بیگم امثال کا سر اپنی گود مین رکھا تو امثال نے آنکھیں پھاڑیں

ماما آپکی طبعیت ٹھیک ہے نہ۔امثال نے انکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرائیں

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر ایسے کیوں بات کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے۔۔۔وہ انجان بنیں

پیار سے۔۔۔۔لاڈ سے۔۔۔۔

مجال ہے جو اس لڑکی کو عزت راس آجائے انہوں نے دانت پیستے سوچا

میری بیٹی ہو کیا میں اپنی بیٹی کو پیار نہیں کر سکتی انہوں نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیریں

ماما آپکی آنکھوں میں پیار ہی پیار امڈ رہا ہے جو مجھے کسی خطرے کا سائرن دے رہا ہے اس سے پہلے کے مجھے ہارٹ اٹیک آئے، آپ مدعے پر آ جائیں۔ امثال اٹھ کر بیٹھی

ہم لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ سب کی رخصتی کر دی جائے تمہاری دادو نے پندرہ دن بعد کی ڈیٹ فائنل کی ہے انکی بات سن کر اسکی آنکھیں چمکیں

واو کتنا مزہ آئے گا نہ شہری بھائی اور عدی کی شادی ہو گی۔۔ ماما میں ڈھیر ساری شاپنگ کروں گی اور آپ مجھے ٹوکیں گی نہیں

صرف ان دونوں کی ہی نہیں بلکہ بازل کا نکاح اور تمہاری رخصتی بھی ساتھ ہی طے پائی ہے۔ انہوں اسکے سر پر بم گرایا تھا

واٹ۔۔۔۔۔ وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی

ماما ابھی تو میرا ایک سمسٹر رہتا ہے آپ لوگ ایسے کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ میں کہیں بھاگی جا رہی ہوں

تو رخصتی کے بعد پڑھ لینا کونسا کوئی منع کر رہا ہے

مجھے نہیں پتہ مجھے نہیں کرنی ابھی کوئی رخصتی۔۔ آپ جا کر منع کر دیں

دماغ ٹھیک ہے تمہارا بڑوں کا فیصلہ ہے یہ اور خبر دار جو کوئی الٹی حرکت کی تو ہر بات میں لاڈ اچھا نہیں ہوتا اب کی بار انہوں نے سختی سے کہا تو وہ کچھ سوچ کر خاموش ہو گئی

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی اسکے اتنی آسانی سے مان جانے پر انہیں حیرانی ہوئی امثال انہیں وہیں چھوڑ کر سیدھی ہاجرہ شاہ کے کمرے میں گئی۔عادل پہلے سے ہی ان کے پاس بیٹھا تھا

دادو یہ کیا چل رہا ہے گھر میں

مجھے پتا تھا تم ضرور آ ؤ گی

دادو اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ باقیوں کی رخصتی کر دیں۔میری سٹڈی کہ کچھ ماہ رہتے ہیں امثال جھنجلائی

پتر میں اپنی زندگی تم سب کو اپنے گھروں میں خوش دیکھنا چاہتی ہوں اس بڑھیا کی اتنی سی بات نہیں مان سکتی

کیا ہے یار پہلے داد جان نے ایمو شنل بلیک میل کر کہ نکاح کروا دیا اور اب آپ بھی وہیں کر رہی ہیں امثال نے منہ بسورا

تم تو میری اچھی بیٹی ہو نہ۔ہاجرہ بیگم نے اسے پچکارا

اچھاٹھیک ہے مگر باقی سب کے ساتھ میری ڈیٹ نہیں رکھیں یا پہلے رکھ لیں یا پھر بعد میں۔۔۔ آٹھ دس کا گیپ رکھ لیں مجھے شہری بھائی اور عدی کی شادی انجوائے کرنی ہے

مگر پتر۔۔۔۔۔

کوئی اگر مگر نہیں آپ میری اتنی سی بھی بات نہیں مان سکتی۔۔بس میں نے کہہ دیا ہے آپ آٹھ دن بعد کی ڈیٹ رکھ لیں ورنہ میں نے نہیں کرنی۔

اچھا چل ٹھیک ہے تم جیسے کہو

ہر گز نہیں دادو آپ پہلے ہماری ڈیٹ رکھیں اسکا کوئی بھروسہ نہیں کل کو کوئی نئی بات اسکے دماغ میں سما جائے اور یہ پھر مکر جائے۔۔کب سے خاموش بیٹھا عادل بول اٹھا

بلکل بھی نہیں دادو آپ بعد کی رکھیں

نہیں پہلے کی۔۔۔۔عادل نے اسے گھورا

بعد کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے کی۔۔۔۔ہاجرہ شاہ کبھی اپنے پوتے کو دیکھتی تو کبھی پوتی کو

تم دونوں فیصلہ کر کہ بتا دینا۔۔ ہم اسی حساب سے رکھ لیں گے۔ہاجرہ شاہ نے تنگ آکر کہا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے

اسکی بات مان رہیں ہیں نہ تو میری بھی مانیں آپ بس پہلے کی رکھیں عادل نے بات ختم کی

کہہ تو وہ ٹھیک رہا ہے۔ چلو ٹھیک ہے پندرہ دن کی سب رکھی ہے تو آٹھ دن پہلے کی تمہاری رکھ دیتے ہیں میں سب کو بلا کر کہہ دیتی ہوں

دادو۔۔۔۔

بس میں نے کہہ دیا ہے تو کہہ دیا۔۔اب کوئی بحث نہیں ہو گی۔ تم لوگ بیٹھو میں وضو کر لوں۔۔وہ اٹھ کر واش روم میں چلی گئیں

مجھے یہ پندرہ دن بھی بہت لگ رہے تھے تھینکس میرا انتظار کم کرنے کے لیے۔عادل کی بات پر اس نے اسے گھورا

دیکھ لوں گی تمہیں تو۔۔ جاتے جاتے اس نے دھمکی دی

شیو رہنی میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم بس مجھے ہی دیکھتی رہو۔عادل نے مسکراتے ہوئے اسکے چہرے پر آئی لٹ کھینچی وہ پیر پٹختے باہر نکل گئی

سب کی شادیوں کی ڈیٹ رکھی جاچکی تھی امثال کی فرمائش پر اسکی رخصتی پہلے رکھی تھی۔ساریہ بیگم نے شور ڈالا کہ سب لوگ اپنے کام کاج والے ہیں کون اتنا فری ہے جو روز روز شادیوں کا پھیلاوا سنبھالے گا توسب نے مل کر طے کیا کہ انکے رخصتی کے دو دن بعد شہریار،عدید،امان دریاب اور صدام کے ساتھ ساتھ فرہاد اور رامین کی تاریخ رکھ لی جائے۔پہلے تو فرہاد نے صاف منع کر دیا کہ وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا جس پر صدام نے اسے سمجھایا کہ جو وہ چاہتا ہے وہ اب ہو نہیں سکتا اس لیے چپ چاپ بڑوں کی بات مان لے تو اس نے شرط رکھی کہ اسے شادی کہ بعد رامین کو لے کر باہر شفٹ ہونے دیا جائے،تو راشد شاہ کو مانتے ہی بنی۔دونوں حویلیوں میں زور و شور سے تیاریاں چل رہیں تھیں۔شہریار اور عدید نے ساریہ بیگم سے واضح کہا تھا امثال کی شاپنگ میں کوئی بھی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔جو وہ کہے گی جیسا کہے گی وہ ویسا ہی کریں گی،ہال بکنگ کی باری آئی تو امثال نے نیا شوشہ چھوڑا کہ اسے اپنے شہر والے گھر سے رخصت ہونا ہے تو راسم شاہ اور شہریار کے ہامی بھرنے پر ساریہ بیگم سوائے سر پیٹنے کہ اور کیا کر سکتی تھیں۔۔

بازل امثال کے کمرے میں آیا تو وہ آنکھیں بند کیے کانوں میں ہینڈ فری لگائے کاوچ پر لیٹی ہوئی تھی وہ جو اسے بلانے آیا تھا اسکو یوں بے خبر دیکھ کر بازل نے ہاتھ موجود شاپر اس پر الٹ دیا۔امثال نے اپنے اوپر کچھ گرتا محسوس کر کہ پٹ سے آنکھیں کھولیں۔اپنے اوپر چھپکلیوں کا ڈھیر دیکھ کر اسکی حلق سے فلک شگاف چیخ بلند ہوئی تھی۔عادل جو پولیس سٹیشن جانے کے لیے ریڈی ہو رہا تھا اسکی چیخیں سن کر جلدی سے امثال کے کمرے میں گیا جہاں وہ بیڈ پر چڑھے آنکھیں بند کیے مسلسل چیخ رہی تھی اور ساتھ میں بار بار اپنے کپڑے جھاڑ رہی تھی سامنے کھڑا بازل کھڑا قہقہے لگا رہا تھا

کیا ہوا امثال کیوں چیخ رہی ہو۔عادل کی آواز سن کر امثال نے آنکھیں کھولیں اور بھاگ کر اسکے پاس پہنچی

یہ۔۔یہ دیکھو کتنی۔۔۔ کتنی چھپکلیاں اس نے مجھ پر پھینکی ہیں۔۔۔۔۔عادی کتنی ڈھیر ساری۔۔ڈھیر ساری ہیں۔۔امثال نے اٹکتے ہوئے بات مکمل کی۔کاؤچ پر چھپکلیوں کا ڈھیر دیکھ کر اسنے گہری سانس لی

ریلکیس امثال۔۔۔دیکھو پلاسٹک کی ہیں۔۔۔۔یہ دیکھو۔اس نے ایک اٹھا کر اسکے سامنے کی تو اس کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا

ریلکیس کچھ نہیں ہوا۔۔عادل نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اسکا سر تھپکا

کیا چیز ہو یار تم لوگ۔۔۔کم از کم ایک دوسرے کو تو بخش دیا کرو۔عادل کے گھورنے پر بازل نے دانت دکھائے امثال جوتا اٹھائے اسکو مارنے کے لیے بڑھی تو وہ چھپاک سے باہر نکل گیا

دفعہ کرو اسے آؤ تم یہاں بیٹھو اسنے اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پانی کا گلاس اسے تھمایا

ویسے مجھے یقین نہیں ہو رہا امثال شاہ چھپکلیوں سے ڈر گئی۔عادل نے اسکا دھیان بٹانا چاہا

میں آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی اس نے اچانک سے اتنی زیادہ پھینکیں تو میں ڈر گئی تھی۔۔امثال نے منہ بسورا

اسے چھوڑوں گی تو میں بھی نہیں۔۔اسکے دانت کچکچانے پر عادل نے سر جھٹکا

بی بی جی یہ برف کیا کرنی ہے آپ نے

برف سے کیا کیا جاتا ہے امثال نے الٹا اس سے سوال کیا

پانی ٹھنڈا کرتے ہیں ملازمہ نے جھٹ سے جواب دیا

تو میں بھی وہی کر رہی ہوں

پر بی بی اتنی سردی میں پانی کیوں ٹھنڈا کرنا ہے اور یہ اتنا زیادہ کیا کرنا ہے ملازمہ نے اسے بالٹی بھر پانی میں برف نکال نکال کر ڈالتے دیکھ کر حیرانی سے پوچھا

کسی سے بدلہ لینا ہے تم بس دیکھتی جاؤ۔۔اسکی بات ملازمہ نے بے اختیار جھرجھری لی۔امثال نے برف اچھے سے مکس کی پانی یخ ٹھنڈا ہو چکا تھا اس نے بالٹی اٹھائی اور ہال میں بیٹھے بازل کے سر پر جا کر الٹ دی دسمبر کے مہینے ٹھنڈا ٹھار پانی۔۔۔بازل کے تو چودہ طبق روشن ہوئے ہی تھے مگر ساتھ بیٹھا زریاب بھی مکمل بھیگ چکا تھا

پاگل ہو گئی ہو کیا بے وقوف عورت اتنا ٹھنڈا پانی کون پھینکتا ہے

اور اتنی زیادہ چھپکلیاں کون پھینکتا ہے امثال نے جواباً گھورا

ہاں تو پانی تو نہیں پھینکا تھا نہ

ڑلے کیا بد تمیزی ہے یہ وہ بیمار پڑ جائے گا ساریہ بیگم نے اسے گھر کا

ماما اس نے پہلے مجھ پر ڈھیر ساری چھپکلیاں پھینک کر ڈرایا تھا امثال نے منہ بگاڑا

تم باز نہیں آو گے نہ۔۔ شہریار نے بازل کو آنکھیں دکھائیں امثال ایک ہی چھلانگ میں شہریار تک پہنچی تھی

بھائی اس نے مجھے بہت ڈرایا ہے مجھے لگا تھا مجھے ہارٹ اٹیک آجانا ہے۔۔ امثال نے انکھیں پھیلا کر اسے شکایت لگائی لاونج میں زریاب کی چھینکیں اور بازل کے دانت بجنا شروع ہو گئے تھے

بھائی یہ بازی پر تو پانی میں نے پھینکا ہے مگر زریاب بھائی کیوں اتنا بھیگے ہوئے ہیں

آپ کیا سوئمنگ کر کہ آئے ہیں۔۔ امثال نے معصومیت سے پوچھا

بیٹا وہ بھی تمہارا ہی شکار بنا ہے۔۔۔ شہریار نے ہنستے ہوئے کہا

چلو بازی جا کہ چینج کر کہ آؤ اور زریاب بیٹا تم بھی چینج کرو میں قہوہ بنا کر لاتی ہون تم لوگوں کے لیے ساریہ بیگم نے انکو کمرے میں بیجھا اور خود کچن میں چلی گئیں

بازی میں ان سب کو بالکنی کے نیچے اکٹھا کروں گی تم ساری کی ساری ان پر الٹ دینا۔ امثال بازل کو آخری ہدایات دیتی لان میں بیٹھی شاپنگ کی لسٹ بناتی سانیہ لوگوں کی طرف بڑھی بلکنی کے نیچے جا کر زور سے گری اور ہائے ہائے شروع کر دی آواز اتنی ہی رکھی کہ صرف ان تک ہی پہنچ سکے وہ سب کی سب بے اختیار اٹھ کر اسکی طرف دوڑیں جیسے ہی وہ سب عین بالکنی کے نیچے پہنچیں بازل نے چھپکلیوں کا باؤل الٹا اپنے اوپر دھڑا دھڑ اگرتی چھپکلیاں دیکھ کر سب کی چیخیں بلند ہوئی تھیں اور بالکنی سے نیچے جھانکتے بازل اور ان سے اٹھ کر کچھ دور جا کر کھڑی امثال کے قہقہے۔۔۔۔ انکو یوں ہنستا دیکھ کر رامین نے آگے بڑھ کر دیکھا

یہ تو نقلی ہیں رامین کے بات سن کر سب دھیمی پڑیں دونوں کے قہقے انہیں انکی شرارت سمجھانے کو کافی تھے

شامین پکڑو اسے آج یہ نہیں بچے گی. سانیہ امثال کی طرف بڑھی تھوڑی ہی دیر میں وہ آگے آگے تھی اور وہ چاروں اسکے پیچھے

عاشی آپو بچائیں نہ.....وہاں کیوں کھڑی ہیں.........یہ چڑیلیں آپ کی نند مار دیں گی. امثال نے عائشہ کو وہیں کھڑے دیکھ کر آواز لگائی

اسکا دھیان کیونکہ عائشہ کی طرف تھا اس لیے وہ راستے میں پڑا پتھر نہ دیکھ سکی اور نیچے جا گری۔ ان چاروں نے اسے جا لیا اب امثال کی چیخیں تھیں اور اور ان کے قہقے۔ اچانک امثال نے زوردار چیخ ماری تو وہ جلدی سے پیچھے ہٹی

تمہیں شرم تو نہیں آتی ہمیں یوں ڈراتے ہوئے۔۔ شامین نے اس کے بال کھینچے

مجھے کیا پتا تھا تم لوگ لوگ اتنے چھوٹے دل کی ہو امثال نے منہ بگاڑا۔ان کی حالت دیکھتے ہوئے اس نے قہقہ لگایا۔وہ سب کھڑی ہو کر اسے گھورنے لگیں تو امثال کی ہنسی تھمی

کیا ہے بھئی یوں آنکھیں نکال کر کیوں ڈرا رہی ہو مجھے غریب کو۔امثال نے بیچارہ سا منہ بنایا

تم۔تم کہاں سے غریب ہو۔۔پوری پوری چڑیل ہو۔رامین نے اسے گھورا

چڑیل نہیں فتنہ کہو فتنہ۔۔۔عادل لالہ بھی یہی کہتے ہیں۔زروا کے کہنے پر اسکا منہ کھلا

شرم کرو بھابھی ہوں تمہاری۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو میں روائیتی بھابھی بن کر تمارا جینا حرام کر دوں

وہ تو تم نہ بھی بنو تب بھی کرو گی۔۔۔بلکہ کیا ہوا ہے۔۔سانیہ نے دانت کچکچائے

نہیں تو نہ سہی ایک تو میں نے تم لوگوں کو انٹرٹین کرنے کی کوشش کی اوپر سے باتیں سنائی جا رہی ہو۔امثال نے وہاں سے کھسکنا چاہا

رو کو۔۔۔شامین کی سنجیدہ آواز پر وہ رک کر پلٹی تو ان سب کو سنجیدگی سے کھڑے خود کو دیکھتے پایا۔

سوری یار بس مزاق کیا تھا۔اسے لگا کہ شائد وہ مائنڈ کر گئیں ہیں مگر ان کی پوزیشن کوئی فرق نہیں آیا تھا

سوری نہ۔۔امثال نے کان پکڑے۔۔اچانک ان سب کا قہقہ بلند ہوا تھا

کیا ہے بھئی ڈرا ہی دیا تھا مجھے۔امثال دھپ سے نیچے بیٹھی

اور وہ جو ہمیں ڈرایا تھا وہ۔سانیہ کی بات پر اسے پھر سے انکی حالت یاد آئی تھی اور اسکی ہنسی چھوٹی۔ابکی بار ان سب کی ہنسی بھی شامل ہو گئی تھی

کیا ہوا عائشہ یہ آوازیں کیسی ہیں۔رمل نے باہر آتے پوچھا

کچھ نہیں پہلے ایک جھلی تھی اب چار اور شامل ہو گئی ہیں۔۔عائشہ نے ان پانچوں کی طرف اشارہ کیا تو وہ مسکراتے ہوئے واپس پلٹ گئی

آپ دونوں کو ایچ او ڈی صاحب بلا رہے ہیں۔وہ دونوں یونی کی روش پر دھرنا دیے بیٹھے آتے جاتے سٹوڈنٹس کو تنگ کر رہے تھے جب کلاس کے سی آر نے آکر پیغام دیا

کیوں خیریت۔۔۔۔بازل ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا

پتہ نہیں۔۔۔۔

اچھا کوئی انکے پاس آیا ہوا ہے کیا۔۔۔

ہاں انکے پاس دو لوگ بیٹھے تو ہیں۔ ایک بزرگ آدمی ہے اور ایک ینگ ہے۔۔۔ سی آر کی بات پر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا وہ لوگ ایچ او ڈی کے آفس پہنچے تو وہاں مصطفی شاہ اور عادل کو بیٹھے باتیں کرتے دیکھ کر انکی آنکھیں اور منہ بیک وقت کھلے تھے انکی نظر پاس بیٹھے راشد شاہ پر پڑی تو انہوں نے مسکراہٹ پاس کی جس پر وہ دونوں پیچ و تاب کھا کر رہ گئے

اسلام و علیکم سر۔۔ دونوں نے نہایت ہی معصومیت سے سلام کیا

وعلیکم اسلام۔ آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔ ایچ او ڈی نے نرمی سے کہا تو وہ دیوار کے ساتھ رکھی خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے

دیکھیں انکل ایک ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہونے کے ناطے میری کچھ زمہ داریاں ہیں۔ جن میں سر فہرست ڈیپارٹمنٹ کا نظم و ضبط قائم رکھنا ہے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے تین ساڑھے تین سال سے سارا نظام درہم برہم ہو چکا ہے صرف اور صرف آپکے بچوں کی وجہ سے۔۔ کوئی ٹیچر کوئی سٹوڈینٹ ان سے محفوظ نہیں. چلو چھوٹی موٹی شرارتیں تو کوئی بات نہیں مگر انکی شرارتیں کافی اونچی اور خطرناک ہوتی ہیں۔ سٹاف کی چائے کافی میں نمک مرچ ملانا، پاس سے گزرتے بچوں کے ہاتھ سے چاکلیٹ، چپس اور کھانے پینے کی دوسری چیزیں چھین کر بھاگ جانا تو ان کے لیے معمولی اور نارمل بات ہے۔ یہ تو سیدھا سیدھا بلیک میل کرتے ہیں کبھی کسی ٹیچر کو انکے افیئر کو لے کر تو کبھی انکی کسی اور کمزوری کو لے کر، اور حد تو یہ ہے کہ الٹی سیدھی باتیں کر کہ یہ خود ہی ایک کے دل میں وہم ڈالتے ہیں کہ فلاں ٹیچر آپکو پسند کرتا ہے اور یہی بات جا کہ دوسرے سے کریں گے اور جب بات آگے نکل جائے گی تو انہی کو ہی بلیک میل کریں گے کہ ہماری اٹکی ہوئی اسائنمنٹس اور کوئزز کور

کروائیں ابھی حال ہی میں ایک پروفیسر نے انکو اپنے ایگزام میں بٹھانے سے منع کر دیا تو یہ انکے گھر پہنچ گے۔ انکی وائف کے سامنے جا کر وہ دکھڑا رویا اور معصومیت کی انتہا کی کہ وہ بے چاری سیدھی سادھی خاتون انکی باتوں میں آ کہ ان سے ناراض ہو گئی کہ جب تک انکو پرمیشن نہیں دیں گے میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔ بیچارے کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور وہ بھی پسند کی تو وائف کا روٹھنا افورڈ نہیں کر سکتے تھے یہ بات ان دونوں کو کہیں سے پتہ چل گئی تھی۔ اس لیے انکو ماننتے ہی بنی۔۔ آخری بات پر ایچ اوڈی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی مصطفی شاہ بائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھے گویا اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رھے تھے

بات یہی ختم نہیں ہوتی ایک بار تنگ آ کر میں نے انہیں یونی سے نکالنا چاہا تو یہ پوری یونی کو اکھٹا کر کہ لے اور میں حیران تھا جب سارے سٹوڈنٹس انکی طرفداری کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ بھی جو انکے ستائے ہوئے تھے۔ جب کہا جاتا ہے کہ گھر سے کسی کو لے کر آؤ تو باہر سے کسی کو بھی پکڑ کر لے آتے ہیں اور ہم لوگ ان کو وہ باتیں سناتے ہیں کہ پوچھیں نہیں اور حیران بھی ہوتے ہیں کہ ہماری اتنی باتوں کے باوجود بھی ان پر اثر کیوں نہیں ہوتا وہ تو آج ایک ٹیچرز کی شکائیت پر ہمیں سر راشد نے بتایا کہ وہ انہیں جانتے ہیں، جو کبھی انکی ماما آتی تھیں۔ کبھی بھائی اور بابا تو کبھی دادادادی وہ سب کرائے پر ہوتے تھے ۔اور انہون نے آپکا رابطہ نمبر دیا کہ آپ سے رابطہ کر کہ بلائیں۔۔۔ انکی باتوں پر عادل کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا تھا

آپکو بلانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ انکو سمجھائیں تھوڑا تو ہم پر رحم کھالیں سچ بتاؤں تو جب جب پروفیسرز اور سٹوڈنٹس شکایات لے کر آتے ہیں تو میرا ایچ اوڈی کے عہدے سے دستبر دار ہونے کا شدت سے دل چاہتا ہے۔ اب تو مجھے شکل دیکھ کر ہی پتہ چل جاتا ہے کہ کوئی شکایت آئی ہے اور وہ بھی ٹوئنز کی ہے۔ اگر ڈانٹ دو تو اتنی معصوم اور بیچاری شکل بناتے ہیں کہ خود اپنا آپ ظالم لگنے لگتا ہے اور یہ مظلوم۔۔ پلیز انکل تھوڑا رحم کھائیں ہم پر اور انہیں کنٹرول میں کریں

سر بات ہمارے بھی بس سے باہر ہے۔۔۔گھر میں ہمارا بھی کچھ ایسا ہی حال ہوتا ہے۔اس معاملے میں ہم مکمل طور پر بے بس ہیں اس کے علاوہ کوئی اور حکم ہے تو کریں ہم حاضر ہیں۔۔عادل نے انکو دیکھتے ہوئے کہا جو ان سب سے بے نیاز ایک دوسرے سے کھسر پھسر میں مصروف تھے

سائیں آپ چھوڑیں اس بات کو یہ بتائیں کہ پڑھنے میں کیسے ہیں مصطفی شاہ نے پوچھا

نو ڈاوٹ کہ دونوں بریلینٹ سٹوڈنیٹ ہیں پچھلے تین سالوں سے کلاس ٹاپر ہیں اور اب تک ریکارڈ قائم رکھا ہوا ہے۔امثال فرسٹ پہ اور بازل سکینڈ پر۔۔۔انکی بات پر مصطفی شاہ کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ چھائی تھی

تو سائیں پھر باقی باتوں کو بھول جاؤ بس چھ مہینے ہیں جیسے تیسے نکال لو ہم اپنے لاڈلوں کو کچھ نہیں کہہ سکتے مصطفی شاہ اٹھ کھڑے ہوئے
چلو عادل۔انکے پیچھے وہ دونوں بھی نکلے

دادا جانی پلیز ماما کو مت بتائیے گا وہ بہت بے عزتی کریں گی

اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم نے کونسا سدھر جانا ہے۔عادل نے اسے گھوری دکھائی

اچھا اچھا پتر تو پریشان نہ ہو نہیں بتائیں گے مصطفی شاہ نے اسکے سر پر چپت لگائی

تم بھی نہ بتانا۔اچھے والے دوست نہیں ہو امثال عادل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ملتجیانہ انداز میں گویا ہوئی

سر ٹھیک کہہ رہے تھے واقعی تمہاری معصوم صورت دیکھ کر بندہ خود کو ظالم فیل کرنے لگتا ہے۔اس نے افسوس سے سر جھٹکا

ماموں آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔امثال نے راشد شاہ کے ہاتھ سے اخبار کھینچا

کیوں بھئی میں نے کیا کر دیا۔ان کا اطمینان ان قابل دید تھا

فرہاد جو آنکھیں پھاڑے امثال کا انداز دیکھ رہا تھا راشد شاہ کا نارمل بیہیور دیکھ کر اسکا منہ کھلا اسے تو لگا تھا کہ امثال کے یوں اخبار کھینچنے پر اسکوڈانٹ تو ضرور پڑے گی

اتنے بچے نہ بنیں آپ۔۔اچھے سے پتہ ہے آپکو میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔امثال نے دانت کچکچائے

نہیں بھئی مجھے نہیں پتہ تم بتا دو۔۔

ایچ اوڈی کا دادا جانی سے رابطہ آپ نے کروایا ہے نہ

ہاں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے کندھے اچکائے

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ جو کرتے ہو میں نے کبھی پوچھا ہے کیوں۔۔تو اب تمہارا بھی پوچھنا نہیں بنتا اور ویسے بھی پچھلے تین سالوں میں جتنا تنگ تم دونوں نے کیا ہے تو اتنا تو میرا حق بھی تھا۔انہوں نے لاپرواہی سے کہا

بہت مہنگا پڑے گا۔۔چھوڑو گی نہیں دیکھ لوں گی آپکو

شوق سے۔انہوں نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔وہ پیر پٹختی باہر نکل گئی پیچھے راشد شاہ نے قہقہ لگایا۔فرہاد حیرانی سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جو امثال کے ساتھ بچہ بنے بیٹھے تھے

پانچ دن رہ گئے ہیں تو میں سوچ رہی ہوں کہ لڑکیوں کو مایوں بٹھا دیا جائے

ہر گز نہیں دادو میں کوئی نہیں بیٹھنے والی۔۔ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا پڑتا ہے اور ویسے بھی میرا ابھی ایک پیپر رہتا ہے۔امثال نے صاف انکار کیا

پتر یہ رسم ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوتی ہوگی مجھے نہیں کرنی۔۔۔۔ آپ کو شوق ہو رہا ہے تو خود بیٹھ جائیں۔ امثال نے منہ کے زاویے بگاڑے تو فوزیہ بیگم نے مسکراہٹ دبائی

نہ اب میں اس عمر میں مایوں بیٹھتی اچھی لگوں گی۔۔۔۔۔بی جان نے اسے چھڑی سے ٹھوکا دیا

ویسے آئیڈیا برا تو نہیں ہے کیوں نہ آپ اور دادا جانی کی دوبارہ شادی کرائی جائے۔۔اس وقت تو ہم آپکی اٹینڈ نہیں کر سکے تھے ۔کتنا مزہ آئے گا نہ۔۔امثال نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا

چل ہٹ دادی ہوں تمہاری کچھ تو شرم لحاظ کر لیا کرو

اسکو بکواس کرنے دیں۔۔باقیوں کی آج رسم کر لیں یہ کل پیپر دے کر آجائے تو اسکو بھی بٹھا دیں گے۔ساریہ بیگم نے اسے گھورا چھوٹی سی رسم کے بعد ان پانچوں کو مایوں بٹھا دیا گیا تھا بی جان نے سختی سے تاکید کی کہ رخصتی سے پہلے لڑکوں میں سے کوئی بھی انکا چہرہ نہیں دیکھے گا ورنہ روپ نہیں آئے گا۔باقیوں کو تو کچھ خاص فرق نہیں پڑا تھا مگر جہاں عادل اس حکم نامے پر جھنجھلایا تھا وہیں بی جان نے خاص زروا کی امثال پر ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ کہیں باہر نہ نکلے۔ تین دن بعد ہی امثال کی بس ہو گئی تھی اس لیے وہ آج صبح سے زروا پر چڑچڑی ہو رہی تھی کہ اسے حویلی سے باہر جانے دے۔ مگر اس نے صاف منع کر دیا کہ اسے بی جان سے بے عزتی کروانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔وہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی جب عادل اسکے پاس آیا

زروا مجھے امثال سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں مل سکتے بی جان نے منع کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے بھئی بس پانچ منٹ کے لے ملوا دو

نہ دس منٹ کے لیے نہ ایک گھنٹے کے لیے۔۔زروا نے نفی میں سر ہلایا

کچھ لے دے کر بھی نہیں۔۔۔عادل نے لالچ دینا چاہا

اس طرح کی بات کر کہ آپ اپنے پولیس والا ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ مجھے خرید لیں گے تو آپ بلکل ٹھیک سمجھتے ہیں۔۔۔زروا کے انکھیں گھومانے پر عادل ہنسا

کیا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل ایک جیولری سیٹ دیکھا تھا بس وہی چاہیئے۔۔۔۔

ٹھیک ہے مل جائے گا

دس لاکھ کا تھا۔۔۔۔۔

مل جائے گا یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آئیں میرے ساتھ زروا اسے لے کر امثال کے کمرے میں آئی۔ جہاں وہ گھٹنوں میں سر دیے بیڈ پر بیٹھی تھی

آپی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم پھر آ گئی ہو۔۔۔ جاؤ مجھے نہیں بات کرنی تم سے۔۔ چیٹر ہو تم۔۔۔ امثال نے سر اٹھائے بغیر کہا تو زروا نے عادل کی طرف دیکھا اور باہر نکل گئی

مجھ سے بھی نہیں کرو گی۔۔ عادل کی آواز پر اس نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھایا اس کو اپنے سامنے پا کر بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی

تم آ گئے۔۔۔۔۔ کہاں تھے۔۔۔ اتنے دن ہو گئے۔۔ تم مجھ سے ملنے ہی نہیں آئے۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ بیٹھی

مجھے نہیں بات کرنی۔۔۔ کسی سے بھی نہیں کرنی۔۔ تم بھی جاؤ۔۔۔ سب جاؤ۔۔۔ امثال نے انکھیں صاف کرتے ہوئے کہا

ارے ارے میری کیوٹ سی ڈول کیوں رو رہی ہے۔ اسکے مقابل بیٹھتے ہوئے اس نے امثال کے آنسو صاف کیے

مجھے یہاں قید کر دیا ہے۔۔ باہر نہیں جانے دیتے۔۔ میں تھک گئی ہوں اور اور تم بھی نہیں ملنے آئے مجھ سے

باہر جانا ہے ؟۔۔۔میرے ساتھ چلو گی۔۔۔۔اسکے پوچھنے پر اس نے منہ بسورتے ہوئے سر ہلایا

اوکے چلو۔۔ڈرائیور کو فون کر کہ گاڑی حویلی کے پچھلے دروازے پر بلوائی اور اسے لے کر پچھلے دروازے سے نکلا

اب خوش۔۔عادل نے اسکو شیشے سے باہر جھانکتے دیکھ کر پوچھا

ہاں بہت تھینک یو سوچ تم نہ بہت اچھے ہو امثال اسکے کندھے پر سر رکھتے ہوئے چہکی تو وہ مسکرایا

کہاں جانا ہے۔۔۔۔

کہیں بھی چلو مگر مجھے دو گھنٹے تک گھر نہیں جانا۔۔۔اس نے گاؤں سے نکل کر گاڑی ایک سائیڈ پر روکی

آجاؤ تھوڑی دیر باہر بیٹھتے ہیں۔عادل نے اسکی سائیڈ سے دروازہ کھولا تو وہ اتری اسکو اٹھا کر بونٹ پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا

مجھے اندازہ نہیں تھا تم مجھے اتنا مس کر رہی تھی۔عادل نے اسے چھیڑا

کوئی نہیں میں تو نہیں کر رہی تھی

رئیلی۔۔۔عادل نے ابرو اچکائے

ہاں کر رہی تھی۔اپنے شوہر کو کر رہی تھی تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔امثال نے بھی اسی کے انداز میں ابرو اچکائے

اوہ آئی سی۔۔۔۔اسے بتانا تھا کہ تم اسے مس کر رہی ہو وہ فورا آجاتا۔

تو اسے نہیں پتا کہ میں ویٹ کر رہی ہوں گی۔۔۔مجھے اپنی عادت ڈال کر خود غائب ہو گیا۔۔امثال نے منہ بنایا

اوکے آئی پرومس آئندہ نہیں کروں گا۔بس ایک کام میں بزی ہو گیا تھا۔اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اسکے گال پر اپنا گال رکھا

کہیں محبت تو نہیں ہو گئی اپنے معصوم شوہر سے۔۔۔۔بیچارہ کب سے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسکی بیوی کہے کہ سنو جی مجھے بھی تم سے محبت ہو گئی ہے۔

کوئی نہیں میں نہیں بتا رہی۔۔۔اسے خود پتہ ہونا چاہیئے

ہو سکتا ہے وہ تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہو

ہاں تو اس خود کونسا کبھی مجھے کہا ہے امثال کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا

تو میری بیوی کو اظہار محبت سننا ہے۔عادل نے اسکی ناک دبائی اتنے میں اس کا موبائل بجا

ہاں زروا بولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لالہ جلدی واپس آئیں دادو امثال آپی کو بلا رہی ہیں اگر انہیں پتہ چل گیا نہ تو میری شامت پکی ہے

گڑیا دس لاکھ لیا ہے تم نے ملاقات کروانے کا تو اب جب ہمارا دل کرے گا ہم آئیں گے۔۔۔۔خود ہی سنبھالو اور دوبارہ فون مت کرنا ورنہ ایک دھیلا بھی نہیں ملے گا۔۔۔۔عادل نے دھمکاتے ہوئے فون بند کر دیا دس منٹ بعد امثال کو موبائل بجا تھا

جی بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امثال نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کان سے لگایا

کہاں ہو۔۔۔۔۔۔

کمرے میں ہوں بھائی۔خیریت کوئی کام تھا۔۔۔

اچھا یہ سڑک کے کنارے بھی کمرے بننے لگے ہیں حیرت ہے شہریار کی بات پر وہ اچھلی

کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی

زرا پیچھے مڑ کر دیکھو۔امثال نے پیچھے دیکھا تو شہریار انکے پیچھے اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

میں تو آفس سے آرہا ہوں تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو اور تمہیں اجازت مل گئی باہر نکلنے کی اس نے انکے پاس آتے ہوئے پوچھا

کہاں بھائی، چھپ کر آئی ہوں

صبح جلدی آجانا اس سے پہلے کہ کسی کو پتہ چلے۔شہریار اس کے بال بگاڑ تا واپس پلٹ گیا تقریبا تین گھنٹے بعد عادل اسکو پچھلے دروازے سے ہی واپس چھوڑ کر چلا گیا

آپا۔آپا کہاں ہیں آپ۔راشد شاہ ساریہ بیگم کو آوازیں دیتے ہوئے اندر آئے

کیا ہوا راشد خیر تو ہے نہ

خیر۔۔آپا آپکے بچوں کے ہوتے خیر ہو سکتی ہے میں بتا رہا ہوں آپکے یہ فتنے کسی دن میرے ہاتھوں قتل ہو جائیں گے

چاچو یہ آپ کی ہی خواہش نہیں جو جو انکے ستائے ہوئے ہیں انکی بھی خواہش ہو گی صدام نے مسکراتے ہوئے کہا

اللہ نہ کرے کیا الٹا سیدھا بول رہے ہو۔ ثریا شاہ نے انہیں جھڑکا

کیا ہوا اب کیا کر دیا انہوں نے۔۔۔ ساریہ بیگم نے عام سے لہجے میں پوچھا انہیں اب شائد یہاں بھی عادت ہو گئی تھی انکی شکائیتیں وصول کرنے کی

ان فتنوں نے ساری یونی میں یہ بات پھیلائی ہے کہ میں انکا سگا ماموں ہوں اور وہ دونوں میرے لاڈلے بھانجے۔ راشد شاہ نے دانت پیسے

لو بھلا تو اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے کیا نہیں ہو۔ ثریا شاہ نے انہیں گھورا

اماں آپ سمجھ نہیں رہیں ہیں جس طرح کی انکی حرکتیں ہیں آج کے بعد سے میں بچوں کم پڑھایا کروں گا اور انکی شکائیتیں زیادہ سننے کو ملیں گی۔ مستقبل میں میرا کیا حال ہونے والا ہے یہ سوچ سوچ کر ہی مجھے ہول اٹھ رہے ہیں اب تو لگتا ہے جاب ہی چھوڑنی پڑے گی

چھوڑو بھی راشد ان کی بات پر کسی نے کونسا یقین کر لینا ہے۔ ساریہ بیگم نے لاپرواہی سے کہا

آپا انہوں نے میرے ساتھ مختلف جگہ اور موقع پر لی گئی تصویریں اور ویڈیوز پوسٹ کیں ہے یونی کے سوشل میڈیا پر وہ بھی کیپشن کے ساتھ۔۔۔ جہاں سے بھی گزرتا ہوں ایک ہی جملہ سننے کو ملتا ہے "سر آپ ٹوئنز کے ماموں ہیں" ڈائریکٹر اور ایچ او ڈی کے سامنے پیشی بھگت کر آرہا ہوں۔ اور آپ اتنا نارمل ریکٹ کر رہی ہیں۔ حیرانی ان کے لہجے میں عیاں تھی

مانتی ہوں کہ وہ پہلے ہی بگڑے ہوئے تھے، مگر یہاں آنے کے بعد سے آپ سب کے لاڈ پیار نے مزید نکھارا ہے انہیں۔۔ اس لیے خود ہی سنبھالو نہ وہ میری سنتے ہیں اور نہ ہی تم لوگ کچھ کہنے دیتے ہو تو اب بھگتو۔ کندھے اچکاتی وہ دوبارہ سے چیزوں کی لسٹ بنانے لگیں

آپا۔۔۔۔

نہ کونسی قیامت آگئی ہے اگر انہوں نے بتا دیا ہے تو۔۔۔ اتنا صدمہ کیوں لگا ہے تمہیں۔۔ جا جا کہ اپنا کام کر ہمیں بھی کام نمٹانے دے پہلے ہی بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ہمارا وقت کھوٹا نہ کر۔ ثریا شاہ نے انہیں گھورا تو وہ خاموشی سے بیٹھ گئے

چاچو جب پتا تھا کہ آپ انکا مقابلہ نہیں کر سکتے تو کیا ضرورت تھی ان سے الجھنے کی۔ صدام نے انہیں پانی کا گلاس پکڑایا

یار بابا اس دن وہ دھمکی دے کر تو گئی تھی مگر آپ نے ہی سیریس نہیں لیا تب تو بڑا کہہ رہے تھے مجھے پروا نہیں ہے جو کرنا ہے کرو۔۔ فرہاد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو وہ اسے گھورتے ہوئے اٹھ گئے

\---

آج مہندی کی تقریب تھی حویلی کو مکمل طور پر پھولوں سے سجایا گیا تھا طے کیا گیا تھا مہندی کی رسم حویلی میں ہی کی جائے اور رخصتی شہر والے گھر سے۔ سر شام ہی حویلی میں مہمان آنا شروع ہو چکے تھے جس سے خاصی چہل پہل ہو گئی تھی

واو آپی رنگ کتنا اچھا آیا ہے۔ زروا نے اسکے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی کو ستائشی نظروں سے دیکھا

اور کتنا ٹائم ہے باہر بلا رہے ہیں۔ رمل نے اندر آتے پوچھا

بس دوپٹہ سیٹ کرنے والا ہے بیوٹیشن نے اسکے ہیر سٹائل کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے کہا

ماشاءاللہ سے میم آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں بیوٹیشن نے اسکو آئینے کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا لائٹ ییلو کلر کی فراک کے ساتھ پھولوں کی جیولری پہنے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

لکنگ گورجئیس۔ عائشہ نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے دوپٹہ کھینچ کر تھوڑی تک کر دیا رمل اور زروا کے ساتھ مل کر اسے سٹیج پر لے گئیں یہ بھی امثال ہی کی فرمائش تھی کہ اسکی مہندی میں سب کزنز ہوں اور ہمیشہ کی طرح اسکی خاطر ہاجرہ شاہ کو اپنی ہی قائم کردہ رسومات کو توڑنا پڑا انہوں اسے لے جا کر جھولے پر بٹھایا جہاں پہلے سے سفید کرتا شلوار پہنے گلے میں ییلو کلر کا مفلر ڈالے عادل موجود تھا

کیا ہے بھئی یہ دو گز کا گھونگٹ کیوں اوڑھا ہوا ہے۔ عادل گھونگٹ کی وجہ سے دیکھ نہیں پا رہا تھا اس لیے جھنجھلا گیا

دادو کا آرڈر ہے کہ آپ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔امثال نے جوابا سرگوشی کی

کیوں بھئی مہندی میری ہے اور میں ہی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔۔

ہی ہی ہی۔۔امثال کھکھلائی

یار ہٹاؤ نہ مجھے تمہارا ڈمپل دیکھنا ہے دو دن سے نہیں دیکھ پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے شرم آ رہی ہے۔۔۔۔

رئیلی امثال کوئی بات کرنے والی کرو جو میں مان بھی لوں۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم دونوں۔۔چپ کر کہ بیٹھو سب لوگ دیکھ رھے ہیں۔رمل نے آ کہ انہیں ٹوکا۔سب باری باری آ کر رسم کرنے لگے

سنو نہ۔۔جب رش تھوڑا کم ہوا تو عادل نے اسے پھر پکارا

کیا ہے۔۔۔

یار مجھے تمہیں دیکھنا ہے۔۔۔۔۔۔

تو پہلے نہیں دیکھا ہوا وہی ہوں۔امثال نے اسے چڑایا

نہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صیح کہہ رہی ہے تم نے کئی بار دیکھا ہوا ہے ابھی پرسوں تو تم دونوں مٹر گشت کر کہ آئے ہو اور کل رات بھی ٹیرس پر کھڑے تھے۔انکے پیچھے کھڑے دریاب نے بیچ چوراہے بھانڈا پھوڑنے والے محاورے پر پورا پورا عمل کیا تھا

تم یہاں کیا کر رھے ہو دفع ہو جاو یہاں سے۔۔عادل نے اپنی بھڑاس اس پر نکالنی چاہی

لو بھئ مجھ پر کیوں برس رھے ہو زیادہ مسئلہ ہو رہا ہے تو میں جا کر دادو سے کہتا ہوں کہ دوپٹہ ہٹوادیں ایس پی صاحب اتاولے ہو رہے ہیں

تم میرے ہاتھوں پیٹو گے دریاب۔عادل نے اسے گھورا

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے وہ کندھے اچکاتا سٹیج سے اتر گیا

امثال دوپٹے سے پنیں اتار رہی تھی جب عادل اندر آیا

میں کوئی ہیلپ کر دوں۔۔اسکو دوپٹے سے الجھتے دیکھ کر کہا تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا عادل دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

اوہ ہاں تھینک گاڈ آپ آ گئے میں کب سے زری کا ویٹ کر رہی تھی پلیز یہ اتار دیں امثال چل کر اسکے پاس آئی اور اسکے سامنے کھڑی ہو گی عادل نے حیرت سے اسے دیکھا

کیا بات ہے تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔عادل نے اسکے سر سے پنیں اتارتے ہوئے اسکے ماتھے کو چھوا

ہاں بلکل مجھے کیا ہونا ہے بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر تم مجھے آپ کہہ کر کیوں بلا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں عزت ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔ایسا ہی کچھ سمجھ لو۔۔عادل نے اسکے گرد بازو پھیلاتے ہوئے سیلفی لی

دادو اور ماما نے کہا ہے کہ اب آپ کو آپ کہہ کر عزت سے بلایا کروں۔۔۔

اوہ۔ اچھا۔۔۔۔۔۔۔اٹس اوکے ہنی مجھے تم کہہ کر بلا سکتی ہو مجھے اچھا لگتا ہے اپنائیت کا احساس ہوتا ہے شام سے تم مجھے آپ آپ کہہ رہی ہو عجیب سا لگ رہا ہے جیسے کسی اجنبی سے بات کرتے ہیں

آپکو پتہ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ آپ سے بدتمیزی بھی نہ کروں اور نہ ہی اونچی آواز میں بات کروں آپکے کھانے پینے اور دوسری چیزوں کا خیال رکھوں نہ ہی منہ پھاڑ کر ہنسوں۔ وہ بچوں کی طرح انگلیوں پر گنتے ہوئے انکی شکائیتیں لگا رہی تھی

بلکل بھی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے انکی بات ماننے کی۔ مجھے اپنی وہی ڑلے چاہیئے جو ہر وقت ہنستی رہتی ہے مجھ سے جھگڑتی اور گھوریاں دکھاتی ہے جیسی ہو ویسی ہی پسند ہو باتوں باتوں میں وہ اسکی جیولری بھی اتار چکا تھا

تھینک یو تم نہ بہت اچھے ہو۔ امثال نے اپنا ہمیشہ کا فقرہ دہرایا

تم بھی بہت اچھی ہو اور کیوٹ بھی۔ عادل نے مسکراتے ہوئے اسکا ماتھا چوما۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تو وہ جلدی سے پیچھے ہٹا

توبہ ہے لالہ بندہ کل تک ویٹ ہی کر لیتا ہے۔ عائشہ کا عادل کو دیکھ کر منہ کھلا تھا

ہاں تو کس نے کہا تھا کہ اتنا لمبا گھونگٹ اڑھا دو۔۔۔۔۔میری بیوی، میری مہندی اور میں ہی نہیں دیکھ سکا اس لیے مجھے یہاں آنا پڑا

واہ بھئی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔ اس سے پہلے آپ کو کوئی اور دیکھے جائیں یہاں سے

ارے ایسے کیسے زری نے پورے بیس ہزار لیے وہ بھی نقد

اوہ ہ ہ اچھا تبھی میں کہوں کہ وہ ہمارے پاس کیوں جا کر بیٹھ گئی ہم نے جب کہا کہ وہ امثال کے پاس جائے تو کہنے لگی آپی چینج کر رہی ہیں حد ہے ویسے۔۔عائشہ نے سر جھٹکا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ یہاں پر تو رونقیں لگی ہوئیں ہیں۔شہریار کی آواز پر تینوں پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ تینوں بھائی کھڑے تھے

وہ میں وہ۔۔۔ژلے کو دیکھنے آئی تھی۔۔عائشہ عادل کی موجودگی پر گڑبڑائی

اور آپ جناب بھی یقیناً ژلے ہی کو دیکھنے آئے ہوں گے۔۔شہریار نے عادل کو طنز کیا

ہاں تو۔عادل اکڑا

بازی زرا دادو کو تو بلا کر لاؤ۔۔۔شہریار نے سینے پر بازو لپیٹے ہوئے بازل کو کہا تو عادل ڈھیلا پڑا

کیا ہے بھئی اپنی بیوی سے ہی ملنے آیا تھا کسی سے غیر تھوڑی

چلیں لالہ ٹائم ختم ہوا۔میں نے شہری بھائی کو اوپر آتے دیکھا تھا اس سے پہلے وہ یہاں آئیں آپ پلیز اب جائیں اور ویسے بھی بیس ہزار میں اتنا ہی ٹائمممم ۔۔۔اندر آتی زروا نے موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے سر اٹھایا تو ان سب کو وہاں موجود دیکھ کر سٹپٹائی

اوہ تو یہ معاملہ ہے۔۔عدید نے لب سکیڑے

سر یسلی زروا بس بیس ہزار اگر تمہاری جگہ ژلے ہوتی تو دو چار لاکھ سے نیچے نہیں آنا تھا اس نے۔۔بازل نے کہا یہ بھی بڑی مشکل سے نکلوائے ہیں ورنہ یہ تو گھوریوں سے کام نکلوانے والے تھے۔زروا نے منہ بنایا

اور لالہ اب تو آپ جائیں۔یہاں مزید لوگوں کو اکھٹا کرنا ہے کیا۔۔اگر دادو کو پتہ چل گیا نہ تو مہمانوں کا لحاظ کیے بغیر آپکی اور میری عزت کا حلوہ بنائیں گی۔۔زروا اسے کھینچتے ہوئے باہر لے گئ انکے پیچھے عائشہ بھی نکل گئ
بھائی آپکی طبعیت تو ٹھیک ہے۔امثال نے شہریار کی سرخ آنکھیں دیکھیں تو پوچھا

ہاں بچے میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سب کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں نہ۔۔امثال نے ان کو کھڑا دیکھ کر کہا تو شہریار رخ موڑتا ہوا کھڑکی میں جا کھڑا ہوا

تمہیں پتہ ہے امثال میں دس سال کا تھا جب تم دونوں پیدا ہوئے۔شروع میں، میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لیتا تھا دونوں میں ۔ماما کبھی اگر تھوڑی دیر کے لیے اٹھانے کا بول دیتی تو میں ادھر ادھر ہو جاتا تھا کھیلنے کا کہتیں تو یہ کہہ کر منع کر دیتا کہ یہ ابھی

چھوٹے ہیں۔ میرا تم دونوں سے ایک نارمل قسم کا تعلق تھا۔ مجھے آج بھی وہ دن اچھے سے یاد ہے جب ایک دن کالج سے واپسی پر میری طبعیت خراب ہو گئی۔ ماما گھر پہ نہیں تھی شائد ہمسائیوں کے ہاں گئی ہوئی تھی اور تم دونوں لاؤنج میں کھیل رہے تھے۔ میں بھی وہیں صوفے پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد محسوس ہوا کہ کوئی مجھے زور زور سے ہلا رہا ہے آنکھیں کھولی ،تو زلے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں پانی کا گلاس لیے کھڑی تھی۔ بائی آپ تھیت ہیں نہ ، آپ تو اوئی اوئی ہولی ہے؟؟ (بھائی آپ ٹھیک ہیں آپکو اوئی ہو رہی ہے) اور میرے ہاں میں سر ہلانے پر تم نے بازل سے کہا جاؤ بازی بائی تے لیے تچھ تھانے کو لاؤ اور خود صوفے پر چڑھ کر میرے گال اور آنکھیں چومنے لگی شہریار کی آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے ضبط کیے کھڑا ہے

میں نے جب پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو تو تم نہ کہا جب ہمیں اوئی ہوتی ہے تو ماما ہمیں کشی ترتی ہیں اور بازی جو اپنی چیزیں سوائے تمہاری کسی سے شئیر نہیں کرتا تھا اس وقت میرے لیے اپنی چاکلیٹ لے آیا اور حیرت انگیز طور پر تم نے بھی کوئی واویلا نہیں مچایا تھا

میں حیران ہونے کے ساتھ ساتھ شرمندہ بھی تھا کہ میری چھوٹی سی تکلیف یہ محسوس کر رہے ہیں۔۔ یہ اتنے چھوٹے ہو کر میرے لیے اتنا فکر مند ہیں، تمہیں پتا ہے مجھے تم دونوں سے محبت ہو گی تھی جب بازل کچن سے پتہ نہیں کونسی گولی اٹھا لایا تھا اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ یہ میڈیسن ہے اور تم اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مجھے کھلانے لگی اس دن کے بعد سے میرے لیے تم لوگ ایسے ہی لازم ہو گے جیسے زندہ رہنے کے لیے سانسیں۔ ماما کو تم لوگوں کا کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا کہاں ہو، کچھ چاہئے یا نہیں۔۔۔ دونوں کے بال بنانا، کھانا پینا، سکول لانا، لے جانا سب میں ہی دیکھتا تھا، یہاں تک کہ تم دونوں کی شاپنگ بھی میں ہی کر لیتا آہستہ آہستہ تم لوگ بھی ماما بابا سے زیادہ مجھ سے اٹیچ ہوتے گئے تمہاری ہر شرارت پر ماما سے مجھے ڈانٹ پڑتی تھی۔ پتہ ہے ژلے ایک بار کسی بات پہ ضد کرنے پر ماما نے تمہیں تھپڑ مار دیا تمہیں روتا دیکھ کر مجھے ایسے لگا جیسے میرا دل بند ہو

جائے گا۔میں نے اس دن ماما سے پہلی بار بدتمیزی سے بات کی تھی اور تم لوگوں کو مزاق میں تنگ کرنے پر عدید کئی بار میرے ہاتھوں مار کھا چکا ہے۔شہریار بات کرتے کرتے ہنسا

ہاں مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے جب میں تمہیں جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا اور جواب میں تم مجھ سے لڑ رہی تھی کہ بھائی گھر آ گئے تم بھاگ کر انکے پاس گئی اور شکائیت لگائی جس پر بھائی نے مجھے ڈانٹا تم ہمیشہ ہی ایسے کرتی تھی پہلے خود لڑتی تھی پھر بھائی سے بھی ڈانٹ پڑواتی۔۔

اب دیکھو پتہ بھی نہیں چلا اور تم اتنی بڑی ہو گی کہ رخصتی کا ٹائم آن پہنچا۔عدید نے اپنی نم آنکھیں صاف کیں امثال بھاگ کر شہریار کے گلے لگی تو اس نے بازل اور عدید کو بھی اپنے ساتھ لگایا

کیا ہو گیا شہری کیوں خود بھی رو رہے ہو اور بچی کو بھی رلا رہے ہو۔۔۔ہماری حویلی میں سیلاب لانا ہے کیا۔۔ویسے بھی وہ کونسا کہیں دور جا رہی ہے یہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی تو رہنا ہے۔۔لالہ رخ نے انکو امثال سے علیحدہ کرتے ہوئے اسکے آنسو پونچھے ان سب کو روتا دیکھ کر زرو لالہ رخ کو بلا لائی تھی

ویسے کرتو تم بے وفائی ہی رہی ہو آج تک ہر کام ہم نے ساتھ کیا ہے اور اب تم اکیلی ہی شادی کروا رہی ہو لیکن جاؤ تمہیں معاف کیا۔بازل نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا

تم کہو تو تمہاری بھی کروا دوں رخصتی۔۔۔امثال نے زروا کو دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی تو وہ بے اختیار جھینپی

ہا۔۔۔رہنے دو تم سے نہ ہو پائے گا۔۔بازل نے مصنوعی آہ بھری

تم میرے ٹیلنٹ سے اچھے سے واقف ہو پھر بھی کہہ رہے ہے۔چاہوں تو ابھی کہ ابھی نکاح اور رخصتی کروادوں۔۔امثال نے فخر سے کہا۔شرم سے زروا کا چہرہ سرخ ہوا جسے بازل نے دلچسپی سے دیکھا

نیکی اور پوچھ پوچھ ویسے بھی لڑکی شرما رہی ہے مطلب ہاں ہے۔بازل شیر ہوا۔زروا باہر کی جانب بھاگی جس پر دونوں نے قہقہ لگایا

پھر کیا خیال ہے امثال نے رازداری سے پوچھا

میں تیار ہوں بازل نے فوراہامی بھری

اوکے ڈن۔۔۔

نہیں اوئے ایسا کچھ مت کرنا ابھی وہ بہت چھوٹی ہے۔شہریار نے دونوں کو گھورا تو دونوں ایک ساتھ ہنسے

رخصتی کا دن آن پہنچا تھا وہ سب صبح ہی شہر والے گھر میں آگے تھے گھر کا لان چونکہ کافی بڑا تھا اس لیے شہریار نے گھر میں ہی ارینجمنٹ کروایا تھا رمل اور عائشہ اسے پالر سے لے کر آگئی تھیں ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے میں بہت حسین لگ رہی تھی۔

عادی میں بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی ہوں اور مسکرا مسکرا کر میرا جبڑا بھی دکھنے لگا ہے اب اگر کسی نے تصویر بنواتے ہوئے سمائل کرنے کا کہا نے تو میں نے اٹھ کر اسکا منہ توڑ دینا ہے امثال نے دانت پیسے عادل نے اسکی طرف دیکھا جسے دلہن بنی بیٹھی کو بھی چین نہیں تھا

بس تھوڑی دیر اور صبر کر لو اور پلیز کچھ مت کرنا کہتی ہو تو تمہارے آگے ہاتھ بھی جوڑ دیتا ہوں۔عادل نے منت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا کوئی بھروسہ نہیں واقعی اٹھ کر کسی نہ کسی کی شامت لے آئے

نہیں مطلب دلہنوں پر ہی لازم ہے کہ خاموش اور سنجیدہ بیٹھیں دلہے تو ایسا کچھ نہیں کرتے اور تم بھی میری بات کان کھول کر سن لو اب اگر اٹھ کر گئے نہ یہاں سے تو میں بھی تمہارے پیچھے آجاؤں گی مجھے یہاں بٹھا کر خود گھومنے کے لیے نکل پڑتے ہو۔ امثال کے انگلی اٹھا کر وارن کرنے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

میں تمہیں صرف حوصلہ ہی دے سکتا ہوں اللہ تمہاری حفاظت کرے۔امان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ کب سے امثال کو عادل کو گھورتا دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھا تو امثال اپنے کپڑے سمیٹنے لگی گویا اٹھنے کی تیاری کر رہی تھی

امثال خدا کا واسطہ ہے کیا کر رہی ہو سب دیکھ رہے ہیں۔عادل نے اسکا بازو پکڑ کر واپس بٹھایا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی

قرآن پاک کے سائے تلے اسے گاڑی تک لایا گیا۔شہریار ہاتھ میں قران پاک لیے پیچھے پیچھے آرہا تھا جبکہ عدیدنے اسکا لہنگا پکڑا ہوا تھا۔گاڑی کے پاس رک کر وہ سب سے ملی۔ساریہ اور راسم شاہ سے ملنے کے بعد شہریار سے ملنے لگی تو اسکا رخصتی کے

وقت نہ رونے کا دعوا ٹوٹا تھا اسکے گلے لگ کر وہ جو روئی، وہاں موجود ہر شخص کی انکھیں نم ہوئیں تھی رمل نے آگے بڑھ کر انہیں الگ کروایا عدید سے ملنے کے بعد وہ بازل کے گلے لگی تو زندگی کے کئی مناظر دونوں کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے

عادل ہماری بہن کا خیال رکھنا اگر کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو پلیز معاف کر دینا عدید نے عادل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے التجا کی۔ وہ جو کسی کے سامنے جھک کر بات نہیں کرتا تھا اپنی بہن کی خاطر التجا کر رہا تھا

عادل بھائی پلیز میری ٹوئنی کا خیال رکھیے گا بہت لاڈ اور نازوں سے پالا ہے ہم نے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے ورنہ۔۔۔ بازل نے بات ادھوری چھوڑی

اوہ یار سب کہہ رہے ہو اسکا خیال رکھنا مجھے کوئی نہیں کہہ رہا کہ اپنا خیال رکھنا حالاں کہ مجھے اسکی زیادہ ضرورت ہے اپنی بہن کو جانتے نہیں ہو کیا۔ عادل نے شرارت سے کہا تو امثال نے نا محسوس انداز میں اسکے پاؤں پر اپنی ہیل ماری جس پر وہ کراہ کر رہ گیا لالہ رخ اور رمل نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور اپنی منزل کو روانہ ہو گئے

حویلی پہنچ کر چھوٹی موٹی رسموں کے بعد اسے عادل کے روم میں پہنچا دیا گیا تھا۔ عادل روم میں داخل ہوا تو کانوں میں ہینڈ فری لگائے چپس کے ساتھ مکمل انصاف کر رہی امثال نے اس کے گھونگٹ اوڑھے روائتی دلہن کی طرح دیکھنے کے ارمان کو چکنا چور کیا تھا۔ اس نے گہری سانس لیتے ہوئے شیروانی اتار کر صوفے پر رکھی اور خود اسکے سامنے تکیہ کھینچ کر کہنی کے بل لیٹ کر اسے دیکھنے لگا مگر وہ اس سے بے نیاز اپنے کام میں مگن رہی بظاہر تو وہ لاپرواہ بنی بیٹھی تھی مگر اسکی ساری حسیات اسی کی طرف تھی اسے خود کو یوں تکتا پا کر اسکا دل دھڑکا تھا اور چہرے پر کئی رنگ پھیلے تھے۔۔ عادل اسکے چہرے پر آتے جاتے رنگوں کو بغور دیکھ رہا تھا

کیا ہے عادی ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔جب کافی دیر بعد بھی اس نے نظریں نہ ہٹائیں تو امثال نے اسے گھورا

کیسے دیکھ رہا ہوں۔عادل نے اسکے سرخ ہوتے چہرے کو دلچسپی سے دیکھا

یہ جیسے دیکھ رہو ایسے مت دیکھو نہ۔۔

وہی تو پوچھ رہا ہوں کیسے دیکھ رہا ہوں۔وہ محظوظ ہوا

جیسے۔۔۔جیسے وہ فلموں میں گلی میں کھڑے غنڈے اور آوارہ لڑکے لڑکیوں کو تاڑ رہے ہوتے ہیں۔۔اسکی بات پر عادل کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی

یا اللہ ژلے کیا چیز ہو تم۔۔۔میں تمہیں آوارہ غنڈہ نظر آتا ہوں

ہاں تو دیکھ تو انکی ہی طرح رہے ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پوری پاگل ہو تم۔۔عادل نے ہنستے ہوئے اسکی گود میں سر رکھا تو وہ سٹپٹائی

اٹھو یہاں سے ایویں ای فری ہو رہے ہو اور۔۔۔۔اور میری منہ دکھائی بھی نہیں دی۔۔امثال نے اسکو اٹھانا چاہا

کئی بار دیکھا ہوا ہے اور کل تم بھی یہی کہہ رہی تھی اس لیے میں لایا ہی نہیں۔عادل نے سنجیدگی سے کہا تو اسکا منہ کھلا

کیوں نہیں لائے۔۔۔جاؤ میں نہیں بات کرتی..امثال نے منہ بسورا

اۓ سنو نہ۔عادل ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف موڑا

چھوڑو میں نہیں بات کر رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا یہ دیکھو کیسا ہے۔۔۔عادل نے جیب سے ڈبی نکال کر اس میں سے بریسلٹ نکال کر اسکے سامنے لہرایا

مجھے نہیں دیکھنا اور نہ ہی مجھے لینا ہے۔۔۔۔

تو پھر کسے دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم جسکو مرضی دو مجھے نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں رکھ دیتا ہوں جب دوسری شادی کروں گا تو اسے دے دوں گا چلو اچھا ہے بار بار نہیں خریدنا پڑے گا ۔۔عادل نے بریسلٹ واپس ڈبی میں رکھا امثال کے تو تلوں پر لگی اور سر بجھی تھی

تم۔۔تم دوسری شادی کروگے۔۔۔۔میں کرواتی ہوں تمہاری دوسری شادی۔۔امثال نے تکیے اٹھا کر اسے دے مارے اس سے دل نہ بھرا تو اس نے اسکے بال نوچنے شروع کر دیے

ظالم لڑکی چھوڑو۔۔کیوں ایک ہی رات میں گنجا کرنے کا ارادہ ہے۔میں صبح کیا منہ لے کر سب کے سامنے جاؤں گا۔۔عادل نے بال چھڑوانے چاہے

پہلے توبہ کرو، آئندہ دوسری شادی کی بات بھی نہیں کروگے ورنہ عادی میں بہت بری طرح پیش آوں گی۔امثال روہانسی ہوئی

مزاق کر رہا تھا یار۔۔سانسوں میں بستی ہو تو بھلا کوئی اپنی سانسوں کو بھی خود سے دور کر سکتا ہے۔۔نہیں نہ۔۔۔تو میں کیسے اپنی زندگی کو خود سے دور کر سکتا ہوں۔عادل بریسلٹ اسکے ہاتھ میں پہنایا۔۔دراز سے کھول کر ایک فائل اس کے سامنے رکھی

یہ بابا کے آفس میں میرے شئیرز کی فائل ہے، جو میں نے تمہارے نام کر دیے ہیں۔۔۔

یہ کیوں۔۔۔۔یہ مجھے نہیں چاہیئے اور نہ ہی مجھے اسکی ضرورت ہے۔۔امثال نے فائل اٹھا کر اسکی طرف بڑھائی

جانتا ہوں تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے مگر تم میری طرف سے یہ ایک چھوٹا سا گفٹ سمجھ کر رکھ لو ویسے بھی میں جاب کرتا ہوں تو بزنس کو ٹائم نہیں دے سکتا تم سنبھال لینا اور اب کوئی بحث نہیں۔۔۔عادل نے اسے منہ کھولتا دیکھ کر ٹوکا

اوکے ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔امثال کندھے اچکاتی اٹھی تو عادل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا

کیا کر رہے ہو عادی۔۔وہ کسمسائی

شش۔یہاں بیٹھو مجھے دیکھنے تو دو۔۔۔میں نے اس دن کا کتنا انتظار کیا ہے۔۔کبھی کبھی سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں مجھے لگتا تھا مجھے کسی سے محبت نہیں ہو سکتی مگر تمہیں دیکھا تو خود کو روک نہیں پایا۔۔۔تمہارے آنے سے پہلے میری زندگی روکھی اور بے رونق تھی جس میں تم نے آکہ رنگ بھر دیے ہیں تمہارے آنے سے ہنسنا سیکھ گیا ہوں اور محبت کرنا بھی۔۔۔تھینکیو میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔

تمہیں پتہ ہے مجھے تمہارا یہ ڈمپل بہت پسند ہے تم سے تو محبت کرتا ہوں مگر تمہارے اس ڈمپل سے تو عشق ہے مجھے۔۔عادل اسکا گال چھوا

کچھ کہو گی نہیں۔عادل نے اسے خاموشی سے اپنے کندھے پر سر رکھے بیٹھے پایا تو پوچھا

تم نہ بہت اچھے ہو اور۔۔۔۔۔۔اس نے بات ادھوری چھوڑی

اور کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور مجھے بھی اچھے لگتے ہو اور پولیس یونیفارم میں اور بھی ہینڈ سم لگتے ہو۔امثال نے کہتے ہوئے اسکے کندھے میں منہ چھپایا

عادل نے بے ساختہ قہقہ لگایا

ارے ارے میری کیوٹی شرما رہی ہے۔۔۔۔۔تم نہیں جانتی میری کتنی خواہش تھی کہ تمہیں شرماتا دیکھوں..اس نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا

اچھا ادھر تو دیکھو نہ میری طرف۔۔۔۔مجھے دیکھنا ہے کہ میرا فتنہ شرماتے ہوئے کیسا لگتا ہے۔۔عادل نے اسکا سر اٹھانا چاہا

تم مار کھاؤ گے مجھ سے خبر دار جو آئندہ مجھے فتنہ کہا تو۔۔امثال نے سرخ ہوتے چہرے سے اسکے کندھے پر مکا مارا۔اسکی حالت دیکھتے ہوئے عادل نے ایک بار پھر قہقہ لگایا تھا

ولیمے کی تقریب جاری تھی شاہ خاندان کے علاوہ شہر کی بزنس فیملیز بھی مدعو تھیں۔امثال نے پیچ کلر کی میکسی زیب تن کی ہوئے تھی۔ساتھ میں خدیجہ بیگم کے دیے ہوئے زیورات پہنے ہوئے تھے۔انہوں نے اپنے سارے زیور اٹھا کر اسے دے دیے تھے اسے ساتھ عادل بھی تمام تر وجاہت لیے بیٹھا تھا۔ہمیشہ کی طرح امثال کی زبان اپنی مکمل رفتار سے چل رہی تھی ۔وہ تقریب میں آنے والی لڑکیوں اور خواتین کے کپڑوں اور میک پر زور شور سے تبصرہ کر رہی تھی جس میں عادل بھی بھرپور طریقے سے اسکا ساتھ دے رہا تھا

وہ دیکھو عادی اس آنٹی کی عمر ہے بھلا ساڑھی پہننے والی۔۔۔ بھئی تم گھر بیٹھو پوتے پوتیاں سنبھالو۔ پر نہ جی دیکھو کیسے لہک لہک کر جلوے دکھا رہی ہے

تم اسے چھوڑو اس آنٹی کو دیکھو عادل نے ایک پچاس ساٹھ کے لگ بھگ خاتون کی طرف اشارہ کیا

بس کر دو تم دونوں۔۔ کچھ تو لحاظ کر لو۔۔۔ امثال سے امید تو کیا پورا پورا یقین کیا جاسکتا ہے مگر عادل، تم سے رتی برابر امید نہیں تھی کہ ایسی حرکتیں کرو گے۔ امان نے انہیں افسوس سے دیکھا

میں نے کہا تھا کہ یہ زن مریدی کے سارے ریکارڈ توڑے گا مگر ایک ہی رات میں اسکی اتنی کایا پلٹ جائے گی مجھے یہ اندازہ نہیں تھا۔۔ صدام نے طنز کیا

تم لوگوں کو کوئی مسئلہ ہے کیا۔۔۔ بھئی میری بیوی بور ہو رہی ہے اس لیے ٹائم پاس کر رہے ہیں۔ عادل نے ڈھٹائی دکھائی

ماشاءاللہ کیا کہنے تمہارے۔۔۔۔

امان بھائی میرے شوہر کو کچھ مت کہیں ورنہ میں نے اٹھ کر اعلان کر دینا کہ آپ شامین آپی کی پکچرز رکھتے ہیں اپنے موبائل میں اور انکو چوری چوری دیکھتے تھے امثال کی بات پر صدام اور عادل نے بے ساختہ اسکی طرف دیکھا تو وہ گڑبڑا گیا

کسی دن ماری جاؤ گی میرے ہاتھوں۔۔ امان نے دانت پیسے

آپ میرے ایس پی شوہر کے سامنے دھمکی دے رہے ہیں

بھاڑ میں جاؤ تم دونوں۔ امان نے رخ موڑا

ہاہاہا ویلڈن وائفی۔۔ عادل نے ہنستے ہوئے کہا

تم دونوں کا مسئلہ کیا ہے آج تیسرا دن ہے مسلسل آکہ کہنا پڑتا ہے سیدھے ہو کر بیٹھو، خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ، کونسی ایسی باتیں ہیں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں۔۔۔۔۔ چلو تھوڑا دور ہو کر بیٹھو۔۔۔ چلو شاباش۔ رمل آکر ان پر برسی

کیا ہو رہا ہے۔۔ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے۔ سٹیج پر بیٹھے ہو کچھ اس بات کا ہی خیال کر لو۔ کب سے ان دونوں کو نوٹ کرتا زریاب ان کے پاس آیا

لو جی انکی کمی تھی۔ امثال عادل کے کان میں گھسی تو وہ مسکرایا

میں نے شائد تم سے کچھ کہا ہے امثال۔ اپنی بات کو بے اثر دیکھ کر زریاب نے سر پیٹا

کیا ہوا سب خیریت۔۔ امثال تم ٹھیک ہو نہ۔ ان سب کو سٹیج پر یوں اکھٹا دیکھ کر شہریار انکے پاس آیا

ابھی تک تو خیریت ہی ہے مگر جس طرح یہ میاں بیوی تقریب میں موجود لوگوں پر تبصرے کر رہے ہیں نہ اگر کسی کے کان میں پڑ گئی نہ انکی باتیں، تو لوگوں نے انکے دلہا دلہن ہونے کا لحاظ کیے بغیر جوتے لگانے ہیں۔ صدام نے کہا امان نے تو اسکے بعد بولنے کا رسک نہیں لیا تھا اس آفت کا کیا بھروسہ سب کے سامنے ہی شروع ہو جاتی

اچھا تم مہمانوں کو دیکھ لو میں انکے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔ شہریار نے ہنستے ہوئے اسکے سر پر چپت لگائی انکے ولیمے میں بازل اور زروا، عدید اور سدرہ، صدام اور صوفیہ اور فرہاد رامین کا نکاح کر دیا گیا۔ رامین نے نکاح سے پہلے ہاجرہ شاہ سے کہا کہ وہ ابھی رخصتی نہیں کروائے گی زروا کی طرح اسکی سٹڈی ختم ہونے کے بعد رخصتی رکھیں جس پر انہوں نے ڈانٹا کہ یہ بڑوں کے کرنے کے فیصلے ہیں تو رامین نے صاف کہا کہ جب امثال کی ہر بات مانی جاتی ہے تو اسکی کیوں نہیں۔ مجبوراً انہیں خاموش ہونا پڑا

ان پانچوں کی مہندی کی تقریب عروج پر تھی تقریب شروع ہونے سے پہلے جمال شاہ نے امان اور رمل کو انکے حصے کی پراپرٹی کے کاغذات دے دیے تھے اور ساتھ میں اپنی کوتاہیوں کی ایک بار پھر معافی مانگی تھی۔ عدید نے بھی امثال کی فرمائش پر گاؤں میں ہی ایک چھوٹا سا گھر بنوا لیا تھا حالانکہ سارہ بیگم نے کہا بھی کہ لوگ گاؤں سے شہر شفٹ ہوتے ہیں تم شہر سے گاؤں آرہے ہو، مگر عدید نے یہ کہہ کر انہیں منا لیا کہ میں تو اکثر یہاں ہوتا ہوں تو ماما شہر میں اکیلی ہوتی ہیں اور ماما بھی مجھے کئی بار گاؤں شفٹ ہونے کا کہہ چکی ہیں جس پر وہ خاموش ہو گئیں۔ امثال نے اپنے دو دن نئی دلہن ہونے کے ٹائٹل کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے بازل کے ساتھ مل کر جو دھمال ڈالی تو سب نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا اس نے ساتھ میں عادل فرہاد رامین اور زروا کو بھی گھسیٹ لیا تھا۔ ان سب نے مل کر خوب رونق لگائی تھی ان سب سے آنکھ بچا کر بازل نے امثال کو اشارہ

کیا اور ابٹن باؤل میں لے کر اس میں پانی ملا کر اچھا خاصا پتلا کر کے تھک ہار کر بیٹھے فرہاد، رامین اور زروا کے سر پر انڈیلا جو انکے سر سے لے کر پاؤں تک بہا تھا

یہ چیٹنگ ہے تم نے عادل لالہ کو چھوڑ دیا ہے۔۔ ان تینوں نے صدائے احتجاج بلند کی

تم لوگوں کو نظر آ رہا ہے نہ اسکا سفید سوٹ ہے۔۔۔ ابٹن سے خراب ہو جائے گا

واہ بڑا خیال ہے اسکے کپڑوں کا اور ہمارا کیا۔۔ فرہاد نے دانت پیسے تو امثال کندھے اچکاتی درياب لوگوں کے پاس پہنچی

یا اللہ خیر۔۔۔ جل تو جلال تو آئی بلا ٹال تو صدام نے اونچی آواز میں ورد کرنا شروع کر دیا

چلیں بھئی نکالیں دو دو لاکھ۔۔ امثال نے ہتھیلی آگے کی

کس خوشی میں۔۔۔ امان نے حیرانی سے پوچھا

آپکی مہندی کی خوشی میں اور ویسے بھی مہندی پر لڑکیاں دلہے سے نیگ لیتی ہیں۔ ہیں نہ رمل آپی

نہیں مہندی پر نیگ نہیں لیتے اور نہ ہی کوئی ایسی رسم ہوتی ہے۔ رمل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

توٹھیک ہے اب سے ہوا کرے گی۔ آج سے میں یعنی امثال راسم شاہ۔۔۔

امثال راسم شاہ نہیں امثال عادل شاہ۔۔رامین نے لقمہ دیا

ہاں ہاں امثال عادل شاہ آج سے یہ رسم قائم کرتی ہے کہ مہندی پر بھی نیگ لیا جائے گا

نہیں بھئی ہم نہیں دے رہے۔ چلو تھوڑے مانگتی تو دے بھی دیتے یہ دو دو لاکھ فی بندہ۔۔۔ مطلب تمہارا تو پھر دس لاکھ بنتا ہے دریاب نے حساب لگایا

دس لاکھ کیوں بس چھ لاکھ ہی بنیں گے اور ہم تین ہیں دو دو لاکھ ہیں آئیں گے

کیوں اپنے بھائیوں سے نہیں لو گی۔ وہ دلہے نہیں ہیں کیا۔ امان نے اسے گھورا

نہیں بھئی وہ میرے بھائی ہیں ان سے کیوں لوں گی اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ مہندی بخیر و عافیت سے گزر جائے تو شرافت سے پیسے دے دیں ورنہ مجھے صرف دو منٹ لگیں گے یہ سارا سیٹ اپ تلپٹ کرنے میں۔۔ امثال نے دھمکی لگائی

تم نے جو کرنا ہے کر لو ہم نہیں دے رھے ہیں

تم تو خاموش ہی رہو جو تم نے دعوت میں میرے ساتھ کیا تھا نہ، اسے بھولی نہیں ہوں میں۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ میں یہی جوتی اتار لوں۔۔ امثال کی دھمکی پر وہ ایسا ہو گیا جیسے وہاں ہے ہی نہیں۔۔

دیکھو ابھی اتنے تو ہمارے پاس نہیں ہیں تم ادھار کر لو۔۔۔ دریاب نے اسے ٹالنا چاہا

لو اس میں کیا بڑی بات ہے زری انکی چیک بکس دو۔۔ امثال نے زروا سے کہا تو اس نے تین چیک بکس اسکے ہاتھ پر رکھی ہیں

مائی گاڈ میں نے صبح سے کمرہ الٹا دیا ہے اسے ڈھونڈنے میں۔۔ حد ہو گئی۔۔ امان نے سر جھٹکا، بادل ناخواستہ ان تینوں نے چیک سائن کر کہ اسے پکڑائے امثال نے سائن کردہ چیک اور چیک بکس ان سے لے کر زروا کو دیں کہ ابھی بہت جگہ کام آئیں گی خود وہ وہیں نیچے بیٹھ کر ان سے گپیں ہانکنے لگی

تم اپنی بیوی کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ ساریہ بیگم نے اسکو یوں دندناتے دیکھ کر عادل سے کہا

خالہ جانی جو کام پچھلے بائیس تئیس سال میں آپ نہیں کر سکیں تو دو ہی دن میں کیا سنبھالوں گا۔ عادل نے مسکراتے ہوئے کہا

بازی نہیں کرو انسان بنو۔۔۔ امثال اٹھو یہاں سے فورا۔۔۔ شہریار نے کہا تو امثال کے اٹھنے سے پہلے ہی زروا اور رامین نے اسے پکڑا، بازل اور فرہاد نے ابٹن کا تھال اس پر الٹا

بازی کمینے یہ کیا کیا ہے میں نے تم پر تو نہیں پھینکی تھی۔۔ امثال وہیں بیٹھی بیٹھی چیخی تھی شہریار اٹھ کر ٹشو سے اسکا منہ صاف کرنے لگا

دریاب آنا زرا تمہاری ہیلپ چاہیئے۔عادل نے دریاب کو اشارہ کیا تو وہ اٹھ کر بازل کے پیچھے جا کھڑا ہوا عادل مہندی کا تھال اٹھا کر بازل کے چہرے پر ملنے لگا دریاب نے اسے بازوں سے پکڑ رکھا تھا

بھائی کیا کر رہے ہیں مہندی اترے گی نہیں۔۔۔ چھوڑیں نہ مجھے کل شادی اٹینڈ کرنی ہے۔بازل نے خود کو چھڑوانا چاہا مگر دریاب نے اسے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اس لیے سوائے پھڑ پھڑانے کچھ نہ کر سکا امثال کی نظر پاس کھڑے فرہاد پر پڑی جو بازل کی حالت پر ہنس رہا تھا اسے یاد آیا کہ بازل کے ساتھ فرہاد بھی شامل تھا۔اس نے اپنی ہیل اتاری اور فرہاد کی طرف پھینکی جو سیدھی اسکی کمر میں لگی اسکی منہ سے بے ساختہ چیخ بلند ہوئی تھی۔مڑا تو امثال کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی امثال جھک کر دوسرا جوتا اتارنے لگی تو فرہاد کو سٹیج سے اتر کر غائب ہونے میں دو سیکنڈ لگے تھے۔تقریب میں شامل مہمان ایسی انوکھی مہندی پہلی بار دیکھ رہے تھے بے شک وہ اس تقریب کو برسوں یاد رکھنے والے تھے۔

ہائے دلہنوں کیسی ہو کیا ہو رہا ہے۔۔۔امثال عائشہ کے روم میں داخل ہوئی سانیہ،شامین رمین اور زروا بھی اسکے کمرے میں جمع تھیں

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔سانیہ نے کہا عائشہ اٹھ کر امثال کے گلے لگی

کیا ہوا آپی آپ ٹھیک ہیں نہ امثال نے فکر مندی سے پوچھا مگر وہ خاموشی سے کھڑی رہی

آپی کیا ہوا۔۔۔۔رخصتی کل ہے آپ ابھی سے گلے لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔ ہمیں اتنی خوشیاں دینے کے لئے۔۔۔ ہمارے چہرے پر ہنسی لانے کے لیے، تھینک یو۔۔ ہمارے لیے اتنا سب کچھ کرنے کے لئے۔۔۔۔۔۔ حویلی میں رونق لانے کی وجہ ہو تم۔۔۔۔۔۔۔ تھینک یو سوچ ہماری زندگی میں آنے کے لیے۔۔۔۔۔ بس ایک گلہ رہے گا کاش تم بہت پہلے ہمیں مل گئی ہوتی۔۔۔ زندگی کے بیس سال ہم نے بے رونق گزارے ہیں۔عائشہ نے بھیگی آواز میں کہا۔باقی سب بھی اٹھ کر انکے دائیں بائیں لگ کر کھڑی ہو گی

اچھا اچھا اب پیچھے تو ہٹیں مجھے مارنا ہے کیا۔۔ میرا تو کچھ نہیں جائے گا تمہارا بھائی ہی دو دن بعد بیوہ ہو جائے گا۔امثال نے شرارت سے کہا تو وہ پیچھے ہٹیں

اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو۔۔۔۔ ہم نے تو پھر بھی گزارہ کر لینا ہے مگر ہمارے لالہ کا کیا ہو گا۔عاشہ نے ہنستے ہوئے اسکا گال کھینچا

رخصتی کے بعد امثال اور رمل نے لڑکیوں کو کمروں میں بٹھا دیا تھا۔امثال نے دریاب، امان اور صدام کے کمروں کو لاک کر دیا تھا۔صدام سے پیسے لے کر وہ تینوں دریاب اور امان کے کمروں کے باہر کھڑی تھیں چونکہ ان دونوں کے کمرے ساتھ ساتھ تھے اس لیے انہیں اکٹھے ہی نمٹانے کا سوچا تھا

ہاں بھئی اب کیا مسئلہ ہے کیا چاہئے۔اماں نے انہیں گھورا صبح سے دودھ پلائی اور پتہ کس کس رسم کے نام سے انہیں لوٹ چکیں تھیں وہ تینوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ رسمیں تو خالصتاً ئی اور امثال کی اپنی ایجاد کردہ تھیں اور وہ رسمیں صرف صدام، اماں اور دریاب کے لیے تھیں عدید اور شہریار ان سے مستثنٰی تھے

پیسے چاہئں اور کیا۔۔۔تمہارے بچوں کا رشتہ تھوڑی مانگنے آئے ہیں ابھی اس میں دیر ہے۔۔۔۔امثال نے بے نیازی سے کہا

یا خدا امثال اور کتنے پیسے چاہیں تمہیں۔۔۔صبح سے کتنا لوٹ چکی ہو اب بس کردو اور بازل تمہارا یہاں کیا کام ہے۔۔اماں نے دہائی دی

جس طرح سے تم لوگ کل سے پیسے اکٹھے کر رہی ہو قسم سے پروفیشنل بھکارنیں لگ رہی ہو۔دریاب نے انہیں چڑایا

تم لوگ جو بھی کہو ہم برا نہیں منانے والے بس جلدی سے چیک یا کیش دیں ہمیں اور بھی کام ہے۔۔امثال نے اسکی بات کا برا منائے بغیر کہا

عادل اپنی بیوی کو دیکھ لو تم۔اماں نے اسے بھی گھسیٹا

ہاں میں دیکھ رہا ہوں اسے نہیں دیکھوں گا تو کسے دیکھوں گا عادل نے کندھے اچکائے تو دانت پیس کر رہ گیا

تم رہنے دو اسے۔۔۔۔۔۔۔اس نے توزن مریدی کا ورلڈ ریکارڈ قائم کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔لاؤ دو چیک بک۔۔دریاب نے جلتے بھنتے چیک سائن کر کہ اسے پکڑایا۔امثال نے چابیاں انکی طرف اچھالیں تو وہ لاک کھول کر اندر داخل ہو گئے

تم کہاں جا رہی ہو عادل نے اسے نیچے جاتے دیکھا تو اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

نیچے جا رہی ہوں ماما نے کہا ہے کہ مہمانوں کو دیکھ لوں۔۔۔

رہنے دو گھر میں اتنے سارے لوگ ہیں اور ملازم بھی موجود ہیں وہ دیکھ لیں گے تم چلو کمرے میں سارا دن اچھل کود کر کہ تھک گئی ہو گی۔۔۔وہ کندھے اچکاتی اس کے پیچھے چل پڑی

یار پلیز سمجھنے کی کوشش کرو مجھے پندرہ دن کی چھٹی ملی تھی جس میں سے آٹھ دن تو گزر گئے ہیں باقی آٹھ دن ہیں ان میں تم جہاں کہتی ہو چلتے ہیں

نہیں مجھے کم سے کم پندرہ بیس دن کے لیے جانا ہے امثال نے صبح سے رٹا ہوا جملہ دہرایا اسکی ایک ہی ضد تھی کہ وہ پندرہ بیس دن کے لیے ہنی مون پر جائے گی مگر عادل کو چھٹیوں کا مسئلہ آ رہا تھا وہ صبح سے اسکے پیچھے پیچھے تھا مگر اسکا ایک ہی جواب کہ نہیں ایک ہفتہ تو آنے جانے میں ہی لگ جائے گا ابھی بھی وہ لاونج میں بیٹھے اسی بحث میں مصروف تھے

کیوں نہ ہم سب اکھٹے چلیں بہت مزہ آئے گا۔امثال نے پرجوش ہوتے کہا

نہیں۔۔۔تمہارے ساتھ ہر گز نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔بیک وقت امان، دریاب اور صدام کی آواز آئی تو امثال کا منہ کھلا

ٹائمنگ چیک کروزراانکی۔۔۔عدید نے ہنستے ہوئے کہا

نہیں تو نہ سہی میں تو آپ لوگوں کے لیے ہی کہہ رہی تھی کہ آپ سب کو کمپنی مل جائے گے

نہیں چاہیئے ایسی کمپنی ہم باز آئے تمہارے ساتھ کہیں جا کر وہاں سے ہمیں بین نہیں ہونا۔صدام نے نفی میں سر ہلایا

تم چھوڑو انہیں میری بات سنو نہ۔۔عادل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اسکی حالت دیکھتے ہوئے سب نے مسکراہٹ دبائی

میں کچھ نہیں سنوں گی۔ایک سکینڈ تمہیں چھٹی کا مسئلہ ہے نہ۔۔۔ایک خیال کے تحت امثال کی آنکھیں چمکیں

صبح سے وہی تو کہہ رہا ہوں عادل نے بیچاری سی صورت بنائی اسے لگا شائد وہ اسکی بات کو سمجھ گئی ہے

مائی گاڈ یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا۔۔امثال نے موبائل پر پاسورڈ لگاتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کر فون سپیکر پر ڈالا

ہیلو اسلام علیکم انکل میں امثال بات کر رہی ہوں

وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹا۔۔دوسری طرف سے آتی ڈی آئی جی کی آواز پر عادل اچھلا

میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں۔۔مجھے آپ سے ایک کام تھا

میں بھی ٹھیک ہوں تمہاری کال آتے دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ امثال شاہ کو لازمی کوئی کام ہی ہو گا ورنہ وہ کہاں ہم غریبوں کو یاد کرتی ہے۔انہوں نے شکوہ کیا

انکل آپ تو یہ بات نہ کریں میں نے آپکو شادی پر انوائیٹ کیا تھا مگر آپ نہیں آئے کہ کہیں سلامی نہ دینی پڑ جائے۔ویسے تو بڑا بابا کو اپنا بیسٹ بڈی کہتے ہیں مگر انکے بچوں کی شادی میں ہیں آئے دیکھنا میں کیسے انہیں بھڑکاؤں گی آپ کے خلاف۔۔ امثال کی بات سن کر انہوں نے قہقہ لگایا ڈی آئی جی آفتاب مغل جیسا رعب و دبدبے والے بندے کا یہ انداز دیکھ کر عادل کو خاصی حیرانی ہوئی تھی

چلو بتاؤ میری بیٹی کو کیا کام ہے۔۔۔۔۔۔۔

ایک بندہ معطل کروانا ہے۔۔

کیوں بھئی کس کی شامت آگئی ہے۔۔نام تو بتاؤ ذرا میں بھی تو سنوں کس نے میرے شیر بیٹے سے الجھنے کی ہمت کر لی

ایس پی عادل عمر شاہ۔امثال عادل کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی۔اس نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا اسکی حالت پر سب کا قہقہ لگانے کو جی چاہ رہا تھا

تمہاری شادی اسی سے ہوئی ہے نہ غالبا کارڈ پر یہی نام لکھا تھا تو پھر۔۔۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد انہوں نے پوچھا

ہاں۔۔۔۔میں نے ان سے کہا ہے کہ مجھے گھومنے جانا ہے جواب میں موصوف کہتے ہیں چھٹی نہیں مل رہی تو میں نے سوچا ایک مہینے کے لیے چھٹی کروا دیتی ہوں کوئی ہلکا سا کیس بنا کر معطل کر دیجیے

تو بیٹا چھٹی لے لو۔۔۔

سنو چھٹی لینی ہے یا معطل ہونا ہے۔امثال نے عادل کے سامنے آپشن رکھے۔گویا سوٹ کا کلر پوچھ رہی ہو

یار چھٹی ہی لے لو معطل کروا کر میرا بے داغ ریکارڈ ضرور خراب کروانا ہے

ٹھیک ہے انکل ایک مہینے کی چھٹی ڈن کریں

اوکے۔۔۔بیٹا اللہ حافظ۔۔

اب ٹھیک ہے میں جا کر پیکنگ کرتی ہوں۔فون بند کرتی وہ عادل کو ہقا بقا چھوڑے یہ جا وہ جا ہوئی۔لاونج میں ایک دم سب کا قہقہ گونجا تھا۔اس کے پیچھے عدید بھی اٹھ کر چلا گیا

یار تم امثال کو سمجھاؤنہ،کام کا بر ڈن بہت بڑھ جائے گا میری تو سن نہیں رہی ہے

کوئی نہیں پسند کی شادی میں بندہ اتنا ز لیل تو ہوتا ہی ہے۔شہر یار نے بے نیازی سے کہا تو اس نے آنکھیں پھاڑیں

کک۔۔۔کیا مطلب۔عادل ہکلایا

تمہیں کیا لگتا ہے تم میری بہن کو چھپ چھپ کر دیکھو گے کبھی کھڑکی سے تو کبھی بلکونی سے۔اسکی پکچر ز لو گے پھر دادو سے جا کر اپنی اور امثال کی شادی کی بات کرو گے اور مجھے پتہ نہیں چلے گا۔شہر یار کے انکشاف پر جہاں وہ ششدر ہوا تھا وہیں وہ تینوں بھی حیران ہوئے تھے

تمہیں کیسے پتہ۔عادل نے مرے مرے انداز میں کہا

بہن ہے وہ میری۔۔۔اسکی سانسوں تک کی خبر رکھتا ہوں۔اس دن جب وہ فٹ بال کھیل رہی تھی تو میں نے تمہیں کھڑکی میں کھڑے دیکھ لیا تھا اور پھر جب وہ میرے پاس سٹڈی میں بیٹھی تھی تو اسکی پکچر لیتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔اور سچ کہوں تو اس دن تو تمہاری ہمت کی داد دینے کو جی چاہا تھا کہ لڑکی کا بھائی پاس بیٹھا ہے اور تم دھڑلے سے نہ صرف اسے گھور رہے ہو بلکہ تصویریں بھی لے رہے ہو۔کیونکہ میں تمہیں ایک عرصے سے جانتا تھا کہ تمہاری نیت غلط نہیں ہو سکتی اسی لیے جب دادو نے تمہارے رشتے کی بات کی تو میں نے ہاں کر دی ایک تو اسطرح امثال ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہتی اور دوسرا تم نے اسکی نیچر کو جان کر اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا مجھے امید تھی کہ تم اسے خوش رکھو گے

توبہ ہے تم بہن بھائیوں سے۔۔ تم لوگوں کو تو سی آئی اے میں ہونا چاہیئے۔عادل نے سر جھٹکا۔شہریار کی کال آگئی تو وہ اٹھ کر باہر نکل گیا

اچھا میرا تو سولیوشن نکالو نہ آلریڈی پندرہ چھٹیاں ہو چکی ہیں میں ابھی نہیں جانا چاہتا۔۔۔۔

تم کیوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نوکری سے ہاتھ دھونا چاہتے ہو اس بار تو معطل ہوتے ہوتے بچے اگلی بار سید ھا ریز گنیشن لیٹر لا کر تمہارے ہاتھ پر رکھ دے گی۔اماں نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا

چلو کوئی نہیں بعد میں گھر بیٹھ کر آرام سے زن مریدی کر لے گا۔دریاب نے صدام کے ہاتھ پر ہاتھ مارا

ویسے تمہارا مسئلہ دو لوگ حل کر سکتے ہیں۔انکے پاس ہر مسلے کا حل ہوتا ہے۔۔صدام سنجیدہ ہوا

کون۔۔عادل نے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھا

امثال اور بازل

شرم تو نہیں آتی کسی غریب کا مزاق اڑاتے ہوئے۔عادل نے دانت کچکچائے

عادی یہاں آؤ بات سنو۔۔امثال نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر کہا تو وہ انہیں گھورتا ہوا اٹھ گیا پیچھے سے آتے انکی ہنسی کی آوازوں پر سر جھٹکتے ہوئے وہ خود بھی ہنسا تھا

****

ختم شد